درس نظامی میں داخل نصاب کتاب "مجانی الادب" کی مکمل ایک بہترین اردو شرح عربی عبارت پر اعراب، حل لغات کے کثرت، مادہ وہفت اقسام کی تعیین آسان اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ

معارف الادب

شرح

مجانی الادب

از

محمد گل ریز رضا مصباحی
مدناپور، بریلی شریف

قادری کتاب گھر
اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف

معارف الادب شرح مجانی الادب
محمد گل ریز رضا مصباحی

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درس نظامی میں داخل نصاب کتاب ''مجانی الادب'' کی مکمل ایک بہترین اردو شرح عربی عبارت پر اعراب، حل لغات کی کثرت، مادہ وہفت اقسام کی تعیین آسان اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ

بنام

معارف الادب

شرح

مجانی الادب

از

محمد گل ریز رضا مصباحی
مدناپوری، بریلی شریف

☆☆☆ناشر☆☆☆
قادری کتاب گھر، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف

نام کتاب	:	معارف الادب شرح مجانی الادب
مترجم	:	محمد گل ریز رضا مصباحی، مدنا پوری، بریلی شریف یوپی
صفحات	:	350
کمپوزنگ	:	کمال احمد قادری مرادآباد
ناشر	:	قادری کتاب گھر، اسلامیہ مارکیٹ مسجد، بریلی شریف
تعداد	:	گیارہ سو
سال اشاعت	:	۲۰۱۷ء
رابطہ نمبر	:	8057889427,9458201735

ملنے کے پتے

- قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف
- حق اکیڈمی مبارک پور، اعظم گڑھ
- المجمع الاسلامی، مبارک پور، اعظم گڑھ
- مکتبہ حافظ ملت، مبارک پور اعظم گڑھ
- قادری بک ڈپو، اسلامیہ مارکیٹ مسجد بریلی شریف یوپی
- برکاتی بکڈپو، اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی
- مکتبۃ المصطفیٰ، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی شریف
- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

فہرست مضامین

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو خلاصۂ کائنات رحمت عالم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ میں نذر کرتے ہوئے:

صحابۂ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین کرام۔ مذاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سلف وصالحین۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے امت کو روشناس کرانے والے مجدد دین اسلام۔ سلاسل اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کے مشائخ عظام۔ محدثین خانوادۂ ولی اللہ، علمائے فرنگی محل، بزرگان کچھوچھہ مقدسہ، سادات مارہرہ مطہرہ، اکابر بریلی ومشائخ بدایوں۔ بالخصوص شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، بحر العلوم علامہ عبد العلی فرنگی محلی، تارک سلطنت سید اشرف جہاں سمنانی، شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی، اعلی حضرت امام احمد رضا خاں محقق بریلوی اور معین الحق علامہ فضل رسول قادری بدایونی۔ اعلی حضرت علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی، صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، مفتئ اعظم ہند شاہ مصطفی رضا خاں بریلوی، ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری، سید العلماء شاہ آل مصطفی مارہروی، احسن العلماء سید مصطفی حیدر حسن مارہروی، محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی اور مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن قادری عباسی۔ جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی، نائب حافظ ملت حضرت علامہ عبد الرؤف بلیاوی، شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی، ورئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری اور بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی۔ کے افکار ونظریات اور مسلک حق وصداقت کا ترجمان...

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے نام
منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔
محمد گل ریز رضا مصباحی مدناپوری،
بہیڑی، بریلی شریف یوپی

تھدیه

والدین کریمین کے نام

جنھوں نے مجھے تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کی خاطر مدارس اسلامیہ کے
حوالے کیا
قدم قدم پر میری رہنمائی کی
اور دعاؤں سے نوازتے رہے

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری
بریلی شریف (یوپی)

نوٹ

اگر اس کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی پائیں تو کتاب کو ہدف تنقید نہ بنائیں بلکہ خلوص نیت کے ساتھ ہمیں مطلع کریں، ان شاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مدارس اسلامیہ میں درسِ نظامی کے تحت نصاب میں شامل کتب میں سے ’’مجانی الادب‘‘ علم ادب کی اہم کتاب ہے جو جماعت ثانیہ میں ہندو پاک کے بیشتر مدارس میں پڑھائی جاتی ہے جس کا انداز بیان بڑا ہی پُرکشش ہے کتاب عربی زبان میں ہے اور عبارت اعراب سے مجرد ہے اس لیے طلبہ اور بعض معلمین کو اس کے ترجمہ میں مشکلیں در پیش آتی ہیں، چنانچہ ہمارے بعض شارحین نے اس کتاب کی شروحات تیار کیں اور جلد از جلد طلبہ اور معلمین کے ہاتھوں میں اس کتاب کی شروحات آئیں جن سے انھیں کتاب کا ترجمہ کرنے میں آسانی میسر آئی، لیکن اس کتاب کی جتنی بھی شروحات منظر عام پر آئیں وہ عبارت سے خالی تھیں ان میں صرف حل لغات اور ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا تھا، بعض میں ترجمہ تھا اور بعض میں ترجمہ اور کچھ حل لغات تھیں اور عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کا مسئلہ ابھی بھی باقی تھا جس کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی اور برابر اس میں دشواریوں کا سلسلہ چلتا رہا۔

ناچیز راقم الحروف بھی اس دور سے گزر چکا تھا اور اس کی تلافی کا پہلو سوچ رہا تھا اچانک ذہن میں خیال آیا کہ میں بھی اس میدان میں کچھ خامہ فرسائی کروں اور ایک نئی طرز کی شرح منظر عام پر لائی جائے جس سے طلبہ اور اساتذہ کو عبارت خوانی میں آسانیاں میسر آئیں۔

چنانچہ مجانی الادب کی شرح بنام ’’**معارف الادب**‘‘ لکھی جس کا اسلوب یہ ہے کہ سب سے پہلے عربی عبارتیں لکھ کر انھیں اعراب سے مزین کیا گیا ہے پھر وافر مقدار میں حل لغات لکھی ہیں اور حل لغات میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے عبارت میں موجود لفظ کا اصل معنی لکھ کر اس کا مصدر اور باب بھی لکھا گیا ہے اور باب کے آخر میں فعل یا اسم کا مادہ، ہفت اقسام یعنی صحیح، مثال، لفیف، ناقص، مہموز، اجوف اور مضاعف کو بھی سپرد قرطاس کیا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد عربی عبارت کا ترجمہ لکھا گیا ہے اور ہفت اقسام میں سے کیا ہے اسے بریکٹ میں لکھا گیا ہے مثلاً اُخْرُجْ فعل امر واحد مذکر حاضر تو نکل (ن) (مادہ

خرج ،صحیح)۔یا وَجَدتُّ:ماضی معروف واحد متکلّم میں نے پایا ،وَجَدَ(ض)وُجُودًا پانا(مادہ وجد معتل فا واوی)۔اور ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں معنی ،باب اور مادہ اور ہفت اقسام میں کون ہے اسے بھی درج کردیا گیا ہے اور بعض مقامات پر مصادر بھی ذکر کردئے گیے ہیں،سابقہ شروحات میں کتاب کے مقدمہ کا ترجمہ نہیں تھا اس میں عبارت کو اعراب سے مزین کرکے حل لغات کے ساتھ مقدمہ کا بھی ترجمہ کردیا گیا ہے۔

مجانی الادب کا نسخہ اغلاط سے پُرایک زمانے سے اسی طرح چھپتا آرہا ہے اور اس کے اغلاط کی تصحیح کی طرف کسی نے بھی پیش قدمی نہیں کی اس کتاب میں ان اغلاط کی تصحیح کرنے کی بھی کوشش کی ہے:مثال کے طور پر ص:۱۵پر عبارت ”إِذَا عَدَلَ السُّلطَانُ لَمْ يَحْتَجْ أَمِ الْعَدْلُ“تھی جو خطا سے خالی نہیں تھی اس کی جگہ درست عبارت ”أَيُّهُمَا أَفْضَلُ لِلْمُلُوْكِ اَلشُّجَاعَةُ أَمِ الْعَدْلُ“ لکھی گئی ہے ،اسی طرح ص:۱۴ پر عبارت تھی ”عَثَرَ بِرَجُلٍ“ جس کا ترجمہ تھا آگاہ ہوا، جبکہ عَثَرَ کا صلہ علیٰ ہو تب یہ معنی ہوتا ہے اس لیے باہٹا کر علیٰ لکھ دیا گیا ہے۔

مادہ کے ساتھ معتل فا، معتل عین، معتل لام ،یائی اصطلاح مثال واوی یا یائی،اجوف واوی یا یائی ،ناقص واوی یا یائی لکھا ہے اس لیے ہوسکتا ہے کہ بعض احباب کو اسے سمجھنے میں دشواری ہو اس لیے اگلے صفحات میں ہفت اقسام کی تعریفیں مثالوں کے ساتھ لکھ دی ہیں۔

اخیر میں ان تمام احباب اور بزرگوں کا تہ دل سے شکر گزرا ہوں جنھوں نے اس کتاب کو طباعت کے مرحلہ تک پہنچانے میں قدم قدم پر میری مدد فرمائی جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ مفتی شمشیر علی مصباحی گجرات۔ مفتی محمد واصف رضا مرکزی،امریا سید پور بریلی شریف ، مفتی حسن عالم مصباحی مرادآباد، حضرت علامہ مولانا فہیم مصباحی ،افضل پور ضلع مرادآباد،اساتذۂ تعلیم القرآن بھوج پور مرادآباد یوپی، حضرت علامہ مولانا شمیم اختر سعدی صاحب پیپل سانوی مرادآباد، حضرت مفتی ناظر القادری مصباحی اساتذۂ جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم،بھوج پور مرادآباد یوپی ، حضرت علامہ مولانا عباس صاحب قبلہ،استاذ مدرسہ فیض العلوم سنبھل، حضرت علامہ مولانا مفتی نادر صاحب مدنا پوری۔ حضرت علامہ مولانا ناظم صاحب مصباحی پیلی بھیتی ۔مدرسہ بشیر العلوم بھوج پور میں زیر تعلیم جماعت رابعہ کے

ہونہار اور با صلاحیت طلبہ، مولانا ظہیر عالم اٹائن، مرادآباد، مولانا عبد المبین، مولانا محمد اعظم، مولانا صدام کا بھی بے حد ممنون و مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کی نظر ثانی اور پروف ریڈنگ میں میری بھرپور مدد فرمائی۔

اس سے پہلے مجانی الادب کی شرح معارف الادب کو ساتویں باب تک طبع کیا تھا اور جبکہ اصل کتاب میں تیسرا اور چوتھا باب نہیں ہے اور ۲۷ نمبر پر دوسرا باب پورا ہونے کے بعد سے اچانک ۱۰۰ نمبر سے پانچواں باب شروع ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دو باب درمیان سے حذف ہیں جیسا کہ اس کی طرف میں نے معارف الادب کے قدیم ایڈیشن میں اشارہ کیا ہے جب معارف الادب کا باقی حصہ بھی چیک ہو گیا تو چاہا کہ پوری کتاب کی شرح کو منظر عام پر لایا جائے چنانچہ یہ کام مکمل ہوا تو ہمارے ایک قریبی دوست حضرت علامہ مولانا ناظم صاحب مصباحی پیلی بھیتی کا فون آیا کہ میرے پاس مجانی الادب کا مکمل نسخہ موجود ہے جو بیروت سے چھپا ہے اس میں عبارت پر اعراب بھی ہے اور مزید تیسرا اور چوتھا باب بھی ہے جو مجانی الادب کے رائج نسخوں میں موجود نہیں ہے آپ اس تیسرے اور چوتھے باب کو بھی اپنی شرح میں عبارت اور ترجمہ کے ساتھ شامل کر دیں چنانچہ اب اس جدید ایڈیشن میں تیسرا اور چوتھا باب بھی شامل کر دیا ہے جس کی طباعت کی ذمہ داری قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ نومحلہ، بریلی شریف نے لی ہے۔

اللہ تعالی اس کتاب کو طباعت کے مرحلہ تک پہنچانے والے ان تمام حضرات کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور کتاب کو مقبول بین الطلاب والعلماء بنائے۔

انسان خطا سے مرکب ہے اس کتاب کی تصویب، نظر ثانی اور پروف ریڈنگ میں گہری نظر کی گئی ہے پھر بھی یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ کتاب ہر طرح کی اغلاط سے پاک وصاف ہے اور مجھے اس علم میں اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا حد درجہ اعتراف ہے اس لیے اگر کسی طرح کی کوئی لفظی یا معنوی غلطی پائیں تو ہمیں مطلع فرمائیں ہم بسر و چشم تسلیم کریں گے اور آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

محمد گل ریز رضا مصباحی
مدناپور، شیش گڑھ، بہیڑی، بریلی شریف یوپی
۱۴؍ ذی الحجہ، ۱۴۳۸ھ

۵/ستمبر ۲۰۱۷ء بروز بدھ

ھفت اقسام کا بیان

حروف صحیحہ اور **حروف علت** کے اعتبار سے کلمہ کی سات قسمیں شمار کی جاتی ہیں جنہیں " **ھفت اقسام** " کہتے ہیں وہ یہ ہیں:
(۱)صحیح (۲)مہموز (۳)مضاعف (۴)مثال (۵)اجوف (۶)ناقص (۷)لفیف۔
فائدہ: الف ، واؤاور یاء کو "حروف علت" اور ان کے علاوہ باقی تمام حروف تہجی کو "حروف صیحہ" کہتے ہیں
صحیح: وہ کلمہ جس کا کوئی حرف اصلی نہ حرفِ علت ہو نہ ہمزہ ہو اور نہ اس میں ایک جنس کے دو حروف ہوں۔ جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) کِتَابٌ (کتاب)
مہموز: وہ کلمہ جسکا کوئی حرفِ اصلی ہمزہ ہو۔
تنبیہ: اگر ہمزہ فاء کلمہ میں ہو تو اُسے "مہموز الفاء"، عین کلمہ میں ہو تو **"مہموز العین"** اور لام کلمہ میں ہو تو اُسے **"مہموز اللام"** کہتے ہیں۔ جیسے: أَكْلٌ (کھانا) رَأْسٌ (سر) قَرَأَ (اس نے پڑھا)
مضاعف: وہ کلمہ جس میں دو حروفِ اصلیہ ایک جنس کے ہوں۔ جیسے: مَدٌّ (کھینچنا)۔ (یہ اصل میں مَدَدٌ تھا۔)
تنبیہ: وہ کلمہ اگر ثلاثی ہو تو اُسے "مضاعف ثلاثی" اور اگر رباعی ہو تو اُسے "مضاعف رباعی" کہتے ہیں۔ فَرٌّ (بھاگنا) غَرْغَرَةٌ (غرغرہ کرنا)۔
مثال: وہ کلمہ جس کا فاء کلمہ حرفِ علت ہو۔ اِسے "مُعْتَلُّ الْفَاء" بھی کہتے ہیں۔
تنبیہ: اگر فاء کلمہ میں واقع ہونے والا حرفِ علت "واؤ" ہو تو اس کلمہ کو "مثال واوی" اور اگر "یاء" ہو تو اُسے "مثال یائی" کہتے ہیں۔ جیسے وَعْظٌ (نصیحت کرنا) یَتِمٌ (یتیم ہونا)۔
اجوف: وہ کلمہ جس کا عین کلمہ حرف علت ہو۔ اِسے "مُعَتَلُّ الْعَيْن" بھی کہتے ہیں۔
تنبیہ: اگر عین کلمہ میں واقع ہونے والا حرف علت "واؤ" ہو تو اس کلمہ کو " اجوف واوی "

اوراگر ''یاء'' ہوتواُسے ''اجوف یائی'' کہتے ہیں۔ جیسے: صَوْمٌ (روزہ رکھنا) غَیْبٌ (غائب ہونا)۔

ناقص: وہ کلمہ جس کالام کلمہ حرف علت ہو۔اِسے ''مُعَتَلُّ اللّام'' بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: اگر لام کلمہ میں واقع ہونے والا حرف علت ''واؤ'' ہو تو اس کلمہ کو'' ناقص واوی'' اور اگر ''یاء'' ہو تو اسے ''ناقص یائی'' کہتے ہیں جیسے عَفْوٌ (معاف کرنا) مَشْیٌ (چلنا)۔

لفیف: وہ کلمہ جس کے حروف اصلیہ میں دو حروف علت ہوں۔ جیسے طَیٌّ (لپیٹنا) وَلْیٌ (قریب ہونا)۔

تنبیہ: اگر کلمہ میں دونوں حروف علت ملے ہوئے ہوں تو اس کلمہ کو'' لفیف مقرون'' اور اگر ملے ہوئے نہ ہوں بلکہ درمیان میں کوئی حرف صحیح ہو تو اسے ''لفیف مفروق'' کہتے ہیں۔ جیسے مذکورہ مثالیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُقَدَّمَةٌ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ كُتُبَ الأَدَبِ رَيْحَانَةَ أَرْوَاحِ الْمُطَالِعِيْنَ وَ نُوْرًا يَسْتَضِيْئُ بِهٖ أَذْهَانُ الطَّلَبَةِ الدَّارِسِيْنَ.

أَمَّا بَعْدُ:فَنَقُوْلُ إِنَّنَا لَمَّا رَأَيْنَا المُتَأَدِّبِيْنَ مِنْ أَحْدَاثِ الطُّلاَّبِ الْمُوْلِعِيْنَ بِمُطَالَعَةِ تَالِيْفِ الْمَشَاهِيْرِ مِنْ قُدَمَاءِ الْكُتَّابِ يَأسَفُوْنَ عَلٰى أَنَّ الْمَدَارِسَ الْعَرَبِيَّةَ يَعْدَمُهَا كِتَابٌ فِى الأَدَبِ جَامِعٌ لِطَبَقَاتِ الأَنْفَاسِ ضَامٌّ مِنْ لَطَائِفِ الْكَلاَمِ وَ قِصَّةٌ تَتَحَلّٰى بِسُنَّةِ الْفُضَلاَءِ ثُمَّ رَأَيْنا أَنْ نَجْمَعَ مِنْ كُتُبِ الْقُدَمَاءِ كُلَّ مَعْنىً إِلىٰ مَا يُضَاهِيْهِ وَهِىَ طَرِيْقَةٌ مُبْتَكِرَةٌ لَمْ يَسْلُكْهَا قَبْلَنَا مِنْ أَهْلِ الْمَجَامِيْعِ نِعْمَ غَايَةُ مَا فَعَلُوا أَنَّهُمْ بَوَّبُوا لِلمَطَالِبِ الدَّائِرَةِ بَيْنَ الْأَنَامِ.

ذٰلِكَ وَلَمَّا كَانَ مَجْمُوْعٌ مِنْ أَضْرَابِ هٰذَا يَسْتَلْزِمُ الإِحَاطَةَ بِمُعْظَمِ كُتُبِ الْقُدَمَاءِ إِسْتَجْلَبْنَا كُلَّ مَالَمْ نَجِدْ فِىْ خِزَانَةِ كُتُبِ مَدْرَسَتِنَا الْكُلِّيَةِ مِنَ الْمُؤَلِّفَاتِ الْأَدَبِيَّةِ فَصَرَفْنَا الْعِنَايَةَ إِلىٰ ذَلِكَ مِنَ الزَّمَانِ مُدَّةً نُسَرِّحُ نَظْرَ الْإِخْتِيَارِ فِى كُلِّ سِفْرٍ مِنَ الْأَسْفَارِ فَلَمَّا تَخَيَّرْنَا أَعْطَرَ الْأَزْهَارِ وَ أَوْدَعْنَاهَا هٰذَاالْمَجْمُوْعَ فَرَأَيْنَاهُ كَالنَّخْلَةِ الْكَرِيْمَةِ سَمَّيْنَاهُ **بِمَجَانِى الأَدَبِ فِىْ حَدَائِقِ الْعَرَبِ** وَ إِذَا كَانَتِ النِّيَّةُ مُنْعَقِدَةً عَلىٰ جَعْلِهٖ كَنَمُوْذَجٍ لِمَنْ أَرَادَ مَنَاعَةَ الْإِنْشَاءِ وَلِهٰذَاالْغَرْضِ قَسَمْنَا كُلَّ جُزْءٍ إِلىٰ أَبْوَابٍ يَلِجُ مِنْهَا إِلَى الْمُرَادِ أُوْلُوالْأَلْبَابِ وَجَعَلْنَا تَحْتَ كُلِّ بَابٍ فُصُوْلاً فِىْ أَهَمِّ مَاتَدُوْرُ عَلَيْهِ الْمُرَاسَلاَتُ وَتَجْرِىْ بِهٖ الأَلْسِنَةُ فِى الْمُخَاطَبَاتِ.

حل لغات: رَيْحَانَةٌ: گلدستہ (مادہ روح ،معتل عین واوی). رَيْحَانٌ: ہر ایک خوشبودار پودہ ،جمع رَيَاحِيْنُ. مُطَالِعِيْنَ :اسم فاعل جمع مذکر پڑھنے والا، (مفاعلت) (مادہ طلع ،صحیح). أَحْدَاثٌ :جمع قلت ،نوعمر، جوان، واحد حَدَثٌ .مُوْلِعِيْنَ :دلدادہ ،فریفتہ ، اسم فاعل، (س) (مادہ ولع ،مثال واوی)۔مَشَاهِيْرُ :جمع منتہی الجموع شہرت یافتہ،واحد مَشْهُوْرٌ (مادہ شہر صحیح)۔ يَأْسَفُوْنَ :مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ افسوس کرتے ہیں ،أَسِفَ (س) أَسَفًا افسوس کرنا (مادہ أسف، مہموز فا). طَبَقَاتٌ:جمع مؤنث سالم، درجوں، حالتوں، واحد طَبَقَةٌ . ضَامٌّ :اسم فاعل،سمیٹنے والا،یکجا کرنے والا، (ن) (مادہ ضمم ،مضاعف ثلاثی)۔لَطَائِفُ: نکتہ جس سے انبساط پیدا ہو،واحد لَطِيْفَةٌ (مادہ لطف صحیح جمع منتہی الجموع)اَلسُّنَّةُ :خصلت،طریقہ،جمع سُنَنٌ۔يُضَاهِي: مضارع معروف واحد مذکر غائب مشابہ ہوتا ہے، (مفاعلت) (مادہ ضہی ناقص یائی) مُبْتَكِرَةٌ:اسم فاعل نیا ،(افتعال) (مادہ بکر صحیح)۔مَجَامِيْعُ:جمع منتہی الجموع،غیر منصرف، ہر وہ کتاب جس میں مختلف چیزیں جمع کی گئیں ہوں جیسے اشعار،قصص وغیرہ،واحد مَجْمُوْعٌ (مادہ جمع صحیح،). دَائِرَةٌ:حلقہ، علاقہ،جمع دَوَائِرُ (مادہ دور اجوف واوی) .اَنَامٌ: مخلوق(مادہ أنم اسم جمع،اسم جمع وہ ہے جو جمع کا معنی دے اور اسی مادے سے اس کے لیے کوئی مفرد نہ ہو). إِسْتَجْلَبْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم لائے ،ہم نے حاصل کیا، (استفعال) (مادہ جلب صحیح)۔صَرَفْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم نے پھیر لیا، صَرَفَ (ض) صَرْفًا پھیرنا(مادہ صرف صحیح).أَعْطَرُ:اسم تفضیل(س)زیادہ خوشبو والا۔أَوْدَعْنَا:ماضی معروف جمع متکلّم،ہم نے امانت رکھدیا،(افعال)(مادہ ودع مثال واوی)۔مَنَاعَةٌ:قوی ہونا،مصدر (ک) (مادہ منع صحیح)۔ يَلِجُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ داخل ہوتا ہے ، پہونچتا ہے،وَلَجَ (ض)وَلَجًا داخل ہونا(مادہ ولج مثال واوی). أُوْلُوْا الأَلْبَابِ:عقل والے لوگ . مُرَاسَلَاتٌ(جمع مؤنث سالم)خط وکتابت،نامہ نگاری،واحد مَرَاسَلَةٌ . اَلْسِنَةٌ:زبان ، واحد لِسَانٌ.

فائدہ:(ا)- مَجَانِيْ مَجْنٰی کی جمع ہے مادہ" ج ن ی" معنی چننا ہے صرف کے اعتبار سے اسم ظرف ہے اور نحو کے اعتبار سے اسم منقوص،جمع منتہی الجموع بروزن مَسَاجِدُ ہے۔

فائدہ:(۲)-اسم منقوص کی یا تین حالتوں میں لکھی جاتی ہے۔
(۱)-جب معرف باللام ہو جیسے: قُرِءَ اَلْمَجَانِي مِنْ جَدِيدٍ .
(۲)-جب کسی اسم کی طرف اضافت کی جاے۔ جیسے: هٰذَا مَجَانِي الادب
(۳)-جب نصب کی حالت ہو۔ جیسے: قَرَأْتُ مَجَانِيَا مِنَ الأَدَبِ.
فائدہ:(۳)ان تینوں حالتوں کے علاوہ اسم منقوص کی یا نہیں لکھی جاتی ہے
نوٹ: اسم منقوص کی یا صرف حالت نصبی ہی میں پڑھی جاتی ہے۔

مقدمہ

ترجمہ:- تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لیے جس نے ادب کی کتابوں کو مطالعہ کرنے والوں کی روح کا گلدستہ اور ایسا نور بنایا جس سے پڑھنے والے طلبہ کے ذہن روشن ہو جائیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد! ہم کہتے ہیں کہ جب ہم قدیم قلم کاروں کی مشہور کتابوں کے مطالعہ کے دلدادہ ادب سیکھنے والے نو عمر طلبہ کو دیکھتے ہیں، تو وہ اس بات پر افسوس کرتے ہیں کہ عربی مدارس ادب کی ایسی کتاب سے خالی ہیں جو سارے لوگوں کے لیے جامع ہو، کلام کی خوبیوں کو سمیٹنے والی ہو، اور ایسے واقعہ والی ہو جو عمدہ لوگوں کے طریقہ سے آراستہ ہو، پھر ہم نے خیال کیا کہ قدیم لوگوں کی کتابوں سے ہر مشابہ مفہوم کو جمع کرلیں اور یہ نیا طریقہ ہے جس کو ہم سے پہلے جمع کرنے والوں نے نہیں کیا، کیا ہی اچھا مقصد ہے جو انھوں نے کیا۔ اللہ تعالی انہیں بدلہ عطا فرمائے۔ کہ ان مطالب و مفاہیم کو باب در باب کر دیا جو لوگوں کے درمیان رائج تھے۔

اور (یہ اس لیے بھی نیا طریقہ ہے) کہ اس طرح کا یہ مجموعہ قدیم لوگوں کی بڑی بڑی کتابوں پر مشتمل ہے تو ہم نے وہ تمام چیزیں جمع کرلیں جن کو آپ نے ادبی مصنفین کے کالج کی کتابوں میں نہیں پایا تو ہم نے ایک زمانے تک ان تمام بڑی بڑی کتابوں میں چھان بین کی نظر سے نظر دوڑائی اور جب ہم نے سب سے خوشبو والے پھول کو چن لیا اور اس مجموعہ کو

امانت کے طور پر رکھدیااور اس کو عمدہ کھجور کے درخت کی طرح پایا،تو ہم نے اس کا نام "مجانی الادب من حدائق العرب "(عرب کے باغات سے چنا ہوا میوہ) رکھا اور جب کہ نیت اس کو نمونہ بنانے کے طور پر منعقد ہوگی اس شخص کے لیے جو انشا پردازی کی قوت کا ارادہ کرے اور اسی غرض سے ہم نے ہر جز کو چند ابواب میں تقسیم کر دیا ہے جس سے عقل والے مراد کو پہنچ سکتے ہیں اور ہم نے ہر باب کے تحت ان اہم فصلوں کو رکھا ہے جن میں نامہ نگاری ہوتی ہے اور جن کے ذریعہ بات چیت ہوتی ہے۔

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ
فِی التَّدَیُّنِ وَالتَّقْوٰی
إِعْتِقَادُ وُجُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی

(۱) إِعْلَمْ أَيُّهَاالإِنْسَانُ أَنَّكَ مَخْلُوْقٌ وَلَكَ خَالِقٌ وَهُوَ خَالِقُ الْعَالَمِ وَجَمِيْعِ مَا فِي الْعَالَمِ وَ أَنَّهٗ وَاحِدٌ،كَانَ فِي الْأَزَلِ وَلَيْسَ لِكَوْنِهٖ زَوَالٌ، وَ يَكُوْنُ مَعَ الْأَبَدِ وَ لَيْسَ لِبَقَائِهٖ فَنَاءٌ، وُجُوْدُهٗ فِي الأَزَلِ وَالْأَبَدِ وَاجِبٌ وَمَا لِلْعَدَمِ إِلَيْهِ سَبِيْلٌ وَهُوَ مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهٖ،كُلُّ أَحَدٍ اِلَيْهِ مُحْتَاجٌ وَ لَيْسَ لَهٗ إِلَى أَحَدٍ اِحْتِيَاجٌ وُجُوْدُهٗ بِهٖ وَوُجُوْدُ كُلِّ شَيْءٍ بِهٖ. (للغزالی)

حل لغات:- بَابٌ:کتاب کا باب ،جمع اَبْوَابٌ (مادہ بوبٌ اجوف واوی)۔اَلأَوَّلُ: پہلا، مؤنث اُوْلٰی جمع اُوَلٌ وَاُوْلَيَاتٌ (الاوّلُ صفت کی حالت میں غیر منصرف ہوتا ہے اس کے علاوہ میں منصرف ہوتا ہے)اَلتَّدَيُّنُ: دینداری،مصدر(تفعّل)(مادہ دین اجوف یائی) ۔اَلتَّقْوٰی اللہ کا خوف، پرہیزگاری۔(تَقْوٰی:اسم مصدر از وَقٰی يَقِيْ وِقَايَةً اصل میں وَقْيَا تھا اور یہ (ض) سے ہے واؤ فا کلمہ تاء ہوگیا اور یا واؤ ہوگئ تَقْوٰی ہو گیا اس میں قاعدہ ۲۶ جاری ہے)۔اِعْتِقَادُ: یقین مصدر از باب افتعال (مادہ عقد صحیح) ۔ عَلِمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب؛اس نے جانا،عَلِمَ(س) عِلْمًا جاننا(مادہ علم صحیح) ۔اَلْإِنْسَانُ :انسان۔مَخْلُوْقٌ: پیدا کیا ہوا،اسم مفعول،خَلَقَ (ن) خَلْقًا پیدا کرنا (مادہ خلق صحیح)۔أَزَلُ: وہ زمانہ جس کے لیے ابتدا نہ ہو۔اَبَدٌ: وہ زمانہ جس کے لیے انتہا نہ ہو۔ كَوْنٌ(اجوف واوی):وجود، مصدر، (ن) سَبِيْلٌ: راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ شَیْءٌ، چیز،

جمع اَشْیَاءُ غیر منصرف (مادہ شیء مہموز لام اجوف یائی)۔مُحْتَاجٌ: (قاعدہ(۷)جاری ہے)حاجت مند،اسم فاعل، مفعول(افتعال)(مادہ حوج اجوف واوی)۔
فائدہ: (۱)۔معرف باللام کوأَیُّ کے بعد صفت بنایا جائے۔
(۲)معرف باللام کوبدل قرار دیا جاے۔
(۳)معرف باللام کوعطف بیان قرار دیا جاے،تینوں کی مثال"أَیُّهَاالإِنْسَانُ" کافیۃ النحو ص:۱۶۹

پہلا باب دین داری اور پرہیزگاری کے بیان میں

اللہ تعالی کے وجود کے اعتقاد کا بیان

(۱)ترجمہ:۔اے انسان جان لے،کہ تو پیدا کیا گیا ہے،اور تجھے کوئی پیدا کرنے والا ہے،دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے،اور وہ ایک ہے،وہ ہمیشہ سے ہے،اور اُس کے وجود کے لیے زوال نہیں،اور وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کی بقا کے لیے فنا ہونا نہیں،اس کا وجود ازل اور ابد میں ضروری ہے،اور عدم کو اس کی طرف کوئی راہ نہیں،اور وہ خود سے موجود ہے اور ہر کوئی اس کا محتاج ہے،اور اسے کسی کی حاجت نہیں، اس کا وجود اسی سے ہے،اور ہر چیز کا وجود اسی سے ہے۔

قُدْرَةُ اللّٰهِ

(۲) إِنَّهٗ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ،وَ إِنَّ قُدْرَتَهٗ وَمُلْكَهٗ فِيْ نِهَايَةِ الْكَمَالِ وَلَا سَبِيْلَ إِلَيْهِ لِلْعَجْزِوَالنُّقْصَانِ،وَإِنَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعَ فِيْ قَبْضَتِهٖ وَقُدْرَتِهٖ وَتَحْتِ قَهْرِهٖ وَتَسْخِيْرِهٖ وَمَشِيْئَتِهٖ وَهُوَمَالِكُ المُلْكِ لَامُلْكَ إِلَّا مُلْكُهٗ. (الغزالی)
حل لغات:۔قُدْرَةٌ: طاقت،اختیار(ض)۔اَلْكَمَالُ: مصدر،مکمل ہونا، كَمُلَ (ک) كَمَالًا پورا ہونا(مادہ کمل،صحیح)۔مُلْكٌ:حکومت،اقتدار،جمع تکسیر اَمْلَاكٌ ۔اَلْعَجْزُ:طاقت نہ رکھنا،مصدر(ض)۔قَهْرٌ:زیر کرنا،مغلوب بنانا،مصدر(ف)(مادہ قہر صحیح) ۔

تَسْخِیْرٌ: تابع فرمان کرنا، مغلوب کرنا، مصدر (تفعیل)(مادہ سَخَر صحیح)۔مَشِیْئَۃٌ :چاہنا ، ارادہ کرنا، مصدر شَاءَ (ف)شَیْئًا ارادہ کرنا (مادہ شَیء اجوف یائی و مہموز لام)۔ سَمَاءٌ: آسمان، جمع سَمٰوٰتٌ.

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان

(۲)-ترجمہ:- بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے،اور بلاشبہ اس کا ملک اور اس کی قدرت انتہائی کامل ہے،عاجزی اور کمی کو اس کی طرف راہ نہیں،اور بلاشبہ ساتوں آسمان اس کے قبضۂ اختیار میں ہیں،اس کے غلبہ اس کے اختیار اور اس کی مشیئت کے تحت ہیں،اور وہ تمام ملک کا بادشاہ ہے، اور اس کی بادشاہت کے علاوہ کسی کی بادشاہت نہیں۔

عِلْمُ اللہِ

(۳) إِنّہٗ تَعَالٰی عَالِمٌ بِکُلِّ مَعْلُوْمٍ وَ عِلْمُہٗ مُحِیْطٌ بِکُلِّ شَیْءٍ،وَ لَیْسَ شَیْءٌمِنَ الْعُلٰی إِلیٰ الثَّرٰی إِلَّا وَ قَدْ أَحَاطَ بِہٖ عِلْمُہٗ،لِأَنَّ الأَشْیَاءَبِعِلْمِہٖ ظَھَرَتْ وَ بِقُدْرَتِہٖ إِنْتَشَرَتْ،وَ إِنَّہٗ تَعَالیٰ یَعْلَمُ عَدَدَالرِّمَالِ وَالْقِفَارِوَ قَطَرَاتِ الأَمْطَارِ وَوَرَقِ الأَشْجَارِ. وَغَوَامِضُ الأَفْکَارِوَذَرَّاتُ الرِّیَاحِ وَالْھَوَاءِ فِیْ عِلْمِہٖ ظَاھِرَۃٌ مِثْلَ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ. (ولہ)

قَالَ الْبَرْعِیْ .

یَریٰ حَرَکَاتِ النَّمْلِ فِیْ ظُلَمِ الدُّجیَ وَلَمْ یَخْفَ إِعْلَانٌ عَلَیْہِ وَأَسْرَارُ
وَیُحْصِیْ عَدِیْدَ النَّمْلِ وَالْقَطْرِ وَالْحَصیَ وَمَا اشْتَمَلَتْ بَحْرٌ عَلَیْہِ وَأَنْھَارُ

حل لغات: مُحِیْطٌ:اسم فاعل گھیرنے والا،أَحَاطَ(افعال)إِحَاطَۃً گھیرنا(مادہ حوط ،اجوف واوی)۔تَعَالَی:ماضی معروف واحدمذکر غائب،وہ بلند ہوا، تَعَالَی (تفاعل) تَعَالٍ،بلند ہونا(مادہ علو،ناقص واوی)۔مَعْلُوْمٌ:اسم مفعول جانا ہوا(س)إِنْتَشَرَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ پھیلی،إِنْتَشَرَ (افتعال) إِنْتِشَارًا پھیلنا(مادہ نشر صحیح)۔ أَلْعُلٰی : بلندی ۔أَلثَّرٰی :پستی جمع اَثْرَاءُ۔عَدَدٌ:گنتی، تعداد۔جمع أَعْدَادٌ۔رِمَالٌ:ریت کے

ذرے واحد رَمْلٌ۔ قِفَارٌ: چٹیل میدان،واحدقَفْرٌ۔قَطْرَاتٌ:بارش کے قطرے، واحد قَطْرَةٌ۔ أَمْطَارٌ:بارش،واحدمَطَرٌ۔وَرَقٌ:پتا،جمع أَوْرَاقٌ بروزن افعال جمع قلت۔أَشْجَارٌ:درخت، واحد شَجَرٌ۔ غَوَامِضُ:باریکیاں غیر منصرف جمع منتھی الجموع،واحد،غَامِضٌ۔ أَفْكَارٌ: فکر،سوچ،واحد،فِكْرٌ۔زَرَّةٌ:ذرہ ،جمع زَرَّاتٌ ۔أَلرِّيَاحُ: ہوا،واحد رِيْحٌ ۔اَلْهَوَاءُ: فضاء، آسمانی آندھی ،جمع أَهْوِيَةٌ ۔ نُجُوْمٌ: ستارے،واحد نَجْمٌ ۔يَرٰى:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دیکھتا ہے،رَأَىَ (ف)رُؤْيَةً دیکھنا(مادہ رأي مہموز عین و ناقص یائی)۔اَلنَّمْلُ: چیونٹیاں،واحد نَمْلَةٌ۔لَمْ يَخْفَ: واحدمذکرغائب،مضارع معروف مجزوم بلم،وہ پوشیدہ نہیں ہوا. خَفِيَ(س)خَفَاءً وَ خُفْيَةً پوشیدہ ہونا (مادہ خفي ناقص یائی۔دُجیٰ: تاریک رات ،واحددُجْيَةٌ ۔ظُلَم:اندھیرے،تاریکیاں، واحد،ظُلْمَةٌ ۔يُحْصِىْ :مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ شمار کرتا ہے،أَحْصىٰ (افعال)إِحْصَاءً ،شمار کرنا(مادہ حصی ناقص یائی)
حَصىٰ:کنکریاں،واحد حَصَاةٌ ۔بَحْرٌ: سمندر،جمع بُحُوْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے علم کا بیان

(۳) ترجمہ: - بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو جانتا ہے جسے جانا جاسکتا ہے،اور اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے،اور بلندی سے پستی تک کوئی ایسی چیز نہیں جسے اس کا علم گھیرے ہوئے نہ ہو،اس لیے کہ تمام چیزیں اسی کے علم سے ظاہر ہوئیں اور اسی کی قدرت سے پھیلیں،اور بے شک اللہ تعالیٰ ریت کے ذروں،چٹیل میدانوں،بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتا ہے،اورافکار وخیالات کی باریکیاں اور ہواؤں اور فضاؤں کے ذرات اس کے علم میں آسمانوں کے ستاروں کی طرح ظاہر ہیں۔
بر عی شاعر نے کہا:

(۱)-وہ اندھیری رات کی تاریکیوں میں چیونٹیوں کی حرکتوں کو دیکھتا ہے، اور کوئی ظاہر یا چھپی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۲)-وہ چیونٹیوں، بارش کے قطروں اور کنکریوں کی تعداد کو جانتا ہے اور ان چیزوں کو (بھی جانتا ہے) جن پر سمندر اور دریا مشتمل ہیں۔

حِكْمَةُ اللهِ وَتَدْبِيْرُهٗ

(۴) لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ قَلِيْلٍ اَوْكَثِيْرٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ رَاحَةٍ وَّ نُصُبٍ صِحَةٍ اَوْ وَصَبٍ إِلَّا بِحِكْمَتِهٖ وَ تَدْبِيْرِهٖ وَ مَشِيْئَتِهٖ ،وَلَوِاجْتَمَعَ الْبَشَرُ وَالمَلَائِكَةُ وَالشَّيَاطِيْنُ عَلىٰ أَنْ يُحَرِّكُوْا فِي الْعَالَمِ ذَرَّةً أَوْ يُسَكِّنُوْهَاأَوْ يُنَقِّصُوْهَا أَوْ يَزِ يْدُوْافِيْهَا بِغَيْرِ إِرَادَتِهٖ وَ حَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ لَعَجَزُوْا عَنْ ذٰالِكَ وَلَمْ يَقْدِرُوْا،مَا شَاءَ كَانَ وَمَا لَا يَشَاءُ لَا يَكُوْنُ،وَلَا يَرُدُّ مَشِيْئَتَهٗ شَيْئٌ،وَمَهْمَا كَانَ يَكُوْنُ فَإِنَّهٗ بِتَدْبِيْرِهٖ وَ أَمْرِهٖ وَ تَسْخِيْرِهٖ. (للغزالی)

حل لغات:- حِكْمَةٌ: دانائی، جمع حِكَمٌ (مادہ حکم صحیح). تَدْبِيْرٌ: انتظام کرنا، مصدر (مادہ دبر صحیح)۔صَغِيْرٌ: چھوٹا، جمع صِغَارٌ (مادہ صغر ،صحیح)۔كَبِيْرٌ: بڑا، جمع: كِبَارٌ (مادہ کبر ،صحیح)۔نُقْصَانٌ: کم ہونا، مصدر (ن) (مادہ نقص ،صحیح)۔رَاحةٌ: آرام (مادہ روح، اجوف واوی)۔ نُصُبٌ: تکلیف، مصیبت، جمع: أَنْصَابٌ (مادہ نصب، صحیح)۔وَصَبٌ: بیماری، جمع: أَوْصَابٌ (مادہ و صب، مثال واوی)۔ مَشِيْئَةٌ: چاہنا، مصدر (ف) (مادہ شي ء ،اجوف یائی و مہموز لام)۔يُسَكِّنُ: مضارع معروف جمع مذکر غائب، وہ لوگ ساکن کرتے ہیں۔(تفعیل) (مادہ سکن، صحیح)۔يُنَقِّصُوْا: مضارع معروف جمع مذکر غائب: وہ لوگ گھٹاتے ہیں (تفعیل) (مادہ نقص، صحیح)۔مَلٰئِكَةٌ: فرشتے، واحد مَلَكٌ۔شَيَاطِيْنُ: جمع، واحد شَيْطَانٌ (مادہ شطن، صحیح)۔حَوْلٌ: طاقت، مصدر (ن) (مادہ حول، اجوف واوی)۔عَجَزَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب: وہ قادر نہ ہو عَجَزَ (ض) عَجْزًا : قادر نہ ہونا (مادہ عجز، صحیح)۔لَمْ يَقْدِرُوْا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم بلم : انھوں نے طاقت نہ رکھی، قَدَرَ (ض) قَدْرًا: قادر ہونا (مادہ قدر، صحیح)۔أَمْرٌ : حکم، جمع أَوَامِرُ۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی تدبیر کا بیان:

(۴)-ترجمہ: کم ہو یا زیادہ، چھوٹی ہو یا بڑی، آرام دہ ہو، یا تکلیف دہ، صحت یا مرض کوئی چیز نہیں ہے مگر اس (اللہ) کی حکمت اور اس کی تدبیر اور اس کے ارادے سے، اور اگر تمام انسان فرشتے اور شیاطین اکٹھا ہو جائیں اس بات پر کہ دنیا میں کوئی ذرہ ہلا دیں یا اس کو ساکن کر دیں یا اس میں سے کچھ کم کر دیں یا اس میں کچھ زیادہ کر دیں بغیر اس کے ارادے اور طاقت و قوت کے تو یقیناً وہ سب اس سے عاجز ہوں گے اور (اس پر) قادر نہ ہوں گے، جو اس نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہتا ہے نہیں ہوتا ہے، اس کے ارادے کو کوئی چیز بدل نہیں سکتی، جو بھی ہوا اور ہوگا تو وہ اسی کی تدبیر اور اسی کے حکم اور اس کے اختیار سے ہے۔

تَقْوَی اللهِ

(۵) قَالَ الْبُسْتِيْ:

وَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ اللهِ مُعْتَصِمًا   فَإِنَّهُ الرُّكْنُ إِنْ خَانَتْكَ أَرْكَانُ

وَقَالَ إِبْنُ الْوَرْدِيْ:

وَاتَّقِ اللهَ فَتَقْوَى اللهِ مَا   جَاوَرَتْ قَلْبَ امْرِءٍ إِلَّا وَصَلُ

لَيْسَ مَنْ يَقْطَعُ طُرُقًا بَطَلًا   إِنَّمَا مَنْ يَتَّقِي اللهَ الْبَطَلُ

(۶) قَالَ إِبْنُ عِمْرَانَ:

وَسَلِ الإِلٰهَ وَلُذْ بِهِ لَا تَنْسَهٗ   فَاللهُ يَذْكُرُ عَبْدَهٗ إِنْ يَذْكُرُهٗ

(۷) وَقَالَ غَيْرُهٗ:

لَا تَجْعَلَنَّ الْمَالَ كَسْبَكَ مُفْرَدًا   وَتُقٰى إِلٰهِكَ فَاجْعَلَنَّ مَاتَكْسِبُ

مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَبُوْ نُوَاسٍ لِهَارُوْنَ الرَّشِيْدِ وَقَدْ أَرَادَ عِقَابَهٗ:

قَدْ كُنْتُ خِفْتُكَ ثُمَّ أَمَّنَنِي   مِنْ أَنْ أَخَافَكَ خَوْفُكَ اللهَ

حل لغات:- أُشْدُدْ: فعل امر جمع مذکر حاضر تو باندھ لے، شَدَّ (ن) شَدًّا باندھنا۔ يَدٌ: ہاتھ، جمع أَيْدِيْ وَ اَيَادِيْ (اصل میں يدين تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا)۔ حَبْلٌ: رسی، جمع حِبَالٌ۔ مُعْتَصِمًا: مضبوطی سے تھامنا، اَلْإِعْتِصَامُ (افتعال) اَلرُّكْنُ: سہارا، جمع

أَرْکَانْ۔ خَانَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف، اس نے دھوکا دیا، خَانَ (ن) خِيَانَةً خیانت کرنا(مادہ خون اجوف واوی)۔وَصَلَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف ، وہ پہنچ گیا،وَصَلَ (ض)وُصُوْلاً پہنچنا۔ إِتَّقِ: فعل امر واحد مذکر حاضر، تو ڈر، إِتَّقیٰ(افتعال) إِتِّقَاءً پرہیز کرنا، خوف کرنا(مادہ وقي، لفیف مفروق)۔ جَاوَرَتْ: واحد مؤنث غائب ماضی معروف وہ قریب ہوئی، جَاوَرَ (مفاعلت) مُجَاوَرَةً پڑوس میں رہنا(مادہ جور، اجوف واوی)۔ قَلْبٌ: دل، جمع: قلوبٌ۔یَقْطَعُ: واحد مذکر غائب، مضارع معروف، وہ کاٹتا ہے، طے کرتا ہے قَطَعَ (ف)قَطْعًا: کاٹنا۔ طُرُقٌ: راستے، واحد: طَرِیْقٌ۔ بَطَلٌ : بہادر، جمع : اَبْطَالٌ ۔إِلٰهٌ: معبود، جمع: اٰلِهَةٌ ۔سَلْ: فعل امر واحد حاضر معروف: تو مانگ، سَأَلَ (ف)سُؤَالًا: مانگنا(مادہ سَأل، مہموز عین)۔ لُذْ: فعل امر واحد حاضر معروف: تو پناہ لے۔ لَاذَ بِهٖ (ن)لَوْذًا: پناہ لینا، کسی کے پاس چھپنا(مادہ لوذ، اجوف واوی)۔لَا تَنْسَ : فعل نہی واحد حاضر معروف تو مت بھول، نَسِيَ(س) نَسْيًا و نِسْيَانًا :بھولنا، فراموش کرنا (مادہ نسي، ناقص یائی)۔ یَذْکُر: مضارع معروف ، واحد مذکر غائب وہ یاد کرتا ہے، ذَکَرَ : (ن)ذِکْرًا: یاد کرنا۔ عَبْدٌ: بندہ، جمع عِبَادٌ۔ لَا تَجْعَلَنَّ: فعل نہی واحد حاضر معروف بانون ثقیلہ، ہرگز نہ بنا، جَعَلَ(ف)جَعْلًا: بنانا۔مَالٌ: مال و دولت، جمع: أَمْوَالٌ ۔ خِفْتُ: فعل ماضی معروف، واحد متکلّم میں ڈرا تھا، خَافَ(س)خَوْفًا: ڈرنا(مادہ خوف، اجوف واوی) ۔أَمَّنَنِيْ: فعل ماضی واحد غائب اس نے مجھے مطمئن کر دیا، أَمَّنَ: (تفعیل) مطمئن کرنا(مادہ امن، مہموز فا)۔

فائدہ: قَدْ کُنْتُ خِفْتُكَ ثُمَّ اَمَّنَنِيْ مِنْ أَنْ أَخَافَكَ خَوْفُكَ اللهَ: ترکیبی اعتبار سے اَمَّنَنِيْ فعل ماضی ہے یاء ضمیر متکلّم مفعول بہ مِنْ أَنْ اَخَافَكَ بتاویل مصدر ہو کر اَمَّنَنِيْ سے متعلق ہے "خَوْفُکَ اللهَ" اَمَّنَنِيْ کا فاعل ہے۔

اللہ سے ڈرنے کا بیان

(۵)-ترجمہ:- بستی شاعر نے کہا ہے۔

اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اللہ کی رسّی سے مضبوط باندھ لو، کیونکہ وہی سہارا ہے اگر تمام سہارے تمھیں دھوکہ دے دیں۔

اور ابن وردی نے کہا:

(۱)- اور اللہ سے ڈرو اس لیے کہ اللہ کا خوف کسی شخص کے دل کے قریب نہیں ہوا مگر وہ (اللہ تک) پہنچ گیا۔ (۲) جو ڈاکہ ڈالتا ہے وہ بہادر نہیں ہے (بلکہ) بہادر وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

(۶)- ابن عمران نے کہا ہے:

اللہ سے مانگ اور اس کی پناہ میں آ اور اسے مت بھول، کیونکہ اللہ اپنے بندے کو یاد کرتا ہے اگر وہ اسے یاد کرے۔

(۷)- اور دوسرے شاعر نے کہا ہے:

صرف مال کو اپنی کمائی ہرگز نہ بناؤ، (بلکہ) اپنے خدا سے ڈرنے کو کمائی بناؤ۔

ابونواس نے ہارون رشید سے کتنی اچھی بات کہی جب ہارون رشید نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا:

(۱)- بے شک میں تجھ سے ڈرتا تھا لیکن خدا سے تیرے ڈرنے نے مجھے مطمئن کر دیا اس بات سے کہ میں تجھ سے ڈروں۔

حمد اللہ تعالیٰ

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا نَسْتَلِذُّ بِهِ ذِكْرًا وَإِنْ كُنتُ لَا أُحْصِي ثَنَاءً وَلَا شُكْرًا

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا طَيِّبًا يَمْلَأُ السَّمَاءَ وَ أَقْطَارَهَا وَ الأَرْضَ وَالبَرَّ وَ الْبَحْرَ

لَكَ الْحَمْدُ مَقْرُونًا بِشُكْرِكَ دَائِمًا لَكَ الْحَمْدُ فِي الأُولٰى لَكَ الْحَمْدُ فِي الأُخْرىٰ

(البرعی)

حل لغات: نَسْتَلِذُّ بِهٖ: مضارع معروف جمع متکلّم، جس سے ہم لذت حاصل کرتے ہیں، اِسْتَلَذَّ (استفعال) اِسْتِلْذَاذًا لذیذ پانا (مادہ لذذ، مضاعف ثلاثی)۔ ذِکْرًا : یاد کرنا، مصدر، (ن) لَا اُحْصِی : مضارع منفی معروف، واحد متکلّم میں شمار نہیں کرسکتا، اَحْصٰی (افعال) اِحْصَاءً شمار کرنا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، جمع تکسیر اَثْنِیَۃٌ۔ شُکْرٌ : شکریہ ادا کرنا، مصدر (ن)۔ یَمْلَأُ: واحد مذکر غائب مضارع معروف، وہ بھرتا ہے، مَلَأَ (ف) مَلَاءً بھرنا، پر کرنا (مادہ ملأ، مہموز لام)۔ أَقْطَارٌ: کنارہ، صوبہ، واحد قُطْرٌ ۔ اَلْبَرُّ : خشک۔ اَلْبَحْرُ ، تر، سمندر، جمع تکسیر بُحُوْرٌ، مَقْرُوْنًا، ملا ہوا، اسم مفعول (ض) دَائِمًا۔ ہمیشہ رہنے والا اسم فاعل (ن) (مادہ دوم، اجوف واوی)۔ اُوْلٰی، مراد دنیا، اسم تفضیل، واحد مؤنث (ض) اُخْرٰی، آخرت۔

اللہ تعالیٰ کی حمد کا بیان

(۷)۔ترجمہ:۔ (۱) تمام خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں ایسی خوبیاں جن کو یاد کرکے ہم لذت حاصل کرتے ہیں، اگرچہ میں تعریف اور شکر بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ (شمار نہیں کرسکتا)

(۲) تمام حمد تیرے ہی لیے ہے ایسی پاکیزہ حمد جو آسمان اور اس کے کناروں اور زمین اور خشک و تر کو بھرے ہوئے ہے۔

(۳) تمام حمد ہمیشہ تیرے ہی لیے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ تیرے شکر کے ساتھ ملی ہوئی ہے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں دنیا میں اور تمام خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں آخرت میں۔

مُلَازَمَۃُ الصّلٰوۃِ

(۸) ذَكَرَ أَبُوْ بَكْرٍ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا و نَجَاةً مِنَ النَّارِ، وَ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عُمَّالِهِ، إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمُ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَ مَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ .

(للشريشی)

حل لغات: مُلَازَمَةٌ: چمٹے رہنا، پابندی کرنا، مصدر (مفاعلت)۔ اَلصّلٰوۃُ: نماز، جمع اَلصَّلَوٰاتُ۔ يَوْمٌ: دن جمع تکسیر أَيَّامٌ۔ حَافَظَ: ، ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پابندی کی حَافَظَ (مفاعلت) مُحَافَظَةً پابندی کرنا (مادہ حفظ، صحیح)۔ بُرْهَانٌ: دلیل، جمع منتہی الجموع، غیر منصرف بَرَاهِيْنُ۔ نَجَاةٌ: نجات دینا، مصدر (ن) (مادہ نجو ناقص واوی) اَلنَّار: آگ، جمع نِيْرَانٌ۔ كَتَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے لکھا، كَتَبَ (ن) كِتَابَةً لکھنا ۔عُمَّالٌ: گورنروں، واحد عَامِلٌ ۔ أَمْرٌ: کام جمع أُمُوْرٌ ۔ دِيْنٌ : مذہب، جمع أَدْيَانٌ۔ ضَيَّعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے ضائع کیا، ضَيَّعَ (تفعیل) تَضْيِيْعًا ضائع کرنا، ختم کرنا (مادہ ضیع، معتل عین یائی)۔

نماز کی پابندی کا بیان

(۸)-ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جس نے اس (نماز) کی پابندی کی تو وہ (نماز) اس کے لیے روشنی، دلیل اور دوزخ سے نجات دینے والی ہوگی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ میرے نزدیک تمھارے سارے کاموں میں سب سے اہم نماز ہے تو جس نے اس کی حفاظت کی اور اس کی پابندی کی تو اس نے اپنے دین کی حفاظت کی، اور جس نے اسے ضائع کیا تو وہ اس (نماز) کے علاوہ (باقی چیزوں) کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔ (شریشی)

ذِكْرُ الآخِرَةِ

(۹) إِنَّهُ تَعَالٰى خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نَوْعَيْنِ مِنْ شَخْصٍ وَ رُوْحٍ وَ جَعَلَ الْجَسَدَ مَنْزِلًا لِلرُّوْحِ لِتَأْخُذَ زَادَ آخِرَتِهَامِنْ هٰذَاالْعَالَمِ وَ جَعَلَ لِكُلِّ رُوْحٍ مُدَّةً مُقَدَّرَةً تَكُوْنُ فِى الْجَسَدِ، وَآخِرُ تِلْكَ الْمُدَّةِ هُوَ أَجَلُ تَلْكَ الرُّوْحِ مِنْ غَيْرِ زِ يَادَةٍ وَ لَا نُقْصَانٍ فَأِذَا جَاءَ الْأَجَلُ فُرِّقَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسدِ (للغزالی)

(۱۰) قَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ:

لَا دَارَ لِلْمَرْءِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَسْكُنُهَا إِلَّا الَّتِى هُوَ قَبْلَ الْمَوْتِ بَانِيْهَا

وَقَالَ آخَرُ:

وَمَا مِنْ كَاتِبٍ إِلَّا سَيَفْنىٰ وَ يُبْقِى الدَّهْرُ مَا كَتَبَتْ يَدَاهُ
فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ يُسِرُّكَ فِى الْقِيٰمَةِ أَنْ تَرَاهُ

(الف لیلة و لیلة)

(۱۱) عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاحْبِبْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقَةٌ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهٖ. (للغزالی)

قَالَ أَبُوْ مَحْفُوْظِ نِ الْكَرْخِى:

مَوْتُ التُّقىٰ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا قَدْمَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِى النَّاسِ أَحْيَاءُ

وَقَالَ الشَّبْرَاوِى:

إِذَا مَا تَحَيَّرْتَ فِىْ حَالَةٍ وَلَمْ تَدْرِ فِيْهَا الْخَطَاءَ وَالصَّوَابَ
فَخَالِفْ هَوَاكَ فَإِنَّ الْهَوىٰ يَقُوْدُ النُّفُوسَ إِلىٰ مَا يُعَابُ

(۱۲) حُكِىَ أَنَّ رَجُلًا حَاسَبَ نَفْسَهٗ فَحَسَبَ عُمَرَهٗ فَإِذَا هُوَ سِتُّوْنَ عَامًا فَحَسَبَ أَيَّامَهَا فَإِذَا هُوَ أَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ أَلْفَ يَوْمٍ وَ تِسْعُ مِائَةِ يَوْمٍ فَصَاحَ يَا وَ يْلَاهُ !إِذَا كَانَ لِىْ كُلَّ يَوْمٍ ذَنْبٌ فَكَيْفَ أَلْقَى اللهَ بِهٰذَا الْعَدَدِ مِنْهَا فَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ أَعَادَ عَلىٰ نَفْسِهٖ ذَالِكَ وَقَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ لَهٗ فِى كُلِّ يَوْمٍ عَشَرَةُ اٰلَافِ ذَنْبٍ فَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَحَرَّكُوْهُ فَإِذَا هُوَ قَدْمَاتَ. (للقليوبى

(۱۳) سُئِلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مَا كَانَ بَدْءُ تَوْبَتِكَ ؟ فَقَالَ: كُنْتُ يَوْمًا أَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَقَالَ :أُذْكُرْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ صَبِيْحَتُهَا الْقِيٰمَةَ فَعَمِلَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ فِي قَلْبِي. (للغزالی)

حل لغات: خَلَقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب: پیدا کیا خَلَقَ(ن) خَلْقًا: پیدا کرنا(مادہ خلق، صحیح)۔إِنْسَانٌ: انسان ، نَوْعٌ:قسم، جمع تکسیر أَنْوَاعٌ، زَادٌ:توشہ سفر، جمع تکسیر أَزْوِدَةٌ، شَخْصٌ: شخص بمعنی جسم، رُوْحٌ: جان، جمع تکسیر أَرْوَاحٌ، جَسَدٌ:جسم، جمع تکسیر أَجْسَادٌ، مَنْزِلٌ: گھر، جمع منتھی الجموع غیر منصرف مَنَازِل، مُدَّةٌ: وقت، جمع تکسیر: مُدَدٌ۔ مُقَدَّرَةً: متعیّن، اسم مفعول (تفعیل)(مادہ قدر، صحیح)۔تَأْخُذُ:مضارع معروف، واحد مذکر حاضر: تو لیتا ہے، أَخَذَ: (ن) أَخْذًا: لینا، پکڑنا(مادہ أخذ، مھموز فا)۔أَجَلٌ: موت، جمع: آجَالٌ، فُرِّقَ: ماضی مجھول، واحد مذکر غائب، جدائی کی گئی، فَرَّقَ (تفعیل) تَفْرِيْقًا: جدا کرنا، منتشر کرنا(مادہ فرق، صحیح)۔ مَرْءٌ:آدمی، جمع من غیر لفظہ: رِجَالٌ۔بَانِيٌ:اسم فاعل، بناتا ہے: یہاں حال کے معنی میں ہے (مادہ بنأ، مہموز لام)۔ سَيَفْنىٰ:مضارع معروف، واحد مذکر غائب: معدوم ہو جائے گا، فَنِيَ (ف،س)فَنَاءً :معدوم ہونا، ہلاک ہونا(مادہ فني، ناقص یائی)۔ يُبْقِيْ :مضارع معروف، واحد مذکر غائب، ثابت رکھے گا، باقی رکھے گا، اَبْقىٰ (افعال) اِبقَاءً: باقی رکھنا، (مادہ بقي، ناقص یائی)۔الدَّهْرُ: زمانہ، جمع: دُهُوْرٌ۔ كَفٌّ: ہتھیلی ،جمع أَكُفٌّ ۔ يُسِرُّ :مضارع معروف واحد مذکر غائب، خوش کرنا، أَسَرَّ (افعال) إِسْرَارًا خوش کرنا(مادہ سرر ،مضاعف ثلاثی)۔تَرىٰ : مضارع معروف واحد مذکر حاضر، تو دیکھتا ہے ،رَأىٰ(ف)رَأْياً دیکھنا۔عِشْ:فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر، تو زندگی گزار، عَاشَ(ض)عَيْشاً زندگی گزارنا (مادہ عیش ،اجوف یائی)۔شِئْتَ :ماضی معروف واحد مذکر حاضر، تونے چاہا، شَاءَ (ف)شَيئًا وَ مَشِيْئةً ارادہ کرنا، چاہنا۔ أَحْبِبْ:فعل امر حاضر معروف واحد مذکر حاضر، تو محبت کر، أَحَبَّ (افعال) إِحْبَابًا محبت کرنا(مادہ حبب مضاعف ثلاثی)۔مُفَارَقَةٌ: جُدا ہونا، مصدر (مفاعلت)(مادہ فرق، صحیح)۔ مَجْزِيٌّ:جسے بدلہ دیا جائے،اسم مفعول (ض)(مادہ جزء، مہموز لام)۔ تَقِيٌّ : پرہیزگار، جمع أَتْقِيَاءُ (مادہ وَقِيَ،لفیف مفروق)۔نَفَادٌ:ختم ہونا، مصدر(س)، تَحَيَّرْتَ: ماضی

معروف واحد مذکر حاضر ،تو حیران ہوا، تَحَيَّرَ (تفعُّل) تَحَيُّرًا حیران ہونا(مادہ حیر ،اجوف یائی)۔ لَمْ تَدْرِ: واحد مذکر حاضر، مضارع مجزوم بلم، تو نے نہیں جانا، دَرىٰ (ض) دِرَايَةً: جاننا۔ خَطَأٌ: غلطی، جمع اَخْطَاءٌ۔ اَلصَّوَابُ: درست، ٹھیک،لائق۔ خَالِفْ: فعل امر واحد مذکر حاضر، تو مخالفت کر، خَالَفَ (مُفَاعَلَتٌ) مُخَالَفَةً: مخالفت کرنا(مادہ خلف ،صحیح)۔ هَوىٰ: خواہش نفس، جمع أَهْوِيَةٌ۔ يَقُوْدُ: فعل مضارع واحد مذکر غائب، وہ کھینچتا ہے، لے جاتا ہے، قَادَ(ن) قِيَادَةً: چلانا، لے جانا، رہنمائی کرنا(مادہ قو د،اجوف واوی)۔ نُفُوْسٌ: جانیں، واحد نَفْسٌ۔ يُعَابُ: فعل مضارع مجہول واحد مذکر غائب، عیب لگایا جاتا ہے، عَابَ (ض) عَيْبًا عیب لگانا(مادہ عیب،اجوف یائی)۔ حَاسَبَ: محاسبہ کیا، جائزہ لیا، حَاسَبَ (مفاعلت) مُحَاسَبَةً: جائزہ لینا۔ حَسَبَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے شمار کیا، حَسَبَ (ن) حَسْبًا وَ حِسَابًا: شمار کرنا(مادہ حسب ،صحیح)۔ عُمْرٌ: زندگی، جمع اَعْمَارٌ۔ صَاحَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ چیخا، صَاحَ (ض) صَيْحًا: چیخنا، چلانا(مادہ صیح ،اجوف یائی)۔ ذَنْبٌ: گناہ، جمع تکسیر ذُنُوْبٌ۔ خَرَّ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ زمین پر گر پڑا، خَرَّ (ن،ض) خَرًّا وَ خُرُوْرًا: زمین پر گرنا، نیچے گرنا(مادہ خرر ،مضاعف)۔ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ: اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اسم مفعول (س)۔ أَفَاقَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ ہوش میں آیا، أَفَاقَ (افعال) إِفَاقَةً: ہوش میں آنا(مادہ فوق ،اجوف واوی)۔ أَعَادَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے دہرایا، اَعَادَ (افعال) إِعَادَةً: دہرانا، مقرر کرنا(مادہ عود ،اجوف واوی)۔ حَرِّكُوْا: فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب، لوگوں نے حرکت دی، حَرَّكَ (تفعیل) تَحْرِيْكًا: حرکت دینا، ہلانا(مادہ حرک ،صحیح)۔ سُئِلَ: فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب، وہ پوچھا گیا، سَأَلَ (ف) سُوَالًا: پوچھنا، طلب کرنا(مادہ سأل ،مہموز عین)۔ أَللَّيْلَةُ: جمع لَيَالِيٌ، رات۔ صَبِيحَةٌ: صبح۔

آخرت کی یاد کا بیان

(۹)-ترجمہ: ۔ بلا شبہ اللہ تعالی نے انسان کو دو قسم (کی چیزوں) بدن اور روح سے بنایا، اور جسم کو روح کا گھر بنایا تاکہ وہ (روح) اپنی آخرت کا توشہ اس دنیا سے لے لے، اور ہر روح کے لئے ایک متعیّن مدت ٹھہرائی کہ وہ جسم میں رہے، اور اس مدت کا آخر وہی اس روح کی موت ہے بغیر کمی اور زیادتی کے اور جب موت آئے گی تو روح اور جسم میں جدائی کر دی جائے گی۔ (امام غزالی)

(۱۰)- حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کے لیے مرنے کے بعد کوئی گھر نہیں جس میں وہ رہے علاوہ اس گھر کے جسے وہ موت سے پہلے بناتا ہے۔

اور دوسرے (شاعر) نے کہا ہے:

(۱)-کوئی لکھنے والا نہیں ہے مگر عن قریب وہ فنا ہو جائے گا، زمانہ باقی رکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے لکھا۔

(۲)-لہذا تو اپنے ہاتھ سے اس چیز کے علاوہ مت لکھ جس کا دیکھنا تجھے قیامت میں خوش کرے۔ (الف لیلہ ولیلہ)

(۱۱)- جیسے چاہو زندگی گزار لو اس لیے کہ تمھیں مرنا ہے، اور جس سے چاہو محبت کر لو اس لیے کہ تمھیں اس سے جدا ہونا ہے، اور جو چاہو کام کر لو اس لیے کہ تمھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

اور ابو محفوظ کرخی نے کہا ہے:

پرہیز گار کی موت ایسی زندگی ہے جس کے لیے ختم ہونا نہیں ہے ایک قوم مر گئی حالانکہ وہ (اپنے اچھے کاموں کی وجہ سے) لوگوں میں زندہ ہے۔

اور شبراوی نے کہا:

(۱) جب تم کسی حالت کے بارے میں حیرت میں پڑ جاؤ اور اس میں غلط اور صحیح کو نہ جان سکو

(۲) تو اپنی خواہش نفس کی مخالفت کرو اس لیے کہ خواہش نفس لوگوں کو اس چیز کی طرف لے جاتی ہے جو اسے عیب لگائے۔

(۱۲)- بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے اپنا جائزہ لیا، تو اس نے اپنی زندگی کا حساب لگایا، تو وہ ساٹھ سال کا تھا، پھر اس کے دنوں کو شمار کیا تو وہ اکیس ہزار نو سو (۲۱۹۰۰) دن ہوئے، تو وہ (اس پر) چیخ پڑا، ہائے بربادی! اگر مجھ سے ہر دن ایک گناہ ہوا ہو تو گناہوں کی اس تعداد کے ساتھ میں اللہ تعالی سے کس طرح ملوں گا، پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور جب اسے ہوش آیا تو اپنے دل میں وہی بات دہرائی، اور کہا، تو کیا ہو گا اس شخص کا جس سے ہر دن میں دس ہزار گناہ ہوئے ہیں، پھر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، اس پر جب اسے لوگوں نے ہلایا، تو وہ مر چکا تھا۔ (قلیوبی)

(۱۳)- حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا، کہ آپ کی توبہ کی ابتدا کا سبب کیا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں ایک دن اپنے غلام کو مار رہا تھا تو اس نے کہا: اس رات کو یاد کرو جس کی صبح قیامت ہوگی تو (اس کی) یہ بات میرے دل میں اثر کر گئی (اور یہی بات میری توبہ کا سبب بنی)۔ (غزالی)

ذِلَّةُ الدُّنْيَا

(۱۴) قَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ إِبْلِيْسَ يَعْرِضُ الدُّنْيَا كُلَّ يَوْمٍ عَلَى النَّاسِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْتَرِيْ شَيْئًا يَضُرُّهُ وَ يَهُمُّهُ وَلَا يَسُرُّهُ ،فَيَقُوْلُ اَصْحَابُهَا وَ عُشَّاقُهَا نَحْنُ، فَيَقُوْلُ إِنَّمَا ثَمَنُهَا لَيْسَ دَرَاهِمَ وَلَا دَنَانِيْرَ، إِنَّمَا هُوَ نَصِيْبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَإِنِّيْ إِشْتَرَيْتُهَا بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ بِلَعْنَةِ اللهِ وَ غَضَبِهِ وَ سَخَطِهِ وَ عَذَابِهِ وَ بِعْتُ الْجَنَّةَ بِهَا فَيَقُوْلُوْنَ، رَضِيْنَا بِذٰلِكَ فَيَقُولُ أُرِيْدُ أَنْ أَرْبَحَ عَلَيْكُمْ فِيْهَا ، فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَبِيْعُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ يَقُوْلُ بِئْسَتِ التِّجَارَةُ.

(۱۵) قَالَ بَعْضُهُمْ:

وَمَا أَهْلُ الْحَيَاةِ لَنَا بِأَهْلٍ ۔۔۔ وَلَا دَارُ الْفَنَاءِ لَنَا بِدَارٍ
وَمَا أَمْوَالُنَا إِلَّا عَوَارٍ ۔۔۔ سَيَأخُذُهَا الْمُعِيْرُ مِنَ الْمُعَارِ

وَقَالَ الْفَقِيْهُ الْبَاجِيْ:

فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا ۔۔۔ بِأَنَّ جَمِيْعَ حَيَاتِي كَسَاعَةٍ
فَلِمَ لَا أَكُوْنُ ضَنِيْنًا بِهَا ۔۔۔ وَاجْعَلُهَا فِي صَلَاحٍ وَطَاعَةٍ

قَالَ آخَرُ:

لَاأَسْعَدَ اللّٰهُ أَيَّامَ عَزَزْتُ بِهَا دَهْرًا وَفِيْ طَيِّ ذَاكَ الْعِزِّ إِذْلَالُ

حل لغات:يَعْرِضُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پیش کرتا ہے، عَرَضَ (ض) عَرْضًا پیش کرنا۔اَلدُّنْيَا:موجودہ زندگی،جمع دُنیً.یَقُوْلُ:مضارع معروف وہ کہتا ہے،قَالَ (ن) قَوْلًا(مادہ قول،اجوف واوی)۔یَشْتَرِیْ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ خریدتا ہے، إِشْتَرٰی (افتعال) إِشْتِرَاءً خریدنا(مادہ شرء،مہموز لام).یَضُرُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نقصان دیتا ہے،ضَرَّ (ن) ضُرًّا نقصان دینا(مادہ ضرر، مضاعف)۔یَنْفَعُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ فائدہ دیتا ہے،نَفَعَ(ف)نَفْعًا فائدہ دینا۔یَهُمُّ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ رنجیدہ کرتا ہے،هَمَّ(ن)هَمًّا رنجیدہ کرنا(مادہ همم،مضاعف)۔یُسِرُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ خوش کرتا ہے،اَسَرَّ (افعال)اِسْرارًا خوش کرنا۔أَصْحَابٌ: دوست،ساتھی واحد صَاحِبُ۔عُشّاقٌ: چاہنے والے واحد عَاشِقٌ۔ثَمَنٌ: قیمت (جمع) اَثْمَانٌ۔ دَرَاهِمُ:روپۓ،واحد دِرْهَمٌ۔ نَصِيْبٌ: حصہ (جمع) نُصُبٌ۔جَنَّةٌ: باغ،بہشت (جمع) جِنَانٌ ، جَنَّاتٌ ۔غَضَبٌ :ناراضگی، غصہ۔سَخَطٌ :ناراضگی۔رَضِينَا:ماضی معروف جمع متکلّم،ہم راضی ہوئے،رَضِیَ (س) رِضیً،رِضْوَانًا راضی ہونا(مادہ رضو،ناقص واوی)۔ أُرِيْدُ:مضارع معروف واحد متکلّم ،میں ارادہ کرتا ہوں ،أَرَادَ (افعال) إِرَادَةً۔ أَرْبَحُ:مضارع معروف واحد متکلّم، میں نفع اٹھاتا ہوں،رَبِحَ (س) رِبْحًا نفع اٹھانا(مادہ ربح،صحیح)۔ أَهْلٌ :رشتہ دار،کنبہ،جمع أَهَالٌ۔ بِئْسَ :برا،فعل ذم۔ فَنَاءٌ:فنا ہونا،ختم ہونا مصدر(س)۔عَوَارٍ:ادھار لی ہوئی چیزیں،واحد عَارِيَةٌ۔مُعِيْرٌ:ادھار دینے والا،اسم فاعل(افعال)۔مُعَارٌ:قرض دار،اسم مفعول (افعال)۔ سَاعَةٌ :گھنٹا،گھڑی، وقت جمع سَاعَاتٌ۔ ضَنِيْنًا: بخیل (س،ض)۔صَلَاحٌ: درستگی۔طَاعَةٌ: فرمابرداری ۔ أَسْعَدَ :ماضی معروف واحد غائب، نیک بخت بنایا (افعال) إِسْعَادًا نیک بخت بنانا۔عَزَزْتُ:ماضی معروف واحد متکلّم : میں معزز ہوا،عَزَّ (ض) عِزًّا محبوب ہونا(مادہ عزز،مضاعف)طَيٌّ:لپیٹنا مصدر(ض)(مادہ طوي لفيف مقرون)

دنیا کی ذلت کا بیان

(۱۴)-ترجمہ: کسی نے کہا ہے، کہ شیطان ہر دن لوگوں کے سامنے دنیا کو پیش کرتا ہے، تو کہتا ہے، ایسی چیز کون خریدے گا جو اسے نقصان پہنچائے اور فائدہ نہ دے، اور اسے تکلیف پہنچائے اور خوش نہ کرے، تو دنیا کے دوست اور اس کے عاشق کہتے ہیں، ہم خریدیں گے تو وہ (شیطان) کہتا ہے اس کی قیمت دراہم و دنانیر نہیں ہیں، وہ (اس کی قیمت) جنت میں سے تمہارا حصہ ہے، اس لیے کہ میں نے اسے چار چیزوں کے بدلے میں خریدا ہے، اللہ تعالی کی لعنت اس کے غضب اور اس کی ناراضگی اور اس کے عذاب کے بدلے، اور انہیں چار چیزوں کے عوض میں نے جنت کو بیچا ہے، تو وہ لوگ (دنیا کے چاہنے والے) کہتے ہیں ہم اس پر راضی ہیں، تو پھر (شیطان) کہتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس میں سے تم سے کچھ نفع لوں، اس پر وہ لوگ کہتے ہیں ہاں (ہم اس پر بھی راضی ہیں) تو وہ (شیطان) اس (دنیا) کو ان لوگوں سے بیچ دیتا ہے، پھر کہتا ہے، کیا ہی بری تجارت ہے۔

(۱۵)-اور کسی نے کہا ہے:

(۱)-زندگی والے (دنیا والے) ہمارے رشتہ دار نہیں، اور فنا کا گھر ہمارا گھر نہیں۔

(۲)-اور ہمارے اموال صرف منگنی لیے ہوئے ہیں، عن قریب منگنی دینے والا منگنی دئے ہوئے شخص سے لے لے گا۔

اور فقیہ باجی نے کہا ہے:

(۱)-اور جب میں پورے یقین سے جانتا ہوں، کہ میری تمام زندگی ایک گھنٹہ کی طرح ہے۔

(۲)- تو کیوں نہ میں بخیل رہوں اس (زندگی) کے سلسلہ میں، اور کیوں نہ اسے بھلائی اور فرمابرداری کے کاموں میں لگاؤں۔

اور دوسرے (شاعر) نے کہا ہے:

اللہ ان دنوں کو نیک بخت نہ بنائے جن دنوں میں میں ایک مدت تک عزت والا رہا ہوں جبکہ اس عزت کی تہ میں ذلت ہو۔

زُهْدُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ فِي الدُّنْيَا

(١٦) حَدَّثَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَارٍ أَدْهَمَ قَالَ صَحِبْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ أَدْهَمَ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ إِسْحٰقَ الْبَلْخِى بِالشَّامِ فَقُلْتُ لَهٗ يَا أَبَا إِسْحٰقَ خَبِّرْنِي عَنْ بَدْءِ أَمْرِكَ كَيْفَ كَانَ فَقَالَ كَانَ أَبِى مِنْ مُلُوْكِ خُرَاسَانَ وَ كُنْتُ شَابًّافَرَكِبْتُ يَوْمًاعَلٰى دَابَّةٍوَ مَعِى كَلْبٌ وَ خَرَجْتُ إِلَى الصَّيْدِ فَأَثَرْتُ ثَعْلَبًا فَبَيْنَمَاأَنَا فِىْ طَلَبِهٖ إِذْ هَتَفَ بِىْ هَاتِفٌ أَلِهٰذَا خُلِقْتَ أَمْ بِهٰذَا أُمِرْتَ فَفَزَعْتُ وَوَقَفْتُ ثُمَّ عُدْتُّ فَرَكَضْتُ الثَّانِيَةَ فَفُعِلَ مِثْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَفَكَّرْتُ بِنَفْسِىْ لَا وَاللهِ،مَا لِهٰذَا خُلِقْتُ وَلَا بِهٰذَا أُمِرْتُ ثُمَّ نَزَلْتُ وَ صَادَفْتُ رَاعِيًا لِّأَبِى فَأَخَذْتُ مِنْهُ جُبَّةً مِنْ صُوْفٍ فَلَبِسْتُهَا وَ أَعْطَيْتُهُ الْفَرْسَ وَمَا كَانَ مَعِىْ ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَادِيَةَ. (للشريشى)

(١٧) قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ مَنْ يَبِيْعُ الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا يَخْسِرُهُمَا جَمِيْعًا (للثعالبى)

(١٨) قِيْلَ إِنَّ مِثَالَ الدُّنْيَا كَمُسَافِرِ طَرِيْقٍ أَوَّلُهُ الْمَهْدُ وَ اٰخِرُهُ اللَّحْدُ وَ فِيْمَا بَيْنَهُمَا مَنَازِلُ مَعْدُوْدَةٌ ،وَ إِنَّ كُلَّ سَنَةٍ كَمَنْزِلَةٍ ،وَ كُلَّ شَهْرٍ كَفَرْسَخٍ،وَ كُلَّ يَوْمٍ كَمِيْلٍ، وَ كُلَّ نَفْسٍ كَخُطْوَةٍ وَ هُوَ يَسِيْرُ دَائِمًا دَائِمًا فَيَبْقٰى لِوَاحِدٍ مِنْ طَرِيْقِهٖ فَرْسَخٌ وَالأُخَرِ أَقَلُّ أَوْ أَكْثَرُ. (للغزالى)

حل لغات: زُهْدٌ: کنارہ کش ہونا، مصدر (س) حَدَّثَ: ماضی معروف واحد غائب، بیان کیا، روایت کیا (تفعیل) تَحْدِيْثًا روایت کرنا (مادہ حدث، صحیح)۔ صَحِبْتُ : ماضی معروف واحد متکلّم، میں ساتھ ہوا، صَحِبَ (س) صُحْبَةً ساتھ ہونا (مادہ صحب ، صحیح)۔ خَبِّرْنِی: امر حاضر معروف، مجھے خبر دے (تفعیل) تَخْبِيْرًا خبر دینا (مادہ خبر، صحیح)۔ بَدْءٌ : شروعات، ابتدا، مصدر (ف) مُلُوْكٌ : بادشاہ، (واحد) مَلِكٌ۔ شَابٌّ : جوان، جمع شُبَّانٌ:۔ رَكِبْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں سوار ہوا رَكِبَ (س) رُكْبَانًا سوار ہونا (مادہ رکب، صحیح)۔ دَابَّةٌ: چوپایہ، جاندار (جمع) دَوَابُّ۔ اَلصَّيْدُ: شکار (جمع) صُيُوْدٌ ۔ أَثَرْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے پیچھا کیا، أَثَرَ (ن) أَثَرًا پیچھا کرنا (مادہ أثر، مہموز فا)۔ ثَعْلَبٌ: لومڑی (جمع) ثَعَالِبُ ۔ هَتَفَ: ماضی معروف واحد غائب، غیبی آواز آئی (ض) هَتْفًا غیبی آواز آنا (مادہ هتف، صحیح)۔ هَاتِفٌ: آواز دینے والا اسم فاعل۔ أُمِرْتَ: ماضی مجہول واحد حاضر، تمھیں

حکم دیا گیا، أَمَرَ (ن) أَمْرًا حکم دینا (مادہ أمر، مہموز فا)۔ فَزَعْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں ڈر گیا، گھبرا گیا، فَزَعَ (ف) فَزْعًا ڈرنا، گھبرانا (مادہ فزع، صحیح)۔ وَقَفْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں ٹھہر گیا، وَقَفَ (ض) وُقُوْفًا ٹھہرنا (مادہ وقف، مثال واوی)۔ عُدْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں واپس ہوا، عَادَ (ن) عَوْدًا لوٹنا (مادہ عود، اجوف واوی)۔ رَكَضْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے ایڑ لگائی، رَكَضَ (ن) رَكْضًا ایڑ لگانا (مادہ رکض، صحیح)۔ فَكَّرْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے غور کیا، فَكَّرَ (تفعیل) تَفْكِير غور کرنا (مادہ فکر، صحیح)۔ نَزَلْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں اترا، نَزَلَ (ض) نُزُوْلًا اترنا۔ صَادَفْتُ: ماضی معروف، واحد متکلّم، اچانک میں نے پایا، صَادَفَ (مفاعلت) مُصَادَفَةً اچانک پانا (مادہ صدف، صحیح)۔ رَعْيًا: چرواہا جمع رُعَاةٌ۔ أَلْجُبَّةُ: جبہ جمع جُبَبُ۔ صُوْفٌ: اون جمع أَصْوَافٌ۔ لَبِسْتُ: ماضی معروف، واحد متکلّم، میں نے پہن لیا، لَبِسَ (س) لُبْسًا پہننا (مادہ لبس، صحیح)۔ بَادِيَةٌ: جنگل جمع بَادِيَاتٌ۔ يَخْسِرُ: مضارع معروف واحد غائب، نقصان اٹھاتا ہے خَسَرَ (ض) خُسْرَانًا نقصان اٹھانا (مادہ خسر، صحیح)۔ اَلْمَهْدُ: پالنا، گہوارہ جمع مُهُوْد۔ اَللَّحَدُ: قبر جمع لُحُوْدٌ۔ مَنَازِلُ: مکان، کنارہ (واحد) مَنْزِلٌ۔ مَعْدُوْدَةٌ: چند، کئی، کافی۔ سَنَةٌ: سال (جمع) سَنَوَاتٌ۔ شَهْرٌ: مہینہ، جمع أَشْهُرٌ۔ فَرْسَخٌ: تین میل ہاشمی، جمع فَرَاسِخُ۔ مِيْلٌ: نشان راہ، مسافت جمع أَمْيَالٌ۔ خُطْوَةٌ: قدم، جمع خُطُوَاتٌ۔ يَسِيْرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ چلتا ہے، سَارَ (ض) سَيْرًا چلنا (مادہ سیر، اجوف یائی)۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کی دنیا سے بے رغبتی کا بیان

(۱۶)۔ترجمہ:۔ ابراہیم بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا، کہ میں ملک شام میں ابراہیم بن ادہم بن منصور بن اسحاق بلخی کی صحبت میں تھا، تو میں نے ان سے کہا، اے ابو اسحاق مجھے اپنے معاملے کی ابتدا کے بارے میں بتائیے کیسے ہوا؟ تو انہوں نے کہا: "میرے باپ خراسان کے ایک بادشاہ تھے اور میں جوان تھا، ایک دن میں ایک جانور (گھوڑے) پر سوار

ہوا اور میرے ساتھ ایک کتا تھا، اور میں شکار کے لیے نکلا، تو میں نے ایک لومڑی کا پیچھا کیا، اسی دوران جب کہ میں اس کی تلاش میں تھا، تو اچانک غیب سے آواز دینے والے نے مجھے آواز دی، کیا تو اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے؟ یا تجھے اس کام کا حکم دیا گیا ہے؟ تو (اس بات پر) میں گھبرا گیا اور ٹھہر گیا، پھر میں واپس ہوا تو دوبارہ ایڑ لگائی، تو اسی کے مثل تین مرتبہ کیا گیا، (یعنی آواز آنے پر میں ٹھہر جاتا پھر سکون کے بعد ایڑ لگاتا اور ایسا تین بار ہوا) تو میں نے اپنے دل میں سوچا (اور کہا) نہیں اللہ کی قسم میں اس کے لیے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ مجھے اس کا حکم دیا گیا، پھر میں (جانور سے) اترا اور اپنے باپ کے ایک چرواہے سے ملا، تو اس سے اون کا ایک جبہ لیا، پھر اسے پہن لیا، اور گھوڑا اور جو کچھ میرے پاس تھا اسے (والد کے چرواہے کو) دے دیا، پھر جنگل میں داخل ہوا (اور یاد خدا میں مشغول ہو گیا) (شریشی)

(۱۷)- لقمان حکیم نے کہا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا کے عوض بیچتا ہے وہ دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے (ثعالبی)

(۱۸)- کہا گیا ہے کہ دنیا کی مثال راستے کے اس مسافر کی طرح ہے جس کی ابتدا گہوارہ اور جس کی انتہا قبر ہے، اور ان دونوں کے درمیان کافی منزلیں ہیں، اور بلا شبہ ہر سال ایک منزل کی طرح اور ہر مہینہ ایک فرسخ کی طرح اور ہر دن ایک میل کے مانند ہے، اور ہر سانس دو قدموں کے درمیان کے فاصلے کے مثل ہے، اور وہ (مسافر) برابر چل رہا ہے، تو کسی (مسافر) کے لیے اس کے راستے سے ایک فرسخ باقی رہ گیا ہے، اور دوسرے (مسافر) کے لیے اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ (باقی رہ گیا ہے) (غزالی)

(۱۹) قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخَلِيْلُ: اَلدُّنْيَا أَمَدٌ وَالْاٰخِرَةُ أَبَدٌ وَقَالَ أَيْضًا: اَلدُّنْيَا أَضْدَادٌ مُّتَجَاوِرَةٌ وَأَشْبَاهٌ مُّتَبَائِنَةٌ وَّأَقَارِبُ مُتَبَاعِدَةٌ وَأَبَاعِدُ مُتَقَارِبَةٌ.

قَالَ بَعْضُهُمْ:

إِنَّمَا الدُّنْيَا فَنَاءٌ لَيْسَ لِلدُّنْيَا ثُبُوْتُ ‌ ‌ إِنَّمَا الدُّنْيَا كَبَيْتٍ نَسَجَتْهُ الْعَنْكَبُوْتُ
كُلُّ مَا فِيْهَا لَعُمْرِيْ عَنْ قَلِيْلٍ سَيَفُوْتُ ‌ ‌ وَلَقَدْ يَكْفِيْكَ مِنْهَا أَيُّهَا الْعَاقِلُ قُوْتُ

(۲۰) قَالَ أَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ:

فَلَوْ كَانَ هَوْلُ الْمَوْتِ لَا شَيْءَ بَعْدَهُ ‌ ‌ لَهَانَ عَلَيْنَا الْأَمْرُ وَاحْتَقَرَ الْأَمْرُ

وَلٰکِنَّــهٗ حَشْــرٌ وَنَـشْــرٌ وَجَنَّــةٌ وَنَارٌ وَمَا قَدْ يَسْتَطِيْــلُ بِهِ الْخَبَرُ

(۲۱) سُئِلَ بَعْضُ الْفَلَاسَفَةِ مَنِ الَّذِیْ لَا عَيْبَ فِيْهِ فَقَالَ اَلَّذِیْ لَا يَمُوْتُ (للمستعصی)

قَالَ الْمَيْدَانِی:

اَلْعُمْــرُ مِثْــلُ الضَّيْــفِ أَوْ كَــالطَّيْفِ لَيْــسَ لَــهٗ إِقَامَهْ

وَأَخُــو الحِجَـــافِیْ سَــائِرِ الأَحْــوَالِ مُــرْتَقِبٌ حِمَامَهْ

وَالْجَـــاهِلُ المغْتَــرُّ مَــنْ لَمْ يَجْعَلِ التَّقْــوىٰ إِغْتِنَـــامَهْ

حل لغات: اَمَدٌ: غایت، آخری حد، (مراد فنا ہونے والی) جمع آمَادٌ۔ اَبَدٌ :ازلی، ہمیشہ رہنے والا، جمع آبَادٌ ۔ اَضْدَادٌ: مخالف، واحد ضِدٌّ۔ مُتَجَاوِرَةٌ: پڑوس میں رہنے والی، اسم فاعل (تفاعل) اَشْبَاهٌ: مثل، مانند، واحد شِبْهٌ۔ مُتَبَايِنَةٌ: باہم تفاوت، دور، مخالف، اسم فاعل (تفاعل)۔ اَقَارِبُ: بہت قریب والے، رشتہ دار واحد اَقْرَبُ۔ مُتَبَاعِدَةٌ: دور ہونے والی، اسم فاعل (تفاعل) اَبَاعِدُ: بہت دور ہونے والے، واحد اَبْعَدُ ۔فَنَاءٌ: فنا ہونا ، مصدر (ض) اسم فاعل کے معنی میں مستعمل ہے۔ ثُبُوْتٌ: ثابت رہنا، قائم رہنا، مصدر (ن) ۔بَيْتٌ: گھر، جمع بُيُوْتٌ ۔نَسَجَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے بنا، نَسَجَ (ن) نَسْجًا بنا (مادہ نسج، صحیح)۔ عَنْكَبُوْتٌ :مکڑی، جمع عَنَاكِبُ ۔يَفُوْتُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ختم ہوجائے گی، فَاتَ (ن) فَوْتًا وَ فَوَاتًا ختم ہونا (مادہ فوت، اجوف واوی)۔ قُوْتٌ :خوراک، جمع اَقْوَاتٌ۔ هَوْلٌ: ڈر، جمع اَهْوَالٌ ۔هَانَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب آسان ہوا، هَانَ (ن) هَوْنًا آسان ہونا۔ اَلضَّيْفُ: مہمان، جمع ضُيُوْفٌ۔ طَيْفٌ: خیال، جمع اَطْيَافٌ ۔حِجَا :عقل، جمع اَحْجَاءٌ۔ مُرْتَقِبٌ: انتظار کرنے والا اسم فاعل (افتعال)۔ حِمَامٌ: موت۔ مُغْتَرٌّ: دھوکا کھانے والا، اسم فاعل (افتعال) (مادہ غرر، مضاعف)۔ اِغْتِنَامٌ: غنیمت سمجھنا، مصدر (افتعال) (مادہ غنم، صحیح)۔ يَسْتَطِيْلُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، لمبا ہوتا ہے (استفعال) لمبا ہونا (مادہ طول، اجوف واوی)۔

(۱۹) ترجمہ:- ابوعبدالرحمٰن خلیل نے کہا ہے، دنیا ختم اور فنا ہوجانے والی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے، اور انھوں نے مزید کہا ہے کہ دنیا (چند ایسی چیزوں کا نام ہے) جو (حقیقت

میں)ایک دوسرے سے متضاد اور (بظاہر)ایک دوسری سے ملی ہوئی ہیں،اور چند چیزیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی اور (حقیقت میں)ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں،اور (دنیا میں) چند ایسی چیزیں ہیں جو(بظاہر)ایک دوسرے سے قریب اور (حقیقت میں)دور ہیں،اور ایک دوسرے سے دور (لیکن حقیقت میں)قریب ہیں ۔ (شریشی)

(۱)- بے شک دنیافنا ہونے والی ہے دنیا کے لیے ثبوت نہیں،بلاشبہ دنیا اس گھر کی طرح ہے جسے مکڑی نے بنا ہو۔

(۲)- میری زندگی کی قسم جو کچھ اس (دنیا) میں ہے تھوڑے زمانے میں ختم ہوجائے گی،اور اے عقلمند تجھے اس (دنیا) سے گزارے کی مقدار کافی ہے۔

(۲۰)- ابو العتاہیہ نے کہا ہے(۱) تواگر(صرف) موت کا خوف ہوتا اس کے بعد کچھ نہ ہوتا،توضرور ہم پر معاملہ آسان اور حقیر ہوتا۔(۲)لیکن (صرف موت ہی کا خوف نہیں بلکہ اس کے ساتھ) حشر ونشر جنت اور جہنم ہے اور وہ چیزیں ہیں جن کی داستان لمبی ہے۔

(۲۱)-کسی فلسفی سے پوچھا گیا وہ ذات کون ہے جس کے اندر کوئی عیب نہیں تو اس نے جواب دیا وہ ذات جس کو مرنا نہیں ہے۔

میدانی نے کہا ہے:(۱) زندگی مہمان یا خیال کی طرح ہے جس کے لیے ہمیشہ رہنا نہیں۔(۲) اور عقلمند تمام حالتوں میں اپنی موت کا منتظر رہتا ہے۔(۳) اور جاہل دھوکا کھانے والا وہ شخص ہے جو پرہیز گاری کو غنیمت نہ سمجھے۔

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْحِكَمِ

(۲۲)مَااكْتَسَبَ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ إِلٰى هُدىً وَ يَرُدُّهُ عَنْ رَدًى (للمستعصی)

(۲۳) اَلمُهَلَّبُ ابْنُ اَبِي صَفْرَةَ قَالَ عَجِبْتُ لِمَنْ يَشْتَرِي الْعَبِيْدَ بِمَالِهِ وَلَا يَشْتَرِي الْأَحْرَارَ بِفَعَالِهِ ،قِيْلَ وَالسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ (للمستعصی)

(۲۴) مِنْ ظَرِيْفِ كَلَامِ نَصْرِبْنِ سَيَّارٍ ،كُلُّ شَيْءٍ يَبْدُوْ صَغِيْرًا ثُمَّ يَكْبُرُ إِلَّا الْمُصِيْبَةُ فَإِنَّهَا تَبْدُوْ كَبِيْرَةً ثُمَّ تَصْغُرُ ،وَ كُلُّ شَيْءٍ يَرْخُصُ إِذَا كَثُرَ إِلَّا الْأَدَبُ فَإِذَا كَثُرَ غَلَا . (من لطائف الملوك)

(۲۵) قَالَ أَنُوْ شِرْوَانُ إِنَّ المُرُوْءَةَ اَنْ لَا تَعْمَلَ فِي السِّرِّ تَسْتَحْيِ مِنْهُ فِي الْعَلَانِيَةِ (للشريشي)

حل لغات: مَا اكْتَسَبَ: ماضی منفی معروف ،اس نے نہیں کمایا،نہیں حاصل کیا، (افتعال)(مادہ کسب،صحیح)۔ اَحَدٌ:کوئی ایک،جمع آحَادٌ. عَقْلٌ: دماغ،جمع عُقُوْلٌ. هُدٰی: رہنمائی کرنا، مصدر (ض)(مادہ هدی، معتل لام یائی) . يَرُدُّ: مضارع معروف باز رکھےرَدَّ(ن)رَدًّا روکنا(مادہ ردد،مضاعف ثلاثی) .رَدًى :ہلاک ہونا، مصدر (س)۔ عَبِيْدٌ : غلام،واحد عَبْدٌ . اَحْرَارٌ :آزاد لوگ،واحد حُرٌّ. فَعَالٌ: اچھا کام۔اَلسَّخِيُّ : فیاض، جمع اَسْخِيَاءُ .اَلْبَخِيْلُ: کنجوس آدمی،جمع بُخَلَاءُ. ظَرِيْفٌ: خوش مزاج ،جمع ظُرَفَاءُ .يَبْدُو :مضارع معروف وہ ظاہر ہوتا ہے ،(ف)(مادہ بدء ، مہموز لام)۔يَكْبُرُ : مضارع معروف،وہ بڑا ہوتا ہے، كَبُرَ (ک) كَبِيْرًا بڑاہونا۔اَلمُصِيْبَةُ : پریشانی ،جمع مَصَائِبُ. تَصْغُرُ:مضارع معروف، چھوٹاہوتا ہے،صَغُرَ(ک)صِغَرًا چھوٹا ہونا . يَرْخُص :مضارع معروف سستا ہوتا ہے،رَخُصَ(ک)رُخْصًا سستا ہونا. غَلَا : ماضی معروف مہنگا ہوا،غَلَا(ن)غَلَاءً مہنگا ہونا(مادہ غلو، معتل لام واوی)۔مُرُوْءَةٌ: کامل مردانگی(مادہ مرء، مہموزلام۔ سِرٌّ : راز، بمعنی پوشیدہ طور پر ،جمع اَسْرَارٌ. عَلَانِيَةٌ: ظاہر، آشکارا (مادہ علن، صحیح)۔ تَسْتَحْيِ : مضارع معروف توشرم کرتا ہے ، (استفعال) (مادہ حیي ،لفیف مقرون)۔

دوسرا باب حکمتوں کے بیان میں

(۲۲)۔ترجمہ: کسی شخص نے اس عقل سے اچھی کوئی چیز حاصل نہیں کی جو اسے ہدایت کی طرف لے جائے اور ہلاک ہونے سے باز رکھے (مستعصی)

(۲۳)-مہلب بن ابی صفرہ نے کہا ہے: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے مال سے غلاموں کو خریدتا ہے، اور اچھے کام سے آزادوں کو نہیں خریدتا، کہا گیا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، اور بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور جہنم سے قریب ہے۔ (مستعصی)

(۲۴)-نصر بن سیار کے اچھے کلام میں سے یہ ہے کہ، ہر چیز چھوٹی ظاہر ہوتی ہے پھر بڑی ہوتی ہے سوائے مصیبت کے اس لیے کہ وہ بڑی ہوکر ظاہر ہوتی ہے پھر چھوٹی ہو جاتی ہے، اور ہر چیز سستی ہوتی ہے جب زیادہ ہوجاتی ہے مگر ادب کیونکہ جب وہ زیادہ ہوجاتا ہے تو وہ زیادہ مہنگا ہوجاتا ہے۔ (من لطائف الملوک)

(۲۵)-نوشرواں نے کہا ہے کہ کامل مردانگی یہ ہے کہ تو پوشیدہ طور پر ایسا کام نہ کرے جسے علانیہ کرنے میں تجھے شرم آئے۔ (شریشی)

(۲۶) قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ اَلْعُلُوْمُ اَرْبَعَةٌ، اَلْفِقْهُ لِلْأَدْيَانِ، وَالطِّبُّ لِلْأَبْدَانِ، وَالنُّجُوْمُ لِلْأَزْمَانِ وَالْبَلَاغَةُ لِلِّسَانِ. (للابشيهی)

(۲۷) قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ سُرُجُ الْأَزْمِنَةِ كُلُّ عَالِمٍ سِرَاجُ زَمَانِهٖ يَسْتَضِيءُ بِهٖ اَهْلُ عَصْرِهٖ. (وله)

(۲۸) قَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ، مَا أَتَى اللهُ عَالِمًا عِلْمًا إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْمِيْثَاقَ أَنْ لَا يَكْتُمَهٗ، وَ قَالَ أَيْضًا مَا أَخَذَ اللهُ عَلَى الْجُهَّالِ أَنْ يَتَعَلَّمُوْا حَتّٰى أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ أَنْ يُعَلِّمُوْا. (للشريشی)

(۲۹) قِيْلَ لِأَفْلَاطُوْنَ مَا هُوَ الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحْسُنُ أَنْ يُقَالَ وَ إِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ مَدْحُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهٗ. (للأبشيهی)

(۳۰) قَالَ إِبْنُ قُرَّةٍ رَاحَةُ الْجِسْمِ فِيْ قِلَّةِ الطَّعَامِ، وَ رَاحَةُ النَّفْسِ فِيْ قِلَّةِ الْاٰثَامِ، وَ رَاحَةُ الْقَلْبِ فِيْ قِلَّةِ الْإِهْتِمَامِ، وَ رَاحَةُ اللِّسَانِ فِيْ قِلَّةِ الْكَلَامِ. (من لطائف الوزراء)

حل لغات: اَلسَّلَفُ: گزرا ہوا انسان، جمع اَسْلَافٌ (مادہ سلف، صحیح)۔ اَدْيَانٌ: مذہب، واحد دِيْنٌ (مادہ دین، معتل عین یائی)۔ اَبْدَانٌ: جسم، واحد بَدَنٌ (مادہ بدن، صحیح)۔ اَزْمَانٌ: زمانہ، واحد زَمَانٌ (مادہ زمن، صحیح)۔ لِسَانٌ: زبان، جمع اَلْسِنَةٌ (مادہ لسن، صحیح)۔ حُكَمَاءُ: دانش ور لوگ، واحد حَكِيْمٌ (مادہ حکم، صحیح)۔ عُلَمَاءُ: عالم حضرات، واحد عَلِيْمٌ، عَالِمٌ: کی جمع عَلَّامٌ وَعَالِمُوْنَ ہے (مادہ علم، صحیح)۔ سُرُجٌ: چراغ، واحد سِرَاجٌ (مادہ سرج، صحیح)۔ يَسْتَضِيْءُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ روشنی حاصل کرتا ہے (استفعال) (مادہ ضوء، معتل عین واوی، ومہموز لام)۔ مِيْثَاقٌ: وعدہ، جمع مَوَاثِيْقُ (مادہ وثق معتل فاواوی) يَكْتُمُ: مضارع معروف واحد غائب وہ چھپاتا ہے، كَتَمَ (ن) كَتْمًا چھپانا (مادہ کتم، صحیح)۔ يَتَعَلَّمُوْا: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ سیکھیں، (تفعل) (مادہ علم، صحیح)۔ يُعَلِّمُوْا: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ سکھائیں (تفعیل)۔ اَلطَّعَامُ: کھانا، خوراک، جمع اَطْعِمَةٌ (مادہ طعم، صحیح)۔ آثَامٌ: گناہ، واحد اِثْمٌ (مادہ اثم، مہموز فا)۔

(۲۶-۵ ترجمہ:)۔ سلف میں سے کسی نے کہا ہے: علم چار ہیں، (۱) فقہ مذاہب کے لیے، (۲) اور طب بدنوں کے لیے، (۳) اور نجوم اوقات کے لیے، (۴) اور بلاغت زبان کے لیے۔ (ابشیہی)

(۲۷)- کسی دانشور نے کہا ہے: بلاشبہ علماء زمانے کے چراغ ہیں، ہر عالم اپنے زمانے کا چراغ ہے جس سے اس کے زمانے والے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ (ایضًا)

(۲۸)- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی عالم کو علم نہیں دیا مگر اس سے وعدہ لیا کہ وہ اسے نہیں چھپائے گا، اور یہ بھی فرمایا، اللہ تعالی نے جاہلوں سے (وعدہ) نہیں لیا کہ وہ سیکھیں یہاں تک کہ علماء سے (وعدہ) لیا کہ وہ علم سکھائیں۔ (شریشی)

(۲۹)- افلاطون سے کہا گیا، کہ وہ کونسی چیز ہے جس کا کہنا اچھا نہیں ہے اگرچہ وہ سچ ہو، اس نے جواب دیا، آدمی کا خود اپنی تعریف کرنا (اچھا نہیں ہے اگرچہ سچ ہو)۔ (ابشیہی)

(۳۰)-ابن قرہ نے کہا ہے: جسم کا آرام کم کھانے میں ہے، نفس کا آرام کم گناہ کرنے میں ہے، دل کا آرام کم اہتمام کرنے میں ہے، اور زبان کا آرام کم بولنے میں ہے۔ (من لطائف الوزراء)

(۳۱)-قَالَ اَفْلَاطُوْنُ الْحَكِيْمُ لَا تَطْلُبْ سُرْعَةَ الْعَمَلِ وَاطْلُبْ تَجْوِيْدَهٗ فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَسْئَالُوْنَ فِيْ كَمْ فَرَغَ، وَ إِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى إِتْقَانِهٖ وَ جُوْدَةِ صَنْعَتِهٖ . (امثال العرب)

(۳۲)-مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَ لَا يَعْمَلُ بِهٖ كَمَثَلِ اَعْمٰى بِيَدِهٖ سِرَاجٌ يَسْتَضِيءُ بِهٖ غَيْرُهٗ وَ هُوَ لَا يَرَاهُ. (امثال العرب)

(۳۳)-قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ إِذَا خَرَجَتِ الْكَلِمَةُ مِنَ الْقَلْبِ دَخَلَتْ فِى الْقَلْبِ وَ إِذَا خَرَجَتْ مِنَ اللِّسَانِ لَمْ تَتَجَاوَزِ الْاٰذَانَ.

(۳۴)-قَالَ الْاَصْمَعِى سَمِعْتُ بَعْضَ النَّاسِ يَقُوْلُ :اَلْفَقْرُ فِى الْوَطَنِ غُرْبَةٌ وَالْغِنَى فِى الْغُرْبَةِ وَطَنٌ وَ قَالَ الْاٰخَرُ :إِخْتَرْ وَطَنًا مَا اَرْضَاكَ فَإِنَّ الْحُرَّ يَضِيْعُ فِيْ بَلَدِهٖ وَ لَا يُعْرَفُ قَدْرُهٗ . (للشريشى)

(۳۵)-قِيْلَ عَشَرَةٌ تَقْبُحُ فِيْ عَشَرَةٍ، ضَيْقُ الصَّدْرِ فِى الْمُلُوْكِ ، وَالْعُذْرُ فِى الأَشْرَافِ، وَالْكِذْبُ فِى الْقُضَاةِ، وَالْخَدِيْعَةُ فِى الْعُلَمَاءِ، وَالْغَضَبُ فِى الأَبْرَارِ ، وَالْحِرْصُ فِى الأَغْنِيَاءِ، وَالسَّفْهُ فِى الشُّيُوْخِ، وَالْمَرْضُ فِى الأَطِبَّاءِ ، وَالتَّهَزُّؤُ فِى الْفُقَرَاءِ، وَالْفَخْرُ فِيْ مَنْ لَا اٰلَ لَهٗ. (للشريشى)

حل لغات: سُرْعَةٌ: جلدی کرنا، مصدر (س)۔ تَجْوِيْدٌ: عمدہ بنانا، مصدر (تفعیل) (مادہ جود، معتل عین واوی)۔ فَرَغَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ فارغ ہوا (ن) يَنْظُرُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ دیکھتے ہیں (ن) (مادہ نظر، صحیح)۔ إِتْقَانٌ: مضبوط کرنا مصدر (افعال) (مادہ تقن، صحیح)۔ جَوْدَةٌ: عمدگی، مصدر (ن) (مادہ جود، معتل عین واوی)۔ صَنْعَةٌ: بناوٹ، مصدر (ف) (مادہ صنع، صحیح)۔ اَعْمٰى: اندھا، جمع عُمْىٌ . يَرٰى: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دیکھتا ہے (ف) (مادہ رأي، مہموز عین و معتل لام یائی). تَتَجَاوَزُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ آگے بڑھتا ہے (تفاعل) (مادہ

جوز،معتل عین واوی).آذَانٌ :کان،واحد اُذُنٌ. اَلْفَقْرُ :محتاجی۔غُرْبَةٌ :پردیس. اَلْغِنَیٰ :مالدار ہونا،مصدر (س)۔اِخْتَرْ:امر حاضر معروف واحد مذکر تو انتخاب کر(افتعال)(مادہ خیر،معتل عین یائی).تَقْبُحُ :واحد مؤنث غائب مضارع معروف بری ہوتی ہے(ک)(مادہ قبح،صحیح).صَدْرٌ :دل،جمع صُدُوْرٌ. اَلْعُذْرُ: بہانہ، جمع اَعْذَارٌ (مادہ عذر،صحیح)۔ اَشْرَافٌ :اچھے لوگ،واحد شَرِیْفٌ(مادہ شرف ،صحیح) ۔قُضَاةٌ: قاضی لوگ،واحد قَاضٍ(مادہ قضي،معتل لام یائی)۔اَلْخَدِیْعَةُ: دھوکا،جمع خُدَعٌ(مادہ خدع ،صحیح) ۔اَبْرَارٌ:نیک لوگ،واحد بِرٌّ. اَلْحِرْصُ: لالچ. اَغْنِیَاءُ:مالدار لوگ،واحد غَنِیٌّ .اَلسَّفْهُ :بیوقوفی،مصدر(مادہ سفہ،صحیح)۔شَیْخٌ:بوڑھا،بزرگ،جمع شُیُوْخٌ. اَطِبَّاءُ: حکیم لوگ ،واحد طَبِیْبٌ(مادہ طبب،مضاعف)۔تَهَزُّءٌ: ٹھٹھا کرنا،مصدر(تفعل) (مادہ ھزء،مہموز لام)۔

(۳۱)- ترجمہ:-حکیم افلاطون نے کہا ہے،کام میں جلدی مت چاہو(بلکہ)اس کے عمدہ بنانے کو چاہو،اس لیے کہ لوگ نہیں پوچھتے ہیں کہ وہ کتنے وقت میں فارغ ہوا،(بلکہ)لوگ اس کام کی مضبوطی اور اس کی بناوٹ کی عمدگی کو دیکھتے ہیں۔(امثال العرب)۔

(۳۲)-اس آدمی کی مثال جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اس پر(خود)عمل نہیں کرتا ہے اس اندھے کی طرح ہے جس کے ہاتھ میں چراغ ہو اس(چراغ) سے اس کے علاوہ روشنی حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کو نہیں دیکھتا۔ (امثال العرب)

(۳۳)-عامر بن عبدالقیس نے کہا ہے:کہ جب بات دل سے نکلتی ہے تو دل میں داخل (اثر کرتی ہے)ہوتی ہے اور جب زبان سے نکلتی ہے تو کانوں سے آگے نہیں بڑھتی۔

(۳۴)-اصمعی نے کہاہے:میں نے کسی عرب کو کہتے ہوئے سنا،کہ غریبی وطن میں(بھی)مسافرت ہے،اور مالداری پردیس میں(بھی)وطن ہے،اور دوسرے شخص نے کہا ایسا وطن اختیار کر جو تجھے خوش کرے کیونکہ آزاد اپنے شہر میں گمنام ہوتا ہے اور اس کی قدر نہیں پہچانی جاتی۔(شریشی)

(۳۵)-کہا گیا ہے کہ دس(چیزیں)دس(قسم کے لوگوں)میں بری ہوتی ہیں،بادشاہوں میں تنگ دلی،شریفوں میں عذر خواہی،قاضیوں میں جھوٹ،علماء میں فریب ،نیک لوگوں میں

غصہ، مالداروں میں لالچ، سرداروں، بزرگوں میں بے وقوفی، ڈاکٹروں میں مرض، محتاجوں میں ہنسی مذاق، اور فخر اس آدمی میں جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

(۳۶) نَظَرَ فَیَلْسُوْفُ إِلیٰ غُلَامٍ حَسَنِ الْوَجْهِ یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ إِنْ قَرَنْتَ بِحُسْنِ خَلْقِكَ حُسْنَ خُلُقِكَ. (ثعالبی)

(۳۷) قَالَتِ الْعَرَبُ لَیْسَ عَلیٰ وَجْهِ الْأَرْضِ قَبِیْحٌ إِلَّا وَوَجْهُهٗ اَحْسَنُ شَیْءٍ فِیْهِ (وله)

(۳۸) اَضْعَفُ النَّاسِ مَنْ ضَعُفَ عَنْ کِتْمَانِ سِرِّهٖ، وَ اَقْوَاهُمْ مَنْ قَوِیَ عَلیٰ غَضَبِهٖ وَ اَصْبَرَهُمْ مَنْ سَتَرَ فَاقَتَهٗ، وَ اَغْنَاهُمْ مَنْ قَنِعَ بِمَا تَیَسَّرَ لَهٗ. (امثال العرب)

(۳۹) قِیْلَ قِسُ بْنُ سَاعِدَةَ یَفِدُ عَلیٰ قَیْصَرَ زَائِرًا فَیُکْرِمُهٗ وَ یُعَظِّمُهٗ، فَقَالَ لَهٗ قَیْصَرُ مَا اَفْضَلُ الْعِلْمِ، قَالَ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهٗ، قَالَ وَمَا اَفْضَلُ الْعَقْلِ قَالَ وُقُوْفُ المَرْءِ عِنْدَ عِلْمِهٖ، قَالَ فَمَا المَالُ، قَالَ مَاقُضِیَ بِحَقٍّ. (للأصبهانی)

(۴۰) قَالَ حَکِیْمٌ مَنْ ذَاالَّذِیْ بَلَغَ مَقَامًا جَسِیْمًا لَمْ یَبْطَرْ، وَاتَّبَعَ الْهَوٰی فَلَمْ یَعْطَبْ، رَغِبَ إِلَی اللِّئَامِ فَلَمْ یَهُنْ، وَوَاصَلَ الأَشْرَارَ فَلَمْ یَنْدَمْ، وَصَحِبَ السُّلْطَانَ فَدَامَتْ سَلَامَتُهٗ. (للمستعصی)

حل لغات: قَرَنْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے ملایا، قَرَنَ (ض) قَرْنًا ملانا (مادہ قرن، صحیح)۔ خَلْقٌ: پیدائش۔ خُلُقٌ: عادت (مادہ خلق، صحیح)۔ قَبِیْحٌ: برا، جمع قِبَاحٌ (مادہ قبح، صحیح)۔ ضَعُفَ: ، ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ کمزور ہوا، ضَعُفَ (ک) (مادہ ضعف، صحیح) ضُعْفًا کمزور ہونا کِتْمَانٌ: چھپانا، مصدر (ن) (مادہ کتم، صحیح)۔ قَوِیَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ طاقت ور ہوا، قَوِیَ (س) (مادہ قوی، لفیف مقرون) قُوَّةً طاقتور ہونا۔ سَتَرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے چھپایا، سَتَرَ (ن) سَتْرًا چھپانا (مادہ ستر، صحیح)۔ قَنِعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ مطمئن ہوا، قَنِعَ (س) قَنْعًا مطمئن ہونا۔ یَفِدُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ قاصد بن کر آتا ہے، وَفَدَ (ض)

وَفْدًا قاصد بن کر آنا(مادہ وفد، معتل فا واوی)۔ وُقُوْفٌ: ٹھر جانا، مصدر (ض) ۔قُضِيَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب فیصلہ کیا گیا، قَضَى (ض)قَضَاءً فیصلہ کرنا(مادہ قضي، معتل لام یائی)۔ جَسِيْمٌ: زبردست۔لَمْ يَبْطَرْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ نہیں اترایا، بَطِرَ (س)بَطَرًا اترانا(مادہ بطر، صحیح)۔ لَمْ يَعْطَبْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ ہلاک نہیں ہوا، عَطِبَ (س)عَطَبًا ہلاک ہونا(مادہ عطب، صحیح)۔ رَغِبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ مائل ہوا، رَغِبَ (س)رَغْبَةً إِلىَ مائل ہونا(مادہ رغب، صحیح) ۔اَللِّئَامُ : کمینہ، واحد لِئَامٌ ۔ لَمْ يَهُنْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ ذلیل نہیں ہوا، هَانَ(ن)هَوَانًا ذلیل ہونا (مادہ ھون، معتل عین واوی)۔اَشْرَارٌ: برے لوگ، واحد شَرِيْرٌ ۰ مادہ شرر، مضاعف ثلاثی) ۔لَمْ يَنْدَمْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ شرمندہ نہ ہوا، نَدِمَ(س)نَدَمًا وَ نَدَامَةً پشیمان ہونا(مادہ ندم، صحیح)۔

(۳۶)-ترجمہ: ۔ایک فلسفی نے ایک خوب صورت بچے کو دیکھا کہ وہ علم حاصل کر رہا ہے تو اس سے کہا، اگر تو اپنی خوب صورتی کے ساتھ اپنی عادت کی اچھائی کو ملا لے تو اچھا ہوگا۔ (ثعالبی)

(۳۷)-عرب والوں نے کہا ہے، روئے زمین پر کوئی بدصورت نہیں ہے مگر اس کا چہرہ سب سے خوبصورت ہے۔

(۳۸)-لوگوں میں سب سے کمزور وہ شخص ہے جو اپنا راز چھپانے میں کمزور ہو، اور لوگوں میں طاقتور وہ شخص ہے جو اپنے غصہ پر قابو پالے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ صابر وہ شخص ہے جو اپنے فاقہ کو چھپالے، اور لوگوں میں سب سے مالدار وہ شخص ہے جو اسے میسر آئے اس پر مطمئن ہوجائے۔ (امثال العرب)

(۳۹)- کہا گیا ہے، کہ قس بن ساعدہ قیصر سے ملاقات کرنے آتا تھا تو وہ (قیصر) اس کی تعظیم و توقیر کرتا، قیصر نے (ایک دن) اس سے کہا، سب سے افضل علم کیا ہے؟ اس نے کہا، انسان کا اپنے آپ کو پہچان لینا، اس (قیصر) نے کہا، اور سب سے بڑھ کر عقل کیا ہے؟ کہا، آدمی کا اپنے علم پر ٹھہر جانا، اس (قیصر) نے کہا، تو مال (میں سب سے افضل) کون ہے؟ اس نے کہا، وہ جس کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا گیا ہو۔ (اصبہانی)

(۴۰)- کسی دانشور نے کہا ہے، کون ہے وہ شخص جو کسی بلند مرتبہ پر پہنچا تو اترایا نہیں، اور خواہش نفس کی پیروی کی تو رسوا نہیں ہوا، اور کمینوں کی طرف مائل ہوا تو رسوا نہیں ہوا، اور برے لوگوں سے ملا تو شرمندہ نہیں ہوا، اور بادشاہ کی صحبت اختیار کی تو اس کی سلامتی برقرار رہی۔ (مستعصی)

(۴۱) قَالَ حَكِيْمٌ لِاٰخَرَ يَااَخِي كَيْفَ اَصْبَحْتَ وَ بِنَا مِنْ نِعَمِ اللهِ مَالَا نُحْصِيْهِ مَعَ كَثِيْرٍمَا نَعْصِيْهِ،فَمَا نَدْرِيْ اَيَّهُمَا نَشْكُرُ،أَجَمِيْلٌ مَايَنْشُرُ اَوْ قَبِيْحٌ مَا يَسْتُرُ .(امثال العرب)

(۴۲) لَا تَحْمِلْ عَلٰى يَوْمِكَ هَمَّ سَنَتِكَ كَفَاكَ كُلَّ يَوْمٍ مَا قُدِّرَ لَكَ فِيْهِ،فَإِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمْرِكَ فَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهٗ سَيَاتِيْكَ فِي كُلِّ غَدٍ جَدِيْدٍ بِمَا قَسَّمَ لَكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ عُمْرِكَ فَمَا هَمُّكَ بِمَا لَيْسَ لَكَ.

(۴۳) قَالَ عَلِيٌّ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمْنَعَ نَفْسَهٗ مِنْ اَرْبعِ خِصَالٍ فَهُوَ خَلِيْقٌ أَنْ لَا يَنْزِلَ بِهٖ مَكْرُوْهٌ،اَللَّجَاجُ،اَلْعَجَلَةُ،وَالتَّوَانِي وَالْعُجْبُ،وَ ثَمْرَةُ اللَّجَاجِ اَلْحَيْرَةُ وَ ثَمْرَةُ الْعَجَلَةِ اَلنَّدَامَةُ،وَ ثَمْرَةُ التَّوَانِي اَلذِلَّةُ،وَ ثَمْرَةُ الْعُجْبِ اَلْبِغْضَةُ. (للمستعصی)

(۴۴) ذُو الشَّرَفِ لَاتُبْطِرُهٗ مَنْزِلَةٌ نَالَهَا وَإِنْ عَظُمَتْ كَالْجَبَلِ الَّذِيْ لَا تُزَعْزِهُ الرِّيَاحُ ،وَالدَّنِيُّ تُبْطِرُهٗ اَدْنٰى مَنْزِلَةً كَالْكَلَأِ الَّذِيْ يُحَرِّكُهٗ مَرُّ النَّسِيْمِ.(امثال العرب)

حل لغات: اَخٌ: بھائی، جمع اِخْوَانٌ (مادہ اخو، مہموز فا و معتل لام واوی)۔ اَصْبَحْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے صبح کی (افعال). نِعَمٌ: نعمت، واحد نِعْمَةٌ. لَا نُحْصِي: مضارع معروف جمع متکلّم ہم شمار نہیں کرتے ہیں، (افعال) (مادہ حصي، معتل لام یائی)۔ نَعْصِي: مضارع منفی معروف جمع متکلّم ہم نافرمانی کرتے ہیں. عَصَى (ض) عِصْيَانًا نافرمانی کرنا.) (مادہ عصي، معتل لام یائی) مَا نَدْرِيْ: مضارع منفی معروف جمع متکلّم ہم نہیں جانتے ہیں، دَرَى (ض) دِرَايَةٌ جاننا (مادہ دري، معتل لام یائی). يَنْشُرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ظاہر کرتا ہے، نَشَرَ (ن) نَشْرًا پھیلانا، ظاہر کرنا (مادہ نشر، صحیح)۔ لَا

تَحْمِلْ: نہی حاضر معروف توبوجھ مت لاد، (ض)(مادہ حمل، صحیح)۔ هَمٌّ: غم، جمع هُمُوْمٌ (مادہ همم، مضاعف ثلاثی). كَفَاكَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب تجھے کافی ہے، كَفَى (ض) كِفَايَةٌ کافی ہونا (مادہ كفي، معتل لام یائی). قَسَّمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تقسیم کردیا ہے (تفعیل)۔ إِسْتَطَاعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے طاقت رکھی، (استفعال)(مادہ طوع، معتل عین واوی)۔ خِصَالٌ: عادت، واحد خَصْلَةٌ. لَا يَنْزِلُ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ نہ اترے، یانہ پیش آئے، نَزَلَ (ض) نَزُوْلًا اترنا (مادہ نزل، صحیح). اَللَّجَاجُ: جھگڑا کرنا، خوشامد کرنا مصدر (ض)(مادہ لجج، مضاعف)۔ اَلْعَجَلَةُ: جلدی کرنا، مصدر (س) اَلتَّوَانِي: سستی کرنا مصدر (تفاعل)(مادہ وني، لفیف مفروق). اَلْعُجْبُ: غرور. ثَمَرَةٌ: پھل، نتیجہ، جمع ثَمَرَاتٌ. اَلْحَيْرَةٌ: حیران ہونا، مصدر (س) اَلْبِغْضَةُ: سخت دشمنی. لَا تُبْطِرُ: مضارع منفی معروف واحد مؤنث غائب نہ اترائے، اتراہٹ میں نہ ڈالے، (افعال)۔ مَنْزِلَةٌ: مرتبہ، جمع مَنَازِلُ. نَالَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پایا، نَالَ (س) نَيْلًا پانا (مادہ نيل، معتل عین یائی). جَبَلٌ: پہاڑ، جمع جِبَالٌ. لَا تُزَعْزِعُ: مضارع منفی معروف واحد مؤنث غائب ہلا نہیں سکتی، (فعلل رباعی مجرد)۔ رِيَاحٌ: آندھی، آسمانی فضا، واحد رِيْحٌ۔ دَنِيٌّ: کمینہ، گھٹیا، جمع أَدْنِيَاءُ (مادہ دني، معتل لام یائی)۔ كَلَأٌ: گھاس، جمع أَكْلَاءٌ (مادہ كلأ، مہموز لام)۔ مَرُّ النَّسِيْمِ: ہوا کا گزرنا (ن)۔

(۴۱)-ترجمہ: ایک حکیم نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی! تونے کیسے صبح کی اس نے کہا، میں نے صبح کی اس حال میں کہ ہمارے پاس اللہ کی اتنی نعمتیں ہیں جن کو ہم شمار نہیں کر سکتے حالانکہ ہم اس کی بہت زیادہ نافرمانی کرتے ہیں، تو ہم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں سے کس پر شکریہ کریں، کیا اس اچھائی پر جسے وہ ظاہر کرتا ہے یا اس برائی پر جسے وہ چھپاتا ہے۔ (امثال العرب)

(۴۲)-تو اپنے ایک دن پر اپنے ایک سال کا غم مت لاد، تیرے لیے ہر دن وہی کافی ہے جو تیرے لیے (دن) میں مقرر کیا گیا ہے، تو اگر وہ سال تیری زندگی کا ہے، تو بلاشبہ اللہ سبحانہ ہر

نیے آنے والے دن میں تجھے وہ دے گا جو تیرے لیے تقسیم فرما دیا ہے ،اگر وہ سال تیری زندگی کا نہیں ہے تو تجھے کیا غم ہے اس چیز کا جو تیری نہیں ہے۔

(۴۳)- حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، جو شخص چار عادتوں سے اپنے آپ کو روکنے کی طاقت رکھے تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے کوئی ناپسندیدہ چیز پیش نہ آئے (وہ چار عادتیں یہ ہیں) (۱) جھگڑا کرنا، (۲) جلدی کرنا، (۳) سستی کرنا، (۴) غرور کرنا، تو جھگڑا کرنے کا نتیجہ حیرانی ہے ،اور جلدی کرنے کا نتیجہ شرمندگی ہے ،اور سستی کرنے کا نتیجہ رسوائی ہے ،اور غرور کا نتیجہ سخت دشمنی ہے۔ (مستعصی)

(۴۴)- شریف آدمی کو وہ مرتبہ جس کو اس نے پالیا ہو مغرور نہیں بناتا ہے اگرچہ وہ مرتبہ عظیم ہو اس پہاڑ کی طرح جس کو ہوائیں ہلا نہ سکیں ،اور کمینہ کو ادنی مرتبہ مغرور بنا دیتا ہے اس گھاس کی طرح جسے نرم ہوا کا گزرنا بھی ہلا دیتا ہے۔ (امثال العرب)

(۴۵) قَالَ الْحَكِيْمُ ثَمَانِيَةٌ تَجْلُبُ الذِلَّةَ عَلَى اَصْحَابِهَا وَهِيَ جُلُوْسُ الرَّجُلِ عَلٰى مَائِدَةٍ لَمْ يُدْعَ إِلَيْهَا وَالتَّأَمُّرُ عَلٰى صَاحِبِ الْبَيْتِ ، وَالطَّمَعُ فِي الإِحْسَانِ مِنَ الْأَعْدَاءِ،وَ مَضَي المَرْءِ إِلٰى حَدِيْثِ اثْنَيْنِ لَمْ يُدْخِلَاهُ بَيْنَهُمَا ، وَإِخْتِفَارُ السُّلْطَانِ،وَ جُلُوْسُ الْمَرْءِ فَوْقَ رُتْبَتِهٖ،وَالتَّكَلُّمُ عِنْدَ مَنْ لَا يَسْتَمِعُ الْكَلَامَ وَ مُصَادَقَةُ مَنْ لَيْسَ بِأَهْلٍ .(للغزالی)

(۴۶) قَالَ الرَّشِيْدُ لِحَاجِبِهٖ اُحْجُبْ عَنِّي مَنْ إِذَا قَعَدَ اَطَالَ وَ إِذَا سَأَلَ اَحَالَ وَلَا تَسْتَخِفَّنَّ (۱) بِذِى الْحُرْمَةِ،وَ قَدِّمْ اَبْنَاءَ الدَّعْوَةِ. (للثعالبی)

(۴۷) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ،وَمَنْ يُرِى النَّاسَ أَنَّ فِيْهٖ خَيْرًا وَلَا خَيْرَ فِيْهٖ.(للسیوطی)

(۴۸) لَا تَحْمَدَنَّ إِمْرَأً حَتّٰى تُجَرِّبَهٗ وَلَا تَـذُمَّنَّهٗ مِـنْ غَيْــرِ تَـجْـرِيْبِ
إِنَّ الرِّجَالَ صَنَادِيْقُ مُقَفَّــلَةٌ وَمَا مَفَا تِيْحُهَا غَيْرَ التَّجَارِيْبِ
(للشبراوی)

(۴۹) قَدْ قِيْلَ إِنَّ الْكِتَابَ هُوَ الْجَلِيْسُ الَّذِىْ لَا يُنَافِقُ وَلَا يُمِلُّ وَلَا يُعَاتِبُكَ إِذَا جَفَوْتَهٗ وَلَا يُفْشِي سِرَّكَ. (لابن الطقطقی)

(۵۰) قَالَ إِبْنُ الْأَحْوَصِ يَذُمُّ مَنْ نَفَعَ الْأَبَاعِدَ دُوْنَ الْأَقَارِبِ

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَغْشَى الْأَبَاعِدَ نَفْعُهُ وَ يَشْقىٰ بِهٖ حَتَّى المَمَاتِ أَقَارِبُه

وَمَا خَيْرٌ مَنْ لَا يَنْفَعُ الْأَهْلَ عَيْشُهُ وَ إِنْ مَاتَ لَمْ يَجْزَعْ عَلَيْهِ قَرَائِبُهُ

(۱) نوٹ: قدیم نسخہ میں تَخِفَّنَّ ہے جس کا معنی ہلکا ہونا ہوتا ہے اور اس کا صلہ با بھی نہیں ہے حالاں کہ کتاب میں با صلہ کے ساتھ ہے اس لیے یہ معنی موقع کے اعتبار سے درست نہیں ہوتا ہے اور اصل صیغہ باب استفعال سے باصلہ کے ساتھ وَ لَا تَسْتَخِفَنَّ بِذِي الْحِرْمَةِ ہے جس کا معنی حقیر سمجھنا ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم۔

حل لغات: تَجْلُبُ: مضارع معروف وہ سبب بنتی ہے، جَلَبَ عَلیٰ (ن) جَلْبًا سبب بننا، ہانک کر لانا (مادہ جلب، صحیح)۔ مَائِدَةٌ: دسترخوان، جمع مَوَائِدُ، وَمَائِدَاتٌ (مادہ مید، معتل عین یائی)۔ لَمْ يُدْعَ: مضارع منفی مجہول وہ نہیں بلایا گیا، دَعَا (ن) دُعَاءً بلانا (مادہ دعو، معتل لام واوی)۔ اَلتَّأَمُّرُ: زبردستی کرنا، سازش کرنا، حکومت جتانا مصدر (تفعل) (مادہ أمر، مہموز فا)۔ اَلطَّمَعُ: لالچ کرنا، مصدر (ف)۔ اَعْدَاءٌ: دشمن، واحد عَدُوٌّ۔ حَدِيْثٌ: گفتگو، جمع اَحادِيْثُ۔ إِخْتِفَارٌ: عہد توڑنا، مصدر (افتعال) (مادہ خفر، صحیح)۔ اَلسُّلْطَانُ: بادشاہ، جمع سَلَاطِيْنُ۔ لَا يَسْتَمِعُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب غور سے نہیں سنتا ہے، (افتعال) (مادہ سمع، صحیح)۔ مُصَادَقَةٌ: باہم دوستی کرنا، مصدر (مفاعلت) (مادہ صدف، صحیح)۔ حَاجِبٌ: دربان، جمع حُجَّابٌ۔ اُحْجُبْ: امر حاضر معروف تو روک دے (ن)۔ قَعَدَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ بیٹھا، قَعَدَ (ن) قُعُوْدًا بیٹھنا۔ اَطَالَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دراز کیا، (افعال) (مادہ طول، معتل عین واوی)۔ اَحَالَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے محال بات کہی، (افعال) (مادہ حول، معتل عین واوی)۔ لَا تَسْتَخِفَّنَّ: نہی حاضر معروف واحد مذکر حاضر بانون ثقیلہ، ہر گز حقیر نہ جان، (استفعال) (مادہ خفف، مضاعف ثلاثی)۔ ذِي الْحُرْمَةِ: عزت والے لوگ۔ اَبْنَاءُ الدَّعْوَةِ: مبلغین۔ جَائِرٌ: اسم فاعل ظلم کرنے والا، (ن)۔ يُرٰى: مضارع معروف واحد مذکر غائب دکھاتا ہے، (افعال)۔ لَا تَحْمَدَنَّ: نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ تو ہرگز تعریف مت کر، (س) (مادہ حمد، صحیح)۔ لَا تَذُمَّنَّ: نہی حاضر معروف بانون ثقیلہ ہرگز

برائی نہ کر،(ن)(مادہ ذمم، مضاعف) ۔صَنَادِیْقُ:بکس پیٹی،واحد صُنْدُوْقٌ.
مُقَفَّلَةٌ:اسم مفعول بند کیے ہوئے،(تفعیل)(مادہ قفل،صحیح) ۔ مَفَاتِیْحُ: چابیاں،واحد مِفْتَاحٌ. تَجَارِیْبُ: تجربات،واحد تَجْرِبَةٌ .اَلْجَلِیْسُ: ہمنشین،جمع جُلَسَاءُ. لَا یُنَافِقُ: مضارع منفی معروف وہ نفاق نہیں کرتا ہے،(مفاعلت)(مادہ نفق، صحیح)۔ لَا یُمِلُّ:مضارع منفی معروف وہ ملال واکتاہت میں نہیں ڈالتا ہے ،(افعال) (مادہ ملل ،مضاعف)۔لَا یُعَاتِبُكَ:مضارع منفی معروف تجھے ملامت نہیں کرتا ہے (مفاعلت) (مادہ عتب،صحیح)۔جَفَوْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے سختی کی ،جَفْوٌ (ن) جَفَاءَةٌ سختی کرنا(مادہ جفو ،ناقص واوی)۔اَبَاعِدُ: غیر منصرف، دور رہنے والے لوگ،واحد اَبْعَدُ (مادہ بعد،صحیح)۔اَقَارِبُ: غیر منصرف،زیادہ قریب کے لوگ،واحداَقْرَبُ(مادہ قرب، صحیح)۔یَغْشِیْ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ڈھانپتا ہے، غَشِیَ (س) غَشْیًا ڈھانپنا گھیر لینا(مادہ غشي ،ناقص یائی)۔ یَشْقیٰ : مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نامراد ہوتا ہے،شَقِیَ (س) شَقَاءً بدبخت ہونانامراد ہونا(مادہ شقي ،ناقص یائی)۔لَمْ یَجْزَعْ: نفی جحد بلم وہ پریشان نہیں ہوا،جَزِعَ (س) جَزَعًا پریشان ہونا(مادہ جزع ،صحیح)۔

(۴۵)-ترجمہ۔ایک حکیم نے کہا، آٹھ چیزیں وہ ہیں جو اپنے اصحاب پر ذلت کا سبب بنتی ہیں اور وہ (آٹھ چیزیں یہ ہیں) آدمی کا ایسے دستر خوان پر بیٹھنا جس پر اسے بلایا نہیں گیا ہے،اور صاحب خانہ پر حکمرانی کرنا، دشمنوں سے اچھے سلوک کی امید کرنا، آدمی کا ایسے دو شخصوں کی بات میں دخل دینا جنہوں نے اپنے درمیان اسے شامل نہ کیا ہو، بادشاہ کا عہد توڑنا، انسان کا اپنے مرتبہ سے اوپر بیٹھنا، ایسے شخص سے گفتگو کرنا جو بات کو غور سے نہیں سنتا ہو، اور اس شخص سے دوستی کرنا جو اس (دوستی) کا اہل نہ ہو۔(غزالی)

(۴۶)-ہارون رشید نے اپنے دربان سے کہا: تم مجھ سے اس شخص کو روکو جو بیٹھے تو (بیٹھنا) لمبا کرے، اور جب سوال کرے تو محال بات کا سوال کرے، اور ہر گز عزت والے کو حقیر نہ سمجھو، مبلغین کو (دوسروں پر) مقدم رکھو۔(ثعلبی)

(۴۷)-لوگوں میں سب سے سخت عذاب قیامت کے دن ظالم حاکم کو ہوگا اور اس شخص کو ہوگا جو لوگوں کو دکھائے کہ اس (مجھ) میں بھلائی ہے حالاں کہ اس میں بھلائی نہ ہو۔(سیوطی)

(۴۸)-کسی آدمی کی ہرگز تعریف مت کر جب تک اس کا تجربہ نہ کرلے، اور بغیر تجربہ کے ہرگز اس کی مذمت مت کر۔ بیشک لوگ بند کیے ہوئے صندوق ہیں، اور تجربات کے علاوہ ان کی کنجیاں نہیں ہیں۔(شبراوی)

(۴۹)-کہا گیا ہے کہ کتاب وہ ہم نشیں ہے جو دھوکہ نہیں دیتا ہے اور نہ اکتاہٹ میں ڈالتا ہے اور نہ تجھے ملامت کرتا ہے جب تو اس کے ساتھ بدسلوکی کرے اور نہ تیرے راز کو فاش کرتا ہے۔(ابن الطقطقی)

(۵۰)-ابن احوص نے اس شخص کی مذمت کرتے ہوئے کہا جو قریبی لوگوں کے بجائے دور کے لوگوں کو فائدہ پہنچائے:

(۱)-کچھ لوگ وہ ہیں جن کا نفع دور کے لوگوں کو ڈھانپ لیتا ہے، اور اس کے قریبی لوگ مرنے تک محروم (نامراد) رہتے ہیں۔

(۲)-اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کی زندگی سے اس کے گھر والوں کو نفع نہ پہنچے اور اگر وہ مرجائے تو اس کے رشتہ دار اس پر بے تاب و پریشان نہ ہوں۔

(۵۱)- قِيْلَ مَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهُ وَجَبَتْ مَحَبَّتُهُ وَطَلَاقَةُ الْوَجْهِ عُنْوَانُ الضَّمِيْرِ، وَ شِرَاكُ الْاٰمِلِ الْبَصِيْرُ،وَقِيْلَ حُسْنُ الْبَشَرِ إِكْتِسَابُ الذِّكْرِ، وَالْبَشَاشَةُ مِصْيَدَةُ الْمَوَدَّةِ.

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ :

بُنَيَّ إِنَّ الْبِرَّ شَئٌ هَيِّنٌ　　　وَجْهٌ طَلِيْقٌ وَكَلَامٌ لَيِّنٌ

(للثعالبي)

(۵۲)-قِيْلَ ثَلَاثَةٌ تُوْرِثُ ثَلَاثَةً .اَلنَّشَاطُ يُوْرِثُ الْغِنیٰ،وَالْكَسْلُ يُوْرِثُ الْفَقْرَ ،وَالشَّرَاهَةُ تُوْرِثُ الْمَرَضَ.

صَاحِبُ الشَّهْوَةِ عَبْدٌ فَإِذَا　　　غُلِبَتِ الشَّهْوَةُ صَارَ مَلِكًا.

(۵۳)-اَلْعِلْمُ شَجَرَةٌ وَالْعَمَلُ ثَمَرُهَا وَلَوْ قَرَأْتُ الْعِلْمَ مِأَةَ سَنَةٍ ،وَجَمَعْتُ اَلْفَ كِتَابٍ لَا اَكُوْنُ مُسْتَعِدًّا لِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالىٰ إِلَّا بِالْعَمَلِ لِأَنَّ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعىٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا لِأَنَّ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُوْلٰئِكَ هُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا. (للغزالی)

(۵۴)-قَالَ مُعَاوِيَةُ عَجِبْتُ لِمَنْ يَطْلُبُ أَمْرًا بِالْغَلَبَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِالْحُجَّةِ وَلِمَنْ يَطْلُبُهٗ بِخُرْقٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ بِرِفْقٍ.

(۵۵)- وَكَانَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَثَرَ عَلىٰ رَجُلٍ سَرَقَ دُرَّةً فَبَاعَهَا فَلَمَّا بَصَرَ بِالرَّجُلِ إِسْتَحْىٰ ،فَقَالَ لَهٗ اَلَمْ تَكُنْ طَلَبْتَ هٰذِهِ الدُّرَّةَ مِنِّيْ فَوَهَبْتُهَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ.

(۵۶)-جَنِّبْ كَرَامَتَكَ اللِّئَامَ فَإِنَّكَ إِنْ اَحْسَنْتَ إِلَيْهِمْ لَمْ يَشْكُرُوْا وَإِنْ أَنْزَلْتَ بِهِمْ شَدِيْدَةً لَمْ يَصْبِرُوْا. (للثعالبی)

أَنْشَدَ بَعْضُهُمْ:

إِنْ قَلَّ مَالِىْ فَلَا خُلٌّ يُصَاحِبُنِىْ ... أَوْ زَادَ مَالِىْ فَكُلُّ النَّاسِ خُلَّانِىْ
فَكَمْ عَدُوٍّ لِبَذْلِ الْمَالِ صَاحَبَنِىْ ... وَصَاحِبٍ عِنْدَ فَقْدِ الْمَالِ خَلَّانِىْ

(الف لیلۃ و لیلۃ)

حل لغات: لَانَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ نرم ہوئی۔ لَانَ (ض) لِيْناً نرم ہونا(مادہ لین،اجوف یائی)۔طَلَاقَةُ الْوَجْهِ: ہنس مکھ ،خندہ روئی۔ عُنْوَانٌ: پتہ،وہ جس کے ظاہر سے باطن کا حال معلوم ہو،جمع عَنَاوِيْنُ،غیر منصرف (مادہ عنو،ناقص واوی) ۔ضَمِيْرٌ:دل،جمع ضَمَائِرُ۔ شَرَكٌ: پھندا،جمع أَشْرَاكٌ۔ آمِلٌ: امید کرنے والا اسم فاعل،واحد اَمَلٌ، جمع آمِلُوْنَ۔بَصِيْرٌ:ہوشیار،دانا،جمع بُصَرَاءُ۔ إِكْتِسَابٌ :حاصل کرنا، مصدر (افتعال)(مادہ کسب ،صحیح) ۔ذِكْرٌ: شہرت،جمع ذُكُوْرٌ ۔ اَلْبَشَاشَةُ: خندہ رو ہونا،مصدر(س)۔ مِصْيَدَةٌ : جال اسم آلہ،جمع مَصَائِدُ (س)(مادہ صید،اجوف یائی)۔ مَوَدَّةٌ: محبت(مادہ ودد،مضاعف ثلاثی) .اَلْبِرُّ :نیکی۔ هَيِّنٌ: آسانی (مادہ ھون،اجوف واوی هَيِّنٌ اصل میں هَيْوِنٌ تھا سَيِّدٌ کا قاعدہ جاری کرکے واو کو یاکیا پھر یا کا یا میں ادغام کردیا)

۔وَجْهٌ طَلِيْقٌ: ہنس مکھ چہرہ۔ لَيِّنٌ: نرم (مادہ لین، اجوف یائی، اس میں بھی سید کا قاعدہ جاری ہے). اَلنَّشَاطُ: چستی، ہشاش بشاش ہونا، مصدر (ن)۔ يُوْرِثُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب سبب بنتا ہے، (افعال) (مادہ ورث، معتل فا واوی)۔ اَلْكَسَلُ: سست ہونا مصدر (س)۔ اَلشَّرَاهَةُ: کھانے کی خواہش، بہت لالچی ہونا، مصدر (س)۔ اَلمَرْضُ: بیماری، جمع اَمْرَاضٌ۔ شَجَرَةٌ: درخت، جمع اَشْجَارٌ. ثَمَرٌ: پھل، نتیجہ جمع اَثْمَارٌ۔ مُسْتَعِدٌّ: حقدار ہونا، (استفعال) (مادہ عدد، مضاعف)۔ سَعَيَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے کوشش کی، سَعَيَ (ف) سَعْياً کوشش کرنا (مادہ سعي، ناقص یائی)۔ يَرْجُوْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ امید کرتا ہے، رَجَا (ن) رَجَاءً وَ رَجْواً امید کرنا (مادہ رجو، معتل لام واوی)۔ خُرْقٌ: سختی۔ رِفْقٌ: نرمی۔ عَثَرَ عَلَيَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ مطلع ہوا، عَثَر (ن) عُثُوْراً مطلع ہونا۔ سَرَقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے چرایا، سَرَقَ (ض) سَرِقاً چرانا. دُرَّةٌ: موتی جمع دُرَرٌ. خَلَّي: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے چھوڑ دیا (تفعیل) (مادہ خلو ناقص واوی)۔ جَنِّبْ: امر حاضر معروف تو بچا، (تفعیل) ۔لِئَامٌ: کمینے، واحد لَئِيمٌ (مادہ لئم، مهموز عین)۔ قَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب کم ہوا، قَلَّ (ض) قِلَّةً تھوڑا ہونا (مادہ قلل، مضاعف)۔ خُلٌّ: دوست جمع اَخْلَالٌ۔ يُصَاحِبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دوستی کرتا ہے (مفاعلت)۔ خُلَّانٌ: خالص دوست، واحد خَلِيْلٌ۔ بَذْلٌ: خرچ کرنا، مصدر (ن)۔

ترجمہ: (۵۱)- کہا گیا ہے کہ جس کی بات نرم ہو اس کی محبت ضروری ہو جاتی ہے، اور ہنس مکھ چہرہ دل کا پتہ ہے، ہوشیار آرزومند کا پھندا ہے، اور کہا گیا ہے کہ انسان کی خوبصورتی شہرت کا حاصل کرنا ہے اور ہنس مکھ ہونا دوستی کا جال ہے۔

سفیان بن عینیہ نے کہا: اے میرے بیٹو! بلاشبہ نیکی بہت آسان چیز ہے ہنس مکھ چہرہ اور نرم بات۔

(۵۲)- کہا گیا ہے کہ تین (چیزیں) تین (چیزوں) کا سبب بنتی ہیں، چستی مالداری کا سبب ہوتی ہے، سستی محتاجی کا سبب ہوتی ہے، اور کھانے کی خواہش مرض کا سبب ہوتی ہے، شہوت والا

غلام ہے ،(جب تک وہ مغلوب رہے)اور جب شہوت مغلوب ہوجائے تو وہ بادشاہ ہو جائے گا۔

(۵۳)- علم ایک درخت ہے اور عمل اس کا پھل ہے اور اگر میں سو سال تک علم پڑھوں اور ہزاروں کتابیں جمع کرلوں تو پھر(بھی)بغیر عمل کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حقدار نہ بنوں گا ،اس لیے کہ انسان کے لیے نہیں ہے مگر وہی جو اس نے کوشش کی،تو جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے،اس لیے کہ جو اچھا عمل کرتے ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(۵۴)- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی کام کو غلبہ سے طلب کرے حالانکہ وہ دلیل کے ذریعہ اس کو حاصل کرنے پر قادر ہو اور (تعجب ہے)اس شخص پر جو کسی کام کو سختی سے طلب کرے حالانکہ وہ نرمی کے ذریعہ اس کو حاصل کرنے پر قادر ہو۔

(۵۵)- جعفر بن سلیمان ایک ایسے آدمی پر مطلع ہوئے جس نے ایک موتی چرایا پھر اسے بیچ دیا جب انھوں نے اس شخص کو دیکھا تو وہ شرمندہ ہوا،تو حضرت جعفر بن سلیمان نے اس(چور)سے کہا،کیا تم نے مجھ سے موتی نہیں طلب کیا تھا تو میں نے اس کو تمہیں دیدیا تھا؟اس شخص نے کہا،ہاں تو جعفر نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۵۶)- تو اپنی عزت کمینوں سے بچا،اس لیے کہ اگر تو ان پر احسان کرے گا تو وہ شکریہ ادا نہیں کریں گے اگر تو ان پر سختی کرے گا تو وہ صبر نہیں کریں گے۔(ثعالبی)

کسی شاعر نے (حسب ذیل)اشعار پڑھے۔

(۱)-اگر میرا مال کم ہو جائے تو میرے ساتھ رہنے والا کوئی دوست نہیں اور اگر(میرا مال)زیادہ ہوجائے تو سبھی لوگ میرے دوست ہیں۔

(۲)-تو کتنے دشمن ہیں جو مال خرچ کرنے کی وجہ سے میرے ساتھ رہے،اور کتنے دوست ہیں جنھوں نے مال ختم ہونے کے وقت میرا ساتھ چھوڑ دیا۔(الف لیلہ ولیلہ)۔

(۵۷) – قَالَ اَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ ذَاكِرَ الْمَوْتِ:

لَيْتَ شَعْرِىْ فَإِنَّنِي لَسْتُ أَدْرِىْ   أَىُّ يَوْمٍ يَكُوْنُ آخِرُ عُمْرِىْ

وَ بَأَيِّ الْبِلَادِ تُقْبَـضُ رُوْحِـیْ　　وَ بِأَيِّ الْبِقَاعِ يُحْفَرُ قَبْـرِیْ

(۵۸) ـ قَالَ شَمْسُ الدِّيْنِ اَلنَّوَاجِی:

خَلْوَةُ الْإِنْسَانِ خَيْرٌ　　مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ عِنْدَهُ
وَجَلِيْسُ الْخَيْرِ خَيْرٌ　　مِنْ جَلِيْسِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ

(۵۹)ـ قَالُوْا اَلْمَمْلَكَةُ تَخْصِبُ بِالسَّخَاءِ وَتَعْمُرُ بِالْعَدْلِ وَتَثْبُتُ بِالْعَقْلِ وَتُحْرَسُ بِالشُّجَاعَةِ وَتُسَاسُ بِالرِّيَاسَةِ وَقَالُوْا اَلشَّجَاعَةُ لِصَاحِبِ الدَّوْلَةِ. (عن الفخری)

إِذَا مَلِكٌ لَمْ يَكُنْ ذَاهِبَةٍ　　فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهُ ذَاهِبَةٌ

(۶۰)ـ قَالَ إِبْلِيْسُ إِذَا ظَفِرْتُ مِنْ إِبْنِ آدَمَ بِثَلَثَةٍ لَمْ أُطَالِبْهُ بِغَيْرِهَا إِذَا أُعْجِبَ بِنَفْسِهٖ وَاسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَنَسِیَ ذَنْبَهُ. (للثعالبی)

(۶۱)سَأَلَ الْأَسْكَنْدَرُ اَرِسْطَاطَالِيْسَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ لِلْمُلُوْكِ أَلشُّجَاعَةُ أَمِ الْعَدْلُ ،فَقَالَ اَرِسْطَاطَالِيْسُ إِذَا عَدَلَ السُّلْطَانُ لَمْ يَحْتَجْ إِلَى الشُّجَاعَةِ. (للغزالی)

(۶۲)ـ قَالَ الشَّافِعِیُّ أَنْفَعُ الْأَشْيَاءِ أَنْ يَعْرِفَ الرَّجُلُ قَدْرَ مَنْزِلَتِهٖ وَمَبْلَغَ عَقْلِهٖ ثُمَّ يَعْمَلُ بِحَسْبِهٖ.(للثعالبی)

(۶۳)ـ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِيَّكُمْ وَالْبِطْنَةَ فَإِنَّهَا مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ وَمُفْسِدَةٌ لِلْقَلْبِ وَمُوْرِثَةٌ لِلسَّقْمِ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ إِذَا كُنْتَ بَطِنًا فَعُدَّ نَفْسَكَ زَمِنًا.

(۶۴)ـقَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهٖ يَا بُنَیَّ لَا تُجَالِسِ الْفُجَّارَ وَلَا تُمَاشِهِمْ ،إِتَّقِ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَيُصِيْبُكَ مَعَهُمْ،وَجَالِسِ الْفُضَلَاءَ وَالْعُلَمَاءَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُحْیِ الْقُلُوْبَ الْمَيْتَةَ بِالْفَضِيْلَةِ وَالْعِلْمِ كَمَا يُحْیِ الْأَرْضَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ.(للشريشی)

حل لغات: لَيْتَ شَعْرِیْ: کاش میں جانتا۔ يُحْفَرُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب کھودی جائے گی، حَفَرَ (ض) حَفْرًا کھودنا (مادہ حفر، صحیح) أَدْرِیْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب

میں جانتا ہوں، دَرَی (ض) دِرَایَةً جاننا (مادہ دري، ناقص یائی)۔۔ تُقْبَضُ : مضارع مجہول واحد مؤنث غائب روح قبض کی جائے گی، قَبَضَ (ض) قَبْضًا روح قبض کرنا۔ بِقَاعٌ: زمین کے ٹکڑے، واحد بُقْعَةٌ۔ قَبْرٌ: قبر جمع قُبُوْرٌ۔ خَلْوَةٌ: تنہا رہنا، خالی رہنا مصدر (ن) (مادہ خلو، ناقص واوی)۔ تَخْضَبُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب زرخیز ہوتی ہے، خَضِبَ (س) خُضُوْبًا سرسبز ہونا۔ تَعْمُرُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب آباد ہوتی ہے عَمَرَ (ن) عَمْرًا آباد ہونا۔ تُحْرَسُ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب دیکھ بھال کی جاتی ہے حَرَسَ (ن) حَرْسًا حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا۔ تَثْبُتُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب ثابت وباقی رہتی ہے ثَبَتَ (ن) ثَبَاتًا وَثُبُوْتًا قائم رہنا، ثابت قدم ہونا۔ تُسَاسُ: مضارع مجہول واحد مؤنث غائب دیکھ بھال کی جاتی ہے، سَاسَ (ن) سِیَاسَةً دیکھ بھال کرنا (مادہ سوس، اجوف واوی)۔ اَلرِّیَاسَةُ: سرداری۔ ذَاهِبَةٍ: یہ لفظ مرکب ہے، ذُو بمعنی والا اور هِبَةٍ عطیہ ہے۔ ذَاهِبَةٌ: اسم فاعل جانے والی (ف)۔ ظَفِرْتُ: ماضی معروف واحد مذکر غائب میں غالب آگیا، کامیاب ہوگیا، ظَفِرَ (س) ظَفْرًا کامیاب ہونا۔ أُطَالِبُ: مضارع معروف واحد متکلّم میں طلب کرتا ہوں (مفاعلت)۔ أُعْجِبَ: ماضی مجہول اس نے تکبر کیا، (افعال)۔ نَسِیَ: ماضی معرود واحد مذکر غائب وہ بھول گیا، نَسِیَ (س) نِسْیَانٌ بھولنا (مادہ نسي، ناقص یائی)۔ لَمْ یَحْتَجْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب وہ محتاج نہیں ہوا (افتعال) (مادہ حوج، اجوف واوی، لَمْ یَحْتَجْ اصل میں لَمْ یَحْتَوِجْ تھا لم کی وجہ سے حرف علت واؤ گر گیا)۔ بِطْنَةٌ: بسیار خوری۔ مُكْسِلَةٌ: سست بنانے والی اسم فاعل (افعال)۔ مُفْسِدَةٌ: بگاڑنے والی، اسم فاعل (افعال)۔ مُوْرِثَةٌ: سبب بننے والی، اسم فاعل (افعال)۔ اَلسَّقْمُ: بیماری، جمع اَسْقَامٌ۔ بَطِنٌ: زیادہ کھانے والا، پیٹو۔ عُدَّ: فعل امر واحد حاضر معروف، توشمار کر (ن) (مادہ عدد، مضاعف)۔ زَمِنٌ: اپاہج، دائم المرض۔ لَا تُجَالِسْ: نہی حاضر معروف، تو ساتھ نہ بیٹھ (ض)۔ اَلْفُجَّارُ: بدکار لوگ، واحد فَاجِرٌ۔ لَا تُمَاشِ: نہی حاضر معروف، تو ساتھ نہ چل (مفاعلت) (مادہ مشي، ناقص یائی)۔ إِتَّقِ: فعل امر حاضر معروف توڈر (افتعال) (مادہ وقي، لفیف مفروق)۔ وَابِلٌ: تیز بارش (مادہ وبل، مثال واوی)۔ مَطَرٌ: بارش، جمع اَمْطَارٌ۔

(۵۷)-ترجمہ: ابوالعتاہیہ نے موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:(۱) کاش میں جانتا تو یقیناً میں نہیں جانتا ہوں کہ کون سادن میری زندگی کا آخری دن ہو گا،(۲) اور کس شہر میں میری روح قبض کی جائے گی اور کس زمین کے حصہ پر میری قبر کھودی جائے گی۔

(۵۸)-شمس الدین نواجی نے کہا ہے:(۱) انسان کا تنہا رہنا بہتر ہے،اس کے پاس برا ہمنشین ہونے سے۔(۲) اور اچھا ہمنشین بہتر ہے،آدمی کے تنہا بیٹھنے سے۔

(۵۹)- لوگوں نے کہا ہے کہ سلطنت سخاوت سے سبز و شاداب ہوتی ہے،انصاف سے آباد ہوتی ہے،عقل سے قائم رہتی ہے،بہادری سے حفاظت کی جاتی ہے اور سرداری سے دیکھ بھال کی جاتی ہے مزید کہا ہے کہ بہادری حکومت والے کے لیے ضروری ہے۔(فخری)

(۱)-جب بادشاہ بخشش کرنے والا نہ ہو تو اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کی حکومت جانے والی ہے۔

(۶۰)-شیطان نے کہا:جب میں انسان پر تین چیزوں کے ذریعہ کامیاب ہو جاتا ہوں تو میں اس سے اس کے علاوہ کا مطالبہ نہیں کرتا ہوں (۱) جب وہ تکبر کرے (۲) اپنے عمل کو زیادہ سمجھے (۳) اور اپنے گناہ کو بھول جائے۔(ثعالبی)

(۶۱)-سکندر نے ارسطاطالیس (حکیم) سے سوال کیا کہ بادشاہوں کے لیے کونسی چیز افضل ہے بہادری یا انصاف!تو ارسطاطالیس نے جواب دیا کہ جب بادشاہ انصاف کرے تو وہ بہادری کا محتاج نہیں ہو گا۔(غزالی)

(۶۲)-امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تمام چیزوں میں سب سے زیادہ نفع بخش چیز آدمی کے لیے یہ ہے کہ اپنے مرتبہ کی مقدار اور اپنی عقل کی انتہا کو پہچانے،پھر اس کے مطابق عمل کرے۔(تعالبی)

(۶۳)- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! زیادہ کھانے سے بچو کیونکہ وہ (بسیار خوری) نماز سے سست بنانے والی ہے،دل کو بگاڑنے والی ہے اور بیماری میں مبتلا کرنے والی ہے۔اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو کھانے کا حریص (پیٹو) بن جائے تو اپنے آپ کو ہمیشہ بیمار شمار کر۔

(۶۴)-لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! بدکاروں کے ساتھ مت بیٹھ، نہ ان کے ساتھ چل،اور اس بات سے ڈر کہ ان پر آسمان سے عذاب نازل ہو تو وہ ان کے

ساتھ تجھے بھی نہ پہنچ جائے،اور علماوفضلا کے ساتھ بیٹھ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ علم اور فضیلت کی بنیاد پر مردہ دلوں کو زندہ فرمادیتا ہے جس طرح (مردہ) زمین کو تیز بارش سے زندہ فرماتا ہے (شریشی)

(٦٥) قِيْلَ لِلأَسْكَنْدَرِ مَا بَالُكَ تُعَظِّمُ مُؤَدِّبَكَ أَكْثَرَ مِنْ تَعْظِيْمِكَ لِأَبِيْكَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي سَبَبُ حَيَاتِي الْفَانِيَةِ وَ مُؤَدِّبِي سَبَبُ حَيَاتِي الْبَاقِيَةِ وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ :

أُقَدِّمُ أُسْتَاذِيْ عَلٰى نَفْسِ وَالِدِيْ ۔۔۔ وَإِنْ نَالَنِي مِنْ وَالِدِيْ اَلْفَضْلُ وَالشَّرْفُ
فَذَاكَ مُرَبِّي الرُّوْحِ وَالرُّوْحُ جَوْهَرٌ ۔۔۔ وَهٰذَا مُرَبِّي الْجِسْمِ وَالْجِسْمُ مِنْ صَدَفٍ

وَقَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ :

كُنْ إِبْنَ مَنْ شِئْتَ وَاكْتَسِبْ أَدَباً ۔۔۔ يُغْنِكَ مَحْمُوْدُهُ عَنِ النَّسَبِ
إِنَّ الْفَتَى مَنْ يَقُوْلُ هَا أَنَا ذَا ۔۔۔ لَيْسَ الْفَتَى مَنْ يَقُوْلُ كَانَ اَبِي

(٦٦)۔ سَمِعَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا يَقُوْلُ أَنَا غَرِيْبٌ ،فَقَالَ لَهُ كَلَّا اَلْغَرِيْبُ مَنْ لَا أَدَبَ لَهُ.

(٦٧)۔ قِيْلَ اَلْمَرْءُ مِنْ حَيْثُ يَثْبُتُ لَا مِنْ حَيْثُ يَنْبُتُ ،وَمِنْ حَيْثُ يُوْجَدُ لَا مِنْ حَيْثُ يُوْلَدُ .(للابشیھی)

قَالَ الشَّاعِرُ:

لِكُلِّ شَيْئٍ زِيْنَةٌ فِي الْوَرٰى ۔۔۔ وَزِيْنَةُ الْمَرْءِ تَمَامُ الأَدَبِ
قَدْ يَشْرُفُ الْمَرْءُ بِـآدَابِهٖ ۔۔۔ فِيْنَا وَإِنْ كَانَ وَضِيْعَ النَّسَبِ

(٦٨) وَ قِيْلَ اَلْفَضْلُ بِالْعَقْلِ وَالأَدَبِ لَا بِالأَصْلِ وَالْحَسَبِ وَقِيْلَ اَلْمَرْءُ بِفَضِيْلَتِهٖ لَا بِفَضِيْلَتِهٖ وَ بِكَمَالِهٖ لَا بِجَمَالِهٖ وَ بِآدَابِهٖ لَا بِثِيَابِهٖ. (للابشیھی)

قَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ :

لَيْسَ الْجَمَالُ بِأَثْوَابٍ تُزَيِّنُنَا ۔۔۔ إِنَّ الْجَمَالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالأَدَبِ
لَيْسَ الْيَتِيْمُ اَلَّذِيْ قَدْ مَاتَ وَالِدُهٗ ۔۔۔ بَلِ الْيَتِيْمُ يَتِيْمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبِ

(٦٩)۔ قَالَ اَمِيرُالمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَلاَدَبُ حُلِيٌّ فِي الْفَتٰى كَنْزٌ عِنْدَ الْحَاجَةِ عَوْنٌ عَلَى الْمُرُوْءَةِ ،صَاحِبٌ فِي الْمَجْلِسِ مُؤْنِسٌ فِي الْوَحْدَةِ تَعْمُرُ بِهِ الْقُلُوْبُ الْوَاهِيَةُ ،وَتُحْيِي بِهِ اَلاَلْبَابُ الْمَيْتَةُ ،وَ تَنْفُذُ بِهِ اَلاَبْصَارُ الْكَلِيْلَةُ وَ يُدْرِكُ بِهِ اَلطَّالِبُوْنَ مَا يُحَاوِلُوْنَ .(امثال العرب)

حل لغات: بَالٌ:حالت ۔مَابَالُكَ :تمھاری حالت کیا ہے ۔تُعَظِّمُ:مضارع معروف واحد مذکر حاضر تواحترام کرتا ہے،(تفعیل)(مادہ عظم،صحیح)۔مُؤَدِّبٌ:ادب سکھانے والا،اسم فاعل (تفعیل)(مادہ أدب،مہموز فا)۔اَلْفَانِيَةُ:ختم ہونے والی ،اسم فاعل ، (س) (مادہ فني،ناقص یائی)۔اَلْبَاقِيَةُ :باقی رہنے والی اسم فاعل ،(س)(مادہ بقی،ناقص یائی)۔دَرٌّ:خوبی،اچھائی۔أُقَدِّمُ:مضارع معروف واحد متکلّم ،میں آگے کرتا ہوں (تفعیل) (مادہ قدم،صحیح)۔نَالَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پایا،نَالَ(س)نَيْلاً پانا(مادہ نیل ،اجوف یائی)۔مُرَبِّي:پرورش کرنے والا اسم فاعل ،(تفعیل)۔جَوْهَرٌ:موتی ،جمع جَوَاهِرُ۔ صَدَفٌ :سیپ،جمع اَصْدَافٌ۔شِئْتَ :ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے چاہا،شَاءَ (ف)شَيْئاً چاہنا،ارادہ کرنا(مادہ شيء،اجوف یائی و مہموز لام)۔إِكْتَسِبْ:امر واحد حاضر معروف توحاصل کر،(افتعال)(مادہ کسب،صحیح)۔يُغْنِكَ:مضارع معروف واحد مذکر غائب تجھے بے نیاز کردے گا،(افعال)۔هَا أَنَا ذَا:میں یہ ہوں،هَا:حرف تنبیہ ہے۔ غَرِيْبٌ:اجنبی،پردیسی،جمع غُرَبَاءُ:كَلَّا:ہرگزنہیں،یہ حرف ردع ہے۔يَنْبُتُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ اگتا ہے ،نَبَتَ (ن) نَبَاتاً اگنا۔اَلْوَرَى:اسم ہے الوریٰ کا، مخلوق،جمع وَرَايَا۔ يَشْرُفُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ قابل تکریم ہوتا ہے شَرُفَ (ک)شَرَافَةً باعزت ہونا۔وَضِيْعٌ:ذلیل ،کم تر(مادہ وضع،مثال واوی)۔ اَلاَصْلُ:جڑ،والد ،جمع اُصُوْلٌ ۔حَسَبٌ: خاندانی شرافت ۔فَصِيْلَةٌ:کنبہ،گھرانہ ،جمع فَصَائِلُ۔ثِيَابٌ:کپڑے،واحدثَوْبٌ ۔تُزَيِّنُ:مضارع معروف واحد مؤنث غائب زینت دیتی ہے (تفعیل)(مادہ زین،اجوف یائی)۔اَلْيَتِيْمُ:وہ جس کے والد فوت ہوگیے ہوں،جمع يَتَامٰى ۔حُلِيٌّ: زیور ،واحد حَلْيٌ۔كَنْزٌ:خزانہ،جمع كُنُوْزٌ۔عَوْنٌ:مددگار ،جمع اَعْوَانٌ ۔

مُرُوْءَةٌ :وہ آداب نفسانیہ جو انسان کو اخلاق حسنہ پر برانگیختہ کریں۔ مُؤْنِسٌ :مانوس کرنے والا اسم فاعل (افعال) (مادہ انس،مہموز فا)۔ اَلْوَاهِيَةُ:کمزور ہونے والی ،اسم فاعل (ض)(مادہ وھي،لفیف مفروق)۔اَلْبَابٌ:عقل،واحد لُبٌّ ۔اَلأَبْصَارُ الْكَلِيْلَةُ :کمزور نگاہیں۔يُحَاوِلُوْنَ:مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ کوشش کرتے ہیں،(مفاعلت)(مادہ حول،اجوف واوی)۔

(٦٥)-ترجمہ:- سکندر سے کہا گیا تجھے کیا ہوا کہ تو اپنے استاد کی تعظیم اپنے باپ سے زیادہ کرتا ہے،اس نے جواب دیا،اس لیے کہ میرا باپ میری ختم ہونے والی زندگی کا سبب ہے اور میرا استاد میری باقی رہنے والی زندگی کا سبب ہے۔

کسی کہنے والے کی خوبی اللہ ہی کے لیے ہے:

(۱)-میں اپنے استاد کو اپنے والد پر مقدم کرتا ہوں،حالانکہ مجھے فضل وشرف میرے والد کی طرف سے ملا ہے۔

(۲)-اس لیے کہ وہ (استاد) روح کی پرورش کرنے والا ہے اور روح موتی ہے ،اور یہ (والد) جسم کی پرورش کرنے والا ہے اور جسم سیپ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱)-تو چاہے جس کا لڑکا ہو ادب حاصل کر اس لیے کہ ادب کی خوبی تجھے نسب سے بے نیاز کردے گی۔

(۲)- بے شک (مکمل) نوجوان وہ ہے جو یہ کہے کہ میں یہ ہوں اور نوجوان وہ نہیں ہے جو یہ کہے کہ میرا باپ وہ تھا۔

(٦٦)- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا:"کہ میں پردیسی ہوں"،تو انہوں نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں،بلکہ پردیسی وہ ہے جس کے پاس ادب نہ ہو۔

(٦٧)- کہا گیا ہے کہ آدمی کی پہچان وہاں سے ہوتی ہے جہاں وہ رہتا ہے نہ کہ وہاں سے جہاں وہ پروان چڑھتا ہے اور آدمی کی پہچان وہاں سے ہوتی ہے جہاں وہ موجود رہتا ہے نہ کہ وہاں سے جہاں وہ پیدا ہوتا ہے۔(ابشیھی)

ایک شاعر نے کہا ہے:

(۱)-ہر چیز کے لیے مخلوق میں ایک زینت ہے اور آدمی کی زینت ادب کا کامل ہونا ہے۔
(۲)-آدمی اپنے آداب کی وجہ سے ہم میں معظم ہوتا ہے اگر چہ وہ نسب میں کم تر، خسیس ہو

(۶۸)-کہا گیا ہے: کہ فضل وبزرگی عقل اور ادب کی بنیاد پر ہے نہ کہ نسب اور خاندانی شرافت کی وجہ سے، اور کہا گیا ہے کہ آدمی اپنی فضیلت کی وجہ سے (بلند) ہے نہ کہ کنبہ اور گھرانہ کی وجہ سے، اور آدمی (بلند ہے) اپنے کمال کی وجہ سے نہ کہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے، اور ادب کی وجہ سے بلند ہے نہ کہ اپنے کپڑوں کی وجہ سے۔ (ابشیہی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
(۱)-خوبصورتی ان کپڑوں کی وجہ سے نہیں ہے جو ہمیں زینت دیتے ہیں، بے شک خوبصورتی علم وادب کی خوبصورتی ہے۔
(۲)- یتیم وہ شخص نہیں ہے جس کے والد فوت ہو چکے ہوں بلکہ یتیم وہ ہے جو علم وشرافت کا یتیم ہے (یعنی علم سے ناآشنا ہے)۔

(۶۹)-امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ادب نوجوان کا زیور ہے، ضرورت کے وقت خزانہ ہے، کامل مردانگی پر مددگار ہے، مجلس میں ساتھی ہے، تنہائی میں انسیت دینے والا ہے، کمزور دل اس کے ذریعہ آباد ہوتے ہیں، مردہ عقلیں اس کے ذریعہ زندہ ہوتی ہیں، کمزور آنکھیں اس سے روشن ہوتی ہیں اور اس کے ذریعہ طلب کرنے والے اس چیز کو پا لیتے ہیں جس کی وہ کوشش کرتے ہیں۔ (امثال العرب)

(۷۰)- قَالَ الشَّبْرَاوِيُّ فِيْ أَدَبِ الأَحْدَاثِ:

قَدْ يَنْفَعُ الأَدَبُ الأَطْفَالَ فِيْ صِغَرٍ ۔۔۔ وَلَيْسَ يَنْفَعُهُمْ مِنْ بَعْدِهِ أَدَبُ
إِنَّ الْغُصُوْنَ إِذَا قَوَّمْتَهَا إِعْتَدَلَتْ ۔۔۔ وَلَا يَلِيْنُ وَلَوْ قَوَّمْتَهُ الْخَشَبُ

وَقَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ يُفَاخِرُ الأَغْنِيَاءَ الْجُهَّالَ:

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ۔۔۔ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالُ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيْبٍ ۔۔۔ وَإِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ لَهُ زَوَالُ

وَلِلّٰهِ مَا قَالَ الآخَرُ:

اَلْعِلْمُ فِی الصُّدُوْرِ مِثْلُ الشّمْسِ فِی الْفَلَكِ وَالْعَقْلُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ التَّاجِ لِلْمَلِكِ

فَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ الْعِلْمِ مُعْتَصِمًا فَالْعِلْمُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ الماءِ لِلسَّمَكِ

وَقَالَ عَلِيٌّ فِیْ حِفْظِ اللُّغَاتِ:

بِقَدْرِ لُغَاتِ المَرْءِ يَكْثُرُ نَفْعُهٗ وَتِلْكَ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ أَعْوَانُ

فَبَادِرْ إِلىٰ حِفْظِ اللُّغَاتِ مُسَارِعاً فَكُلُّ لِسَانٍ بِالْحَقِيْقَةِ إِنْسَانُ

(۷۱)- سَأَلَ الْأَسْكَنْدَرُ يَوْمًا جَمَاعَةً مِنْ حُكَمَائِهٖ وَكَانَ عَزَمَ عَلىٰ سَفَرٍ فَقَالَ أَوْضِحُوْا لِی سَبِيْلاً مِنَ الْحِكْمَةِ أُحْكِمْ فِيْهِ أَعْمَالِیْ وَأُتْقِنْ بِهٖ أَشْغَالِیْ ،قَالَ كَبِيْرُ الْحُكَمَاءِ أَيُّهَا المَلِكُ لَا تَدْخُلْ قَلْبَكَ مَحَبَّةَ شَيْئٍ وَلَا بُغْضَتَهٗ،لِأَنَّ الْقَلْبَ خَاصِيَتُهٗ كَإِسْمِهٖ وَإِنَّمَا سُمِّیَ قَلْبًا لِتَقَلُّبِهٖ ،وَاعْمَلِ الْفِكْرَ وَاتَّخِذْهُ وَزِيْرًا ،وَاجْعَلِ الْعَقْلَ صَاحِبًا وَ مُشِيْرًا،وَاجْتَهِدْ أَنْ تَكُوْنَ فِیْ لَيْلِكَ مُسْتَيْقِظًا وَلَا تَشْرَعْ فِیْ أَمْرٍ بِغَيْرِ مَشْوَرَةٍ وَتَجَنَّبِ المَيْلَ وَالمُحَابَاةَ فِیْ وَقْتِ الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ جَرَتِ الْأُمُوْرُ عَلىٰ إِيْثَارِكَ وَ تَصَرَّفْتْ بِإِخْتِيَارِكَ .(للغزالی) قَالَ بَعْضُهُمْ:

سُرُوْرُ الْمَرْءِ فِی الدُّنْيَا غُرُوْرٌ غُرُوْرُ الْمَرْءِ فِی الدُّنْيَا سُرُوْرُ

خَلِيْلُ المَرْءِ فَهُوَ دَلِيْلُ الْعَقْلِ وَعَقْلُ المَرْءِ مِصْبَاحٌ يُنِيْرُ

(۷۲)-اَلْعِلْمُ خَلِيْلُ المُؤمِنِ ،وَالْحِلْمُ وَزِيْرُهٗ،وَالْعَقْلُ دَلِيْلُهٗ ، وَ الْعَمَلُ قَائِدُهٗ،وَالرِّفْقُ وَالِدُهٗ ،وَالصَّبْرُ أَمِيْرُ جُنُوْدِهٖ،فَنَاهِيْكَ بِخَصْلَةٍ تَتَأَمَّرُ عَلىٰ هٰذِهِ الْخَصْلَةِ الشَّرِيْفَةِ.

حل لغات: اَحْدَاثٌ: نوعمر لوگ،واحد حَدَثٌ۔أَطْفَالٌ: بچے،واحد طِفْلٌ۔صِغْرٌ: کم عمری،بچپن۔غُصُوْنٌ: شاخیں،واحد غُصنٌ۔قَوَّمْتَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر،تونے سیدھا کیا(تفعیل)(مادہ قوم،اجوف واوی)۔إِعْتَدَلَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب،وہ سیدھی ہوئی (افتعال) (مادہ عدل،صحیح)۔ لَايَلِيْنُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نرم نہیں ہوتی ہے،لَانَ (ض)لِيْنًا نرم ہونا(مادہ لین،اجوف یائی۔

خَشَبٌ:موٹی لکڑی،جمع خُشُبٌ ۔اَلْأَغْنِيَاءُ: مالدار لوگ،واحد غَنِيٌّ۔ جُهَّالٌ: جاہل لوگ،واحد جَاهِلٌ۔رَضِيْنَا:فعل ماضی معروف جمع متکلّم ہم راضی ہوئے، رَضِيَ (س)رِضًا وَرَضَاءً رضا مند ہونا(مادہ رضي،ناقص یائی)۔اَلصُّدُوْرُ:دل ،واحد صَدْرٌ۔ اَلْفَلَكُ: آسمان،جمع اَفْلَاكٌ ۔اَلشَّمْسُ :سورج،جمع شُمُوْسٌ۔اُشْدُدْ:فعل امر معروف واحد حاضر تو باندھ لے(ن)۔مَاءٌ:پانی،جمع مِيَاهٌ(مادہ موہ،اجوف واوی)۔ سَمَكٌ: مچھلی،جمع اَسْمَاكٌ ۔ اَللُّغَاتُ :زبان،واحد لُغَةٌ ۔اَلشَّدَائِدُ :مصیبتیں ،واحد شِدَّةٌ۔ بَادِرْ:فعل امر واحد حاضر معروف تو جلدی کر، (مفاعلت) ۔مُسَارِعًا : کوشش کرنے والا،اسم فاعل ،(مفاعلت) ۔لِسَانٌ :زبان،جمع اَلْسِنَةٌ۔عَزَمَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پختہ ارادہ کیا،عَزَمَ(ض)عَزْمًا پختہ ارادہ کرنا۔اَوْضِحُوْا جمع مذکر حاضر تم بیان کرو ،(افعال)۔سَبِيْلٌ:راستہ ،طریقہ ،جمع سُبُلٌ۔حِكْمَة:دانش مندانہ بات۔ أُحْكِمُ:مضارع معروف واحد متکلّم میں مضبوط کرتا ہوں(افعال)۔أَعْمَالٌ:کام،واحد عَمَلٌ۔ أُتْقِنُ:مضارع معروف واحد متکلّم میں پختہ کرتا ہوں۔أَشْغَالٌ:کام ،حالتیں ،واحد شُغْلٌ۔حُكَمَاءُ:دانش مند لوگ،واحد حَكِيْمٌ ۔تَقَلُّبٌ :پلٹنا،مصدر(تفعل)(مادہ قلب،صحیح)۔ سُمِّيَ :ماضی مجہول واحد مذکر غائب ،نام رکھا گیا،(تفعیل)(مادہ سمو،ناقص واوی)۔اِتَّخِذْ:واحد حاضر امر معروف،توبنالے،(افتعال)(مادہ وخذ،مثال واوی،اصل میں اِوْتَخِذْ تھا)۔وَزِيْرٌ:ساتھی،جمع وُزَرَاءَ۔اِجْتَهِدْ:واحد حاضر معروف تو کوشش کر، (افتعال)۔مُسْتَيْقِظاً :جاگنے والا اسم فاعل(استفعال)(مادہ يقظ،مثال یائی) ۔ لَا تَشْرَعْ:فعل نہی واحد حاضر معروف،توشروع مت کر (ف)۔تَجَنَّبْ:فعل امر واحد حاضر معروف تودور رہ،(تفعل)۔مَيْلٌ:جھک جانا،مائل ہونا،(حاصل مصدر)۔مُحَابَاةٌ :انصاف سے ہٹ کر مائل ہونا ،طرف داری مصدر (مفاعلت) (مادہ حبو،ناقص واوی)۔ إِيْثَارٌ :پسند،چننا،چناؤ،مصدر(افعال)(اصل میں إِأْثَار تھا ایمانٌ کے قاعدے کے مطابق ہمزۂ ثانیہ کو ی سے بدل دیا إِيْثَارٌ ہوگیا)تَصَرَّفْتَ :فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر، تونے تصرف کیا،(تفعل)۔إِخْتِيَارٌ :اختیار کرنا،چننا،مصدر،(افتعال)(مادہ خیر،اجوف یائی)۔سُرُوْرٌ:خوش ہونا، مصدر، (ن)۔ غُرُوْرٌ :دھوکا دینا، مصدر (ن)۔خَلِيْلٌ:

دوست ،جمع خُلَّانٌ ۔مِصْبَاحٌ :چراغ،جمع مَصَابِيْحُ ۔يُنِيْرُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ روشن کرتا ہے ، (افعال) (مادہ نور،اجوف واوی)۔ اَلْحِلْمُ : صبرو بردباری ،دور اندیشی۔قَائِدٌ:رہنما،اسم فاعل (ن)(مادہ قود،اجوف واوی)۔نَاهِيْكَ :تجھے کافی ہے ،اسم فاعل،(ض) (یہ کلمہ مقام مدح میں بطور تعجب بولا جاتا ہے پھر کثرت استعمال سے ہر تعجب میں بولا جاتا ہے اور چونکہ یہ اسم فاعل ہے اس لیے اس سے مؤنث اور تثنیہ اور جمع سب آتے ہیں)۔ تَتَأَمَّرُ:مضارع معروف واحد مؤنث غائب ، قابض ہوتی ہے،مسلط ہوتی ہے (تفعل)(مادہ امر،مہموز فا)۔خَصْلَةٌ :عادت،جمع خَصَائِلُ ۔جُنْدٌ:لشکر،جمع جُنُوْدٌ۔

(۷۰)-ترجمہ:-شبراوی نے نوخیز لوگوں کے ادب کے سلسلہ میں کہا ہے:

(۱)- بے شک ادب بچوں کو بچپن (کم عمری) میں فائدہ دیتا ہے اور بچپن کے بعد انہیں ادب فائدہ نہیں دیتا ہے۔

(۲)-یقیناً شاخوں کو جب تو سیدھا کرے گا تو وہ سیدھی ہوجائیں گی اور اگر تو سوکھی لکڑی کو سیدھا کرے تو وہ نرم (سیدھی) نہیں ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جاہل مالداروں پر اس بات سے فخر کرتے ہوئے فرمایا:

(۱)-ہم اپنے اندر اللہ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے لیے علم ہے اور جاہلوں کے لیے مال ہے۔

(۲)-تو مال جلد ہی ختم ہوجائے گا اور بے شک علم کے لیے زوال (فنا) نہیں۔

اور اللہ ہی کے لیے خوبیاں ہیں جو دوسرے نے کہا ہے:

(۱)-علم سینوں میں ایسے ہی ہے جیسے سورج آسمان میں اور عقل آدمی کے لیے ایسے ہی ہے جیسے تاج بادشاہ کے لیے۔

(۲)-تو اپنے دونوں ہاتھوں کو علم کی رسی سے مضبوطی سے باندھ لے ،کیونکہ علم آدمی کے لیے ایسے ہی ہے جیسے پانی مچھلی کے لیے۔

زبانوں کو یاد رکھنے کے متعلق حضرت علی نے فرمایا ہے:

(۱)- زبانوں (کی یاد داشت) کے مطابق آدمی کا نفع زیادہ ہوگا اور وہ (جانکاری) اس کے لیے مصیبتوں کے وقت مددگار ہوگی۔
(۲)- تو زبانوں کو یاد کرنے کی طرف کوشش کرتے ہوئے جلدی کر، اس لیے کہ ہر زبان حقیقت میں (ایک مستقل) انسان ہے۔

(۷۱)- سکندر نے ایک دن اپنے دانش وروں کی جماعت سے پوچھا جبکہ وہ سفر کا ارادہ کیے ہوئے تھا، تو اس (سکندر) نے کہا، میرے لیے حکمت کا ایسا راستہ بیان کرو جس سے میں اپنے کاموں کو مضبوط کرو اور اس (راستہ) میں اپنی حالتوں کو پختہ کروں، (یہ بات سن کر) ایک بڑے حکیم نے کہا، اے بادشاہ! اپنے دل میں کسی چیز کی محبت اور نہ کسی چیز کی دشمنی داخل کر، کیونکہ دل کی خاصیت اس کے نام کی طرح ہے اور (اس کا) نام قلب رکھا گیا اس کے الٹنے پلٹنے کی وجہ سے، اور غور وفکر کر کے کام کر اور اسے وزیر بنا، عقل کو دوست اور مشیر (مشورہ دینے والا) بنا، تو رات کو بیدار ہونے کی کوشش کر، اور کسی کام کو بغیر مشورہ کے شروع نہ کر، عدل وانصاف کے وقت جھکاؤ اور طرفداری سے بچ، اور جب آپ اسے کریں گے تو تمام کام آپ کی پسند سے جاری ہوں گے، اور آپ اپنے اختیار سے کام کریں گے۔ (غزالی)

کسی نے کہا ہے:

(۱)- آدمی کا دنیا میں خوش ہونا دھوکا ہے، اور دنیا میں آدمی کا دھوکا ہی خوشی ہے۔
(۲)- آدمی کا دوست تو وہ عقل کی دلیل ہے، اور انسان کی عقل وہ چراغ ہے جو (دوسروں کو) روشن کرتا ہے۔

(۷۲)- علم مومن کا دوست ہے، بردباری اس کا وزیر ہے، عقل اس کی دلیل ہے، عمل اس کا رہنما ہے، نرمی اس کا باپ ہے، صبر اس کے لشکر کا امیر ہے، تو تیرے لیے ایسی عادت کافی ہے جو اس شریف عادت پر قابض ہو۔ (شبراوی)

اَلْبَابُ الثَّالِثُ
فِي الْأَمْثَالِ السَّائِرَةِ

(٧٣)۔إِثْنَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ مَالٍ .أَخُوْكَ مَنْ صَدَقَكَ .إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تُطَاعَ فَسَلْ مَايُسْتَطَاعُ .إِذَا بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ هَجَمَتْ بِكَ عَلَى الْفَضِيْحَةِ .إِذَا ضَاقَكَ مَكْرُوْهٌ فَأَقْرِهٖ صَبْرًا .إِذَا قَدِمْتَ مِنْ سَفَرٍ فَأَهْدِ لِأَهْلِكَ وَلَوْ حَجَرًا .آفَةُ الْعِلْمِ اَلنِّسْيَانُ .آفَةُ الْمُرُوْءَةِ خُلْفُ الْوَعْدِ .إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَعْثُرُ .إِنَّ الْحَدِيْدَ بِالْحَدِيْدِ يُفْلَحُ .إِنَّ خَيْرًا مِنَ الْخَيْرِ فَاعِلُهٗ .إِنَّكَ لَا تَجْنِيْ مِنَ الشَّوْكِ اَلْعِنَبَ .إِنْ لَمْ تُغْضِ عَلَى الْقَذىٰ لَمْ تَرْضَ أَبَدًا.إِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ .إِنْ يَكُنِ الشُّغْلُ مَجْهَدَةً فَإِنَّ الْفَرَاغَ مَفْسَدَةٌ .أَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ وَآخِرُهٗ نَدَمٌ .

أَحْسِنْ إِنْ أَرَدتَّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ .اَلْحُرُّ حُرٌّ وَإِنْ مَسَّهُ الضُّرُّ .اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ .حَالَ الْأَجَلُ دَوْنَ الْأَمَلِ.حَافِظْ عَلَى الصَّدِيْقِ وَلَوْ فِي الْحَرِيْقِ.حِفْظُكَ لِسِرِّكَ أَوْجَبُ مِنْ حِفْظِ غَيْرِكَ لَهٗ .

خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا .

دَوَاءُ الدَّهْرِ الصَّبْرُ عَلَيْهِ .

رَأسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ .رُبَّ حَرْبٍ شُبَّتْ مِنْ لَفْظَةٍ .رُبَّ ضَنْكٍ أَفْضَى إِلىٰ سَاحَةٍ وَتَعَبٍ إِلىٰ رَاحَةٍ .رُبَّ فَرْحَةٍ تَعُوْدُ تَرْحَةً .رُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً .رُبَّمَا كَانَ السُّكُوْتُ جَوَابًا .

سُلْطَانٌ غَشُوْمٌ خَيْرٌ مِنْ فِتْنَةٍ تَدُوْمُ .سُوْءُ الْخُلْقِ يُعْدِيْ .

اَلشَّرُّ قَلِيْلُهٗ كَثِيْرٌ .شَرُّ النَّاسِ مَنْ يُبَالِيْ أَنْ يَرَاهُ النَّاسُ. شَهَادَاتُ الْفِعَالِ خَيْرٌ مِنْ شَهَادَاتِ الرِّجَالِ .

أَصْعَبُ مَا عَلَى الرِّجَالِ مَعْرِفَةُ نَفْسِهٖ .

طُوْلُ التَّجَارِبِ زِيَادَةٌ فِي الْعَقْلِ .

ظَاهِرُ الْعِتَابِ خَيْرٌ مِنْ بَاطِنِ الْحِقْدِ .

عَثْرَةُ الْقَدَمِ أَسْلَمُ مِنْ عَثْرَةِ اللِّسَانِ . عِنْدَ الإِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الْمَرْءُ أَوْ يُهَانُ .

اَلْغَائِبُ حُجَّتُهُ مَعَهُ .

فِي الْعَجلَةِ النَّدَامَةُ   وَفِي التَّأَنِّي السَّلَامَةُ .

حل لغات: اَلسَّائِرُ: مشہور۔ لَا يَشْبَعَانِ: مضارع منفی معروف صیغہ تثنیہ مذکر غائب وہ دونوں سیر نہیں ہوتے ہیں، شَبِعَ (س) شَبْعًا سیر ہونا (مادہ شبع صحیح)۔ طَاعَ (ن) طَوْعًا تابعداری کرنا، فرمابردار ہونا (مادہ طوع، اجوف واوی) ۔يُسْتَطَاعُ: طاقت رکھنا، لائق ہونا (استفعال)۔ هَجَمَتْ: ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب حملہ کیا، هَجَم (ف) هُجُوْمًا اچانک آجانا (مادہ ھجم، صحیح)۔ اَلْفَضِيْحَةُ: رسوائی، جمع مکسر فَضَائِحُ ۔ ضَافَكَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب کسی کا مہمان ہوا، ضَافَ (ض) ضَيْفًا مہمان ہونا، (مادہ ضیف، اجوف یائی)۔ مَكْرُوْهٌ: ناپسندیدہ چیز، شر۔ اَقْرِهٖ: اس کی مہمان نوازی کر۔ (افعال) (مادہ قرر، مضاعف ثلاثی)۔ اَهْدِ: فعل امر واحد مذکر حاضر تم تحفہ بھیجو (افتعال) مادہ صحیح هدي، ناقص یائی)۔ اَلْمُرُوْءَةُ: جوان مردانہ صفتیں، بھائی چارگی ۔ جَوَادٌ: تیز رفتار، جمع تکسیر جِيَادٌ۔ يَعْثُرُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب گرتا پھسلتا ہے، عَثَرَ (ن، ض) عَثْرًا پھسلنا ٹھوکر کھانا (مادہ عثر صحیح)۔ لَا تَجْنِي: مضارع منفی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر تم پھل نہیں چنو گے جَنیٰ (ض) جَنْيًا درخت سے پھل چننا (مادہ جني، ناقص یائی)۔ اَلشَّوْكُ: مصدر، کانٹا، جمع اَشْوَاكٌ، واحد شَوْكَةٌ۔ لَمْ تُغْضِ: نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر حاضر تم نے صبر نہیں کیا (افعال) (مادہ عضي، ناقص یائی)۔ قَذَی: ظلم، تکلیف، باریک خاک، جمع تکسیر قُذِيٌّ وَاَقْذَاءٌ ۔ وِفَاقٌ: مواقف ہونا۔ مَجْهَدَةٌ: کوشش (ف)۔ حُرٌّ: آزاد شریف، جمع تکسیر اَحْرَارٌ۔ حَالَ: (ن) حُؤُولًا درمیان میں حائل ہونا (مادہ حول، اجوف واوی) ۔ اَجَلٌ: موت، جمع آجَالٌ۔ اَمَلٌ: امید، جمع مکسر آمَالٌ۔ حَرِيْقٌ: آگ کی بھڑک، جمع مکسر حَرْقیٰ۔ شُبَّتْ: ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب آگ روشن ہوئی، مراد جنگ بھڑک اٹھی، شَبَّ (ن) شَبًّا آگ کا روشن ہونا (مادہ شبب، مضاعف ثلاثی)۔ ضَنْكٌ: ہر تنگ چیز (مذکر و مؤنث)۔ اَفْضیٰ إِلی: پہچانا (افعال) ۔ سَاحَةٌ: گوشہ، کنارہ، جمع مکسر سَاحٌ وُسُوْحٌ۔ تَعَبٌ: تھکن، مشقت، جمع مکسر اَتْعَابٌ

۔تَرْحَۃٌ:غم،رنج،جمع مکسر اَتْرَاحٌ ۔غَشُوْمٌ: ظالم ،غاصب ۔ یُعْدِيْ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب برا بنادیتا ہے،یا عادی بنادیتا ہے (افعال) (مادہ عدي ناقص یائی) ۔حِقْدٌ:دلی کینہ،پوشیدہ دشمنی،جمع مکسر اَحْقَادٌ۔اَلْعَثْرَۃُ : لغزش ، جہاد ،لڑائی ،گرنا ۔جمع مکسر عَثَرَاتٌ۔یُھَانُ:مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب ذلیل کیا جاتاہے ھَانَ (ن) ھَوْنًا ذلیل وحقیر ہونا(مادہ ھون،اجوف واوی)۔ اَلْعَجَلَۃُ : جلدی۔ تَأَنِّي :انتظار کرنا، غورو فکر کرنا(تفعل)۔

تیسرا باب مشہور مثالوں کے بیان میں

(۷۳)۔ترجمہ۔ دو آدمی سیر نہیں ہوتے ہیں ایک علم کا طلب گار اور دوسرا مال کا طلب گار۔ تیرا بھائی وہ ہے جو تجھ سے دوستی کرے۔اگر تو چاہتا ہے کہ تیری اطاعت کی جائے تو جتنا لائق ہو سوال کر۔اگر تو نصیحت کرنے میں حد سے مبالغہ کرے گا تو وہ تجھ پر رسوائی لے آئے گی۔جب تیرا کوئی ناپسندیدہ آدمی مہمان ہو تو صبر کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کر۔جب تو سفر سے آئے تو اپنے گھر والوں کو تحفہ بھیج اگرچہ وہ پتھر ہی ہو۔علم کی آفت بھولنا ہے۔بھائی چارگی کی آفت وعدہ خلافی ہے۔بے شک تیز رفتار گھوڑا کبھی پھسل جاتا ہے ۔بے شک لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔بے شک بھلائی کرنے والا بہتر ہے۔بے شک تم کانٹے سے انگور نہیں چن سکتے ۔اگر تم نے تکلیف پر صبر نہ کیا تو کبھی خوش نہ ہوگے۔اگر موافقت نہ ہوئی تو جدائی ہوگی۔اگر مشغولیت محنت اور کوشش ہے تو بے کاری بگاڑ اور فساد ہے۔غصہ کی ابتدا جنون اور پاگل پن ہے اور آخیر شرمندگی ہے۔

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تو تو بھی اچھا سلوک کر۔آزاد آدمی (مکمل)آزاد ہے۔اگرچہ اسے کوئی تکلیف بھی پہنچے۔حکمت ودانائی مومن کی گم شدہ چیز ہے۔موت امید کے درمیان حائل ہوگئی ۔دوست کی حفاظت کر اگرچہ وہ آگ میں ہو۔تمھارا اپنے راز کی حفاظت کرنا دوسرے کے حفاظت کرنے سے زیادہ ضروری ہے۔

وہ کام جن میں میانہ روی اختیار کی جائے بہتر ہیں۔زمانہ کی دوا اس پر صبر کرنا ہے۔حکمت کی جڑ اللہ کا خوف ہے۔بہت سی جنگیں ایک ہی بات سے بھڑک اٹھتی ہیں۔بہت سی تنگیاں

کنارے تک پہنچادیتی ہیں۔ بہت سی تھکن آرام لاتی ہیں۔ بہت سی خوشیاں رنج وغم لاتی ہیں ۔بسااوقات ایک ہی بات نعمت چھین لیتی ہے۔ بسااوقات خاموشی جواب ہوتا ہے۔

ظالم بادشاہ ہمیشہ رہنے والے فتنہ سے بہتر ہے۔ برے اخلاق برا بنادیتے ہیں۔

تھوڑی برائی بھی زیادہ ہے۔ لوگوں میں سب سے براوہ شخص ہے جو اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اسے دیکھیں۔ کاموں کی گواہیاں لوگوں کی گواہیوں سے بہتر ہیں۔ لوگوں پر سب سے مشکل اپنی ذات کو پہچاننا ہے۔ لمبے تجربات عقل میں اضافہ کرتے ہیں۔

ظاہری غصہ وعتاب باطنی کینہ سے بہتر ہے۔

قدم کی لغزش زبان کی لغزش سے درست ہے۔ امتحان کے وقت انسان کی تعظیم یا تحقیر کی جاتی ہے۔ غائب شخص کی دلیل اس کے ساتھ ہے۔ جلدی میں شرمندگی ہے۔ انتظار میں سلامتی ہے۔

أَقْلِلْ طَعَامَكَ تَحْمَدْ مَنَامَكَ .قَدْ ضَلَّ مَنْ كَانَتِ الْعُمْيَانُ تَهْدِيْهِ كَثْرَةُ الضَّحْكِ تُذْهِبُ الْهَيْبَةَ .كُلُّ مَمْنُوْعٍ مَتْبُوْعٌ .

لَا رَسُوْلَ كَا لدِّرْهَمِ .قَلْبُ الأَحْمَقِ فِيْ فِيْهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِيْ قَلْبِهِ .لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَاتِيَ مِثْلَهٗ .لَا تَكُنْ رَطْبًا فَتُعْصَرَ وَلَا يَابِسًا فَتُكْسَرَ .لَيْسَ مِنْ عَادَةِ الْكِرَامِ تَأْخِيْرُ الإِنْعَامِ .لَيْسَ مِنْ عَادَةِ الأَشْرَافِ تَعْجِيْلُ الإِنْتِقَامِ .اَلْمَرْءُ بِأَصْغَرَ يْهِ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ .

مَثَلُ الأَغْنِيَاءِ الْبُخَلَاءِ كَمَثَلِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ تَحْملُ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَتَعْتَلِفُ بِالتِّبْنِ وَالشَّعِيْرِ .مَنْ مَحَضَكَ مَوَدَّتَهٗ فَقَدْ خَوَّلَكَ مُهْجَتَهٗ .مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَدَّ وَجَدَ .مَنْ اِسْتَحْسَنَ قَبِيْحًا فَقَدْ عَمِلَهٗ .مَنْ كَتَمْ سِرَّهٗ بَلَغَ مُرَادَهٗ .مَنْ أُعْجِبَ بِرَأْيِهٖ ضَلَّ .مَنْ تَأَنَّي نَالَ مَا تَمَنَّي .مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ .مَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهٗ وَجَبَتْ مَحَبَّتُهٗ .مَنْ سَلِمَتْ سَرِيْرَتُهٗ صَلَحَتْ عَلَانِيَّتُهٗ .مَنْ لَمْ يَرْكَبِ الأَهْوَالَ لَمْ يَنَلِ الرَّغَائِبَ .نَمْ آمِنًا تَكُنْ فِيْ أَمْهَدِ الْفُرُشِ .نِعَمَ الْمُؤَدِّبُ الدَّهْرُ .وَضْعُ الإِحْسَانِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهٖ ظُلْمٌ . وَعْدُ الْكَرِ يْمِ دَيْنٌ .وَ يْلٌ أَهْوَنُ مِنْ وَ يْلَيْنِ .

يَعْمَلُ النَّمَّامُ فِيْ سَاعَةٍ فِتْنَةَ شَهْرٍ .يَوْمٌ وَاحِدٌ لِلْعَالِمِ خَيْرٌ مِنَ الْحَيَاةِ كُلِّهَا لِلْجَاهِلِ .

حل لغات: عُمْيَانٌ: اندھے، واحد اَعْمیٰ۔ اَلْهَيْبَةُ: رعب، خوف۔ رَسُوْلٌ: بھیجا ہوا، قاصد، فرستادہ، جمع رُسُلٌ۔ لَا تَنْهَ: فعل نہی واحد مذکر حاضر تو مت روک (ف) (مادہ نھي، ناقص یائی)۔ تُعْصَرُ: فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر حاضر تو نچوڑ دیا جائے، عَصَرَ (ض) عَصْرً نچوڑنا (مادہ عصر، صحیح)۔ اِنْعَامٌ: انعام، جمع اِنْعَامَاتٌ ۔ بَغْلٌ: خچر، جمع تکسیر بِغَالٌ۔ تَعْتَلِفُ: مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب ہنہناکر چارہ کھاتے ہیں ۔ (افتعال) (مادہ علف، صحیح)۔ اَلتِّبْنُ: تنکا، بھوسہ، جمع تکسیر اَتْبَانٌ ۔ اَلشَّعِيْرُ: جو ۔ مَحَضَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے خالص دوستی کی، مَحَضَ (ف) مَحْضًا خالص دوستی کرنا (مادہ محض، صحیح)۔ اَلْمَوَدَّةُ: محبت۔ خَوَّلَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے عطا کیا، بخشا (اجوف واوی)۔ مُهْجَةٌ چمک، دمک۔ اَلسَّرِيْرَةُ: بھید، راز ، خفیہ معاملہ ، جمع سَرَائِرُ۔ اَهْوَالٌ: خوف، واحد هَوْلٌ۔ لَمْ يَنَلْ: نفی جحد بلم معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے نہیں پایا، نَالَ (س) نَيْلًا پانا (مادہ نیل، اجوف یائی) ۔ اَلرَّغَائِبُ: مرغوب چیز ، بڑی بخشش، واحد رَغِيْبَةٌ۔ مَهْدُ الْفِرَاشِ: فرش بچھانا (ف) ۔ فُرُشٌ: بچھونہ، واحد فِرَاشٌ۔ دَيْنٌ: قرض، مقررہ وقت تک ادھار، جمع تکسیر دُيُوْنٌ۔ وَيْلٌ: ہلاکت، دوزخ کی ایک وادی۔ اَلنَّمَّامُ: چغل خور، واحد نَمَّامَةٌ۔

ترجمہ: اپنا کھانا کم کر تیری نیند قابل تعریف ہوگی۔ وہ بھٹک گیا جس کی رہنمائی اندھے کرتے ہوں۔ زیادہ ہنسنا رعب کو لے جاتا ہے۔ ہر ناپسندیدہ چیز کی پیروی کی جاتی ہے۔ درہم کی طرح کوئی قاصد نہیں۔ بے وقوف کا دل اس میں منہ میں ہے اور عقل مند کی زبان اس کے دل میں ہے۔ اس عادت سے نہ روک جس کو تو کرتا ہے۔ ایسا نرم مت ہو کہ نچوڑ (یعنی بے قدر کر) دیا جائے اور ایسا خشک بھی نہ ہو کہ توڑ (یعنی بالکل اجنبی کر) دیا جائے۔ انعام دینے میں تاخیر کرنا سخی لوگوں کی عادت نہیں ہے۔ بدلہ لینے میں جلدی کرنا شریف لوگوں کی عادت نہیں ہے۔ انسان اپنی دو چھوٹی چیزوں دل اور زبان سے ہے۔ (یعنی اگر یہ دونوں چیزیں اچھی ہیں تو اچھا انسان ہے ورنہ نام کا انسان ہے)۔

بخیل مالداروں کی مثال ان خچروں اور گدھوں کی طرح ہے جو سونے اور چاندی کو اٹھاتے ہیں اور ہنہناکر بھوسہ اور جو کھاتے ہیں۔جس نے تجھ سے خالص محبت کی تو اس نے تجھے اپنی چمک دمک عطاکی۔جس نے کسی چیز کو طلب کیا اور کوشش کی تو پالیا۔جس نے کسی بری چیز کو اچھاجانا تو اس نے اسے انجام دیدیا۔ جس نے اپنا راز چھپایا تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔جس نے اپنی رائے کو اچھا سمجھا تو وہ بھٹک گیا۔جس نے غور وفکر کیا تو اس نے اپنی آرزو کو پالیا۔جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کو زیادہ یاد کرتا ہے۔جس کی بات نرم ہوگئی اس کی محبت ضروری ہوگئی ۔جس کا باطن درست ہوا تو اس کا ظاہر بھی ٹھیک ہوگیا۔جس نے خوف نہیں جھیلا تو اس نے پسندیدہ چیزوں کو نہیں پایا۔بستر کی آغوش میں ہوکر امن وامان سے سوجا۔کیا ہی اچھا ادب سکھانے والا زمانہ ہے۔احسان کے علاوہ دوسری جگہ احسان کرنا ظلم ہے۔سخی کا وعدہ قرض ہے۔ایک ہلاکت دوہلاکتوں سے زیادہ آسان ہے۔چغل خور ایک وقت میں ایک مہینے کا فتنہ کرتا ہے۔عالم کا ایک دن جاہل کی پوری زندگی سے بہتر ہے۔

(۷۴)۔یہ ۷۴ نمبر بہت زیادہ اشعار پر مشتمل ہونے کی وجہ سے چھوڑاجاتا ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ
فِيْ أَمْثَالٍ عَنْ أَلْسِنَةِ الحَيَوَانَاتِ .
كِلَابٌ وَثَعْلَبٌ

(۷۵)۔كِلَابٌ مَرَّةً أَصَابُوا جِلْدَ سَبُعٍ .فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَنْهَشُوْنَهُ .فَبَصُرَ بِهِمُ الثَّعْلَبُ فَقَالَ لَهُمْ :أَمَا أَنَّهُ لَوْ كَانَ حَيًّا لَرَأَيْتُم مَخَالِبَهُ كَأَنْيَابِكُمْ وَأَطْوَلَ (مَغْزَاهُ)اَلنَّهْيُ عَنِ الشَّمَاتَةِ بِالْمَوتىٰ .

حل لغات:اَلْسِنَةٌ :زبان،واحد لِسَانٌ۔كِلَابٌ:کتے،واحد كَلْبٌ ۔ثَعْلَبٌ :لومڑی،ثَعَالِبُ۔اَصَابُوا:فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکرغائب انہوں نے پایا (افعال)(مادہ صوب،اجوف واوی)۔جِلْدٌ:کھال،جمع تکسیر اَجْلَادٌوَ جُلُوْدٌ. سَبُعٌ:درندہ،جمع تکسیراَسْبُعٌ وِسِبَاعٌ۔يَنْهَشُوْنَ: مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب دانتوں سے نوچ رہے ہیں،نَهَشَ (ف،ض)نَهْشًا اگلے دانتوں سے گوشت نوچنا(مادہ نھش ،صحیح) ۔

مَخَالِبُ: درندہ کے ناخن، واحد مِخْلَبٌ ۔ اَنْيَابٌ :دانت، واحد نَابٌ ۔مَغْزٌ: حاصل کلام ،خلاصہ۔شَمَاتَةٌ:مصدر (س) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا (مادہ شمت، صحیح)۔

چوتھا باب جانوروں کی بولیوں کی مثالوں کے بیان میں

کتوں اور لومڑی کا واقعہ

(۷۵)۔ترجمہ: کچھ کتوں نے ایک مرتبہ ایک درندہ کی کھال پائی تو وہ دانتوں سے اس کی کھال نوچنے لگے، لومڑی نے انھیں دیکھا اور ان سے کہا: خبر دار اگر وہ زندہ ہوتا تو ضرور تم اپنے دانتوں کی طرح اس کے لمبے ناخن دیکھتے ۔خلاصہ کلام یہ ہے مرے ہوئے کی مصیبت پر خوش ہونے سے روکنا ہے۔

اَلْوَزُّ وَالْخُطَّافُ

(۷۶)۔اَلْوَزُّ وَالْخُطَّافُ تَشَارَكَا فِي المَعِيشَةِ .فَكَانَ مَرْعَاهُمَا كِلَيْهِمَا فِيْ مَحَلٍّ وَاحِدٍ .فَمَرَّ بِهِمَا الصَّيَّادُوْنَ يَوْمًا.فَمَا كَانَ مِنَ الْخُطَّافِ إِلَّا أَنْ طَارَ وَسَلِمَ .فَأَمَّا الْوَزُّ فَأُدْرِكَ وَذُبِحَ (مَغْزَاهُ)مَنْ عَاشَرَ مَنْ لَا يَشَاكِلُهُ أَحَاقَ بِهِ السُّوْءُ .

حل لغات: وَزٌّ: بطخ۔خَطَّافٌ: چھوٹے پاؤں والا سیاہ رنگ کا پرندہ ۔ اَلمَعِيشَةُ :کھانے پینے کی چیز جس سے گزارہ ہوسکے، ذریعۂ زندگی (ض)(مادہ عیش، اجوف یائی) ۔اَلْمَرْعىٰ چراگاہ، جمع مَرَاعٍ ۔عَاشَرَ :ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مل جل کر رہا (مفاعلت)(مادہ عشر، صحیح)۔اَحَاقَ بِهٖ: گھیرنا، احاطہ کرنا (افعال)(مادہ حیق، اجوف یائی)۔

بطخ اور سیاہ رنگ کے پرندہ کا واقعہ

(۷۶)ترجمہ: بطخ اور سیاہ پرندہ نے ذریعۂ زندگی میں شرکت کی اور ان کی چراگاہ ایک ہی جگہ میں تھی تو ایک دن ان کے پاس سے کچھ شکاری گزرے تو سیاہ پرندہ نے جیسے ہی انھیں دیکھا

اڑ گیا اور محفوظ ہو گیا، لیکن بطخ کو پکڑ کر ذبح کر دیا گیا۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جو ایسے کے ساتھ رہے جو اس کے مشابہ نہ ہو تو اس کو مصیبت گھیر لیتی ہے۔

قِطٌّ

(۷۷)۔قِطٌّ مَرَّةً دَخَلَ دُكَّانَ حَدَّادٍ. فَأَصَابَ المِبْرَدَ. فَأَقْبَلَ يَلْحَسُهُ بِلِسَانِهِ وَالدَّمُ يَسِيْلُ مِنْهُ وَهُوَ يَبْلَعُهُ وَ يَظُنُّهُ مِنَ المِبْرَدِ إِلىٰ أَنْ فَنِيَ لِسَانُهُ فَمَاتَ (مَغْزَاهُ) أَنَّ الْجَاهِلَ لَا يُفِيْقُ مِنْ جَهْلِهِ مَا دَامَ الطَّمَعُ غَالِبًا عَلَيْهِ.

حل لغات: قِطٌّ: بلا (نر)۔ حَدَّادٌ: لوہار۔ مِبْرَدٌ: ریتی۔ يَلْحَسُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب نگل رہا ہے، بَلَعَ (ف) بَلْعًا نگلنا (مادہ بلع، صحیح) ۔ فَنِيَ : ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ختم ہو گئی۔ فَنِيَ (س) يَفْنیٰ معدوم ہونا (مادہ فني، ناقص یائی)۔ لَا يُفِيْقُ: مضارع منفی معروف صیغہ واحد مذکر غائب ہوش میں نہیں آتا ہے (افعال) (مادہ فوق، اجوف واوی)۔

بلے کا واقعہ

(۷۷) ترجمہ:۔ ایک بلّا ایک مرتبہ کسی لوہار کی دکان میں داخل ہو گیا تو اس نے ریتی پائی اور اسے اپنی زبان سے چاٹنے لگا اس حال میں کہ خون زبان سے بہہ رہا تھا اور وہ گمان کر رہا تھا کہ ریتی سے بہہ رہا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان ختم ہو گئی اور مر گیا۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جاہل انسان اپنی جہالت سے ہوش میں نہیں آتا ہے جب تک لالچ اس پر غالب رہتا ہے۔

صَبِيٌّ وَعَقْرَبٌ

(۷۸)۔صَبِيٌّ مَرَّةً كَانَ يَصِيْدُ الْجَرَادَ. فَنَظَرَ عَقْرَبًا فَظَنَّهَا جَرَادَةً. فَمَدَّ يَدَهُ لِيَأْخُذَهَا ثُمَّ تَبَاعَدَ عَنْهَا. فَقَالَتْ لَهُ: لَوْ أَنَّكَ قَبَضْتَنِيْ بِيَدِكَ لَتَخَلَّيْتَ عَنْ صَيْدِ الْجَرَادِ (مَغْزَاهُ) أَنَّ سَبِيْلَ الإِنْسَانِ أَنْ يُمَيِّزَ بَيْنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. وَ يُدَبِّرَ لِكُلِّ شَيْءٍ تَدْبِيْرًا عَلىٰ حِدَتِهِ.

حل لغات: عَقْرَبٌ: بچھو(نرومادہ)اکثر مؤنث استعمال ہوتا ہے، جمع عَقَارِبُ ۔جَرَادٌ: ٹڈی، واحد جَرَادَةٌ۔ یَصِیْدُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب شکار کر رہا ہے، صَادَ (ض) صَیْدًا پرندہ وغیرہ کا شکار ہونا(مادہ صید، اجوف یائی)۔ مَدَّ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے پھیلایا، مَدَّ(ن)مَدًّا پھیلایا (مادہ مدد، مضاعف ثلاثی) ۔خَلِّيَ عَنْ: چھوڑنا(تفعیل)(مادہ خلي، ناقص یائی)۔

ایک بچہ اور بچھو کا واقعہ

(۷۸)۔ترجمہ:۔ ایک بچہ ایک مرتبہ ٹڈیوں کا شکار کر رہا تھا تو اس نے ایک بچھو دیکھا اور اسے ٹڈی گمان کیا پھر اسے پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ پھیلایا پھر اس بچھو سے دور ہو گیا تو بچھو نے اس سے کہا اگر تو مجھے اپنے ہاتھ سے پکڑے گا تو ٹڈیوں کا شکار کرنا چھوڑ دے گا۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسان کا راستہ یہ ہے کہ وہ اچھائی اور برائی کے درمیان تمیز کرے اور ان میں سے ہر ایک کے لیے علاحدہ تدبیر اختیار کرے۔

.اَلنُّمُوْسُ وَالدَّجَاجُ

(۷۹)۔بَلَغَ النُّمُوْسُ أَنَّ اَلدَّجَاجَ قَدْ مَرِضُوا .فَلَبِسُوا جُلُوْدَ طَوَاوِیْسَ وَأَتَوا لِیَزُوْرُوهُمْ .فقَالَ لَهُ :اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَیُّهَا الدَّجَاجُ کَیْفَ أَنْتُمْ وَکَیْفَ أَحْوَالُکُمْ:فَقَالُوا:إِنَّا بِخَیْرٍ یَوْمَ لَا نَرِيْ وُجُوْهَکُمْ (مَغْزِاهُ)أَنَّ کَثِیْرًا یُظْهِرُونَ اَلمَحَبَّةَ وَ یُبْطِنُوْنَ الْبَغْضَاءَ .

حل لغات: اَلنُّمُوْسُ: چھوٹی ٹانگوں اور لمبی دم والا بلی کے برابر ایک جانور جو سانپ اور چوہے وغیرہ کا شکار کرتا ہے جمع نُمُوْسٌ ۔لَبِسُوا: ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب انھوں نے پہن لی، لَبِسَ (س) لُبْسًا پہننا(مادہ لبس، صحیح)۔طَوَاوِیْسُ: مور، واحد اَلطَّاوُوسُ ۔یُبْطِنُوْنَ: مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب وہ پوشیدہ کرتے، چھپاتے ہیں (افعال) (مادہ بطن، صحیح)۔اَلْبَغْضَاءُ: سخت دشمنی۔

بلی نما جانوروں اور مرغیوں کا واقعہ

(۷۹)۔ترجمہ: بلی نما جانوروں کو یہ خبر ملی کہ مرغیاں بیمار ہوگئی ہیں انہوں نے موروں کی کچھ کھالیں پہنیں اور ان کی ملاقات کے لیے آئے تو انہوں نے مرغیوں سے کہا: تم پر سلامتی ہو اے مرغیوں! تم کیسی ہو اور تمھاری طبیعتیں کیسی ہیں؟ تو مرغیوں نے جواب دیا: بے شک ہم اس دن خیریت سے ہوں گے جب تمھارے چہرے نہیں دیکھیں گے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بہت سے لوگ محبت کا اظہار کرتے ہیں اور دشمنی چھپاتے ہیں۔

إِنْسَانٌ وَصَنَمٌ

(۸۰)۔إِنْسَانٌ كَانَ لَهُ صَنَمٌ فِيْ بَيْتِهٖ يَعْبُدُهُ وَ يَذْبَحُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ ذَبِيْحَةً حَتّٰى أَفْنَىَ عَلَيْهِ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَمْلِكُهُ .فَشَخَصَ لَهُ الصَّنَمُ أَخِيْرًا وَقَالَ لَهُ لَا تُفْنِ مَالَكَ عَلَيَّ ثُمَّ تَلُمْنِيْ عِنْدَ إِلٰهٍ آخَرَ (مَغْزَاهُ) يَنْبَغِيْ لِلإِنْسَانِ أَنْ لَا يُنْفِقَ مَالَهُ فِي الْخَطِيْئَةِ ثُمَّ يَحْتَجَّ أَنَّ اللهَ أَفْقَرَهُ .

حل لغات: صَنَمٌ: بت، جمع مکسر اَصْنَامٌ۔ذَبِيْحٌ: ذبح کیا ہوا، قربانی کے لائق جانور۔اَفْنىَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، معدوم کر دیا، ہلاک کر دیا (افعال) (مادہ فني، ناقص یائی)۔شَخَصَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسے دکھائی دیا (ف) (مادہ شخص، صحیح)۔تَلُمْنِيْ: فعل امر واحد مذکر حاضر تو مجھے ملامت کرے، لَامَ (ن) لَوْمًا ملامت کرنا (مادہ لوم، اجوف واوی)۔

انسان اور بت کا واقعہ

(۸۰)۔ترجمہ: کسی انسان کے گھر میں ایک بت تھا جس کی وہ عبادت کرتا تھا اور ہر دن اس کے لیے جانور ذبح کرتا تھا یہاں تک کہ اپنا تمام مال ختم کر دیا آخر کار ایک دن بت ظاہر ہوا اور بت نے اس سے کہا تو مجھ پر اپنا مال ختم مت کر پھر دوسرے معبود کے پاس مجھے ملامت کرے، خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسان کے مناسب یہ ہے کہ اپنا مال برائی میں خرچ نہ کرے پھر دعوی کرے کہ اللہ تعالی نے اسے فقیر کر دیا۔

إِنْسَانٌ وَالمَوْتُ

(۸۱)۔ إِنْسَانٌ مَرَّةً حَمَلَ جُرْزَةَ حَطَبٍ .فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ .فَلَمَّا أَعْيَا وَ ضَجِرَ مِنْ حَمْلِهَا رَمىٰ بِهَا عَنْ كَتْفِهٖ وَدَعَا عَلىٰ رُوْحِهٖ بِالمَوْتِ .فَشَخَصَ لَهُ المَوْتُ قَائِلًا :هَا أَنَا ذَا .لِمَ دَعَوْتَنِيْ .فَقَالَ لَهُ الإِنْسَانُ :دَعَوْتُكَ لِتُحَوِّلَ هٰذِهٖ جُرْزَةَ الْحَطَبِ عَلىٰ كَتْفِيْ (مَغزَاهُ)أَنَّ الْعَالَمَ بِأَسْرِهٖ يُحِبُّ الدُّنْيَا وَإِنَّمَا يَمَلُّ مِنَ الضُّعْفِ وَالشَّقَاءِ .(للقمان).

حل لغات: حَمَلَ:ماضی معروف صیغہ واحد مذکر اس نے اٹھایا، حَمَلَ (ض) حَمْلًا اٹھانا،(مادہ حمل،صحیح)۔اَلْجُرْزَةُ:گٹھا،بنڈل،جمع جُرَزٌ۔حَطَبٌ :لکڑی،جمع اَحْطَابٌ ۔اَعْيَا:ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب تھک گیا(افعال) (مادہ عیي، لفیف مقرون) ۔ضَجِرَ مِنْ:ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب تنگ آگیا پریشان ہوگیا، ضَجِرَ (س)ضَجْرًا پریشان ہونا(مادہ ضجر،صحیح)۔کَتْفٌ:کندھا،جمع اَکْتَافٌ ۔اَسْرٌ پورا ،مکمل ۔یَمَلُّ:مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ اکتاتا ہے، مَلَّ (ف)مَلَلًا اکتانا ۔(مادہ ملل،مضاعف ثلاثی)۔شَقَاءٌ:بدبختی،نامرادی۔

انسان اور موت کا واقعہ

(۸۱)۔ترجمہ:کسی انسان نے ایک مرتبہ لکڑیوں کا بنڈل اٹھایا تو لکڑیاں اس پر بھاری ہوگئیں ،جب وہ تھک گیا اور انھیں اٹھانے سے پریشان ہوگیا تو انھیں اپنے کندھے سے پھینک دیا اور اپنی موت کو بلایا تو موت اس کے سامنے یہ کہتے ہوئے ظاہر ہوئی ،جی میں حاضر ہوں تو نے مجھے کیوں بلایا ہے ؟تو انسان نے اس سے کہا میں نے تجھے اس لیے بلایا ہے تاکہ میرے کندھے پر لکڑیوں کے اس بنڈل کو رکھ دے۔خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سارا عالم دنیا سے محبت کرتا ہے کمزوری اور نامرادی سے اکتاتا ہے۔(لقمان)۔

قِطَّتَانِ وَقِرْدٌ

(۸۲)۔قِطَّتَانِ وَاخْتَطَفَتَا جُبْنَةً وَذَهَبَتَا بِهَا إِلىٰ الْقِرْدِ لِكَيْ يَقْسِمَهَا بَيْنَهُمَا .فَقَسَمَهَا إِلىٰ قِسْمَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ وَوَضَعَهُمَا فِيْ مِيْزَانِهٖ .فَرَجَحَ

الأَكْبَرُ .فَأَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِأَسْنَانِهِ وَهُوَ يُظْهِرُ أَنَّهُ يُرِيْدُ مُسَاوَاتَهُ بِالأَصْغَرِ .وَلٰكِنْ إِذْ كَانَ مَا أَخذَهُ مِنْهُ هُوَ أَكْثَرُ مِنَ اللَّازِمِ رَجَحَ الأَصْغَرُ .فَفَعَلَ بِهٰذَا مَا فَعَلَهُ بِذَاكَ ثُمَّ فَعَلَ بِذَاكَ مَا فَعَلَهُ بِهٰذَا حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ بَالْجُبْنَةِ .فَقَالَتْ لَهُ الْقِطَّتَانِ :نَحْنُ رَضِيْنَا بهٰذِهِ الْقِسْمَةِ فَأَعْطِنَا الْجُبْنَةَ .فَقَالَ إِذَا كُنْتُمَا أَنْتُمَا رَضِيْتُمَا فَإِنَّ الْعَدْلَ لَا يَرْضىَ .وَمَا زَالَ يَقْضَمُ الْقِسمَ الرَّجِحَ مِنْهُمَا كَذَالِكَ حَتىَّ اَتيَ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا .فَرَجَعَتِ الْقِطَّتَانِ بِحُزْنٍ وَخَيْبَةٍ وَهُمَا تَقُوْلَانِ :

وَمَا مِنْ يَدٍ إِلَّا يَدُ اللهِ فَوْقَهَا وَلَا ظَالِمٌ إِلَّا سَيُبْلٰى بِأَظْلَمَ .

حل لغات: قِطَّةٌ: بلی (مادہ)۔قِرْدٌ: بندر، جمع مکسر اَقْرَادٌ وَقُرُوْدٌ ۔اِخْطَتَفَتَا :ماضی معروف صیغہ تثنیہ مؤنث غائب ان دونوں نے اچک لیا (افتعال)(مادہ خطف، صحیح) ۔جُبْنَۃٌ: پنیر کا ٹکڑا۔مِیزَانٌ: ترازو، کانٹا، جمع مکسر مَوَازِیْنُ (مادہ وزن، مثال واوی) ۔ رَجَحَ :ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب غالب ہوگیا، رَجَحَ (ف) رُجُوْحًا غالب ہونا (مادہ رجح، صحیح)۔اَسْنَانٌ: دانت، واحد سِنٌّ۔تَقْضَمُ :مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ کترتا، کھاتا ہے، قَضِمَ (س، ض) قَضْمًا دانت کے اطراف سے کترنا، کھانا (مادہ قضم، صحیح)۔اَتیَ عَلٰی: ختم کرنا (ض) (مادہ اتی، مہموز فا، ناقص یائی)۔ خَیْبَۃٌ: ناکامی ، نامرادی۔یُبْلٰی :مضارع مجہول ، صیغہ واحد مذکر غائب وہ آزمایا جائے گا (افعال) (مادہ بلی ، ناقص یائی)۔

دو بلیوں اور بندر کا واقعہ

(۸۲)۔ترجمہ: دو بلیوں نے پنیر کا ایک ٹکڑا اچک لیا اور اسے لے کر بندر کے پاس گئیں تاکہ وہ اسے ان دونوں کے درمیان تقسیم کر دے تو اس نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان دونوں کو ایک ترازو میں رکھا تو بڑا ٹکڑا غالب ہوگیا تو اس کا کچھ حصہ وہ اپنے دانتوں میں لے کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بڑے والے حصے کی چھوٹے والے حصے سے برابری کرنا چاہتا ہے ، لیکن جب وہ زیادہ والے ٹکڑے سے کچھ لیتا تو چھوٹا والا ٹکڑا غالب آجاتا تو اُس نے اِس کے ساتھ وہ کیا جو اُس کے ساتھ کیا تھا پھر اُس کے ساتھ وہ کیا جو اِس کے ساتھ کیا تھا یہاں تک کہ پنیر کا

ٹکڑا ختم ہونے لگا، تو دونوں بلیوں نے اس سے کہا ہم اس تقسیم سے راضی ہیں تو ہمیں پنیر کا ٹکڑا دیدے، اس نے کہا جب تم دونوں راضی ہو لیکن انصاف کرنے والا راضی نہیں ہوتا ہے ،اور وہ اسی طرح ان میں سے غالب ٹکڑے کو دانتوں سے کترتا رہایہاں تک کہ دونوں کو ختم کر دیا تو دونوں بلیاں رنج و غم اور نامرادی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئیں۔

کوئی ہاتھ نہیں ہے مگر اس کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے۔اور کوئی ظالم نہیں ہے مگر وہ اس سے بڑے ظالم سے آزمایا جائے گا۔

صَائِدٌ وَعُصْفُوْرٌ

(۸۳)۔كَانَ صَائِدٌ يَصِيْدُ الْعَصَافِيْرَ فِيْ يَوْمٍ بَارِدٍ .فَكَانَ يَذْبَحُهَا وَالدُّمُوْعُ تَسِيْلُ .فَقَالَ عُصْفُوْرٌ لِصَاحِبِهٖ :لَا بَأسَ عَلَيْكَ مِنَ الرَّجُلِ أَمَا تَرَاهُ يَبْكِيْ .فَقَالَ لَهُ الآخَرُ : لا تَنْظُرْ إِلىٰ دُمُوْعِهٖ بَلْ إِلىٰ مَا تَصْنَعُ يَدَاهُ .(للشریشی)

شکاری اور چڑیا کا واقعہ

(۸۳)۔ترجمہ: ایک شکاری سردی کے دنوں میں چڑیوں کا شکار کرتا تھا وہ انھیں ذبح کر رہا تھا اور آنسوں بہہ رہے تھے تو ایک چڑیا نے اپنی ساتھی چڑیا سے کہا آدمی سے تمہیں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے، کیا تم نہیں دیکھتی ہو کہ وہ رو رہا ہے تو دوسری والی نے اس سے کہا: اس کے آنسوؤں کو مت دیکھ بلکہ وہ دیکھ جو اس کے ہاتھ کر رہے ہیں۔

أَسْوَدُ

(۸۴)۔أَسْوَدُ فِيْ فَصْلِ الشِّتَاءِ أَقْبَلَ يَأخُذُ الثَّلْجَ وَ يَفْرُكُ بِهٖ بَدَنَهُ فَقِيْلَ لَهُ :لِمَاذَا ذٰلِكَ :فَقَالَ :لَعَلِّيْ أَبْيَضُ :فَقَالَ لَهُ حَكِيْمٌ :يَا هٰذَا لَا تُتْعِبْ نَفْسَكَ فَرُبَّمَا أَسْوَدَّ الثَّلْجُ مِنْ جِسْمِكَ وَهُوَ بَاقٍ عَلىٰ حَالِهٖ (مَعْنَاهُ)أَنَّ الشِّرِيْرَ يَقْدِرُ أَنْ يُفْسِدَ الْخَيْرَ وَ قَلِيلًا مَا يُصْلِحُهُ الْخَيْرُ .(للقمان)

حل لغات: ثَلْجٌ: برف، جمع مکسر ثُلُوْجٌ۔ یَفْرُكُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب رگڑتا اور ملتا ہے، فَرَكَ (ن) فَرْ کًا رگڑنا، ملنا، (مادہ فرک، صحیح)۔ شِرِّيْرٌ: شرارتی، فسادی۔

کالے شخص کا واقعہ

(۸۴)۔ ترجمہ: ایک کالا شخص سردی کے موسم میں برف لیتا اور اس سے اپنا بدن رگڑتا تو اس سے کہا گیا وہ ایسا کیوں کرتا ہے تو اس نے کہا: شاید کہ میں گورا ہو جاؤں، تو ایک عقل مند نے اس سے کہا: اے شخص! اپنے آپ کو مت تھکا ہو سکتا ہے کہ برف تیرے جسم سے کالا ہو جائے اور وہ کالا ہی رہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ شرارتی انسان اچھائی کو خراب کر سکتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے کہ اچھائی اسے درست کر دے۔ (لقمان)

ثَعْلَبٌ وَ طَبْلٌ

وَهُوَ مَثَلٌ مَنْ يَسْتَكْبِرُ الشَّيْءَ حَتَّى يُجَرِّبَهُ فَيَسْتَصْغِرُهُ

(۸۵)۔ زَعَمُوا أَنَّ ثَعْلَبًا أَتَى أَجْمَةً فِيْهَا طَبْلٌ مُعَلَّقٌ عَلَى شَجَرَةٍ . وَكُلَّمَا هَبَّتِ الرِّيْحُ عَلَى قُضْبَانِ الشَّجَرَةِ حَرَّكَتْهَا فَضَرَبَتِ الطَّبْلَ فَسُمِعَ لَهُ صَوْتٌ عَظِيْمٌ . فَتَوَجَّهَ الثَّعْلَبُ نَحْوَهُ لِمَا سَمِعَ مِنْ عَظِيْمِ صَوْتِهِ . فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيهِ وَجَدَهُ ضَخْمًا فَأَيْقَنَ فِيْ نَفْسِهِ بِكَثْرَةِ الشَّحْمِ وَاللَّحْمِ فَعَالَجَهُ حَتَّى شَقَّهُ . فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ لَا شَيْءَ فِيْهِ قَالَ: لَا أَدْرِيْ لَعَلَّ أَفْشَلَ الأَشْيَاءِ أَجْهَرُهَا صَوْتًا وَأَعْظَمُهَا جُثَّةً .

حل لغات: طَبْلٌ: ڈھول، جمع مکسر اَطْبَالٌ وَ طُبُوْلٌ۔ يَسْتَصْغِرُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب چھوٹا سمجھتا ہے (استفعال، مادہ صغر، صحیح) يَسْتَكْبِرُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب بڑا سمجھتا ہے (استفعال) (مادہ کبر، صحیح)۔ اَجَمَةٌ: گنجان درخت، جھاڑی، جمع مکسر اَجَمٌ وَ اُجُمٌ۔ ضَخْمٌ: زبردست، بھاری بھرکم۔ قُضْبَانٌ: کٹی ہوئی شاخیں، واحد قَضِيْبٌ۔ اَيْقَنَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب یقین کر لیا (افعال) (مادہ یقن، مثال یائی)۔ شَحْمٌ: چربی، چکنائی، جمع شُحُوْمٌ۔ عَالَجَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب انجام دیا، کام پر لگا۔ (مفاعلت) (مادہ علج، صحیح)۔ شَقَّ: ماضی معروف صیغہ

واحد مذکر غائب اس نے پھاڑ دیا، شَقَّ (ن) شَقًّا چیرنا، پھاڑنا (مادہ شقق، مضاعف ثلاثی) ۔اَلأَجْوَفُ : خالی، کشادہ جوف والا۔ جُثَّۃٌ: جسم، مردہ جسم، جمع جُثَثٌ۔

لومڑی اور ڈھول کا واقعہ

ترجمہ: اور یہ مثال ہے اس شخص کی جو کسی چیز کو بڑا سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اسے تجربہ ہوجاتا ہے تو اسے چھوٹا سمجھتا ہے۔

(۸۵)۔لوگوں نے کہا ہے کہ ایک لومڑی ایک ایسی گنجان جھاڑی میں آئی جس میں ایک درخت پر ڈھول لٹکا ہوا تھا اور درخت کی شاخوں پر جب ہوا چلتی تو اسے ہلاتی اور ڈھول پر مارتی تو اس سے ایک بڑی آواز سنائی دیتی تو لومڑی ایک عظیم آواز سن کر اس کی جانب متوجہ ہوئی جب اس کے پاس پہنچی تو اسے زبردست پایا تو اس نے اپنے دل میں اسے زیادہ چربی اور گوشت والا یقین کر لیا اور اسے انجام دیدیا یہاں تک کہ اسے پھاڑ دیا جب اس نے اسے کھوکھلا دیکھا جس میں کوئی چیز نہیں تھی تو کہا میں نہیں جانتی تھی کبھی بے کار چیزیں بلند آواز اور بڑے جسم والی ہوتی ہیں۔

أَسَدٌ وَثَعْلَبٌ وَذِئْبٌ

وَهُوَ مَثَلُ مَنْ اتَّعَظَ بِغَيْرِهٖ وَاعْتَبَرَ بِهٖ

(۸۶)۔أَسَدٌ وَثَعْلَبٌ وَذِئْبٌ إِصْطَحَبُوا فَخَرَجُوا يَتَصَيَّدُوْنَ . فَصَادُوا حِمَارًا وَأَرْنَبًا وَظَبْيًا .فَقَالَ الأَسَدُ لِلذِئْبِ :أَقْسِمْ بَيْنَنَا .فَقَالَ اَلأَمْرُ بَيِّنٌ .اَلْحِمَارُ لِلأَسَدِ وَالأَرْنَبُ لِلثَّعْلَبِ وَالظَّبْيُ لِيْ .فَخَبَطَهُ الأَسَدُ فَأَطَاحَ رَأسَهٗ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الثَّعْلَبِ وَقَالَ :مَاكَانَ أَجْهَلَ صَاحِبَكَ بِالْقِسْمَةِ هَاتِ أَنْتِ :فَقَالَ :يَا أَبَا الْحَارِثِ اَلأَمْرُ وَاضِحٌ .اَلْحِمَارُ لِغَدَائِكَ وَالظَّبْيُ لِعَشَائِكَ وَتَخَلَّلْ بِالأَرْنَبِ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ .فَقَالَ لَهُ الأَسَدُ :مَا أَقْضَاكَ .مَنْ عَلَّمَكَ هٰذَا الْفِقْهَ .فَقَالَ .

رَأسُ الذِّئبِ الطَّائِرُ مِنْ جُثَّتِهِ مَثَلُ فَارَةُ الْبَيْتِ وَفَارَةِ الصَّحْرَاءِ .
(للقليوبی)

حل لغات: ذِئْبٌ: بھیڑیا، جمع مکسر ذِئَابٌ۔ اِتَّعَظَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب نصیحت قبول کی، (افتعال) (مادہ وعظ، مثال واوی)۔ اِعْتَبَرَ بِہٖ: نصیحت حاصل کرنا (افتعال) (مادہ عبر، صحیح)۔ اِصْطَحَبُوا: ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب ایک دوسرے کے ساتھ ہوئے (افتعال) (مادہ صحب، صحیح)۔ اَرْنَبٌ: خرگوش، جمع اَرَانِبُ ۔ ظَبْيٌ: ہرن، جمع مکسر ظِبَاءٌ۔ خَبَطَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زور سے مارا، خَبَطَ (ض) خَبْطًا زور سے مارنا (مادہ خبط، صحیح)۔ اَطَاحَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب کاٹ دیا (افعال) (مادہ طوح ،اجوف واوی)۔ غَدَاءٌ: دوپہر کا کھانا ۔جمع اَغْدِيَةٌ ۔ عَشَاءٌ: شام کا کھانا۔ تَخَلَّلْ: فعل امر واحد مذکر حاضر تو سرکہ بنا (تفعل) (مادہ خلل، مضاعف ثلاثی)۔

شیر لومڑی اور بھیڑیے کا واقعہ

ترجمہ:۔ اور یہ مثال ہے اس کی جو دوسرے سے نصیحت قبول کرے اور اس سے نصیحت حاصل کرے۔

(۸۶)۔ ایک شیر، لومڑی اور بھیڑیا ساتھی ہوگئے تو وہ سب شکار کرنے نکلے تو انہوں نے گدھے ، خرگوش اور ہرن کا شکار کیا تو شیر نے بھیڑیے سے کہا: ہمارے درمیان تقسیم کردو۔ اس نے کہا معاملہ واضح ہے گدھا شیر کے لیے، خرگوش لومڑی کے لیے اور ہرن میرے لیے ہے۔ تو شیر نے اسے زور سے مارا اور اس کا سر کاٹ دیا پھر لومڑی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا تیرا ساتھی تقسیم کے بارے میں کتنا جاہل تھا تو فیصلہ کر، تو لومڑی نے کہا: اے ابوالحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) معاملہ ظاہر ہے ، گدھا تمھارے دوپہر کے کھانے کے لیے ، ہرن شام کے کھانے کے لیے اور ان کے درمیان وقت کے لیے خرگوش کا سرکہ بنالیں، تو شیر نے اس

سے کہا تونے کتنا اچھا فیصلہ کیا ہے۔کس نے تمہیں یہ حکمت سکھائی ؟تو اس نے کہا بھیڑیے کے سر کا اس کے جسم سے جدا ہونا(اس نے مجھے یہ حکمت سکھائی ہے) ۔(قلیوبی)۔

(٨٧)۔ قِيْلَ إِنَّ فَارَةَ الْبُيُوْتِ رَأَتْ فَارَةَ الصَّحْرَاءِ فِيْ شِدَّةٍ وَمِحْنَةٍ فَقَالَتْ لَهَا :مَا تَصْنَعِيْنَ هٰهُنَا اذْهِبِي مَعِي إِلىَ الْبُيُوْتِ الَّتِيْ فِيْهَا أَنْوَاع النَّعِيْمِ وَالْخِصْبِ فَذَهَبَتْ مَعَهَا .وَإِذَا صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِيْ كَانَتْ تَسْكُنُهُ قَدْ هَيَّأَ لَهَا الَرَّصَدَ لَبِنَةً تَحْتَهَا شَحْمَةٌ .فَاقْتَحَمَتْ لِتَأْخُذَ الشَّحْمَةَ فَوَقَعَتْ عَلَيْهَا اللَّبِنَةُ فَحَطَّمَتْهَا .فَهَرَبَتِ الْفَارَةُ البَرِيَّةُ وَهَزَّتْ رَأَسَهَا مُتَعَجِّبَةً وَقَالَتْ :أَرَي نِعْمَةً كَثِيْرَةً وَبَلَاءً شَدِيْدًا .إِنَّ الْعَافِيَةَ وَالْفَقْرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ غِنيً يَكُوْنُ فِيْهِ الْمَوْتُ .ثُمَّ فَرَّتْ إِلىَ الْبَرِيَّةِ .(للابشيهى)

حل لغات: مِحْنَةٌ:آزمائش، سختی ،جمع مکسر مِحَنٌ۔ خِصْبٌ:خوشحالی، شادابی ۔هَيَّاءَ:ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے تیار کی تھی(تفعیل)(مادہ هیاء، اجوف یائی ، مہموز لام)۔رَصَدٌ:نگرانی، تاک ۔لَبِنَةٌ:کچی اینٹ ۔شَحْمَةٌ:چربی کا ٹکڑا ۔ اِقْتَحَمَتْ:ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب وہ گھس گئی(افتعال) (مادہ قحم، صحیح) ۔حَطَّمَتْ:ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اس نے توڑ دیا، ریزہ ریزہ کر دیا(تفعیل)(مادہ حطم، صحیح)۔

گھریلو چوہیا اور جنگلی چوہیا کا واقعہ

(٨٧)۔ترجمہ۔ کہا گیا ہے کہ گھروں کی چوہیا نے جنگل کی چوہیا کو سختی اور آزمائش میں دیکھا تو اس سے کہا تم یہاں کیا کر رہی ہو میرے ساتھ ان گھروں میں چلو جن میں قسم قسم کی نعمتیں اور خوش حالی ہے تو وہ اس کے ساتھ گئی اور جب وہ پہنچی تو اس گھر کے مالک نے جس میں وہ رہتی تھی اس کے لیے کچی اینٹ کی ایک تاک تیار کی جس کے نیچے چربی کا ٹکڑا تھا تو وہ چوہیا چربی کا ٹکڑا لینے کے لیے اس میں داخل ہوئی تو اینٹ اس پر گر گئی اور اسے زخمی کر دیا تو جنگلی چوہیا بھاگی اور اپنا سر تعجب سے ہلایا اور بولی میں بہت سی نعمتیں اور سخت مصیبت دیکھتی ہوں بے شک آرام اور تنگ دستی میرے نزدیک اس مالداری سے بہتر ہے جس میں موت ہوتی ہو پھر وہ جنگل کی طرف بھاگ گئی ۔(ابشیہی)۔

خُنْفُسَةٌ وَنَحْلَةٌ

(٨٨)۔خُنْفُسَةٌ قَالَتْ مَرَّةً لِنَحْلَةٍ :لَوْ أَخَذْتَنِيْ مَعَكِ لَعَسَّلْتُ مِثْلَكِ وَأَكْثَرَ .فَأَجَابَتْهَا النَّحْلَةُ إِلىٰ ذٰلِكَ .فَلَمَّا لَمْ تَقْدِرْ عَلىٰ وَفَاءِ مَا قَالَتْ ضَرَبَتْهَا النَّحْلَةُ بِحُمَتِهَا .وَفِيْمَا هِيَ تَمُوْتُ قَالَتْ فِيْ نَفْسِهَا :لَقَدِ اسْتَوْجَبْتُ مَا نَالَنِيْ مِنَ السُّوْءِ .فَإِنِّيْ لَا أُحْسِنُ الزِّفْتَ فَكَيْفَ الْعَسَلَ (مَغْزَاهُ)أَنَّ أُنَاسًا كَثِيْرِيْنَ يَدَّعُوْنَ مَالَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ فَتَنْفَضِحُ عَاقِبَتُهُمْ . (للقمان)

حل لغات:اَلْخُنْفُسَةُ:گبریلا،جمع تکسیر خَنَافِس۔نَحْلَةٌ:شہد کی مکھی ،جمع نَحْلٌ۔عَسَّلْتُ:ماضی معروف صیغہ واحد متکلّم میں نے شہد بنایا(تفعیل)(مادہ عسل، صحیح) ۔حُمَةٌ:زہر،ڈنک،جمع مکسر حُمَاتٌ۔اَلزِّفْتُ:تارکول۔

گبریلا اور شہد کی مکھی کا واقعہ

(٨٨)۔ترجمہ:گبریلا نے کسی شہد کی مکھی سے کہا اگر تو مجھے اپنے ساتھ رکھ لے تو میں تیری طرح اور زیادہ شہد دوں گا تو شہد کی مکھی نے اس کی بات کو قبول کر لیا جب وہ اپنی کہی ہوئی بات پوری نہ کر سکا تو مکھی نے اپنا ڈنک مارا(ڈنگ)مارتے ہی وہ مرنے لگتا ہے تو اپنے دل میں کہتا ہے یقیناً میں مستحق ہوں اس تکلیف کا جو مجھے پہنچی ہے کیوں کہ جب میں تارکول اچھا نہیں کر سکتا تو شہد کیسے کروں گا۔خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بہت سے لوگ نامناسب دعوے کرتے ہیں پھر ان کا انجام رسوائی ہوتا ہے۔(لقمان)۔

مَثَلُ الْخِنْزِيْرِ وَالْأَتَانِ

(٨٩)۔كَانَ عِنْدَ رُوْمِيٍّ خِنْزِيْرٌ فَرَبَطَهُ إِلىٰ أُسْطُوَانَةٍ وَوَضَعَ الْعَلَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيُسَمِّنَهُ .وَكَانَ بِجَنْبِهٖ أَتَانٌ لَهَا جَحْشٌ .وَكَانَ ذٰلِكَ الْجَحْشُ يَلْتَقِطُ مِنَ الْعَلَفِ مَا يَتَنَاثَرُ فَقَالَ لِأُمِّهٖ :يَا أُمَّاهُ مَا أَطْيَبَ هٰذَا الْعَلَفَ لَوْ دَامَ .فَقَالَتْ لَهُ :يَا بُنَيَّ لَا تَقْرَبْهُ فَإِنَّ وَرَاءَهُ الطَّامَةَ الْكُبْرىٰ .فَلَمَّا أَرَادَ الرُّوْمِيُّ أَنْ يَذْبَحَ الْخِنْزِيْرَوَوَضَعَ السِّكِّيْنَ عَلىٰ حَلْقِهٖ جَعَلَ يَضْطَرِبُ وَ يَنْفَخُ .فَهَرَبَ الْجَحْشُ وَأَتَي إِلىٰ أُمِّهٖ وَأَخْرَجَ لَهَا أَسْنَانَهُ وَقَالَ: وَيْحَكِ يَا أُمَّاهُ اُنْظُرِيْ هَلْ

بَقِيَ فِيْ خِلَالِ أَسْنَانِيْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْعَلَفِ فَاقْلَعِيْهِ .فَمَا أَحْسَنَ الْقَنَعَ مَعَ السَّلَامَةِ .(للابشیهی)

حل لغات: خِنْزِيْرٌ:سور،جمع خَنَازِيْرُ۔أَتَانٌ:گدھی۔رَبَط:ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے باندھ دیا ،رَبَطَ(ن)رَبْطًا باندھنا ،(مادہ ربط ،صحیح) ۔ عَلَفٌ :گھاس،چارہ،جمع مکسر عِلَافٌ۔یُسَمِّنُ:مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ موٹا کرے (تفعیل)(مادہ سمن،صحیح)۔اُسْطُوانَةٌ:ستون،کھمبا،جمع تکسیر اَسَاطِیْنُ ۔ جَحْشٌ :گدھے کا بچہ ،جمع تکسیر جِحَاشٌ ،(مادہ جحش،صحیح)۔یَلْتَقِطُ:مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب زمین سے اٹھاتا ہے (افتعال)(مادہ لقط،صحیح)۔یَتَنَاثَرُ:مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ بکھیرتا ہے(تفاعل)(مادہ نثر،صحیح)۔اَلطَّامَّةُ الْکُبْریٰ : عام بڑی مصیبت ۔ یَضْطَرِبُ:مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب جوش میں آتا ہے بے چین ہوتا ہے (افتعال)(مادہ ضرب،صحیح)۔یَنْفَحُ:مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ کھر مارتا ہے،مراد اچھلتا ہے(ف)(مادہ نفح،صحیح) ۔خِلَالٌ: درمیان، دوران ۔ اِقْلَعِي:فعل امر واحد مؤنث حاضر تو اکھاڑ،قَلَعَ(ف)قَلْعًا جڑ سے اکھاڑنا،(مادہ قلع، صحیح)۔

سور اور گدھی کا واقعہ

(۸۹)ترجمہ: کسی رومی آدمی کے پاس ایک سور تھا تو اس نے اسے ایک ستون سے باندھ دیا اور گھاس اس کے سامنے رکھ دی تاکہ وہ اسے موٹا کردے اور اس کے برابر میں ایک گدھی تھی جس کا ایک بچہ تھا وہ بچہ بکھری ہوئی گھاس کو اٹھالیتا تھا ،تو اس نے اپنی ماں سے کہا: اے میری ماں یہ گھاس کیا ہی اچھی ہے اگر ہمیشہ رہے تو اس کی ماں نے اس سے کہا اس سے قریب نہ ہو کیوں کہ اس کے پیچھے ایک عام بڑی مصیبت ہے ،جب رومی شخص نے سور کو ذبح کرنا چاہا اور چھری اس کے حلق پر رکھ دی تو سور بے چین ہونے لگا اور پیر مارتا تھا، تو اونٹنی کا بچہ بھاگا اور اپنی ماں کے پاس آیا اور اس کے سامنے اپنے دانتوں کو نکالا اور کہا تیرے اوپر رحم ہو اے

میری ماں! تو دیکھ اگر میرے دانتوں میں اس گھاس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو اسے نکال دے ،سلامتی کے ساتھ قناعت کرنا کیا ہی اچھا ہے۔(ابشیھی)

وَشُوْحَةٌ كَلْبٌ

(٩٠)۔كَلْبٌ مَرَّةً خَطِفَ بِضْعَةَ لَحْمٍ مِنَ المَسْلَخِ وَنَزَلَ يَخُوْضُ فِي النَّهرِ فَنَظَرَ ظِلَّهَا فِي الْمَاءِ وَإِذَا هِيَ أَكْبَرُ مِنَ الَّتِيْ مَعَهُ فَرَمِيَ الَّتِيْ مَعَهُ فَانْحَدَرَتْ شُوْحَةٌ فَأَخَذَتْهَا .وَجَعَلَ الْكَلْبُ يَجْرِيْ فِيْ طَلَبِ الْكَبِيْرَةِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا .فَرَجَعَ فِيْ طَلَبِ الَّتِيْ كَانَتْ مَعَهُ فَلَمْ يُصِبْهَا .فَقَالَ :وَيْحِيْ أَنَا الَّذِيْ أَلْقَيْتُ نَفْسِيْ فِي الْغُرُوْرِ .لِأَنِّيْ ضَيَّعْتُ مَا كَانَ تَحْتَ يَدِيْ . وَسَعَيْتُ فِيْ طَلَبِ مَا لَيْسَ هُوَ تَحت يَدِيْ وَلَا يَصْلُحُ لِيْ (مَغْزَاهُ)لَا يَنْبَغِيْ لِلإِنْسَانِ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا قَلِيْلًا مَوْجُوْدًا وَ يَطْلُبَ شَيْئًا كَثِيْرًا مَفْقُوْدًا .

حل لغات: شُوْحَةٌ: چیل، جمع شُوْحٌ ۔بِضْعَةٌ: گوشت کا ٹکڑا، جمع بِضَعٌ ۔مَسْلَخٌ: مذبح، کھال اتارنے کی جگہ۔ يَخُوْضُ الْمَاءَ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ پانی میں داخل ہوتا ہے ،خَاضَ الْمَاءَ(ن)خَوْضًا پانی میں داخل ہونا،(مادہ خوض، اجوف واوی)۔ظِلٌّ: سایہ، جمع اَظْلَالٌ ۔اِنْحَدَرَتْ: ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب وہ نیچے اتری(افتعال)(مادہ حدر، صحیح)۔لَمْ يُصِبْ: نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب اس نے نہیں پایا،(افعال)(مادہ صوب، اجوف واوی)۔غُرُوْرٌ: دھوکہ، تکبر۔

کتے اور چیل کا واقعہ

(٩٠)۔ترجمہ: ایک مرتبہ کسی کتے نے کھال سے گوشت کا ایک ٹکڑا اچک لیا اور دریا میں گھس کر اترا تو گوشت کے ٹکڑے کا سایہ پانی میں دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ ٹکڑا اس کے پاس والے ٹکڑے سے بڑا ہے تو اپنے پاس کے ٹکڑے کو پھینک دیا، ایک چیل اتری اور اس ٹکڑے کو لے گئی اور کتا بڑے ٹکڑے کی طلب میں دوڑنے لگا اور کچھ بھی نہیں پایا پھر اپنے پاس والے ٹکڑے کی طلب میں لوٹ آیا پھر اسے بھی نہیں پایا تو بولا: میری ہلاکت، میں وہ ہوں جس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا اس لیے کہ میں نے اس چیز کو ضائع کر دیا جو میرے قبضے میں تھی اور میں

نے ایسی چیز کی طلب میں کوشش کی جو میرے قبضے میں نہیں تھی اور میرے لیے ٹھیک بھی نہیں ہوتی ہے۔اس کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ تھوڑی سی موجود چیز کو چھوڑ دے اور غیر موجود زیادہ چیز کو طلب کرے۔

ثَعَالِبُ وَ أَرَانِبُ

(۹۱)۔اَلنُّسُوْرُ مَرَّةً وَقَعَتْ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الأَرَانِبِ حَرْبٌ .فَمَضَتِ الأَرَانِبُ إِلَى الثَّعَالِبِ يَسُوْمُوْنَ مِنْهُمْ الْحِلْفَ وَالمُعَاضَدَةَ عَلَى النُّسُوْرِ .فَقَالُوا لَهُمْ .لَوْلَا عَرَفْنَاكُمْ وَنَعْلَمُ لِمَنْ تُحَارِبُوْنَ لَفَعَلْنَا ذٰلِكَ (مَعْنَاهُ)أَنَّ سَبِيْلَ الإِنْسَانِ أَلَّا يُحَارِبَ مَنْ هُوَ أَشَدُّ بَأْسًا مِنْهُ .

حل لغات: اَرْنَبٌ:خرگوش،جمع مکسر اَرَانِبُ۔اَلنُّسُوْرُ:گدھ،واحد نَسْرٌ۔ يَسُوْمُوْنَ:مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب وہ سودا کرتے تھے،سَامَ (ن) سَوْمًا الْبَضائَعُ سودا کرنا(مادہ سوم،اجوف واوی)۔اَلْحِلْفُ:عہد و پیمان، دوستی، جمع اَحْلَافٌ ۔اَلمُعَاضَدَةُ:مدد کرنا(مفاعلۃ)۔بَأْسٌ :طاقت، بہادری،قوت۔

لومڑیوں اور خرگوشوں کا واقعہ

(۹۱)۔ترجمہ: ایک مرتبہ گِدھوں اور خرگوشوں کے درمیان لڑائی ہوگئی تو خرگوش ان لومڑیوں کے پاس گئے وہ ان سے عہد وپیمان کرتے ہیں اور گِدھوں پر مدد طلب کرتے ہیں، تو لومڑیوں نے ان سے کہا: اگر ہم تمھیں پہچانتے اور جانتے کہ تم کس سے لڑ رہے ہو تو ہم بھی ضرور ایسا کرتے۔اس کا معنی یہ ہے کہ انسان کا راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ طاقت وقوت والے سے جنگ نہ کرے۔

غَزَالٌ وَثَعْلَبٌ

(۹۲)۔غَزَالٌ مَرَّةً عَطِشَ فَجَاءَ إِلٰى عَيْنِ مَاءٍ يَشْرَبُ وَكَانَ المَاءُ فِيْ جُبٍّ عَمِيْقٍ .ثُمَّ إِنَّهُ لَمَّا حَاوَلَ الطُّلُوْعَ لَمْ يَقْدِرْ فَنَظَرَهُ الثَّعْلَبُ فَقَالَ لَهُ :يَا أَخِيْ أَسَأْتَ فِيْ فِعْلِكَ إِذْ لَمْ تُمَيِّزْ طُلُوْعَكَ قَبْلَ نُزُوْلِكَ .

حل لغات: عَطِشَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ پیاسا ہوا (س) (مادہ عطش، صحیح)۔ عَيْنٌ: چشمۂ آب، ذات، حصہ، جمع عُيُوْنٌ۔ جُبٌّ: گہرا کنواں، جمع مکسر اَجْبَابٌ۔ عَمِيْقٌ: گہرا، جمع عُمُقٌ۔ حَاوَلَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے کوشش کی (مفاعلت) (مادہ حول، اجوف واوی)۔ اَلطُّلُوْعُ: مصدر، نکلنا (ن) (مادہ طلع، صحیح)۔

ہرن اور لومڑی کا واقعہ

(۹۲)۔ ترجمہ: ایک مرتبہ کوئی ہرن پیاسہ ہو گیا تو وہ پانی پینے کے لیے پانی کے چشمہ کے قریب آیا اور پانی گہرے کنوئیں میں تھا پھر جب اس نے نکلنے کی کوشش کی تو نہ نکل سکا، لومڑی نے اسے دیکھا تو اس سے کہا: اے میرے بھائی! تو نے خود کا کام برا کیا کہ جب تو نے اترنے سے پہلے نکلنے کو نہ سمجھا۔

وَثَوْرٌ أَسَدٌ

(۹۳)۔ أَسَدٌ مَرَّةً أَرَادَ أَنْ يَفْتَرِسَ ثَوْرًا فَلَمْ يَجْسُرْ عَلَيْهِ لِشِدَّتِهِ .فَمَضىٰ إِلَيْهِ مُتَمَلِّقًا قَائِلًا : قَدْ ذَبَحْتُ خَرُوْفًا سَمِيْنًا وَاَشْتَهِيْ أَنْ تَأْكُلَ عِنْدِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ مِنْهُ .فَأَجَابَ الثَّوْرُ إِلىٰ ذٰلِكَ .فَلَمَّا وَصَلَ إِلَى الْعَرِيْنِ وَنَظَرَهُ فَإِذَا الأَسَدُ قَدْ أَعَدَّ حَطَبًا كَثِيْرًا وَخَلَا قِيْنَ كِبَارًا فَوَلّيَ هَارِبًا .فَقَالَ لَهُ الأَسَدُ :مَا لَكَ وَلَّيْتَ بَعْدَ مَجِيْئِكَ إِلىٰ هُنَا .فَقَالَ الثَّوْرُ :لِأَنِّيْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا الِاسْتِعْدَادَ لِمَا هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الْخَرُوْفِ (مَعْنَاهُ)أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ أَنْ لَا يُصَدِّقَ عَدُوَّهُ (للقمان).

حل لغات: اَسَدٌ: شیر، جمع مکسر اُسُوْدٌ۔ يَفْتَرِسُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ شکار کرتا ہے (افتعال) (مادہ فرس، صحیح)۔ ثَوْرٌ: بیل، جمع ثِيْرَانٌ۔ لَمْ يَجْسُرْ: نفی جحد بلم صیغہ واحد مذکر غائب اس نے ہمت نہیں کی جَسَرَ (ن) جَسَارَةً اقدام کرنا، ہمت کرنا (مادہ جسر، صحیح)۔ مُتَمَلِّقًا: چاپلوسی کرنا (تفعل) (مادہ ملق، صحیح)۔ خَرُوْفٌ: دنبہ، مینڈھا، بکری کا بچہ، جمع خِرْفَانٌ۔ عَرِيْنٌ: شیر کا ٹھکانہ، جمع عُرُنٌ۔ اَعَدَّ: ماضی معروف صیغہ واحد

مذکر غائب اس نے تیار کی ہے(افعال)(مادہ عدد،مضاعف ثلاثی) ۔ خَلاَقِیْنَ :بڑی دیگ،واحد خِلْقِیْنَ۔

بیل اور شیر کا واقعہ

(۹۳)۔ترجمہ: ایک مرتبہ کسی شیر نے ایک بیل کا شکار کرنا چاہا،لیکن اس کی طاقت کی وجہ سے اس کی ہمت نہ کر سکا تو اس کے پاس گیا اور چاپلوسی کرتے ہوئے کہا:آج میں نے ایک موٹا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری خواہش ہے کہ تم اسے اس رات میرے پاس کھاؤ،تو بیل نے اس کی بات کو قبول کیا،جب (شیر کے) ٹھکانہ پر پہنچا اور اسے دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ شیر نے بہت سی لکڑیاں اور بڑی دیگیں تیار کر رکھی ہیں،تو وہ بھاگتے ہوئے واپس ہوا،تو شیر نے اس سے کہا تم یہاں آنے کے بعد واپس کیوں جا رہے ہو؟تو بیل نے کہا:اس لیے کہ میں نے جان لیا کہ یہ تیاری بکری کے بچہ سے بڑے جانور کے لیے ہے۔اس کا معنی یہ ہے کہ عقل مند کے لیے مناسب یہ ہے کہ اپنے دشمن کی تصدیق نہ کرے۔

كَلْبَانِ

(۹۴)۔كَلْبٌ مَرَّةً كَانَ فِيْ دَارِ أَصْحَابِهٖ دَعْوَةٌ .فَخَرَجَ إِلَى السُّوْقِ فَلِقِيَ كَلْبًا آخَرَ .فَقَالَ لَهٗ إِعْلَمْ أَنَّ عِنْدَنَا اَليَوْمَ دَعْوَةً .فَاَمْضِ بِنَا لِنَقْصُفَ الْيَوْمَ جَمِيْعًا.فَمَضىَ مَعَهٗ.فَدَخَلَ بِهٖ إِلَى المَطْبَخِ.فَلَمَّا نَظَرَهٗ الْخُدَّامُ قَبَضَ أَحَدُهُمْ عَلىَ ذَنَبِهٖ وَرَمىَ بِهٖ مِنَ الْحَائِطِ إِلىَ خَارِجِ الدَّارِ فَوَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ .فَلَمَّا أَفَاقَ اِنْتَفَضَ مِنَ التُّرَابِ فَرَأَهُ أَصْحَابُه فَقَالُوا أَيْنَ كُنْتَ اَلْيَوْمَ .أَكُنْتَ تَقْصُفُ فَإِنَّنَا نَرَاكَ خَرَجْتَ الْيَوْمَ لَا تَدْرِيْ كَيْفَ الطَّرِيْقُ (مَعْنَاهُ)أَنَّ كَثِيْرِيْنَ يَتَطَفَّلُوْنَ فَيَخْرُجُوْنَ مَطْرُوْدِيْنَ بَعْدَ الإِسْتِخْفَافِ بِهِمْ وَالْهَوَانِ .

حل لغات: كَلْبٌ:کتا،جمع كِلَابٌ۔ لِنَقْصُفَ:فعل مضارع معروف جمع متکلّم تاکہ ہم کھانے پینے کھیل کود میں زیادہ مشغول رہیں(ن)(مادہ قصف ،صحیح) ۔ ذَنَبٌ :دُم،جمع اَذْنَابٌ۔رَمىَ:ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسے پھینک دیا ،رَمىَ (ض)رَمْيًا پھینکنا(مادہ رمي،ناقص یائی)۔حَائِطٌ:دیوار،جمع حِيْطَانٌ۔مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ :

بیہوشی طاری ہونا(ض)(مادہ غشي،ناقص یائی)۔اَفَاقَ:ماضی معروف صیغہ واحد مذکرغائب ہوش میں آنا(افعال)(مادہ فوق،اجوف واوی)۔اِنْتَفَضَ مِنَ التُّرَابِ : مٹی کا جھڑنا (افتعال)(مادہ نفض،صحیح) ۔يَتَطَفَّلُوْنَ :مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب وہ طفیلی ہوتے ہیں(تفعل)(مادہ طفل،صحیح)۔مَطْرُوْدِيْنَ:اسم مفعول جمع مذکر دھتکارے ہوئے (مادہ طرد،صحیح)۔اَلِاسْتِخْفَافُ بِهٖ:حقیر جاننا (استفعال) (مادہ خفف،مضاعف ثلاثی) ۔اَلْهَوَانُ:رسوائی،حقارت۔

دو کتوں کا واقعہ

(۹۴)۔ترجمہ: ایک مرتبہ کسی کتے کی اس کے ساتھیوں کے گھر میں دعوت تھی وہ بازار کی طرف نکلا تو اسے ایک دوسرا کتا ملا اس نے اس سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ آج ہمارے پاس ایک دعوت ہے ہمارے ساتھ چلو تاکہ آج ہم سب کھانے پینے میں مشغول رہیں،تو وہ اس کے ساتھ چلا گیا اوراس کے ساتھ باورچی کھانے میں داخل ہوگیا،جب اسے خادموں نے دیکھا تو کسی خادم نے اس کی دُم پکڑی اور اسے دیوار سے گھر کے باہر پھینک دیا اس پر بیہوشی طاری ہوگئی جب وہ ہوش میں آیا تو مٹی جھڑی اس کے ساتھیوں نے اسے دیکھ لیا تو کہا:آج تم کہاں تھے ؟کیا تم کھانے پینے میں مشغول تھے جبکہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آج آپ نکل گئے آپ نہیں جانتے راستہ کیسا ہے ؟۔اس کا معنی یہ ہے کہ بہت سے لوگ طفیلی (بے بلائے دعوت میں شریک ہونے والا) ہوتے ہیں پھر ذلت ورسوائی کے بعد دھتکارے ہوئے نکلتے ہیں۔

نَاسِكٌ وَمُحْتَالُوْنَ

وَهُوَ مَثَلُ مَنْ صَدَّقَ الْكَذُوْبَ المُحْتَالَ فَكَانَ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ .

(۹۵)۔زَعَمُوا أَنَّ نَاسِكًا اِشْتَرَي رَبَضًا ضَخْمًا لِيَجْعَلَهٗ قُرْبَانًا وَانَطَلَقَ بِهٖ يَقُوْدُهٗ .فَبَصُرَ بِهٖ الْقَوْمُ مِنَ المَكَرَةِ فَائْتَمَرُوا بَيْنَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوْهُ مِنْهُ .فَعَرَضَ لَهٗ أَحَدُهُمْ فَقَالَ :مَا هٰذَا الْكَلْبُ الَّذِيْ مَعَكَ .ثُمَّ عَرَضَ لَهٗ آخَرُ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ :مَا هٰذَا نَاسِكًا لِأَنَّ النَّاسِكَ لَا يَقُوْدُ كَلْبًا .فَلَمْ يَزَالُوا

مَعَهُ عَلیٰ ھٰذَا وَمِثْلِہٖ حَتیّٰ لَمْ یَشُکَّ أَنَّ الَّذِيْ یَقُوْدُهٗ کَلْبٌ وَأَنَّ الَّذِيْ بَاعَهٗ لَهٗ سَحَرَ عَیْنَیْهِ ۔ فَأَطْلَقَهٗ مِنْ یَدِہٖ فَأَخَذَهُ المُحتالُوْنَ وَمَضَوا بِہٖ(کلیلَة وَدمنۃ)

حل لغات: نَاسِکٌ: عابد وزاہد، جمع نُسَّاکٌ۔ مُحْتَالُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر دھوکہ باز، چال باز، (افتعال)(مادہ حول، اجوف واوی)۔ رَبَضٌ: بکریوں کا باڑا۔ ضَخْمٌ: بھاری، موٹا۔(ک)۔ قُرْبَانٌ :اِنْطَلَقَ بِہٖ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ لے کر چلا(انفعال)(مادہ طلق ، صحیح)۔ یَقُوْدُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب چوپائے کو آگے سے کھینچتا ہے ، قَادَ (ن) قَوْدًا قِیَادَۃً جانور کو آگے سے کھینچنا(مادہ قود، اجوف واوی) ۔ اَلمَکَرَۃُ :فریب دینے والے ، واحد مَاکِرٌ۔اِئْتَمَرُوا :فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب انہوں نے آپس میں مشورہ کیا ((افتعال)(مادہ امر، مہموز فا)۔ اَطْلَقَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسے چھوڑ دیا(افعال)(مادہ طلق، صحیح)۔

عابد اور دھوکا بازی کرنے والوں کا واقعہ

(۹۵)۔ترجمہ: اور یہ مثال ہے اس شخص کی جو دھوکا بازی کرنے والے جھوٹے کی تصدیق کرے تو وہ گھاٹا اٹھانے میں سے ہو گئے۔

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک عابد نے ایک موٹی بکری خریدی تاکہ اسے قربان کرے اور اسے کھینچتے ہوئے لے کر چلا، ایک فریب دینے والی قوم نے اسے دیکھ لیا، تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اسے اس سے حاصل کرلیں ، پھر ان میں سے ایک ظاہر ہوا اور کہا: یہ کتا کیسا ہے جو آپ کے ساتھ ہے پھر ایک دوسرا ظاہر ہوا تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ شخص عابد نہیں ہے اس لیے کہ عابد کتے کو نہیں چلاتا ہے تو وہ لگاتار اس کے ساتھ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اسے شک نہیں رہا کہ جسے وہ کھینچ رہا ہے وہ کتا ہے اور بیچنے والے نے اس کی آنکھوں پر جادو کردیا ہے، تو اس نے اسے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا، دھوکہ باز و ں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر چلے گئے۔(کلیلہ و دمنہ)۔

إِنْسَانٌ وَأَسَدٌ وَدُبٌّ فِيْ بِئْرٍ.

(۹۲)۔حُكِيَ أَنَّ إِنْسَانًا هَرَبَ مِنْ أَسَدٍ فَوَقَعَ فِيْ بِئْرٍ .وَجَدَ فِيْهِ دُبًّا ثُمَّ وَقَعَ بَعْدَهُمَا الأَسَدُ :فَقَالَ لِلدُبِّ :كَمْ لَكَ هٰهُنَا ؟فَقَالَ لَهُ :مُنْذُ أَيَّامٍ وَقَدْ قَتَلَنِي الْجُوْعُ .فَقَالَ لَهُ :دَعْنَا نَأكُلُ هٰذَا الإِنْسَانَ وَقَدْ كُفِيْنَا الْجُوْعَ .فَقَالَ لَهُ :وَإِذَا عَاوَدْنَا الْجُوْعُ مَرَّةً أُخْرَي فَمَاذَا نَصْنَعُ .وَلٰكِنَّ الأَوْلىٰ أَنَّنَا نَحْلِفُ لَهُ أَنْ لَا نُوْذِيَهُ فَيَحْتَالَ فِيْ خَلَاصِنَا لِأَنَّهُ أَقْدَرُ مِنَّا عَلىٰ الْحِيْلَةِ .فَحَلَفَا لَهُ فَاحْتَالَ حَتىّٰ خَلَصَ وَخَلَّصَهَا .فَكَانَ نَظَرُ الدُّبِّ أَكْمَلَ مِنْ نَظَرِ الأَسَدِ . (للقليوبی)

حل لغات: دُبٌّ:ریچھ،جمع اَدْبَابٌ۔بِئْرٌ:کنواں،جمع مکسر آبَارٌ۔ اَلْجُوْعُ:بھوک۔دَعْنَا:فعل امر واحد مذکر حاضر ہمیں چھوڑ دے(ف)(مادہ ودع،مثال واوی) ۔نَحْلِفُ لَهُ:ہم قسم کھائیں گے (ض)(مادہ حلف،صحیح)۔لَا نُوذِيَ:فعل مضارع منفی معروف صیغہ جمع متکلّم ہم تکلیف نہیں پہنچائیں گے (افعال)(مادہ اذي مہموز فا،ناقص یائی) ۔یَحْتَالُ :مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ حیلہ کرے (افتعال)(مادہ حول،اجوف واوی)۔خَلَاصٌ:چھٹکارا،نجات،مصدر(تفعیل)۔

ایک کنوئیں میں انسان،شیر اور ریچھ کا واقعہ

(۹۲)۔ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک انسان شیر سے بھاگا اور کنوئیں میں گر گیا،اس میں ایک ریچھ پایا،پھر ان دونوں کے بعد شیر گر گیا،تو شیر نے ریچھ سے کہا تم یہاں کتنے دن سے ہو؟تو ریچھ نے شیر سے کہا:چند دن سے اور مجھے بھوک نے مار ڈالا ہے،تو شیر نے ریچھ سے کہا ہم اس انسان کو کھا لیتے ہیں جبکہ ہمیں کافی بھوک ہے تو ریچھ نے شیر سے کہا:جب ہمیں دوبارہ بھوک لگے گی تو ہم کیا کریں گے ؟لیکن بہتر یہ ہے کہ ہم اس کے لیے حلف اٹھائیں کہ ہم اسے تکلیف نہ دیں گے تو وہ ہماری نجات کے بارے میں کوئی حیلہ کرے کیوں کہ حیلہ پر وہ ہم سے زیادہ طاقت رکھتا ہے تو انہوں نے اس کے لیے قسم اٹھائی تو اس نے حیلہ کیا یہاں تک کہ خود بھی نجات پائی اور ان کو بھی بچا لیا تو ریچھ کی نظر شیر کی نظر سے زیادہ کامل تھی۔(قلیوبی)

ثَعْلَبٌ وَضَبُعٌ

(۹۷)۔حُكِيَ أَنَّ الثَّعْلَبَ اِطَّلَعَ فِيْ بِئْرٍ وَهُوَ عَطِشٌ وَعَلَيْهَا رِشَاءٌ فِيْ طَرْفَيْهِ دَلْوَانِ .فَقَعَدَ فِي الدَّلْوِ الْعُلْيَا فَانْحَدَرَتْ فَشَرِبَ .فَجَاءَتِ الضَّبُعُ فَاطَّلَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَأَبْصَرَتِ الْقَمَرَ فِي الْمَاءِ مُنْتَصِفًا وَالثَّعْلَبُ قَاعِدٌ فِي قَعْرِ الْبِئْرِ .فَقَالَتْ لَهُ مَا تَصْنَعُ هٰهُنَا .فَقَالَ لَهَا :إِنِّي أَكَلْتُ نِصْفَ هٰذِهِ الْجُبْنَةِ وَبَقِيَ نِصْفُهَا لَكِ فَانْزِلِيْ فَكُلِيْهَا .فَقَالَتْ: وَكَيْفَ أَنْزِلُ .قَالَ تَقْعُدِيْنَ فِي الدَّلْوِ .فَقَعَدَتْ فِيْهَا .فَانْحَدَرَتْ وَارْتَفَعَ الثَّعْلَبُ فِي الدَّلْوِ الأُخْرَى .فَلَمَّا اِلْتَقَيَا فِي وَسَطِ الْبِئْرِ .قَالَتْ لَهُ :مَا هٰذَا :قَالَ :كَذَا النَّجَّارُ يَخْتَلِفُ .فَضَرَبَتِ الْعَرَبُ بِهِمَا الْمَثَلَ فِي المُخْتَلِفَيْنِ .(للشريشی)

حل لغات: ضَبُعٌ:بجو لفظا مؤنث ہے جمع ضِبَاعٌ۔رِشَاءٌ:رسی،ڈول کی رسی جمع اَرْشِيَةٌ۔دَلْوٌ:ڈول،جمع دِلَاءٌ۔قَعْرٌ:گہرائی،جمع قُعُوْرٌ۔اِلْتَقَيَا:ماضی معروف صیغہ تثنیہ مذکرغائب وہ دونوں ملے (افتعال)(مادہ لقی،ناقص یائی)۔ اِرْتَفَعَ:ماضی معروف صیغہ واحد مذکرغائب وہ بلند ہوا۔مُنْتَصِفٌ:آدھا۔

لومڑی اور بجو کا واقعہ

(۹۷)۔ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ لومڑی نے کنوئیں میں جھانکا جبکہ وہ پیاسی تھی اس پر ایک رسی تھی جس کے دونوں کناروں میں دو ڈول تھے،تو وہ اونچے والے ڈول میں بیٹھی اور نیچے اتر گئی اور پانی پیا،پھر بجو آیا اور کنوئیں میں جھانکا تو اس نے پانی میں چاند کو آدھا دیکھا اور لومڑی کنوئیں کی گہرائی میں بیٹھی ہوئی ہے،تو بجو نے اس سے کہا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟تو اس نے بجو سے کہا میں نے اس پنیر کا آدھا حصہ کھالیا ہے اور باقی آدھا حصہ تمھارے لیے بچا ہے اتر جاؤ اور اسے کھالو تو بجو نے کہا:اور میں کیسے اتروں؟لومڑی نے کہا تم ڈول میں بیٹھ جاؤ تو وہ اس میں بیٹھ کر نیچے اتر گیا اور لومڑی دوسرے والے ڈول میں اوپر ہو گئی جب وہ دونوں کنوئیں کے بیچ میں ملے تو بجو نے لومڑی سے کہا یہ کیا ہے؟لومڑی نے کہا اسی طرح

بڑھئی بدلتا رہتا ہے۔ تو ان دونوں کے ذریعہ دو مختلف چیزوں کے بارے میں عرب میں مثال بیان کی جانے لگی۔ (شریشی)۔

إِنْسَانٌ وَأَسَدٌ وَدُبٌّ

(۹۸). حُكِيَ أَنَّ إِنْسَانًا هَرَبَ مِنْ أَسَدٍ فَالْتَجَأَ إِلىٰ شَجَرَةٍ فَصَعِدَ عَلَيْهَا . وَإِذَا فَوْقَهَا دُبٌّ يَلْقُطُ ثَمَرَهَا . فَجَاءَ الأَسَدُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ثُمَّ اِفْتَرَشَ يَنْتَظِرُ نُزُوْلَ الإِنْسَانِ . فَالْتَفَتَ الرَّجُلُ إِلىَ الدُّبِّ فَإِذَا هُوَ يُشِيْرُ إِلَيْهِ بِإِصْبَعِهٖ عَلىٰ فَمِهٖ أَنِ . أُسْكُتْ لِئَلَّا يَشْعُرَ الأَسَدُ أَنِّيْ هٰهُنَا . فَتَحَيَّرَ الرَّجُلُ وَكَانَ مَعَهٗ سِكِّيْنٌ لَطِيْفٌ فَأَخَذَ يَقْطَعُ الْغُصْنَ الَّذِيْ الدُّبُّ حَتىّٰ أَنْهَاهُ . فَوَقَعَ الدُّبُّ عَلىَ الأَرْضِ فَوَثَبَ عَلَيْهِ الأَسَدُ فَتَصَارَعَا فَافْتَرَسَ الأَسَدُ الدُّبَّ وَكَرَّ رَاجِعًا وَنَجَا الرَّجُلُ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالىٰ. (للقليوبی)

حل لغات: اِلْتَجَاءَ إِلی: پناہ لینا (افتعال) (مادہ لجئ، مہموز لام)۔ يَلْقُطُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب زمین سے اٹھارہا ہے مراد چن رہا ہے (ن) (مادہ لقط، صحیح)۔ اِفْتَرَش: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے پھیلا دیئے، بچھا دیئے (افتعال) (مادہ فرش، صحیح)۔ اِلْتَفَتَ إِلىٰ ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ متوجہ ہوا (افتعال) (مادہ لفت، صحیح)۔ يَشْعُرُ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ محسوس کرتا ہے (ن) (مادہ شعر، صحیح)۔ اَنْهَاهُ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے ختم کردیا (افعال) (مادہ نھي، ناقص یائی)۔ وَثَبَ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ کودا، وَثَبَ (ض) وَثْبًا کودنا، پھاندنا (مادہ وثب، مثال واوی)۔ تَصَارَعَا: ماضی معروف صیغہ مذکر غائب دونوں نے باہم کشتی لڑی (تفاعل) (مادہ صرع، صحیح)۔ لَطِيْفٌ: عمدہ۔ كَرَّ رَاجِعًا: لوٹ کر آنا۔

انسان، شیر اور ریچھ کا واقعہ

(۹۸)۔ ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک انسان شیر سے بھاگا، اس نے ایک درخت کی پناہ لی اور اس پر چڑھ گیا تو اچانک کیا دیکھا کہ اس کے اوپر ایک ریچھ ہے جو درخت کے

پھل چن رہا ہے توشیر درخت کے نیچے آیا پھر انسان کے اترنے کا انتظار کرتے ہوئے (بازو پھیلا دیئے، تو مرد ریچھ کی جانب متوجہ ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ اپنے منھ پر انگلی سے اشارہ کر رہا ہے ابھی خاموش ہو جا تاکہ شیر کو احساس نہ ہو کہ میں یہاں ہوں تو مرد حیرت میں پڑ گیا، اس کے پاس ایک عمدہ چھری تھی تو وہ اس شاخ کو کاٹنے لگا جس پر ریچھ تھا یہاں تک کہ اسے ختم کر دیا (شاخ کٹتے ہی) ریچھ زمین پر گر گیا تو شیر اس پر کود پڑا اور دونوں نے باہم کشتی لڑی، تو شیر نے ریچھ کو پچھاڑ دیا اور بار بار حملہ کیا اور مرد نے اللہ کے حکم سے نجات پائی ۔(قلیوبی)۔

حِمَارٌ وَثَوْرٌ

(۹۹)۔زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ لِبَعْضِهِمْ حِمَارٌ قَدْ أَبْطَرَتْهُ الرَّاحَةُ وَثَوْرٌ قَدْ أَذَلَّهُ التَّعَبُ فَشَكَا الثَّوْرُ أَمْرهُ يَوْمًا إِلَىَ الْحِمَارِ وَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ يَا اَخِي أَنْ تَنْصَحَنِيْ بِمَا يُرِيْحُنِي مِنْ تَعَبِيْ هٰذَا الشَّدِيْدِ .فَقَالَ لَهُ الْحِمَارُ تَمَارَضْ وَلَا تَأْكُلْ عَلَفَكَ فَإِذَا كَانَ الصَّبَاحُ وَرَآكَ صَاحِبُنَا هٰكَذَا تَرَكَكَ وَلَمْ يَأْخُذْكَ لِلْحِرَاثَةِ فَتَسْتَرِيْحَ .قَالُوا :وَكَانَ صَاحِبُهُمَا يَفْهَمُ بِلِسَانِ الْحَيَوَانَاتِ فَفَهِمَ مَادَارَ بَيْنَهُمَا مِنَ الْحَدِيْثِ .ثُمَّ إِنَّ الثَّوْرَ أَخَذَ بِنَصِيْحَتِي الْحِمَارِ وَعَمِلَ بِمُوْجَبِهَا .وَلَمَّا أَقْبَلَ الصَّبَاحُ حَضَرَ صَاحِبُهُمَا فَرَأَي الثَّوْرَ غَيْرَ آكِلٍ عَلَفَهُ فَتَرَكَهُ وَأَخَذَ الْحِمَارَ بَدَلَهُ .وحَرَثَ عَلَيْهِ كُلَّ ذٰلِكَ اليَوْمِ حَتىَّ كَادَ يَمُوْتُ تَعَبًا.فَنَدِمَ عَلىٰ نَصِيْحَتِهِ لِلثَّوْرِ .وَلَمَّا رَجَعَ عِنْدَ الْمَسَاءِ قَالَ لَهُ الثَّوْرُ :كَيْفَ حَالُكَ يَا اَخِيْ .فَقَالَ بِخَيْرٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ الْيَوْمَ مَا قَدْ هَالَنِيْ عَلَيْكَ .فَقَالَ لَهُ الثَّوْرُ :وَمَا ذَاكَ.قَالَ الْحِمَارُ :سَمِعْتُ صَاحِبَنَا يَقُوْلُ إِذَا بَقِيَ الثَّوْرُ هٰكَذَا مَرِيْضًا يَجِبُ ذَبْحُهُ لِئَلَّا نَخْسَرَ ثَمَنَهُ .فَالرَّأْيُ الآنَ أَنْ تَرْجِعَ إِلىٰ عَادَتِكَ وَتَأْكُلَ عَلَفَكَ خَوْفًا مِنْ أَنْ يَحِلَّ بِكَ هٰذَا الأَمْرُ الْعَظِيْمُ .فَقَالَ لَهُ الثَّوْبُ :صَدَقْتَ .وَمَالَ لِلحَالِ إِلىٰ عَلَفِهِ فَأَكَلَهُ .فَعِنْدَ ذٰلِكَ ضَحِكَ صَاحِبُهُمَا (مَغْزَاهُ)مَنْ كَانَ قَلِيْلَ الرَّأْيِ عَمِلَ مَا كَانَتْ عَاقِبَتُهُ وَبَالًا عَلَيْهِ .(الف ليلة وليلة).

حل لغات: اَبْطَرَتْهُ: ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اسے ناشکر گزار بنادیا(افعال)(مادہ بطر، صحیح)۔اَلرَّاحَۃُ: آرام۔اَذَلَّہٗ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسے ذلیل کردیا(افعال)(مادہ ذلل، مضاعف ثلاثی)۔تَعَبٌ: تھکن، مشقت، جمع اَتْعَابٌ ۔یُرِیْحُنِیْ: مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب وہ مجھے آرام دے (افعال)(مادہ روح، اجوف واوی)۔حِرَاثَۃٌ: کھیتی، کاشتکاری۔حَرَثَ عَلَیْہِ الْاَرْضَ: زمین میں ہل چلانا (ن،ض)(مادہ حرث، صحیح)۔قَدْ ھَالَنِیْ: ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس نے مجھے خوف زدہ کردیا ہے ھَالَ(ن)ھَوْلًا خوف زدہ کرنا(مادہ ھول، اجوف واوی)۔وَبَالًا: برا انجام، آفت۔

گدھے اور بیل کا واقعہ

(۹۹)۔ترجمہ: لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کسی آدمی کا ایک گدھا تھا جسے آرام نے ناشکر گزار بنادیا تھا اور ایک بیل تھا جسے مشقت نے ذلیل کردیا تھا تو بیل نے ایک دن اپنے معاملہ کی گدھے سے شکایت کی اور اس سے کہا اے میرے بھائی! کیا تیرے پاس ایسی کوئی چیز ہے کہ تو مجھے نصیحت کرے جو مجھے اس سخت مشقت سے آرام دے، تو گدھے نے اس سے کہا: بیمار ہوجا اور اپنی گھاس مت کھا، جب صبح ہوگی اور ہمارا مالک تمہیں اسی طرح دیکھے گا تو تمہیں چھوڑ دے گا اور تمہیں کاشت کاری کے لیے نہیں لے جائے گا تو اس طرح تم آرام پاجاؤ گے، لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان دونوں کا مالک جانوروں کی زبان سمجھتا تھا تو وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کو سمجھ گیا، پھر اس بیل نے گدھے کی نصیحت کو قبول کیا اور اسی کے مطابق کام کیا، جب صبح ہوئی تو ان دونوں کا مالک آیا اور بیل کو دیکھا کہ وہ اپنی گھاس نہیں کھارہا ہے تو اسے چھوڑ دیا اور اس کے بدلے گدھے کو لے گیا اور اس پورے دن اس سے کھیتی جوتی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ مشقت سے مرجائے تو وہ بیل کو اپنی نصیحت کرنے پر شرمندہ ہوا، جب گدھا شام کے وقت واپس آیا تو بیل نے اس سے کہا: اے میرے بھائی! کیسے حال ہیں؟ اس نے کہا ٹھیک ہیں، مگر آج میں نے ایک ایسی بات سنی ہے جس نے مجھے تم پر خوف زدہ کردیا ہے تو بیل نے اس سے کہا وہ کیا ہے؟ گدھے نے کہا میں نے اپنے

مالک کو کہتے سنا ہے کہ جب بیل اسی طرح بیمار رہے گا تو اسے ذبح کردینا ضروری ہے تاکہ ہم اس کی قیمت سے نقصان نہ اٹھائیں، اب رائے یہ ہے کہ تم اپنی عادت کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنی گھاس کھاؤ، کیوں کہ تم پر یہ بڑی مصیبت پیش آجانے کا خوف ہے، تو بیل نے اس سے کہا تو نے سچ کہا: اور فوراً گھاس کی طرف گیا اور اسے کھایا، تو اس وقت ان دونوں کا مالک ہنسا۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جو کم رائے والا ہوتا ہے تو وہ ایسی چیز پر عمل کرتا ہے جس کا انجام اس پر آفت اور ہلاکت ہوتا ہے۔ (الف لیلہ ولیلہ)۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی الْفَضَائِلِ وَ النَّقَائِصِ

اَلنَّصِيْحَةُ وَالْمَشْوَرَةُ

(١٠٠) إنَّ الْحَكِيْمَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا شَاوَرَفِيْهِ الرِّجَالَ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا خَبِيْرًا لِأَنَّ مَنْ أَعْجَبَ بِرَائِهٖ ضَلَّ،وَمَنِ اسْتَغْنىٰ بِعَقْلِهٖ زَلَّ،قَالَ الْحَسَنُ: اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ فَرَجُلٌ رَجُلٌ، وَرَجُلٌ نِصْفُ رَجُلٍ، وَرَجُلٌ لَا رَجُلٌ ، فَأَمَّاالرَّجُلُ اَلرَّجُلُ فَذُوْ الرَّايِ وَالْمَشْوَرَةِ،وَأَمَّاالرَّجُلُ اَلذِّيْ هُوَ نِصْفُ رَجُلٍ فَالَّذِیْ لَهٗ رَايٌ وَلَا يُشَاوِرُ، وَأَمَّاالرَّجُلُ اَلذِّيْ لَيْسَ بِرَجُلٍ فَالَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ رَايٌ وَلَا يُشَاوِرُ.

(١٠١) وَقَالَ الْمَنْصُوْرُ لِوَلَدِهٖ خُذْ عَنِّيْ ثِنْتَيْنِ لَا تَقُلْ مِنْ غَيْرِ تَفْكِيْرٍ وَلَا تَعْمَلْ بِغَيْرِ تَدْبِيْرٍ ،وَقَالَ الْفَضْلُ الْمَشْوَرَةُ فِيْهَا بَرْكَةٌ،وَقَالَ أَعْرَابِيٌّ لَا مَالَ أَوْفَرُ مِنَ الْعَقْلِ ،وَلَا فَقْرَ أَعْظَمُ مِنَ الْجَهْلِ،وَلَا ظَهْرَ أَقْوىٰ مِنَ الْمَشْوَرَةِ وَقِيْلَ اَلرَّایُ السَّدِيْدُ أَحْمىٰ مِنَ الْبَطَلِ الشَّدِيْدِ،وَقَالَ أَرَدشَيْر لَا تَسْتَحْقِرِ الرَّایَ الْجَزِيْلَ مِنَ الرَّجُلِ الْحَقِيْرِ فَإِنَّ الدُّرَّةَ لَا يُسْتَهَانُ بِهَا لِهَوَانِ غَائِصِهَا.

(١٠٢) قَالَ بَعْضُ الْخُلَفَاءِ لِجَرِيْرِ بنِ يَزِيْدَ ،إِنِّي قَدْ أَعْدَدْتُكَ لِأَمْرٍ قَالَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ إِنَّ اللهَ تَعَالىٰ قَدْ أَعَدَّ لَكَ مِنِّيْ قَلْبًا مَعْقُوْدًا بِنَصِيْحَتِكَ وَ يَدًا مَبْسُوطَةً لِطَاعَتِكَ وَسَيْفًا مُجَرَّدًا عَلىٰ عَدُوِّكَ .

أَنْشَدَ الْأَصْمَعِیْ :

أَلنَّصْحُ أَرْخَصُ مَابَاعَ الرِّجَالُ فَلَا ۔ تَرَدَّدْ عَلٰى نَاصِحٍ نَصْحًا وَلَا تَلُمْ
إِنَّ النَّصَائِحَ لَا تَخْفٰى مَنَاهِلُهَا ۔ عَلَى الرَّجُلِ ذَوِي الْأَلْبَابِ وَالْفَهَمِ

حل لغات: اَلْفَضَائِلُ: یہ بغیر الف لام کے غیر منصرف ہے، خوبیاں، واحد: فَضِیْلَةٌ (مادہ فضل، صحیح)۔ اَلنَّقَائِصُ : یہ بھی بغیر الف لام کے غیر منصرف ہے، خامیاں، خرابیاں، واحد: نَقْصٌ (مادہ نقص، صحیح)۔ أَمْرٌ: کام جمع: أُمُوْرٌ۔ شَاوَرَ، ماضی معروف واحد مذکر غائب: اس نے مشورہ کیا (مفاعلة) (مادہ شور، اجوف واوی)۔ أَعْجَبَ: ماضی معروف، واحد مذکر غائب: اس نے غرور کیا، پسند کیا (افعال) رَأْيٌ: رائے، خیال، فکر۔ جمع: آرَاءٌ۔ ضَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب: گمراہ ہوا ضَلَّ: (ض) ضَلَالَةً، گمراہ ہونا (مادہ ضلل، مضاعف)۔ اِسْتَغْنٰی: ماضی معروف، واحد مذکر غائب: اس نے اکتفا کیا ، (استفعال) (مادہ غني، ناقص یائی)۔ زَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ پھسل گیا، زَلَّ (ن، ض) زَلًّا وَ زَلَالًا پھسل کر گرنا (مادہ زلل، مضاعف)۔ خُذْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو لے ، پکڑ (ن) (مادہ أخذ، مہموز فا)۔ تَدْبِیْرٌ: نظم ونسق، انتظام، سیاست، مصدر (تفعیل) جمع تَدَابِیْرُ۔ ظَهْرٌ: پیٹھ، جمع اَظْهَرٌ (مددگار سے کنایہ ہے)۔ اَقْوٰی: اسم تفضیل زیادہ طاقتور، مضبوط (س) (مادہ قوي، لفیف مقرون)۔ اَلرَّاىُ السَّدِیْدُ : دانش مندانہ رائے، ٹھیک رائے۔ اَحْمٰی: زیادہ حفاظت کرنے والا، اسم تفضیل (ض)۔ بَطَلٌ : بہادر، جمع اَبْطَالٌ۔ لَاتَسْتَحْقِرْ: فعل نہی واحد حاضر حقیر نہ سمجھ (استفعال) (مادہ حقر، صحیح)۔ اَلرَّاىُ الْجِزِ یْلُ :زبردست رائے۔ دُرَّةٌ: موتی جمع دُرَرٌ۔ لَا یُسْتَهَانُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب حقیر نہیں سمجھا جاتا ہے، (استفعال) (مادہ ھون، اجوف واوی). غَائِصٌ: غوطہ لگانے والا، اسم فاعل (ن) (مادہ عوص، اجوف واوی)۔ اَعْدَدْتُّ : ماضی معروف واحد متکلّم میں نے تیار کیا، مہیا کیا (افعال) (مادہ عدد، مضاعف)۔ مَفْقُوْدٌ: اسم مفعول گرہ لگا ہوا، بندھا ہوا (ض)۔ مَبْسُوْطَةٌ: اسم مفعول پھیلا ہوا، کشادہ ہوا (ن) (مادہ بسط، صحیح)۔ سَیْفٌ :تلوار، جمع سُیُوْفٌ۔ مُجَرَّدٌ: اسم مفعول، برہنہ کی ہوئی (تفعیل) (مادہ جرد، صحیح)۔ عَدُوٌّ : دشمن، جمع اَعْدَاءٌ۔ اَرْخَصُ: اسم تفضیل زیادہ سستی (ن)۔ لَا تُرَدِّدْ : نہی حاضر معروف نہ لوٹاؤ (تفعیل) (مادہ ردد، مضاعف ثلاثی)۔ لَا تَلُمْ : نہی حاضر معروف تو ملامت

نہ کر (ن) (مادہ لوم،اجوف واوی)۔نَصَائِحُ :نصیحت،واحد نَصِیْحَةٌ ۔ لَا تَخْفٰی : مضارع منفی معروف واحد مؤنث غائب پوشیدہ نہیں رہتا ہے خَفِیَ (س) خَفَاءً پوشیدہ ہونا۔ مَنْهَلٌ:گھاٹ ،اسم ظرف مَنَاهِلُ جمع منتہی الجموع۔لُبٌّ :عقل، دل ،جمع اَلْبَابٌ (مادہ لبب،مضاعف ثلاثی)۔

نوٹ: مجانی الادب کے جتنے بھی نسخے مارکیٹ میں دستیاب ہیں ان نے پہلا اور دوسرا باب بیان کرنے کے بعد اچانک پانچواں باب شروع کیا ہے اور جب پانچواں باب شروع ہوتا ہے تو ۱۰۰نمبر سے شروع ہوتا ہے جبکہ اس سے پہلے دوسرے باب تک صرف ۲۷ نمبر ہوتے ہیں تو درمیان سے تیسرااور چوتھاباب غائب ہے اس کی کیاوجہ ہے،ایک وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ وہ دونوں باب کوئی اہم موضوع پر مشتمل نہ تھے اس لیے انھیں ترک دیاجوکہ ۲۷ سے ۹۹ تک تھے اور پھر گنتی کی ترتیب پانچویں باب میں ۱۰۰ سے شروع ہوئی یا یہ ہوسکتا ہے کہ جنھوں نے اسے بعد میں ترتیب دیاہے توانھیں اسی طرح یہ نسخہ ملااور اس میں تیسرا اور چوتھاباب نہ تھا انہوں نے اسی طرح طبع کردیا،لیکن شرح میں تیسرااور چوتھاباب بھی شامل کیاجاتاہے تاکہ کتاب میں نمبرات کے حساب سے ایک ترتیب قائم رہے مجانی الادب کا یہ جدید نسخہ حضرت مولاناناظم علی مصباحی پیلی بھیتی کے ذریعہ دستیاب ہواجس میں تیسرا اور چوتھاباب تھا اور ترتیب بھی برقرار تھی یہ نسخہ بیروت سے پوری عبارت پر اعراب کے ساتھ چھپاہے۔از:شارح۔واللہ تعالی اعلم۔

پانچواں باب خوبیوں اور خامیوں کے بیان میں

نصیحت اور مشورہ

(۱۰۰)۔ ترجمہ: بے شک عقلمند جب کسی کام کاارادہ کرتاہے تواس میں لوگوں سے مشورہ کرتاہے ،اگرچہ وہ جان کار واقف کار ہو،اس لیے کہ جس شخص نے اپنی رائے کو پسند کیاوہ بھٹک گیا،اور جس شخص نے اپنی عقل پر اکتفاکیاوہ ٹھوکر کھاگیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا،کہ لوگ تین (طرح کے)ہوتے ہیں،ایک مرد (کامل مرد)ہے،اور ایک مرد آدھامرد

ہے ،اور ایک مرد مرد نہیں ہے ،لیکن جو مرد (کامل)مرد ہے تو وہ تدبیر اور مشورہ (سے کام کرنے)والا ہے ،اور رہا وہ مرد جو آدھا مرد ہے تو وہ خود تدبیر کرنے والا ہو اور مشورہ نہ کرتا ہو ،اور وہ مرد جو مرد نہیں ہے تو وہ شخص ہے جو نہ خود تدبیر والا ہو اور نہ مشورہ کرتا ہو۔

(۱۰۱)-اور منصور نے اپنے لڑکے سے کہا کہ مجھ سے دو باتیں لے لے :(۱)-بغیر سوچے کچھ نہ کہہ (۲)اور بغیر سوچے کچھ نہ کر ،فضل نے کہا ہے :مشورہ میں برکت ہے۔

اور ایک اعرابی نے کہا ہے :عقل سے بڑھ کر کوئی مال نہیں ہے ،اور جہالت سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں ہے ،اور مشورہ سے طاقتور کوئی پیٹھ (مراد مددگار ،سہارا)نہیں ہے ،اور کہا گیا ہے درست رائے سخت بہادر سے زیادہ بچانے والی ہوتی ہے۔

اردشیر نے کہا ہے :حقیر آدمی کی عمدہ رائے کو حقیر نہ سمجھو ،اس لیے کہ موتی کو اس کے نکالنے والے کے حقیر ہونے کی وجہ سے حقیر نہیں سمجھا جاتا ہے۔

(۱۰۲)-کسی حاکم نے جریر بن یزید سے کہا :بے شک میں نے تجھے ایک کام کے لیے تیار کیا ہے ،اس نے عرض کیا ،اے امیر المؤمنین !بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے میری جانب سے وہ دل تیار کیا ہے جو آپ کی ہمدردی اور خیر خواہی سے بندھا ہوا ہے ،اور ایسا ہاتھ (تیار کیا)ہے جو آپ کی اطاعت وفرمابرداری کے لیے پھیلا ہوا ہے ،اور ایسی تلوار (تیار کی ہے)جو آپ کے دشمن پر برہنہ کی ہوئی ہے۔

اصمعی نے شعر کہا ہے :

(۱)-نصیحت زیادہ سستی ہے ان تمام چیزوں سے جو لوگوں نے بیچیں ،تو کسی نصیحت کرنے والے پر اس کی نصیحت کو مت لوٹا ،اور نہ ملامت کر۔

(۲)-بے شک نصیحتوں کے گھاٹ عقل منداور دانش مند لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہوتے۔

اَلْمَوَدَّةُ وَالصَّدَاقَةُ

(۱۰۳) قَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهٖ يَابُنَيَّ لِيَكُنْ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكْسِبُهٗ بَعْدَ الْإِيْمَانِ خَلِيْلًا صَالِحًا فَإِنَّمَا مَثَلُ الْخَلِيْلِ كَمِثْلِ النَّخْلَةِ ،إِنْ قَعَدْتَ فِي ظِلِّهَا أَظَلَّتْكَ وَإِنْ اَحْطَبْتَ مِنْ حَطَبِهَا نَفَعَكَ وَإِنْ أَكَلْتَ مِنْ ثَمَرِهَا وَجَدتَّهٗ طَيِّبًا .(امثال العرب)

(۱۰۴) قَدْ جَاءَ فِي كِتَابِ اَلْفِ لَيْلَةٍ وَلَيْلَةٍ:

اَلمَرْءُ فِيْ زَمَنِ الْإِقْبَالِ كَالشَّجَرَةِ   وَالنَّاسُ مِنْ حَوْلِهَا مَادَامَتِ الثَّمْرَةُ
حَتىّٰ إِذَا رَاحَ عَنْهَا حَمْلُهَا إِنْصَرَفُوْا   وَخَلَّفُوْهَا تُقَاسِي الْحَرَّ وَالْغَبْرَةَ

قَالَ زُهَيرٌ:

اَلْوَدُّ لَا يَخْفىٰ وَإِنْ أَخْفَيْتَهُ   وَالبُغْضُ تُبْدِيْهِ لَكَ الْعَيْنَانِ

وَقَالَ اٰخَرُ:

إِحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً   وَاحْذَرْ صَدِيْقَكَ أَلْفَ مَرَّةٍ
فَرُبَّمَا إِنْقَلَبَ الصَّدِيْقُ   فَكَانَ أَعْلَمَ بِالْمَضَرَّةِ

حل لغات: مَوَدَّةٌ: محبت ـ صَدَاقَةٌ: میل جول ،دوستی (مادہ ودد، مضاعف) ـ تَكْسِبُ: مضارع معروف واحد مذکر حاضر تو حاصل کرتا ہے، كَسَبَ (ض) كَسَبًا حاصل کرنا ـ خَلِيْلٌ: دوست ، جمع خُلَّانٌ ـ اَلنَّخْلَةُ: کھجور کا درخت ، أَظَلَّتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے سایہ دیا (افعال) (مادہ ظلل، مضاعف) قَعَدتَّ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تو بیٹھا، قَعَدَ (ن) قُعُوْدًا بیٹھنا ـ ظِلٌّ: سایہ جمع أَظْلَالٌ ـ أَحْطَبْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے لکڑی تراشی ، (افعال) ـ حَطَبٌ: جلانے کی لکڑی ، جمع أَحْطَابٌ ـ نَفَعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے نفع دیا، نَفَعَ (ف) نَفْعًا نفع دینا ـ ثَمَرٌ: پھل ، جمع ثِمَارٌ ـ وَجَدتَّ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے پایا، وَجَدَ (ض) وُجُوْدًا پانا (مادہ وجد، مثال واوی) ـ مَرْءٌ، إِمْرُءٌ انسان جمع رِجَالٌ ـ إِقْبَالٌ: مقبولیت ، مصدر (افعال) ـ شَجَرَةٌ: درخت جمع أَشْجَارٌ ـ حَوْلٌ قریب، آس پاس ـ مَادَامَتْ: فعل ناقص، جب تک ـ رَاحَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ گیا رَاحَ (ض) رَوَاحًا جانا (مادہ روح، اجوف واوی) ـ حَمْلٌ: بوجھ، بار (مراد پھل)، جمع أَحَمَالٌ ـ إِنْصَرَفُوْا: ماضی معروف جمع مؤنث غائب وہ لوگ واپس ہوئے (انفعال) (مادہ صرف ، صحیح) ـ خَلَّفُوْا: ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے پیچھے چھوڑ دیا (تفعیل) (مادہ خلف، صحیح) ـ تُقَاسِي: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ تکلیف برداشت کرتا ہے (مفاعلت) (مادہ قسي، ناقص یائی) ـ حَرٌّ: گرمی ، تپش ـ غَبَرَةٌ: غبار، گرد ـ لَا يَخْفىٰ: مضارع معروف واحد

مذکر غائب وہ پوشیدہ نہیں ہوتا ہے، خَفِيَ (س) خَفَاءً پوشیدہ ہونا (مادہ خفی، ناقص یائی) ۔تُبْدِیْ :مضارع معروف واحد مؤنث غائب ظاہر کرتا ہے، (افعال) (مادہ بدو، معتل لام واوی) ۔عَیْنٌ: آنکھ، جمع عُیُوْنٌ ۔إِحْذَرْ: فعل امر واحد حاضر تو محتاط رہ، تو بچ (س) ۔ عَدُوٌّ :دشمن، جمع أَعْدَاءٌ ۔ صَدِیْقٌ: دوست، جمع أَصْدِقَاءٌ ۔إِنْقَلَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ پلٹ گیا، الٹ گیا (انفعال) (مادہ قلب، صحیح) ۔ مَضَرَّةٌ :نقصان، جمع مَضَارٌّ ۔

محبت اور سچی دوستی

(۱۰۳)- ترجمہ: لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا، اے میرے بیٹے، چاہیے کہ پہلی وہ چیز جس کو تم ایمان کے بعد حاصل کرو نیک دوست ہو، اس لیے کہ دوست کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے، اگر تو اس کے سایہ میں بیٹھے گا تو وہ تجھے سایہ دے گا، اور اگر تو اس کی لکڑی تراشے تو وہ تجھے نفع دے گی، اور اگر تو اس کا پھل کھائے تو اس کو لذیذ عمدہ پائے گا۔ (امثال العرب)

(۱۰۴)- الف لیلہ ولیلہ کتاب میں آیا ہے: (۱) انسان مقبولیت کے زمانہ میں (پھلدار) درخت کی طرح ہے، جب تک پھل رہے لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں۔ (۲) یہاں تک کہ جب اس کا پھل چلا جاتا ہے تو وہ واپس ہو جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ گرمی اور گرد و غبار برداشت کرے۔

زہیر نے کہا ہے:

(۱)- محبت نہیں چھپتی ہے اگر تو اسے چھپائے، اور تمھاری دونوں آنکھیں دشمنی کو ظاہر کر دیتی ہیں۔

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا:

(۱) اپنے دشمن سے ایک مرتبہ محتاط رہ، اور اپنے دوست سے ہزار بار محتاط رہ۔

(۲) اس لیے کہ بعض اوقات دوست پھر جاتا ہے تو وہ نقصان دہ چیزوں کو زیادہ جانتا ہے۔

اَسْبَابُ الْعَدَاوَةِ

(۱۰۵)-قِيْلَ لِلشَّبِيْبِ بْنِ شَيْبَةَ مَا بَالُ فُلَانٍ يُعَادِيْكَ،فَقَالَ لِأَنَّهٗ شَقِيْقِی فِی النَّسَبِ وَجَارِیْ فِی الْبَلَدِ وَرَفِيْقِیْ فِی الصَّنَاعَةِوَقَالَ رَجُلٌ لِأٰخَرَ إِنِّیْ أَخْلُصُ لَكَ الْمَوَدَّةَ،فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ ،قَالَ وَكَيْفَ عَلِمْتَ ؟وَلَيْسَ مَعِیْ مِنَ الشَّاهِدِ إِلَّا قَوْلِی قَالَ لِأَنَّكَ لَسْتَ بِجَارٍ قَرِيْبٍ وَلَابِإِبْنِ عَمٍّ نَسِيْبٍ وَلَا بِمُشَاكِلٍ فِی صَنَاعَةٍ. (للثعالبی)

حل لغات: أَسْبَابٌ:جمع قلت،وجہ،اصل،واحد سَبَبٌ-بَالٌ:عقل،دل ، حالت(مادہ بول،اجوف واوی)-يُعَادِیْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ دشمنی کرتا ہے، (مفاعلت)(مادہ عدو،معتل لام یائی)-شَقِيْقٌ:سگا بھائی،جمع تکسیر أَشِقَّاءُ-نَسَبٌ: رشتہ داری،تعلق،جمع قلت اَنْسَابٌ-جَارٌ: پڑوسی،جمع تکسیر جِيْرَانٌ(مادہ جور ،اجوف واوی) رَفِيْقٌ:ساتھی،دوست،ہمسفر،جمع تکسیر رُفَقَاءُ- اَلصَّنَاعَةُ: پیشہ، جمع صَنَاعَاتٌ- أَخْلُصُ :مضارع معروف واحد متکلّم میں خالص ہوتا ہوں ،خَلَصَ (ن) خُلُوْصًا خالص ہونا-شَاهِدٌ:گواہ،دیکھنے والا ، جمع تکسیر،وکثرت شُهُوْدٌ وَاَشْهَادٌ-عَمٌّ: چچا،جمع أَعْمَامٌ-مُشَاكِلٌ:مشابہ ہونے والااسم فاعل،(مفاعلت)-

دشمنی کے اسباب کا بیان

(۱۰۵)-ترجمہ: شبیب بن شیبہ سے کہا گیا،کیا وجہ ہے کہ (فلاں کی کیا حالت ہے)فلاں تم سے دشمنی رکھتا ہے،اس نے کہا،اس لیے کہ وہ نسب میں میرا سگا بھائی ہے،اور شہر میں میرا پڑوسی ہے،اور پیشہ میں میرا ساتھی ہے،اور ایک آدمی نے دوسرے سے کہا،بے شک میں تجھ سے خالص محبت کرتا ہوں،تو اس نے کہا،مجھے معلوم ہے،اس نے کہا،تم کو کس طرح معلوم ہوا؟حالانکہ میرے پاس میری بات کے علاوہ کوئی گواہ بھی نہیں ہے،اس نے کہا،اس لیے کہ تو میرا قریبی پڑوسی نہیں ہے،اور نہ رشتہ دار،نہ چچیرا بھائی،اور نہ پیشہ میں مشابہ ہے-(ثعالبی)

حِفْظُ اللِّسَانِ

(١٠٦) قَدْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَلْزِمِ السُّكُوْتَ فَإِنَّ فِيْهِ سَلاَمَةً، وَتَجَنَّبِ الْكَلاَمَ الْفَارِغَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ النَّدَامَةُ. (کلیله و دمنه)

وَمِمَّا أَنْشَدُوْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ:

إِحْفَظْ لِسَانَكَ أَيُّهَا الإِنْسَانُ لَا يَلْدَغَنَّكَ أَنَّهُ ثُعْبَانُ

كَمْ فِي الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانُهُ كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الشُّجْعَانُ

(١٠٧) قَالَ لُقْمَانُ لِوَلَدِهِ يَا بُنَيَّ إِذَا إِفْتَخَرَ النَّاسُ بِحُسْنِ كَلَامِهِمْ فَافْتَخِرْ أَنْتَ بِحُسْنِ صَمْتِكَ. (للابشيهی)

قَالَ الشَّبْرَاوِيُّ:

اَلصَّمْتُ زَيْنٌ وَالسُّكُوْتُ سَلَامَةٌ فَإِذَا نَطَقْتَ فَلَا تَكُنْ مِكْثَارًا

مَا إِنْ نَدِمْتُ عَلَى سُكُوْتِي مَرَّةً وَلَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى الْكَلَامِ مِرَارًا

(١٠٨)۔ بَلَغَنَا أَنَّ قِسْ بِنْ سَاعِدَةَ وَأَكْثَمَ بْنَ صَيْفِي إِجْتَمَعَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ كَمْ وَجَدْتَّ فِيْ إِبْنِ آدَمَ مِنَ الْعُيُوْبِ، فَقَالَ هِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَحْصُرَ، وَقَدْ وَجَدْتُّ خَصْلَةً إِنْ إِسْتَعْمَلَهَا الْإِنْسَانُ سَتَرَتِ الْعُيُوْبَ كُلَّهَا، قَالَ مَا هِيَ قَالَ حِفْظُ اللِّسَانِ. (للابشيهی)

حل لغات: احْفَظْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو حفاظت کر (س)۔ اِلْزِمْ: فعل امر واحد حاضر معروف، تو لازم کر، پابند بنا (افعال)۔ اَلسُّكُوْتُ: مصدر خاموش ہونا (ن)۔ تَجَنَّبْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو بچ، (تفعل) (مادہ جنب، صحیح)۔ كَلَامٌ فَارِغٌ: بے معنی باتیں، فضول باتیں۔ عَاقِبَةٌ: نتیجہ، انجام۔ اَلنَّدَامَة: مصدر: شرمندگی، پشیمانی، (س)۔ أَنْشَدُوا: فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے ترانہ کہا، شعر پڑھا، (افعال) (مادہ نشد صحیح)۔ لَا يَلْدَغَنَّكَ: فعل نہی لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ واحد مذکر غائب ہرگز تجھے نہ ڈسے (ف) (مادہ لدغ، صحیح)۔ ثُعْبَانٌ: سانپ، جمع منتہی الجموع و غیر منصرف ثَعَابِيْنُ۔ مَقَابِرُ: قبرستان، جمع منتہی الجموع، واحد مَقْبَرَةٌ۔ تَهَابُ: فعل مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ ڈرتی ہے، هَابَ (س) هَيْبَةً ڈرنا (مادہ هیب، معتل عین یائی)۔ أَلِلقَاءُ: پانا، ملنا، واسطہ پڑنا، مصدر (س)۔ شُجْعَانٌ: بہادر، دلیر، واحد شُجَاعٌ۔ إِفْتَخَرَ: فعل ماضی معروف واحد

مذکر غائب اس نے فخر کیا، ناز کیا، (افتعال)(مادہ فخر، صحیح)۔ صَمْتٌ: خاموشی، مصدر (ن)۔ زَيْنٌ: خوب صورت، سامان زینت۔ مِكْثَارٌ: بہت زیادہ بولنے والا، مبالغہ (ن)(مادہ کثر، صحیح)۔ إِجْتَمَعَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اکٹھا ہوا، ملاقات کی (افتعال)(مادہ جمع، صحیح)۔ عَيْبٌ: بگاڑ، نقص، خامی، جمع تکسیر عُيُوْبٌ۔ خَصْلَةٌ: عادت، جمع کثرت، وتکسیر خِصَالٌ۔ سَتَرَتْ: فعل ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے چھپایا، ڈھانکا (ن)۔

زبان کی حفاظت کا بیان

(۱۰۶)-ترجمہ:- علما نے کہا ہے: خاموشی لازم کرلو اس لیے کہ اس میں سلامتی ہے، اور فضول باتوں سے بچو، اس لیے کہ اس کا نتیجہ پشیمانی ہے۔ (کلیلہ دمنہ)

اور یہ اشعار ان میں سے ہیں جنھیں لوگوں نے اس باب میں بیان کیا ہے:

(۱) اے انسان! اپنی زبان کی حفاظت کر کہ وہ کہیں تجھے نہ ڈس لے، اس لیے کہ وہ (زبان) سانپ ہے۔

(۲)- قبرستان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنی زبان کے مقتول ہیں، جن سے ملنے (ملاقات کرنے) سے بہادر بھی ڈرتے تھے۔

(۱۰۷)-(۱) لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! جب لوگ اپنے کلام کی عمدگی پر ناز کریں تو تو اپنی خاموشی کی خوبی پر ناز کر۔ (الشبیھی)

شبراوی نے کہا ہے:

(۱)- خاموشی سامان زینت ہے اور چپ رہنا سلامتی ہے، تو جب تو بولے تو زیادہ بات کرنے والا نہ ہو۔

(۲)- میں اپنی خاموشی پر ایک مرتبہ بھی شرمندہ نہ ہوا، اور بولنے پر کئی بار شرمندہ ہو چکا ہوں۔

(۱۰۸)- ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قس بن ساعدہ اور اکثم بن صیفی جمع ہوئے، تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا آپ نے اولاد آدم میں کتنے عیب پائے ہیں؟ اس نے کہا وہ شمار (احاطہ کرنے) سے زیادہ ہیں، اور میں نے ایک ایسی عادت پائی ہے کہ اگر انسان اس کو استعمال کرے تو وہ (عادت) تمام عیبوں کو چھپالے، اس نے کہا وہ (عادت) کیا ہے؟ کہا، زبان کی حفاظت۔ (ابشیہی)

كِتْمَانُ السِّرِّ

(۱۰۹) قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ سِرُّكَ أَسِيْرُكَ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهٖ صِرْتَ أَسِيْرَهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَلْقُلُوْبُ أَوْعِيَةٌ وَالشِّفَاهُ أَقْفَالُهَا وَالأَلْسِنُ مَفَاتِيْحُهَا فَلْيَحْفَظْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِفْتَاحَ سِرِّهٖ.

(۱۱۰) :قَالَ الشَّاعِرُ:

صُنِ السِّرَّ عَنْ كُلِّ مُسْتَصْحَبٍ   وَحَاذِرْ فَمَا الرَّائُ إِلَّا الْحَذْرُ
أَسِيْرُكَ سِرُّكَ إِنْ صُنْتَهُ   وَأَنْتَ أَسِيْرٌ لَهُ إِنْ ظَهَرَ

قَالَ غَيْرُهُ:

كُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ فِي الْقِرْطَاسِ   ضَاعَ كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ الإِثْنَيْنِ شَاعَ

(۱۰۱) أَسَرَّ بَعْضُ النَّاسِ إِلٰى رَجُلٍ حَدِيْثًا وَأَمَرَهُ بِكِتْمَانِهٖ فَلَمَّا إِنْقَضَى الْحَدِيْثُ قَالَ لَهُ أَفَهِمْتَ؟ قَالَ بَلْ جَهِلْتُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَحَفِظْتَ؟ قَالَ بَلْ نَسِيْتُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصٍ إِذَا أَفْشَيتُ سِرِّيْ إِلَى صَدِيْقِي فَأَذَاعَهُ كَانَ اللَّوْمُ عَلَيَّ لَا عَلَيْهِ، قِيْلَ لَهُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ لِأَنِّي أَنَا كُنْتُ أَوْلٰى بِصِيَانَتِهٖ مِنْهُ. (للثعالبی)

جَاءَ فِي الْفَخْرِيْ:

إِذَا ضَاقَ صَدْرُ الْمَرْءِ مِنْ سِرِّ نَفْسِهٖ   فَصَدْرُ الْمَرْءِ اَلَّذِيْ يُسْتَوْدَعُ السِّرَّ أَضْيَقُ.

حل لغات: اَلْكِتْمَانُ: چھپانا، پوشیدہ رکھنا، مصدر (ن)۔ سِرٌّ: راز، بھید، جمع قلت أَسْرَارٌ۔ أَسِيْرٌ: قیدی، جمع أَسَارٰی (مادہ اسر، مہموز فا)۔ صِرْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر تو ہو گیا، صَارَ (ض) صَيْرُوْرَةً ہونا، واقع ہونا۔ أَوْعِيَةٌ: جمع قلت برتن،

واحد وِعَاءٌ۔اَلشِّفَاهُ :ہونٹ،واحد شَفَةٌ۔اَقْفَالٌ:جمع قلت، تالے،واحد قُفْلٌ۔ مَفَاتِيْحُ:جمع منتہی الجموع،وغیر منصرف،کنجیاں،واحدمِفْتَاحٌ۔لِيَحْفَظْ:امرغائب معروف واحد مذکرغائب چاہیے کہ وہ حفاظت کرے حَفِظَ(س)حِفْظًا حفاظت کرنا۔صُنْ:فعل امر واحد مذکر حاضر تو حفاظت کر(ن)(مادہ صون،اجوف واوی)۔مُسْتَصْحَبٍ :اسم مفعول،ساتھی(استفعال)(مادہ صحب،صحیح)۔رَأْيٌ:خیال،رائے،جمع آرَاءٌ۔قِرْطَاسٌ : سادہ کاغذ،جمع منتہی الجموع قَرَاطِيْسُ۔ضَاعَ:فعل ماضی معروف واحد مذکرغائب وہ ضائع ہوا،ضَاعَ(ض)ضَيَاعًا ضائع ہونا(مادہ ضیع،اجوف یائی)۔شَاعَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب پھیل گیا شَاعَ(ض)شُيُوْعًا پھیلنا (مادہ شیع،اجوف یائی)۔أَسَرَّ إِلَيْهِ:راز کہنا،خفیہ بات کہنا،(افعال)۔حَدِيْثٌ :بات،کلام جمع منتہی الجموع أَحَادِيْثٌ۔إِنْقَضيَ: فعل ماضی معروف واحد مذکرغائب ختم ہوئی،پوری ہوئی(انفعال لازم ہے)(مادہ قضی،ناقص یائی)۔نَسِيْتُ:فعل ماضی معروف واحد متکلّم میں بھول گیا،نَسِيَ(س)نِسْيَانًا بھولنا(مادہ نسی،ناقص یائی)۔أَفْشَيْتُ:فعل ماضی معروف واحد متکلّم میں نے ظاہر کردیا(افعال) (مادہ فشی،ناقص یائی)۔أَذَاعَ:فعل ماضی معروف واحد مذکرغائب اس نے شائع کردیا،پھیل دیا،(افعال)(مادہ ذیع،اجوف یائی)۔لَوْمٌ:ملامت۔ضَاقَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب تنگ ہوا،ضَاقَ(ض)ضَيْقًا تنگ ہونا(مادہ ضیق،اجوف یائی)۔يُسْتَوْدَعُ:فعل مضارع مجہول واحد مذکرغائب،امانت رکھی جاتی ہے(استفعال)(مادہ ودع،مثال واوی)۔

رازکے پوشیدہ رکھنے کا بیان

(۱۰۹) ترجمہ:- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا راز تیرا قیدی ہے، توجب تو اسے بول دے گا تو تو اس کا قیدی ہوجائے گا۔اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل برتن ہیں اور ہونٹ ان کے تالے ہیں اور زبانیں ان کی چابیاں ہیں،توچاہیے کہ ہرانسان اپنے راز کی چابی کی حفاظت کرے۔

(۱۱۰)-ایک شاعر نے کہاہے:

(۱)- ہر ساتھی سے راز کی حفاظت کر، اور (ظاہر کرنے سے) پرہیز کر اس لیے کہ رائے نہیں ہے مگر پرہیز کرنا۔

(۲)- تیرا راز تیرا قیدی ہے اگر تو اس کی حفاظت کرے، اور تو اس کا قیدی ہے اگر وہ ظاہر ہو جائے۔

کسی شاعر نے کہا ہے: ہر وہ علم جو کاغذ میں نہیں ہے وہ ضائع ہو گیا، اور ہر راز جو دو شخصوں سے گزر گیا وہ پھیل گیا۔

(۱۱۱)- ایک شخص نے دوسرے شخص سے خفیہ بات کہی اور اس کو چھپانے کا حکم دیا جب بات پوری ہوئی، تو اس نے کہا کیا تو سمجھ گیا؟ اس نے جواب دیا، بلکہ میں نہیں سمجھا، پھر اس نے کہا کیا تو نے یاد کر لیا؟ اس نے کہا بلکہ میں بھول گیا، اور عمرو بن عاص نے فرمایا: جب میں راز اپنے دوست پر کھول دوں پھر وہ اس کو شائع کر دے تو ملامت مجھ پر ہوگی نہ کہ اس پر، ان سے کہا گیا وہ کیسے؟ (تم پر ملامت ہوگی) کہا اس لیے کہ میں اس (راز) کی حفاظت کا اس سے زیادہ حقدار تھا۔ (ثعالبی)

فخری کتاب میں آیا ہے: جب انسان کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہو جائے تو اس شخص کا سینہ جس کو راز بطور امانت دیا جائے زیادہ تنگ ہو گا۔

اَلصِّدْقُ وَالْكِذْبُ

(۱۱۲) إِنَّ الصِّدْقَ عَمُوْدُ الدِّيْنِ وَ رُكْنُ الْأَدَبِ وَاَصْلُ الْمُرُوْءَةِ ،فَلَا تَتِمُّ هٰذِهِ الثَّلَاثَةُ إِلَّا بِهٖ ،وَقَالَ اَرِسْطَا طَالِيْسُ اَحْسَنُ الْكَلَامِ مَا صَدَقَ فِيْهِ قَائِلُهٗ إِنْتَفَعَ بِهٖ سَامِعُهٗ،وَإِنَّ المَوْتَ مَعَ الصِّدْقِ خَيْرٌ مِنَ الْحَيَاةِ مَعَ الْكِذْبِ ،وَمَا جَاءَ فِيْ هٰذَاالْبَابِ قَوْلُ مَحْمُوْدِنِ الْوَرَّاقِ.

اَلصِدْقُ مَنْجَاةٌ لِأَرْبَابِهٖ وَقُــرْبَةٌ تُدْنِي مِــنَ الرَّبِّ

(للابشیھی)

(۱۱۳) وَ خَطَبَ الحَجَّاجُ فَأَطَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ ،فَإِنَّ الْوَقْتَ لَا يَنْتَظِرُكَ وَالرَّبُّ لَا يَعْذِرُكَ فَأَمَرَ بِحَبْسِهٖ فَأَتَاهُ قَوْمُهٗ وَزَعَمُوْا أَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ وَسَأَلُوْهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَهٗ ،فَقَالَ ذٰلِكَ الْحَجَّاجُ إِنْ أَقَرَّ بِالْجُنُوْنِ خَلَّيْتُهٗ ،فَقَالَ

مَعَاذَاللهِ لَا أَزْعُمُ اِنَّ اللّٰهَ إِبْتَلَانِیْ وَقَدْ عَافَانِیْ ،فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْحَجَّاجُ فَعَفَا عَنْهُ لِصِدْقِهٖ .(للثعالبی)

(۱۱۴) قَالَ بَعْضُ الْحُکَمَاءِ إِنّ الْکِذْبَ یَهْدِیْ إِلَی الْفُجُوْرِ وَالْفُجُوْرُ یَهْدِیْ إِلَی النَّارِ وَإِنَّ الصّدْقَ یَهْدِیْ إِلَی البِرّ وَالْبِرُّ یَهْدِیْ إِلَی الْجَنَّةِ .

وَمَااَحْسَنَ مَاقَالَ الشَّاعِرُ:

إِذَا عَرَفَ الْإِنْسَانُ بِالْکِذْبِ لَمْ یَزَلْ لَدَی النَّاسِ کَذَّابًا وَلَوْ کَانَ صَادِقًا
فَإِنْ قَالَ لَا تُصْغِیْ لَـهٗ جُلَسَـــاءُهٗ وَلَـمْ یَسْمَعُوْا مِنْهُ وَلَـوْ کَانَ نَاطِـقًا

وَقَالَ مَحْمُوْدُبْنُ اَبِی الْجُنُوْدِ:

لِیْ حِیْلَةٌ فِیْ مَـــنْ یَنُمُّ وَلَیْـسَ فِی الْکَـذَّابِ حِیْلَـةٌ
مَنْ کَانَ یَخْلُقُ مَایَقُوْلُ فَـحِیْــلَتِیْ فِیْــهٖ قَـلِـیْلَـةٌ

حل لغات: عَمُوْدٌ: ستون، جمع قلت أَعْمِدَةٌ۔دِیْنٌ: مذہب، عقیدہ، جمع قلت أَدْیَانٌ۔ رُکْنٌ :سہارا، ستون، جز، جمع قلت أَرْکَانٌ۔مُرُوْءَةٌ: انسانیت ،ایسا جوہر جس سے انسان کامل کی خصلتیں ابھرتی ہیں(مادہ مرء، مہموزلام)۔مَنْجَاةٌ: چھٹکارا، جائے فرار، باعث نجات جمع مَنَاجٍ۔رَبٌّ: مالک، سردار، صاحب، جمع قلت أَرْبَابٌ ۔قُرْبَةٌ :نیکی جمع قُرَبٌ۔تُدْنِیْ :فعل مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ قریب کرتی ہے (افعال) (مادہ دنو، معتل لام واوی)۔خَطَبَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تقریر کی ، خَطَبَ(ن)خُطْبَةً تقریر کرنا(مادہ خطب، صحیح)۔أَطَالَ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دراز کردیا (افعال) (مادہ طول، معتل عین واوی)۔لَا یَنْتَظِرُكَ: فعل مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب انتظار نہیں کرے گا(افتعال)(مادہ نظر، صحیح)۔لَا یَعْذِرُكَ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ عذر قبول نہیں کرے گا، عَذَرَ (ض) عُذْرًا عذر قبول کرنا(مادہ عذر، صحیح)۔حَبْسٌ :قید(مادہ حبس، صحیح)۔زَعَمُوْا: فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے دعوی کیا، زَعَمَ (ن ،ف)زُعْمًا دعوی کرنا (مادہ زعم، صحیح)۔مَجْنُونٌ : پاگل(مادہ جنن، مضاعف)۔خَلّٰی سَبِیْلَهٗ: رہا کرنا، آزاد کرنا(تفعیل)(مادہ خلو، معتل لام واوی)۔عَفَا عَنْهُ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے در گزر کردیا، معاف کردیا(ن)(مادہ عفو، معتل لام

واوی) حَکِیْمٌ : دانش مند، فلسفی، طبیب جمع تکسیر حُکَمَاءُ ۔ فُجُوْرٌ : بدکاری، زنا (مادہ فجر، صحیح)۔ لَدَی: پاس، سامنے۔ أَصْغیٰ إِلَیَ: کان لگانا، غور سے سننا، توجہ سے سننا (افعال) (مادہ صغی، معتل لام یائی)۔ حِلْیَۃٌ: تدبیر۔ یَنُمُّ: فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ چغلی کرتا ہے ،نَمَّ (ض،ن) نمًّا چغلی لگانا (مادہ نمم ،مضاعف ثلاثی)۔ یَخْلُقُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پیدا کرتا ہے، گھڑتا ہے، خَلَقَ (ن) خَلْقًا وَ خَلْقَۃً (مادہ خلق، صحیح)

سچ اور جھوٹ کا بیان

(۱۱۲)۔ترجمہ: ۔ بے شک سچ دین کا ستون، ادب کا سہارا اور کامل انسانیت کی بنیاد ہے، تو یہ تینوں چیزیں اسی سچ کے ذریعہ مکمل ہوتی ہیں۔ اور ارسطاطالیس نے کہا: سب سے اچھا کلام وہ ہے جس میں اس کا کہنا والا سچ بولے اور جس سے اس کا سننے والا فائدہ حاصل کرے، اور بے شک سچ کے ساتھ مرجانا جھوٹ کے ساتھ زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

اور اس باب میں محمود وراق کا قول آیا ہے: بلاشبہ سچ سچ بولنے والوں کے لیے باعث چھٹکارا ہے اور رب سے قریب کرنے والی نیکی ہے۔ (ابشیہی)

(۱۱۳)۔ حجاج نے تقریر کی تو لمبی (تقریر) کی تو ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا نماز، (یعنی نماز کا وقت ہوچکا ہے) اس لیے وقت تیرا انتظار نہیں کرے گا اور رب تیرا اعذر قبول نہیں کرے گا تو اس (حجاج) نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا تو اس (حجاج) کے پاس اس کی قوم آئی اور انہوں نے کہا کہ وہ پاگل ہے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اس کو رہا کردے، تو (اس بات پر) حجاج نے کہا اگر وہ پاگل پن کا اقرار کرلے تو میں اسے رہا کردوں گا، تو (خبر ملنے پر) اس نے کہا اللہ کی پناہ میں نہیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری میں مبتلا کیا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت بخشی ہے تو جب یہ خبر حجاج کو پہنچی تو اس نے اس کو سچ بولنے کی وجہ سے معاف کردیا۔ (ثعالبی)

(۱۱۴)- کسی دانش مند نے کہا ہے: کہ جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری آگ (جہنم) کی طرف لے جاتی ہے، اور سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

کسی شاعر نے کتنی اچھی بات کہی ہے:

(۱)- جب انسان جھوٹ بولنے میں مشہور ہوجائے تو وہ لوگوں کے نزدیک ہمیشہ جھوٹا رہتا ہے اگرچہ سچا ہو۔

(۲)- تو اگر وہ کہتا ہے تو اس کے ہم نشین اس کی بات غور سے نہیں سنتے اور اس کی بات نہیں سنتے اگرچہ وہ بول رہا ہو۔

محمود بن ابی جنود نے کہا ہے:

(۱)- جو چغل خوری کرتا ہے اس کے بارے میں میرے پاس تدبیر ہے، اور جھوٹے آدمی کے بارے میں میرے پاس کوئی تدبیر نہیں ہے۔

(۲)- جو شخص گڑھ کر بات کہتا ہے تو اس کے بارے میں میری تدبیر کم ہے۔

مَذَمَّةُ الْحَسُوْدِ

(۱۱۵) وَقَفَ الْأَحْنَفُ عَلٰى قَبْرِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ رَحِمَكَ اللهُ كُنْتَ لَا تَحْقِرُ ضَعِيْفًا وَلَا تَحْسُدُ شَرِيْفًا. قَالَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ:

إِصْبِرْ عَلٰى كَيْدِ الْحَسُوْدِ　　فَـإِنَّ صَبْـرَكَ قَـاتِـلُهُ

كَالنَّارِ تَـاكُلُ بَعْضَـهَا　　إِنْ لَـمْ تَـجِدْ مَـا تَـاكُـلُهُ

(۱۱۶) قَالَ اَرِسْطَاطَالِيْس: اَلْحَسَدُ حَسَدَانِ مَحْمُوْدٌ وَمَذْمُوْمٌ فَالمَحْمَوْدُ أَنْ تَرَى عَالِمًا فَتَشْتَهِىْ أَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهُ أَوْ زَاهِدًا فَتَشْتَهِىْ مِثْلَ فِعْلِهِ، وَالمَذْمُوْمُ أَنْ تَرَى عَالِمًا أَوْ فَاضِلًا فَتَشْتَهِىْ أَنْ يَمُوْتَ. (للثعالبی)

قَالَ مَنْصُوْرُ نِ الْفَقِيْهُ:

أَلَا قُلْ لِمَنْ كَانَ لِىْ حَاسِدًا　　أَتَدْرِىْ عَلٰى مَنْ أَسَأتَ الْأَدَب

أَسَــأْتَ عَلَى اللهِ فِيْ فَضْــلِهِ إِذَا أَنْتَ لَمْ تَرْضَ مَــا قَدْ وَهَبَ

حل لغات: لَاتَحْقِرُ:مضارع منفی معروف واحد مذکر حاضر تم حقیر وذلیل نہیں سمجھتے تھے، حَقَرَ(ض)حَقْرًا ذلیل وحقیر سمجھنا(مادہ حقر،صحیح)۔حَسُوْدٌ:حاسد(مادہ حسد،صحیح)۔کَیْدٌ: دھوکا،مکر(مادہ کید،معتل عین یائی)۔زَاهِدٌ:خدار سیدہ،انتہائی عبادت گزار،تارک الدنیا،جمع تکسیر زُهَّادٌ(مادہ زھد،صحیح)۔أَلَا:خبردار،حرف تنبیہ۔أَسَأْتَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر حاضر تونے بدسلوکی کی،گستاخی کی(افعال)(مادہ سوء،معتل عین واوی ومہموز لام)۔وَهَبَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دیا،وَهَبَ(ف)وَهْبًا دینا،ہبہ کرنا(مادہ وھب،معتل فاواوی)۔

حاسد کی برائی کا بیان

(۱۱۵)-ترجمہ: احنف حارث بن معاویہ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے،تو کہا اللہ تعالی تم پر رحم فرمائے تم کسی کمزور کو حقیر نہیں سمجھتے تھے اور کسی شریف آدمی سے حسد نہیں کرتے تھے۔
کسی شاعر نے کہا ہے:
(۱)-حاسد کے مکر،دھوکا پر صبر کر اس لیے کہ تیرا صبر اس کو قتل کرنے والا ہے،(۲) جیسا کہ آگ خود کو کھا لیتی ہے اگر وہ اپنے کھانے کی چیز نہ پائے۔

(۱۱۶)- ارسطا طالیس نے کہا:کہ حسد دو طرح کا ہوتا ہے ایک اچھا اور ایک برا،تو اچھا(حسد)یہ ہے کہ تم کسی عالم کو دیکھو تو اس کی طرح ہونے کی خواہش کرو یا کسی عبادت گزار کو دیکھو تو اس کے کام کی طرح خواہش کرو،اور برا(حسد)یہ ہے کہ تم کسی عالم یا فاضل کو دیکھو تو اس کے مرنے کی خواہش کرو۔(ثعالبی)
منصور فقیہ نے کہا ہے:
(۱) خبردار!اس شخص سے کہدو جو مجھ سے حسد کرتا ہے کیا تو جانتا ہے کہ کس کے ساتھ تونے سوءادب کیا؟

(۲) تونے اللہ کے احسان کی بے ادبی کی، اس لیے کہ تو اس سے راضی نہیں ہوا جو اس نے عطا کیا۔

❁❁❁

ذَمُّ سُوْءِ الْخُلْقِ

(۱۱۷) قَالَ عَمْرُ بْنُ مَعْدِیْ کَرَبَ :اَلْکَلَامُ اللَّیِّنُ یُلَیِّنُ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ هِیَ أَقْسیٰ مِنَ الصُّخُوْرِ ،وَالْکَلَامُ الْخَشِنُ یُخَشِّنُ الْقُلُوْبَ الَّتِیْ هِیَ أَنْعَمُ مِنَ الْحَرِیْرِ. (للغزالی)

(۱۱۸) قِیْلَ سُوْءُ الْخُلْقِ یُعْدِیْ لِأَنَّهٗ یَدْعُوْا إِلیٰ أَنْ یُقَابِلَ بِمِثْلِهٖ، وَ رُوِیَ عَنْ بَعْضِ السَّلَفِ :اَلْحُسْنُ الْخُلْقُ ذُوْ قَرَابَةٍ عِنْدَ الْأَجَانِبِ وَالسَّیِءُ الْخُلْقُ أَجْنَبِیٌّ عِنْدَ أَهْلِهٖ . (للأبشیهی)

(۱۱۹) صَحِبَ رَجُلٌ رَجُلًا بِسُوْءِ الْخُلْقِ فَلَمَّا فَارَقَهٗ قَالَ قَدْ فَارَقْتُهٗ وَخُلْقُهٗ لَمْ یُفَارِقْهُ .وَنَظَرَ فَیْلَسُوْفُ إِلیٰ رَجُلٍ حَسْنِ الْوَجْهِ خَبِیْثِ النَّفْسِ فَقَالَ بَیْتٌ حَسَنٌ وَفِیْهِ سَاکِنٌ نَذْلٌ .

حل لغات: سُوْءُ الْأَخْلَاقِ: بداخلاقی (مادہ خلق،صحیح)۔لَیِّنٌ: نرم، نرم دل (مادہ لین، معتل عین یائی)۔یُلَیِّنُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ نرم بناتا ہے (تفعیل) أَقْسیٰ: زیادہ سخت، اسم تفضیل (ن)(مادہ قسو، معتل لام واوی)۔اَلصُّخُوْرُ : جمع تکسیر، چٹانیں، واحد صَخْرٌ۔اَلْخَشِنُ: کھردرا، سخت صفت مشبہ (ن)۔یُخَشِّنُ : مضارع معروف واحد مذکر غائب کھردرا بناتا ہے، سخت بناتا ہے (تفعیل)۔أَنْعَمُ: زیادہ نرم و نازک، اسم تفضیل (ک)(مادہ نعم ،صحیح)۔حَرِیْرٌ :ریشم ،سلک (مادہ حرر مضاعف ثلاثی)۔یُعْدِیْ:،مضارع معروف واحد مذکر غائب عیب لگاتی ہے، بیماری لگاتی ہے (افعال) (مادہ عدو، معتل لام واوی)۔سَلَفٌ :اگلے لوگ، آباؤ اجداد۔اَجَانِبُ:اجنبی شخص ،نامعلوم شخص، واحد اَجْنَبِیٌّ۔صَحِبَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ ساتھ ہوا، صَحِبَ (س) صُحْبَةً ساتھ ہونا(مادہ صحب، صحیح)۔خَبِیْثُ النَّفْسِ :بدباطن، کمینہ، بدطینت، برا۔ نَذْلٌ : خسیس ،گھٹیا، کمینہ، بزدل، جمع قلت اَنْذَال .

برے اخلاق کی مذمت کا بیان

(۱۱۷) ترجمہ:۔ عمرو بن معدی کرب نے کہا ہے: نرم بات ان دلوں کو نرم بنا دیتی ہے جو چٹانوں سے زیادہ سخت ہوتے ہیں، اور سخت بات ان دلوں کو سخت بنا دیتی ہے جو ریشم سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔(غزالی)

(۱۱۸)- کہا گیا ہے کہ بد اخلاقی عیب لگاتی ہے اس لیے کہ وہ اس بات کی طرف دعوت دیتی ہے کہ اس کا اس کے مثل سے مقابلہ کیا جائے۔

کسی گزرے ہوئے بزرگ سے روایت کی گئی ہے کہ اچھے اخلاق والا اجنبی لوگوں میں رشتہ والا ہے اور برے اخلاق والا اپنے گھر والوں میں بھی اجنبی ہے۔(ابشیہی)

(۱۱۹)-ایک مرد بد اخلاق مرد کے ساتھ ہوا جب وہ اس سے جدا ہوا، کہا میں اس سے جدا ہو گیا لیکن اس کی (بری) عادت اس سے جدا نہیں ہوئی۔ ایک فلسفی نے بد طینت خوبصورت آدمی کو دیکھا تو کہا گھر اچھا ہے اور اس میں رہنے والا گھٹیا کمینہ ہے۔

ذَمُّ الْغَضَبِ

(۱۲۰) قِيْلَ لِحَكِيْمٍ أَيُّ الْأَحْمَالِ أَثْقَلُ ،فَقَالَ اَلْغَضَبُ،وَرُوِىَ أَنَّ إِبْلِيْسَ قَالَ مَهْمَا أَعْجَزَنِىْ إِبْنُ آدَمَ فَلَنْ يُعْجِزَنِىْ إِذَ غَضِبَ لِأَنَّهٗ يَنْقَادُ لِىْ فِيْمَا أَبْتَغِيْهِ وَ يَعْمَلُ بِمَا أُرِيْدُهٗ وَأَرْتَضِيْهِ وَقِيْلَ لِأَبِىْ عُبَادٍ مَنْ أَبْعَدُ مِنَ الرَّشَادِ اَلسَّكْرَانُ أَمِ الْغَضْبَانُ ،فَقَالَ اَلْغَضْبَانُ،لَايَعْذِرُهٗ أَحَدٌ فِىْ مَآثِمٍ يَجْتَرِحُهٗ وَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَعْذِرُ السَّكْرَانَ .

حل لغات: غَضَبٌ: ناراضگی، غصہ (مادہ غضب، صحیح)۔ اَلْأَحْمَالُ: جمع قلت، بوجھ، بار، واحد حَمْلٌ .أَثْقَلُ :زیادہ بھاری، اسم تفضیل۔ثِقْلٌ: وزن، بوجھ، لوڈ جمع قلت أَثْقَالٌ .أَعْجَزَنِىْ: فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مجھے عاجز کر دیا، بے بس کر دیا، (افعال)۔يَنْقَادُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پیچھے چلتا ہے پیروی کرتا ہے (انفعال)(مادہ قود، معتل عین واوی)۔أَبْتَغِىْ :مضارع معروف واحد متکلّم میں چاہتا، پسند کرتا ہوں (افتعال)(مادہ بغی، معتل لام یائی)۔أَرْتَضِىْ : مضارع معروف واحد متکلّم

میں رضا مند ہوتا ہوں (افتعال)(مادہ رضو ،معتل لام واوی)۔اَلسَّکْرَانُ:نشہ والا،جمع سُکَارٰی .اَلْغَضْبَانُ: غصہ والا،صفت مشبہ۔لَایَعْذِرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب معذور نہیں سمجھتا ہے ،عَذَرَ (ض)عُذْرًا معذور سمجھنا۔ مَآثِمٌ:گناہ،واحد مَأْثَمَۃٌ بمعنی اِثْمٌ ۔یَجْتَرِحُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ارتکاب کرتا ہے،(افتعال)(مادہ جرح ،صحیح)۔

غصہ کی برائی کا بیان

(۱۲۰) **ترجمہ:۔** کسی حکیم سے کہا گیا:کون سا بوجھ زیادہ بھاری ہے،تو اس نے کہا، غصہ ،(کا بوجھ زیادہ بھاری ہے)۔اور بیان کیا گیا ہے کہ شیطان نے کہا جب آدمی مجھے عاجز بے بس کرتا ہے(تو ہو سکتا ہے کہ وہ عاجز کردے)لیکن جب وہ غصہ کرتا ہے تو ہرگز مجھے بے بس نہیں کر سکے گا،اس لیے کہ وہ اس کام میں میری پیروی کرتا ہے جس کو میں چاہتا ہوں اور وہ کام کرتا ہے جس سے میں راضی ہوتا ہوں اور پسند کرتا ہوں۔اور ابو عباد سے کہا گیا ہدایت سے زیادہ دور کون ہے ؟نشہ والا یا غصہ والا،تو اس نے کہا غصہ والا،(ہدایت سے زیادہ دور ہے)کوئی شخص اس کو معذور نہیں سمجھتا ہے ان گناہوں میں جن کا وہ ارتکاب کرتا ہے،اور زیادہ تر لوگ نشہ والے کو معذور سمجھتے ہیں۔

مَدْحُ التَّوَاضُعِ وَذَمُّ الْکِبْرِ

(۱۲۱) قِیْلَ مَنْ وَضَعَ نَفْسَہٗ دُوْنَ قَدْرِہٖ رَفَعَہُ النَّاسُ فَوْقَ قَدْرِہٖ وَمَنْ رَفَعَھَا عَنْ حَدِّہٖ وَضَعَہُ النَّاسُ عَنْ حَدِّہٖ ،وَقِیْلَ لِبَزَرْ جَمْھَرْ ھَلْ تَعْرِفُ نِعْمَۃً لَا یُحْسَدُعَلَیْھَا،قَالَ نَعَمْ :اَلتَّوَاضُعُ،قِیْلَ فَھَلْ تَعْرِفُ بَلَاءً لَا یُرْحَمُ صَاحِبُہٗ عَلَیْہِ ،قَالَ نَعَمْ اَلْکِبْرُ .

(۱۲۲) قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أُرِیْدُ رَجُلًا إِذَا کَانَ فِی الْقَوْمِ وَھُوَ اَمِیْرُھُمْ کَانَ کَبَعْضِھِمْ وَإِذَا لَمْ یَکُنْ اَمِیْرَھُمْ فَکَأَنَّہٗ اَمِیْرُھُمْ .

قَالَ اَبُوْ تَمَّامٍ فِیْ ھٰذَاالمَعْنیٰ:

مُتَبَذِّلٌ فِی الْقَوْمِ وَهُوَ مُبَجَّلٌ　　مُتَوَاضِعٌ فِی الْحَیِّ وَهُوَ مُعَظَّمٌ

وَقَالَ آخَرُ:

مُتَوَاضِعٌ وَالنُّبْلُ یَحْرِسُ قَدْرَهٗ　　وَاَخُو التَّوَاضُعِ بِالنَّبَاهَةِ یَنْبُلُ

وَقَالَ الْخَوَارَزَمِیْ:

عَجِبْتُ لَهٗ لَمْ یَلْبَسِ الْکِبْرَ حُلَّةً　　وَفِیْنَا لَاِنْ جُزْنَا عَلٰی بَابِهٖ کِبْرٌ

(للثعالبی)

(۱۲۳) مَنْ أَرَادَ الدُّخُوْلَ فِیْ مَجْلِسِ الْعُلَمَاءِ یَجِبُ عَلَیْهِ أَنْ یَأْتِیَ بِالتَّوَاضُعِ وَالذُّلِّ وَالْخُشُوْعِ وَالإِنْکِسَارِ،فَمَنْ أَتیٰ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ یَنَالُ الْمَغْفِرَةَ مِنَ المَلِکِ الْجَبَّارِ،وَمَنْ أَتیٰ مِثْلَ قَارُوْنَ بِالْکِبْرِ وَالْإِکْثَارِ یَجِدُ الْقَطِیْعَةَ وَالْعُقُوْبَةَ مِنَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ .(للسیوطی)

(۱۲۴).قَالَتِ الْحُکَمَاءُ کُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ عَلَیْهِ، إِلَّا الْمُتَوَاضِعُ ،وَقَالَ عَبْدُ المَلِکِ اَفْضَلُ الرِّجَالِ مَنْ تَوَاضَعَ عَنْ رِفْعَةٍ وَعَفَا عَنْ قُدْرَةٍ وَأَنْصَفَ عَنْ قُوَّةٍ ،وَقَالَ رَجُلٌ لِبَکْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَلِّمْنِیْ اَلتَوَاضُعَ ، فَقَالَ لَهُ إِذَا رَأَیْتَ مَنْ هُوَ أَکْبَرُ مِنْکَ فَقُلْ سَبَقَنِیْ إِلَی الْعَمَلِ الصَّالِحِ فَهُوَ خَیْرٌ مِنِّی ، وَإِذَا رَأَیْتَ أَصْغَرَ مِنْکَ فَقُلْ سَبَقْتُهٗ إِلَی الذُّنُوْبِ فَهُوْ خَیْرٌ مِنِّیْ .

وَقَالَ أَبُو الْعِتَاهِیَةِ :

یَا مَنْ تَشَرَّفَ فِی الدُّنْیَا وَلَذَّتِهَا　　لَیْسَ التَّشَرُّفُ رِفْعَ الطِّیْنِ بِالطِّیْنِ

إِذَا أَرَدْتَّ شَرِیْفَ الْقَوْمِ کُلِّهِمْ　　فَانْظُرْ إِلَی مَلِکٍ فِیْ زِیِّ مِسْکِیْنِ

وَقَالَ أَبُو الْفَتْحِ اَلْبُسْتِیْ :

مَنْ شَاءَ عَیْشًا رَغِیْدًا یَسْتَفِیْدُ بِهٖ　　فِیْ دِیْنِهٖ ثُمَّ فِیْ دُنْیَاهُ إِقْبَالًا

فَلْیَنْظُرَنَّ إِلَی مَنْ فَوْقَهٗ أَدَبًا　　وَلْیَنْظُرَنَّ إِلَی مَنْ دُوْنَهٗ مَالًا

(للشریشی)

(۱۲۵) وَقِیْلَ دَعِ الْکِبْرَ مَتیٰ کُنْتَ مِنْ أَهْلِ النَّبْلِ لَمْ یَضُرَّکَ التَبَذُّلَ وَمَتیٰ لَمْ تَکُنْ مِنْ أَهْلِهٖ لَمْ یَنْفَعْکَ التَنَبُّلَ .قَالَ الْمَامُوْنُ مَا تَکَبَّرَ أَحَدٌ إِلَّا لِنَقْصٍ وَجَدَهٗ فِیْ

نَفْسِهٖ وَلَا تَطَاوَلَ إِلَّا لِوَهْنٍ أَحَسَّ مِنْ نَفْسِهٖ. قَالَ بَزَرْجَمْهَرْ وَجَدْنَا التَّوَاضُعَ مَعَ الْجَهْلِ وَالْبُخْلِ أَحْمَدَ عِنْدَ الْحُكَمَاءِ مِنَ الْكِبْرِ مَعَ الْأَدَبِ وَالسَّخَاءِ. قَالَ مَنْصُوْرُ نِ الْفَقِيْهُ يَاقَرِيْبَ الْعَهْدِ بِالْمَخْرَجِ لِمَ لَا تَتَوَاضَعُ. (للثعالبی)

حل لغات: مَدْحٌ: تعریف، ثناخوانی (مادہ مدح، صحیح)۔ کِبْرٌ: آن، شان، تکبر۔ دُوْنَ: کم، کم درجہ، سامنے، ورے۔ حَدٌّ: انتہا، آخری حد، کنارہ، سرحد، بونڈری۔ مُتَبَذِّلٌ: چھچھورا انسان، وقار کے خلاف کرنے والا، روزانہ پہننے کے کپڑے استعمال کرنے والا، پرانا بوسیدہ کپڑے پہننے والا (اسم فاعل، تفعل) (مادہ بذل، صحیح)۔ مُبَجَّلٌ: اسم مفعول، لائق احترام، معزز (تفعیل) (مادہ بجل، صحیح)۔ حَيٌّ: محلہ، جمع أَحْيَاءٌ (مادہ حيي، لفیف مقرون) مُعَظَّمٌ: اسم مفعول، قابل تعظیم، (تفعیل) (مادہ عظم، صحیح)۔ اَلنُّبْلُ: ذکاوت، نجابت، شرافت۔ يَحْرِسُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ حفاظت کرتا ہے، حَرَسَ (ض) حَرْسًا حفاظت کرنا (مادہ حرس، صحیح)۔ اَلنَّبَاهَةُ: شرافت، عقل مندی، سمجھ، شہرت ۔حُلَّةٌ: سوٹ، کپڑوں کا جوڑا، جمع تکسیر حُلَلٌ. جُزْنَا: مضارع معروف جمع متکلم ہم گزرے، جَازَ (ن) جَوْزًا پاس کرنا، عبور کرنا، گزرنا (مادہ جوز، معتل عین واوی)۔ اَلذُّلُّ: تابعداری، (مصدر، ض) جَبَّارٌ: مبالغہ، زبردست عظیم (اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے) (مادہ جبر، صحیح)۔ اَلْإِكْثَارُ: بڑا سمجھنا، (افعال، مصدر)۔ قَطِيْعَةٌ: بے تعلقی، علاحدگی، جدائی، جمع منتہی الجموع، وغیر منصرف قَطَائِعُ. قَهَّارٌ: مبالغہ، غالب، زبردست (مادہ قهر، صحیح)۔ تَشَرَّفَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ عزت حاصل کرتا ہے (تفعل) (مادہ شرف، صحیح)۔ طِيْنٌ: مٹی۔ رِفْعَةٌ: بلندی۔ زِيٌّ: بھیس، لباس، فیشن، اسٹائل جمع تکسیر اَزْيَاءُ. رَغِيْدٌ: آسودہ، خوش حال۔ اِقْبَالٌ: مقبولیت۔ دَعْ: فعل امر واحد حاضر معروف تو چھوڑ (ف) (مادہ ودع، معتل فا واوی)۔ اَلتَّنَبُّلُ: ذکی ہونا، نجیب وشریف ہونا، (مصدر، تفعل) ۔تَطَاوَلَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تکبر کیا، فخر کیا (تفاعل) (مادہ طول، معتل عین واوی)۔ وَهْنٌ: کمزوری، (مصدر، ض) (مادہ وهن، معتل فا واوی)۔ مَخْرَجٌ اسم ظرف نکلنے کی جگہ، پاخانہ کا مقام، جمع مَخَارِجُ (ض) (مادہ خرج، صحیح)

انکساری کی تعریف اور تکبر کی برائی کا بیان

(۱۲۱)-ترجمہ: کہا گیا جو شخص اپنے آپ کو اپنے رتبے سے نیچے رکھتا ہے تو لوگ اس کو رتبے سے اوپر اٹھا دیتے ہیں اور جو شخص اپنے آپ کو اپنے رتبے سے اوپر رکھتا ہے تو لوگ اس کو اس کے رتبے سے نیچے گرا دیتے ہیں، بزرجمہر سے کہا گیا، کیا آپ ایسی نعمت کو جانتے ہیں جس پر حسد نہ کیا جاتا ہو؟ انھوں نے کہا ہاں: وہ انکساری ہے۔ کہا گیا تو آپ ایسی مصیبت کو جانتے ہیں جس مصیبت والے پر رحم نہ کیا جاتا ہو؟ کہا ہاں: وہ تکبر ہے۔

(۱۲۲)- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے آدمی کو چاہتا ہوں جب قوم میں ان کا امیر ہو تو ان میں سے ایک فرد کی طرح رہے اور جب ان کا امیر نہ ہو تو (اس طرح رہے) گویا کہ وہ ان کا امیر ہے۔

ابو تمام نے اسی معنی کے بارے میں کہا ہے: وہ قوم میں وقار کے خلاف رہنے والا ہے حالانکہ وہ معزز ہے، محلہ میں انکساری کرنے والا ہے، حالانکہ وہ قابل تعظیم ہے۔

دوسرے شاعر نے کہا ہے: وہ انکساری کرنے والا ہے حالانکہ شرافت اس کے مرتبہ کی حفاظت کرتی ہے، اور انکساری کرنے والا عقل مندی کی وجہ سے شرافت میں غالب آجاتا ہے۔

خوارزمی نے کہا ہے: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس نے تکبر کا جوڑا نہیں پہنا، اور ہم میں تکبر ہو جائے گا اگر ہم اس کے دروازہ سے گزر جائیں۔ (ثعالبی)

(۱۲۳)- جو شخص علما کی مجلس میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اس پر ضروری ہے کہ خاکساری، تابعداری عاجزی اور انکساری کے ساتھ آئے جو شخص ان اوصاف کے ساتھ آئے گا تو وہ زبردست بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کی طرف سے بخشش پائے گا اور جو شخص قارون کی طرح تکبر کے ساتھ اور بڑا سمجھتا ہوا آئے گا تو تنہا غالب (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے جدائیگی اور سزا پائے گا۔ (سیوطی)

(۱۲۴)- دانشمندوں نے کہا ہے انکساری کرنے والے کے علاوہ ہر نعمت والے شخص پر حسد کیا جاتا ہے اور عبد الملک نے کہا لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو بلندی ہونے کے

باوجود انکساری کرے ،طاقت کے باوجود معاف کرے ،اور قوت کے باوجود انصاف کرے ،ایک آدمی نے بکر بن عبد اللہ سے کہا: مجھے انکساری سکھاؤ، توانہوں نے اس سے کہا جب تم اس شخص کو دیکھو جو تم سے (عمر میں) بڑا ہے توکہو کہ وہ شخص نیک عمل میں مجھ سے آگے بڑھ گیا اور وہ اسی لیے مجھ سے بہتر ہے ،اور جب تم اس شخص کو دیکھو جو تم سے (عمر میں) چھوٹا ہے توکہو کہ میں اس سے گناہوں میں بڑھ گیاہوں اور وہ اسی لیے مجھ سے بہتر ہے۔

ابوعتاہیہ نے کہاہے:

(۱)اے وہ شخص جس نے دنیااور اسکی پسندیدہ چیزوں میں عزت حاصل کی، مٹی کا مٹی سے بلند ہوناعزت حاصل کرنانہیں ہے۔

(۲)۔اگر تم پوری قوم میں شریف انسان کو(دیکھنا) چاہتے ہوتو غریب کے لباس میں بادشاہ کو دیکھو۔

ابوالفتح بستی نے کہاہے:

(۱)۔جو شخص خوشحال زندگی چاہے ،جس کے ذریعے سے اپنے دین میں پھر اپنی دنیا میں مقبولیت کافائدہ اٹھائے۔

(۲)۔توضرور وہ شخص ایسے انسان کو دیکھ لے جو ادب میں اس سے بڑھ کر ہو،اور ضرور ایسے شخص کو دیکھ لے جو مال میں اس سے کمتر ہو۔(شریشی)

(۱۲۵)۔کہا گیاہے تکبر کو چھوڑ دے اگر تو شریف لوگوں میں سے ہے تو پرانے بوسیدہ کپڑے پہننا تجھے نقصان نہیں دے گا اور اگر تو شریف لوگوں میں سے نہیں ہے تو نجیب و شریف ہونا تجھے فائدہ نہیں دے گا ،مامون نے کہاہے: کسی شخص نے تکبر نہیں کیا مگر اس کمی کی وجہ سے جس کو اس نے اپنے اندر پایااور فخر نہیں کیا مگر اس کمزوری کی وجہ سے جس کو اس نے اپنے اندر محسوس کیا۔بزرجمھر نے کہا: ہم نے انکساری کو جہالت اور بخیلی کے ساتھ اس تکبر سے زیادہ قابل تعریف پایا جو ادب اور سخاوت کے ساتھ ہو۔اور منصور فقیہ نے کہا: اے وہ شخص جو عنقریب (دنیاسے) نکلنے والا ہے توکیوں انکساری نہیں کرتا ہے۔(ثعالبی)

ذَمُّ مَنْ إِعْتَذَرَ فَأَسَاءَ

(۱۲۶) قِيْلَ فِي الْمَثَلِ عُذْرُهُ أَشَدُّ مِنْ جُرْمِهِ ،رُبَّ إِصْرَارٍ أَحْسَنُ مِنْ إِعْتِذَارٍ وَقِيْلَ تُبْ مِنْ عُذْرِكَ ثُمّ مِنْ ذَنْبِكَ .

قَالَ الخبزري:

وَكَمْ مُذْنِبٍ لَمَّا أَتىٰ بِإِعْتِــذَارِهِ   جَنىٰ عُذْرُهُ ذَنْبًا مِنَ الذَّنْبِ أَعْظَمَا

(للثعالبی)

حل لغات:۔ مَثَلٌ: عبرت،ضَرْبُ المَثَلِ: مشہور مقولہ،تشبیہ،جمع قلت ، أَمْثَالٌ۔ أَسَاءَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب،اس نے بدسلوکی کی(افعال)(مادہ سوء،اجوف واوی ،مہموز لام)۔إِعْتَذَرَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے معذرت کی (افتعال)(مادہ عذر،صحیح)۔أَلْإِصْرَارُ: اصرار کرنا ،اڑ جانا (مصدر، افعال) (مادہ صرر ، مضاعف ثلاثی)۔جَنىٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب ،اسنے جرم کیا،جَنىٰ (ض) جِنَايَةً ارتکاب جرم کرنا(مادہ جني ،ناقص یائی)۔أَعْظَمُ: زیادہ بڑا،اسم تفضیل(ن)(مادہ عظم،صحیح)۔

اس شخص کی برائی کا بیان جو معذرت کرے پھر برائی کرے

(۱۲۶)۔ترجمہ: مشہور قول میں کہا گیا اس کا معذرت کرنا اس کے جرم سے زیادہ سخت ہے، بسا اوقات (گناہ پر) اڑے رہنا معذرت پیش کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔اور کہا گیا ہے (پہلے) اپنے عذر سے توبہ کرلو پھر گناہ سے۔

خبزری نے کہا ہے: اور کتنے گناہ کرنے والے جب اپنے عذر کو پیش کرنے آئے،تو ان کی معذرت نے ایسا گناہ کیا جو ان کے گناہ سے بڑھ کر ہے۔(ثعالبی)

ذَمُّ الْخَمَرِ

(۱۲۷) كَانَ الْعَبَّاسُ بَنْ عَلِيِّ المَنْصُوْرِ يَأْخُذُ الْكَأْسَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا أَمَّا المَالُ فَتَبْلَعِيْنَ ،وَأَمَّاالْمُرُوْءَةُ فَتَخْلَعِيْنَ ،وَأَمَّا الْدِّيْنُ فَتَفْسُدِيْنَ.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ:

تَرَكْتُ النَّبِيْذَ وَشَـرَّابَـهُ وَصِـرْتُ صَدِيْقًا لِمَنْ عَابَهُ
شَرَابٌ يُضِلُّ طَرِيْقَ الْهُدَى وَيَـفْتَـحُ لِلشَّـرِّ أَبْـوَابَـهُ

قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ :

تَرَكْتُ النَّبِيْذَ لِأَهْلِ النَّبِيْـذِ وَأَصْبَحْتُ أَشْرَبُ عَذْبًا قَرَاحًا

قَالَ إِبْنُ الْوَرْدِيْ :

أُتْرِكِ الْخَمْرَةَ إِنْ كُنْتَ فَتًى كَيْفَ يَسْعىٰ بِجُنُوْنٍ مَنْ عَقَلَ

(للشريشی)

حل لغات: كَأْسٌ : پیالہ ، جام گلاس، جمع قلت، وتکسیر أَكْوُسٌ وَكُؤُوْسٌ. تَبْلَعِيْنَ: مضارع معروف واحد مؤنث حاضر تو نگل لیتی ہے، بَلَعَ (ف) بَلْعًا نگلنا (مادہ بلع، صحیح)۔ تَخْلَعِيْنَ: مضارع معروف واحد مؤنث حاضر تو اتار دیتی ہے، خَلَعَ (ف) خَلْعًا اتارنا (مادہ خلع، صحیح)۔ نَبِيْذٌ: انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب ، جمع قلت أَنْبِذَةٌ (مادہ نبذ، صحیح)۔ شَرَّابٌ : بہت پینے والا، مبالغہ۔ عَابَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے عیب لگایا، عَابَ (ض) عَيْبًا عیب لگانا، معیوب قرار دینا، عیب دار بنانا (مادہ عیب، معتل عین یائی)۔ عَذْبٌ : شیریں، میٹھا۔ قَرَاحٌ : خالص پانی، جمع قلت أَقْرِحَةٌ (مادہ قرح ، صحیح)۔ عَقَلَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے سمجھا، عَقَلَ (ن، ض) عَقْلًا سمجھنا۔

شراب کی برائی کا بیان

(۱۲۷)-ترجمہ:۔ عباس بن علی منصور (شراب کا) جام اپنے ہاتھ میں لیتے پھر اس سے کہتے رہا مال تو تو اسے نگل لیتی ہے، اور رہی کامل مردانگی تو تو اسے اتار دیتی ہے (ختم کر دیتی ہے) اور رہا دین تو تو اسے خراب کر دیتی ہے۔

احمد بن فضل نے کہا ہے:

(۱)- میں نے شراب اور اس کے پینے والوں کو چھوڑ دیا، اور میں اس شخص کا دوست ہو گیا جس نے اسے عیب لگایا۔

(۲)-شراب ایسی ہے جو ہدایت کا راستہ بھلا دیتی ہے اور برائی کے لیے اس کے دروازہ کو کھول دیتی ہے۔

ابوعلی نے کہا ہے: میں نے شراب اور اس کے پینے والوں کو چھوڑ دیا، اور میں میٹھا خالص پانی پینے لگا۔

ابن وردی نے کہا ہے: اگر تو (واقعی میں) نوجوان ہے تو شراب کو چھوڑ دے، اور جو شخص سمجھ رکھتا ہو وہ پاگل ہونے کی کیسے کوشش کرے گا۔ (شریشی)

مَدْحُ الْكَرَمِ

(۱۲۸)۔ قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ :أَصْلُ الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا اَلْكَرَمُ ،وَأَصْلُ الْكَرَمِ نَزَاهَةُ النَّفْسِ عَنِ الْحَرَامِ وَ سَخَاءُهَا بِمَا تَمْلِكُ عَلَى الْخَاصِّ وَالْعَامِ وَإِنَّ الْجَاهِلَ الْسَخِيَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ ،قَالَ أَكْثَمُ بْنُ صَيْفِيْ :صَاحِبُ الْمَعْرُوْفِ لَايَقَعُ وَإِنْ وَقَعَ يَجِدْ لَهُ مُتَّكِأً. وَقِيْلَ لِلْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ لَاخَيْرَ فِي السَّرْفِ ،فَقَالَ لَاسَرْفَ فِي الْخَيْرِ فَقَلِبَ اللَّفْظَ وَاسْتَوْفَى الْمَعْنىٰ .

(۱۲۹)۔سَأَلَ مُعَاوِيَةُ اَلْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ يَا أَبَا يَحْيٰ ! كَيْفَ الزَّمَانُ ؟قَالَ اَلزَّمَانُ أَنْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! إِنْ صَلَحْتَ صَلَحَ الزَّمَانُ وَإِنْ فَسَدتَّ فَسَدَ .(للغزالی)

حل لغات: كَرَمٌ :سخاوت، فیاضی، کشادہ دلی، مہربانی (ک)۔اَلْمَحَاسِنُ: خوبیاں، احسان، نیک عمل، اعلیٰ صفات واحد حُسْنٌ (مادہ حسن، صحیح)۔اَلنَّزَاهَةُ: برائی سے دور رہنا، پاک دامن ہونا (س، مصدر)۔وَقَعَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ گرا، وَقَعَ (ف) وَقْعًا گرنا (مادہ وقع، مثال واوی)۔اَلسَّرْفُ: فضول خرچی کرنا، حد اعتدال سے تجاوز کرنا۔إِسْتَوْفىَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے وصول کرلیا، ادا کردیا (استفعال) (مادہ وفی، لفیف مفروق)۔

سخاوت وفیاضی کی تعریف کا بیان

(۱۲۸)-ترجمہ: کسی حکیم نے کہا ہے: تمام خوبیوں کی بنیاد سخاوت ہے، اور سخاوت کی بنیاد نفس کا حرام چیزوں سے دور ہونا ہے اور خاص وعام پر اس (نفس) کا اپنی مملوکہ چیز میں فیاض ہونا ہے (یعنی بخشش کی بنیاد یہ ہے کہ نفس کو حرام کام سے بچائے اور اپنی مملوکہ چیز کو لوگوں میں تقسیم کرتا رہے) اور بے شک سخی جاہل اللہ کو بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ اکثم بن صیفی نے کہا: بھلائی کرنے والا اگر تا نہیں ہے اور اگر گرتا ہے تو اپنے لیے سہارے کی چیز پالیتا ہے۔ اور حسن بن سہل سے کہا گیا: فضول خرچی میں کوئی بھلائی نہیں، تو انہوں نے جواب دیا بھلائی میں کوئی فضول خرچی نہیں تو انہوں نے لفظ کو پلٹ دیا اور پورا معنی ادا کر دیا۔

(۱۲۹)- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے احنف بن قیس سے پوچھا، تو کہا، اے ابویحییٰ! زمانہ کیسا ہے؟ (یعنی میرے عہد خلافت میں لوگوں کا کیا حال ہے اور وہ کیا کہتے ہیں؟) تو انہوں نے جواب دیا، زمانہ تو آپ ہی ہیں اے امیر المومنین! اگر آپ ٹھیک ونیک ہوں گے تو زمانہ ٹھیک ہوگا، اور اگر آپ خراب ہوں گے تو زمانہ خراب ہوگا۔ (غزالی)

۞۞۞

مَدْحُ الْعَدْلِ

(۱۳۰) قَالَ أَنُوْشِرْوَان: اَلْعَدْلُ سُوْرٌ لَا يَغْرَقُهُ مَاءٌ وَلَا يَحْرُقُهُ نَارٌ وَلَا يَهْدِمُهُ مَنْجَنِيْقٌ، وَقِيْلَ عَدْلٌ قَائِمٌ خَيْرٌ مِنْ عَطَاءٍ دَائِمٍ، وَقِيْلَ أَيْضًا لَا يَكُوْنُ الْعُمْرَانُ حَيْثُ لَا يَعْدِلُ السُّلْطَانُ، وَقِيْلَ لِحَكِيْمٍ مَاقِيْمَةُ الْعَدْلِ؟ قَالَ مُلْكُ الأَبَدِ، فَقِيْلَ فَقِيْمَةُ الْجَوْرِ، قَالَ ذِلَّةُ الْحَيٰوةِ.

(۱۳۱) قِيْلَ بِئْسَ الزَّادُ إِلَى المَعَادِ ظُلْمُ الْعِبَادِ، وَقِيْلَ اَلظُّلْمُ مَرْتَعُهٗ وَخِيْمٌ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى عَامِلٍ إِذَا دَعَتْكَ قُدْرَتُكَ إِلٰى ظُلْمِ النَّاسِ فَاذْكُرْ قُدْرَةَ اللهِ عَلَيْكَ وَكَانَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ لَقِيَهُ الرَّشِيْدُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَسأَلُهُ فَقَالَ فِيْ أَثْنَاءِ كَلَامِهٖ نَامَتْ عُيُوْنُكَ وَالمَظْلُوْمُ مُنْتَصِبٌ يَدْعُوْ عَلَيْكَ وَعَيْنُ اللهِ لَمْ تَنَمْ. (للثعالبی)

قَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّفَّاحُ : لَأَعْمَلَنَّ اللِّيْنَ حَتّىٰ لَا يَنْفَعَ إِلَّا الشِّدَّةُ ، وَلأَكْرُمَنَّ الْخَاصَّةَ مَا أَمِنْتُمْ عَلىَ الْعَامَّةِ وَلأَغْمِدَنَّ سَيْفِيْ حَتّىٰ يَسُلَّهُ الْحَقُّ وَلأُعْطِيَنَّ حَتّىٰ لَا أَرٰى لِلْعَطِيَّةِ مَوْضِعًا .(للشبراوی)

حل لغات: سُوْرٌ: دیوار، فصیل، شہر پناہ، چہار دیواری، احاطہ، جمع قلت، وتکسیر اَسْوَارٌ۔ لَا يُغْرِقُهٗ :مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب نہیں وہ اسے نہیں ڈبو سکتا ہے ،(افعال) (مادہ غرق، صحیح)۔ لَا يُحْرِقُهٗ :مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ اسے نہیں جلا سکتی ہے (افعال)(مادہ حرق، صحیح)۔ لَا يَهْدِمُهٗ :مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ اسے نہیں ڈھا سکتی ہے ،هَدَمَ (ض) هَدْمًا فنا کرنا، ڈھانا (مادہ هدم، صحیح)۔ مَنْجَنِيْقٌ : جنگ میں قلعہ کی دیوار پر پتھر وغیرہ پھینکنے کی مشین ،جمع منتهی الجموع ،وغیر منصرف مَجَانِقُ ۔اَلْعُمْرَانُ: آبادی، تہذیب و تمدن ۔مُلْكٌ : حکومت ،اقتدار ۔بِئْسَ :کتنا برا (فعل ذم)۔زَادٌ: توشہ سفر، زاد راہ، راشن، اشیائے خوردنی، جمع قلت اَزْوَادٌ وَاَزْوِدَةٌ ۔مَعَادٌ: انجام، آخرت ۔مَرْتَعٌ : چراگاہ، جمع منتهی الجموع، غیر منصرف مَرَاتِعُ ،اسم ظرف (ف)۔وَخِيْمٌ: مضر، نقصان دہ۔ مُنْتَصِبٌ،اسم فاعل: کھڑا ہونے والا (افتعال)مَا: مَادَامَ کے معنٰی میں ہے (جب تک کہ) لَأَغْمِدَنَّ :مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ، ضرور میں میان میں رکھے رہوں گا، غَمَدَ (ن،ض) غَمْدًا: میان میں رکھنا (مادہ غمد، صحیح) ۔يَسُلُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب ۔آہستہ سے کھینچنا ۔سَلَّ (ن) سَلًّا: آہستہ نکالنا (مادہ سلل، مضاعف ثلاثی)۔

انصاف کی تعریف کا بیان

(۱۳۰)-ترجمہ:۔ نوشیرواں نے کہا: انصاف ایسی شہر پناہ ہے جس کو نہ پانی ڈبو سکتا ہے اور نہ اسے آگ جلا سکتی ہے اور نہ کوئی مشین اسے ڈھا سکتی ہے ۔اور کہا گیا ہے : قائم رہنے والا انصاف ہمیشگی کی بخشش سے بہتر ہے ۔مزید کہا گیا ہے کہ جہاں بادشاہ انصاف نہیں کرتا ہے وہاں آبادی نہیں رہتی ہے ۔ایک حکیم سے کہا گیا: انصاف کی قیمت کیا ہے ؟اس نے کہا: ہمیشہ کی حکومت، تو کہا گیا ظلم کی قیمت کیا ہے اس نے جواب دیا: زندگی کی ذلت ۔

(۱۳۱)- کہا گیا: بندوں پر ظلم کرنا آخرت کا کتنا برا توشہ ہے، اور کہا گیا: ظلم ایک نقصان دہ چراگاہ ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک گورنر کی طرف لکھا: کہ جب تمھاری قدرت لوگوں پر ظلم کرنے کی طرف دعوت دے تو تم اپنے اوپر اللہ کی قدرت کو یاد کر لو۔ حفص بن غیاث سے ہارون رشید نے ملاقات کی تو ان کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوا، تو انھوں نے (حفص بن غیاث) ہارون رشید کے درمیان کلام میں کہا تیری آنکھیں سو گئیں اور مظلوم کھڑا ہے وہ تجھ کو بد دعا دیتا ہے۔ اور اللہ کی آنکھ نہیں سوئی۔ (ثعالبی)

ابو العباس سفاح نے کہا میں ضرور ضرور نرمی کرتا رہوں گا یہاں تک کہ سختی ہی فائدہ دے، اور ضرور ضرور میں خاص لوگوں پر بخشش کرتا رہوں گا جب تک کہ میں عام لوگوں کے تعلق سے ان سے مطمئن نہ ہو جاؤں، اور ضرور ضرور میں اپنی تلوار کو نیام میں رکھوں گا جب تک کہ حق اسے نہ نکالے، اور ضرور ضرور میں عطا کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں عطیہ کے لیے کوئی جگہ نہ دیکھ لوں۔ (شبراوی)

مَدْحُ الصَّفْحِ

(۱۳۲) قَالَ إِبْنُ طَبَاطِبَا كَانَ جَرَى بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ إِحْتَمَلْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ نَدِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ شَيْخًا أَتَانِي فَأَنْشَدَنِيْ .

أَنَدِمْتَ حِيْنَ صَفَحْتَ عَمَّنْ ... قَدْ أَسَاءَ وَقَدْ ظَلَمَ
لَا تَنْدَمَنَّ فَشَرُّنَا ... مَنِ اتَّبَعَ الْخَيْرَ النَّدَامَ

(للثعالبی)

قَالَ الشَّبْرَاوِی :

لَا تَنْتَقِمْ إِنْ كُنْتَ ذَا قُدْرَةٍ ... فَالصَّفْحُ عَنْ ذِیْ قُدْرَةٍ أَصْلَحُ
وَاصْفَحْ إِنْ أَذْنَبَ خِلٌّ عَسىٰ ... تَلْقىٰ إِذَا أَذْنَبْتَ مَنْ يَصْفَحُ

(۱۳۳) قِيْلَ لَذَّةُ الْعَفْوِ أَطْيَبُ مِنْ لَذَّةِ التَّشْفِی لِأَنَّ لَذَّةَ الْعَفْوِ يَلْحَقُهَا حَمْدُ الْعَاقِبَةِ وَلَذَّةُ التَّشْفِی يَلْحَقُهَا غَمُّ النَّدَامَةِ، وَقِيْلَ اَلعَفْوُ عَنِ الْمُذْنِبِ زَكوٰةُ النَّفْسِ، وَقِيْلَ وَمِنْ كَرَمِ الأَخْلَاقِ أَنْ يُغْفِرَ الذَّنْبَ ،وَقِيْلَ اَلْإِحْتِمَالُ قَبْرُ الْعُيُوْبِ .(للطرطوشی)

قَالَ الْبُحْتَرِی :

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَضْرِبْ عَنِ الْحِقْدِ لَمْ تَفُزْ　　بِشُكْرٍ وَلَمْ تَسْعَد بِتَقْرِيْظِ مَادِحِ

حل لغات: صَفْحٌ : درگزر ،معافی ،مصدر (ف) (مادہ صفح، صحیح)۔ إِحْتَمَلْتُ : ماضی معروف واحد متکلّم میں نے برداشت کیا، (افتعال) (مادہ حمل، صحیح)۔ اَلْمَنَامُ: نیند، خواب۔ نَدِمْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم ،میں شرمندہ ہوا ،نَدِمَ (س) نَدْماً: شرمندہ ہونا (مادہ ندم، صحیح)۔ خِلٌّ: دوست، جمع قلت أَخْلَالٌ ۔تَشْقیٰ: بدبخت ہونا ۔مصدر (س)۔ اَلْعَاقِبَۃُ : مؤنث عاقب، نسل، ہر چیز کا آخر ،اچھا بدلہ ،جمع منتھی الجموع، غیر منصرف اَلْعَوَاقِبُ : اَلْحِقْدُ: کینہ، بغض، مصدر (ضَ)۔ ضَرَبَ عَنْ: روک لینا، باز رہنا۔ لَمْ تَسْعَدْ: مضارع معروف نفی جحد بلم نیک بخت نہ ہوا۔ تَقْرِیْظٌ: تعریف کرنا، مصدر (تفعیل)۔

درگزر کرنے کی تعریف کا بیان

(۱۳۲)-ترجمہ:۔ ابن طباطبا نے کہا: میرے اور ایک آدمی کے درمیان کچھ بات چیت ہوگئی، (جس میں اس نے سخت الفاظ استعمال کیے) تو میں نے اس بات کو اس کی طرف سے برداشت کیا پھر میں شرمندہ ہوا (کہ میں نے سخت الفاظ کیوں نہیں کہے) تو میں نے نیند میں ایک بزرگ کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھے کچھ اشعار سنائے۔

(۱) کیا تم شرمندہ ہوگیے جس وقت تم نے درگزر کردیا اس شخص کو جس نے برا کیا اور ظلم کیا۔

(۲) تم ہرگز شرمندہ نہ ہو، اس لیے کہ ہم میں برا وہ شخص ہے جو بھلائی کرنے کے بعد شرمندہ ہو۔ (ثعالبی)

شبراوی نے کہا:

(۱)-اگر تم طاقت والے ہو تو بدلہ نہ لو، اس لئے کہ طاقت والے کی طرف سے درگزر کردینا زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

(۲)-جب تمھارا کوئی دوست گناہ کردے تو درگزر کردو، ہوسکتا ہے کہ جب تم سے گناہ ہو جائے تو تم ایسے شخص سے ملو جو درگزر کردے۔

(۱۳۳)- کہا گیا: معافی کی لذت سختی کی لذت سے زیادہ اچھی ہوتی ہے، اس لئے کہ معافی کی لذت اچھے بدلہ کی تعریف کی لذت پالیتی ہے، اور سختی کی لذت سے شرمندگی کا غم حاصل ہوتا ہے۔ اور کہا گیا: گناہ گار کو معاف کرنا نفس کی زکوۃ ہے۔ اور کہا گیا: اچھے اخلاق میں سے یہ ہے کہ: گناہ کو بخش دیا جائے۔ اور کہا گیا برداشت کرنا عیبوں کی قبر ہے۔ (طرطوشی)

بحتری نے کہا: جب تم بغض وحسد سے باز نہیں رہوگے تو شکر سے کامیاب نہیں رہوگے، اور نہ کسی تعریف کرنے والے کی تعریف سے نیک بخت ہوگے۔

ذَمُّ الْمُمَارَاتِ

(۱۳۴) قَالَ مَيْمُوْنُ بْنُ مَهْرَانَ: لَاتُمَارِ مَنْ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنَّهُ يَخْتَزِنُ عَنْكَ عِلْمَهُ وَلَا تَضُرُّهُ شَيْئًا، وَقَالَ لُقْمَانُ لِإِبْنِهِ مَنْ لَا يَمْلِكُ لِسَانَهُ يَنْدَمُ، وَمَنْ يَكْثُرُ الْمِرَاءَ يُشْتَمُ، وَمَنْ يَدْخُلُ مَدَاخِلَ السُّوْءِ يَتَّهِمُ، يَا بُنَيَّ لَا تُمَارِ الْعُلَمَاءَ فَيَمْقُتُوْكَ، اَلْمِرَاءُ يُقَسِّي الْقُلُوْبَ وَ يُوْرِثُ الضَّغَائِنَ، إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ لَجُوْجًا مُمَارِيًا مُعْجَبًا بِنَفْسِهِ فَقَدْ تَمَّتْ خَسَارَتُهُ.

(۱۳۵)- قَالَ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ: يُخَاطِبُ إِبْنَهُ

إِنِّي مَنَحْتُكَ يَا كُدَامُ نَصِيْحَتِيْ ... فَاسْمَعْ لِقَوْلِ أَبٍ عَلَيْكَ شَفِيْقٌ
أَمَّا الْمُزَاحَةُ وَالْمِرَاءُ فَدَعْهُمَا ... خُلُقَانِ لَاأَرْضَاهُمَا لِصَدِيْقٍ
إِنِّيْ بَلَوْتُهُمَا فَلَمْ أَحْتَرْهُمَا ... لِمُجَاوِرٍ جَارًا وَلَا لِرَفِيْقٍ

مَرَّ حَكِيْمٌ بِقَوْمٍ فَقَالُوْا لَهُ شَرًّا فَقَالَ خَيْرًا فَقِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ كُلٌّ يُنْفِقُ مِمَّا عِنْدَهُ. (للشریشی)

حل لغات: -اَلْمُمَارَاتُ: جھگڑا، واحد مُمَارَةٌ۔ يَخْتَزِنُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ محفوظ کرتا ہے (افتعال) (مادہ خزن، صحیح)۔ اَلْمِرَاءُ: جھگڑا۔ يُشْتَمُ: مضارع مجھول واحد مذکر غائب وہ گالی دیا جاتا ہے، شَتَمَ (ض) شَتْمًا گالی دینا (مادہ شتم، صحیح)۔ مَدَاخِلَ السُّوْءِ: برائی کی جگہ۔ يَمْقُتُوْكَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب، وہ تجھ سے حسد کریں گے، مَقَتَ (ن) مَقْتًا بہت بغض رکھنا، ناراض ہونا (مادہ مقت، صحیح)۔ يُقَسِّيْ يُقْسِيْ: مضارع معروف واحد مذکر غائب سخت بناتا ہے (تفعیل، افعال) (مادہ قسو، معتل عین واوی)۔ اَلضَّغَائِنُ: کینہ

،حسد،واحد ضَغِیْنَۃٌ (مادہ ضغن، صحیح)۔لَجُوْ جًا (مادہ لجج، مضاعف)۔مُمَارِیًا: سخت جھگڑالو۔مُعْجَبًا: دلدادہ۔ نازاں۔ :ضدی (مادہ عجب، صحیح) مَنَحْتُکَ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے عطا کی ،مَنَحَ (ف) مَنْحًا ،عطا کرنا ، دینا (مادہ منح۔صحیح)۔ اَلمُزَاحَۃُ :ہنسی، مذاق، دل لگی ۔بَلَوْتُ :ماضی معروف واحد متکلّم میں نے تجربہ کیا، بَلَا (ن) بَلْوًا وَ بَلَاءً آزمانا، تجربہ کرنا۔مُجَاوِرٌ: پڑوسی۔(مادہ جور، معتل عین واوی)۔

جھگڑوں کی برائی کا بیان

(۱۳۴)۔ترجمہ:۔ میمون بن مہران نے کہا: تم اس شخص سے جھگڑا مت کرو جو تم سے زیادہ جاننے والا ہے، اس لیے کہ وہ تم سے اپنے علم کو محفوظ کر لے گا اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہ دے سکو گے ۔اور لقمان (حکیم) نے اپنے بیٹے سے کہا: جو شخص اپنی زبان پر قابو نہیں رکھتا ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے، اور جو شخص جھگڑا زیادہ کرتا ہے اسے گالی دی جاتی ہے ، اور جو شخص برائی کی جگہوں میں داخل ہوتا ہے وہ بدنام ہو جاتا ہے، اے میرے بیٹے! علما کے ساتھ جھگڑا مت کرو کہ وہ تم سے ناراض ہو جائیں گے ، جھگڑا دلوں کو سخت بنا دیتا ہے اور حسد کا سبب بنتا ہے، جب تم کسی مرد کو دیکھو کہ ضدی، جھگڑالو اور خود پر ناز کرنے والا ہے تو (جان لو) اس کا نقصان مکمل ہو چکا ہے۔

(۱۳۵) مسعر بن کدام نے اپنے بیٹے کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

(۱)- بے شک میں نے تم کو اے کدام! اپنی نصیحت عطا کی، تو تم ایسے باپ کی بات سنو جو تم پر مہربان ہے۔

(۲)۔لیکن ہنسی، مذاق اور جھگڑا تو تم ان دونوں کو چھوڑ دو، اس لیے کہ یہ دونوں ایسی دو عادتیں ہیں جنھیں میں کسی دوست کے لیے پسند نہیں کرتا ہوں ۔(۳) میں نے ان دونوں کا تجربہ کیا تو میں نے ان دونوں کو نہ کسی پڑوس میں رہنے والے پڑوسی اور نہ کسی ساتھی کے لیے پسند کیا۔

ایک عقلمند کسی قوم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے اس سے بری بات کہی تو اس نے (جواب میں) اچھی بات کہی تو اس سے کہا گیا (آخر تم نے اچھی بات کیوں کہی اور برائی سے جواب کیوں نہیں دیا) تو عقلمند نے کہا ہر شخص وہی خرچ کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتا ہے۔ (شریشی)

ذَمُّ الْمُزَاحَةِ

(۱۳۶) سَأَلَ الْحَجَّاجُ إِبْنَ الْقَرِيَةِ عَنِ الْمُزَاحِ فَقَالَ أَوَّلُهُ فَرْحٌ وَآخِرُهُ تَرَحٌ .قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَكُوْنُ المَزَحُ إِلَّا مِنْ سُخْفٍ أَوْ بَطَرٍ.رُوِىَ عَنِ الْبَعْضِ الْأُدَبَاءِ إِيَّاكُمْ وَالْمَزَحَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بَهَاءَ الْمُؤْمِنِ وَ يَسْقُطُ مُرُوْءَتَهُ .وَقِيْل. اَلْمُزَاحُ مَجْلَبَةٌ لِلْبَغْضَاءِ مَسْلَبَةٌ لِلْبَهَاءِ وَمَقْطَعَةٌ لِلْاَخَاءِ .وَقِيْلَ إِذَا كَانَ الْمُزَاحُ أَوَّلَ الْكَلَامِ كَانَ آخِرُهُ اَلشَّتَمَ وَاللَّطَامَ .(للثعالبی)

قِيْلَ لِرَجُلٍ كَيْفَ وَجدتَّ فُلَانًا ؟قَالَ طَوِيْلُ اللِّسَانِ فِى اللَّوْمِ وَالْمَزَحِ قَصِيْرُ الْبَاعِ فِى الْكَرَمِ وَثَّابًا عَلَى الشَّرِ مَنَّاعًا لِلْخَيْرِ ،وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رُسْتَمَ وَهُوَ أَحَدُ مُلُوْكِ الْفُرْسِ اَلْهَزْلُ مَبْغَضَةٌوَالْكِذْبُ مَنْقَصَةٌ وَالْجَوْرُ مَفْسَدَةٌ .(للطرطوشی)

حل لغات: اَلمِزَاحُ : مذاق (مادہ مزح، صحیح)۔ تَرَحٌ :رنج وغم، جمع اَتْرَاحٌ (مادہ ترح، صحیح)۔ سُخْفٌ :کم عقلی، نادانی، بیہودگی (مادہ سخف، صحیح)۔ بَطَرٌ: اترانا (مادہ بطر، صحیح)۔ بَهَاءُ : خوبصورتی، دلکشی، مصدر (ن) ۔ اَلْمَجْلَبَةُ :کسی چیز کو حاصل کرنے کا سبب (ملحق برباعی مجرد، مادہ جلب صحیح)۔ اَلْبَغْضَاءُ :سخت دشمنی ۔ إِخَاءٌ : بھائی چارگی، دوستی (مادہ اخو ،مہموز فاو معتل لام واوی) ۔ اَللَّطَامُ :طمانچہ، چپت، جمع لَطَمَاتٌ۔ اَلْبَاعُ : دونوں ہاتھ پھیلانے کی مقدار، قَصِيْرُ الْبَاعِ :بخیل، عاجز، کمزور، ناتواں۔ وَثَّابًا :بہت کودنے والا، مبالغہ۔ مَنَّاعًا:بہت روکنے والا، مبالغہ۔ اَلمَنْقَصَةُ: کمی، نقصان، جمع مَنَاقِصُ۔ اَلْمَفْسَدَةُ :فساد یا سبب فساد، مصدر، جمع مَفَاسِدُ۔

مذاق کی برائی کا بیان

(۱۳۶)-ترجمہ: حجاج بن یوسف نے ابن قریہ سے مذاق کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اس کی شروعات خوشی ہے اور اس کی انتہا رنج ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: مذاق نہیں ہوتا مگر کم عقلی یا اترانے سے۔ کسی ادیب سے بیان کیا گیا ہے کہ تم مذاق سے بچو اس لیے کہ وہ مومن کی دلکشی کو لے جاتا ہے، اور اس کی مردانگی کو ختم کرتا ہے، اور کہا گیا: مذاق سخت دشمنی کا سبب ہے، خوبصورتی کو ختم کرتا ہے دوستی بھائی/چارگی کو کاٹتا ہے۔ اور کہا گیا: جب بات چیت کی ابتدا مذاق سے ہو تو اس کی انتہا گالی گلوچ اور تمانچہ ہوگی۔ (ثعالبی)

ایک آدمی سے کہا گیا: تم نے فلاں آدمی کو (اخلاق میں) کیسا پایا؟ تو اس نے کہا میں نے اسے ملامت اور مذاق میں زبان دراز، بخشش میں بخیل، برائی پر بہت کودنے والا اور بھلائی سے خوب روکنے والا پایا۔ ملک فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ رستم کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا، مذاق دشمنی کا سبب ہوتا ہے، جھوٹ نقصان کرنے والا ہوتا ہے اور ظلم فساد برپا کرنے والا ہوتا ہے۔ (طرطوشی)

وَصِيَّةُ نَزَّارٍ لِبَنِيْهِ

(۱۳۷) لَـمَّا حَانَ إِرْتِحَالُ نَزَّارٍ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا إِلَىٰ دَارِ الْاٰخِرَةِ أَحْضَرَ أَوْلَادَهُ الْأَرْبَعَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ لَهُمْ إِعْلَمُوْا يَا أَوْلَادِيْ !إِنِّي رَاحِلٌ عَنْكُمْ إِلَىٰ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَمَا أَحْضَرْتُكُمْ إِلَّا لِأَشْرَحَ لَكُمْ وَصِيَّتِيْ فَاحْفَظُوْا مَاأَقُوْلُ لَكُمْ وَلَا تُخَالِفُوْا وَصِيَّتِيْ فَيَحِلَّ بِكُمْ الْوَبَالُ فِيْ مُخَالَفَتِيْ ،قَالُوْا وَمَا هِيَ وَصِيَّتُكَ يَا أَبَانَا! قَالَ وَصِيَّتِيْ لَكُمْ هِيَ أَنْ يُوَقِّرَ صَغِيْرُكُمْ كَبِيْرَكُمْ يَاأَوْلَادِيْ !إِيَّاكُمْ وَالتَّكَبُّرَ فَإِنَّهُ مُهلِكُ الْجَبَابِرَةَ مَاوَلِعَ بِهٖ أَحَدٌ إِلَّا هَلَكَ وَفِيْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْحَقِّ سَلَكَ يَاأَوْلَادِيْ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُ يُقِلِّلُ الرِّزْقَ وَ يُذِيْبُ الْجَسَدَ وَالْحَسُودُ لَا يَسُوْدُ وَلَا يَمُوْتُ إِلَّا هُوَ مَكْمُوْدٌ ،وإِيَّاكُمْ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ يَرْمِيْ صَاحِبَهُ فِي الْبَلَاءِ وَالْعَذَابِ ،وَالْقَنَاعَةُ غِنَاءٌ ،يَا أَوْلَادِيْ !إِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ فَيُبْعِدْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَ مِنَ الْخَلْقِ ،وَمَنْ هَانَ عَلَيْهِ مَالُهُ حَسُنَتْ حَالُهُ وَسُمِعَ مَقَالُهُ ،يَا

أَوْلَادِيْ ! آسُوْاالنَّاسَ بِالطَّعَامِ وَأَكْثِرُوا الْبَشَاشَةَ وَ أَفْشُوْالسَّلَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، يَا أَوْلَادِيْ! إِيَّا كُمْ وَالْكَسْلَ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْفَشْلَ ، يَا أَوْلَادِيْ ! إِيَّاكُمْ وَالْغَضَبَ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ السُّخْطَ ، وَالْبَشَاشَةُ فِي الْوَجْهِ تُوْرِثُ الْمَحَبَّةَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنَ الْقَرىٰ ، وَمَنْ لَانَتْ كَلِمَتُهٗ وَجَبَتْ مَحَبَّتُهٗ ، يَا أَوْلَادِيْ! لَا تُخَالِفُوْا وَصِيَّتِي ، وَاعْلَمُوْا أَنِّي قَدْ قَسَّمْتُ أَمْوَالِي بَيْنَكُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَجَعَلْتُ قِسْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ فِيْ كِتَابِي هٰذَا فَإِذَا وَضَعْتُمُوْنِي فِيْ حُفْرَتِي وَغَابَتْ عَنْكُمْ جُثَّتِي وَأَتَتِ الْعَرَبُ لِعَزَّائِيْ فَاذْبَحُوْا لَهُمْ مِنْ نَعَمِيْ وَإِذَا تَفَرَّقَتِ الْعَرَبُ عَنْكُمْ فَاعْتَمِدُوْا عَلٰى كِتَابِي وَوَصِيَّتِيْ وَلَا تُثِيْرُوْا الْحَرْبَ بَيْنَكُمْ .(للأصمعی)

حل لغات: إِرْتِحَالُ: سفر کرنا، روانہ ہونا، مصدر (افتعال) (مادہ رحل، صحیح) ۔ أَحْضَرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے بلایا (افعال) (مادہ حضر، صحیح) ۔ أَنْ يُوَقِّرَ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ تعظیم کرے (تفعیل) (مادہ و قر، معتل فا واوی) الْجَبَابِرَةُ: ظالم، زبردست، واحد جَبَّارٌ ۔ وَلِعَ بِهٖ: ماضی معروف واحد مذکر غائب جس نے اس سے محبت کی، وَلِعَ (س) وَلَعًا محبت کرنا شیفتہ ہونا، گرویدہ ہونا (مادہ و لع، معتل فا واوی) ۔ يُذِيْبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پگھلا تا دیتا ہے (افعال) (مادہ ذوب، اجوف واوی) ۔ لَا يَسُوْدُ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب سردار نہیں بنتا ہے، سَادَ (ن) سِيَادَةً سردار بننا، اقتدار حاصل کرنا (مادہ سود، معتل عین واوی) ۔ مَكْمُوْدٌ: اسم مفعول، مغموم، غمگین (ن) (مادہ کمد، صحیح) ۔ هَانَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب ذلیل ہوگیا، هَانَ (ن) هَوَانًا ذلیل ہونا (مادہ هون، معتل عین واوی) ۔ اَلْحَسُوْدُ: وہ شخص جو طبعا حاسد ہو، جمع حُسُدٌ (مذکر ومؤنث سب میں یکساں استعمال ہوتا ہے) ۔ آسُوْا: فعل امر جمع مذکر تسلی دو (المفاعلة) (مادہ وسي، لفیف مفروق) ۔ اَلْبَشَاشَةُ: مہمان نوازی کرنا، کشادہ رو ہونا ۔ أَفْشُوْا: فعل امر جمع مذکر حاضر تم پھیلاؤ (افعال) (مادہ فشو، معتل لام واوی) ۔ فَشْلٌ: ناکامی، نامرادی. قَرىٰ قِرًى: ضیافت کرنا، مہمان نوازی کرنا (ض) (مادہ قري، معتل لام یائی) ۔ سَوِيٌّ: برابر،

ہموار۔ حُفْرَۃٌ: گڑھا، جمع حُفَرٌ، جمع مکسر۔ جُثَّۃٌ: لاش جسم، مردہ جسم، جمع جُثَثٌ۔ عَزَّی تَعْزِیَۃً: تعزیت کرنا (تفعیل) (مادہ عزي، معتل لام یائی)۔ نَعَمٌ: اونٹ، جمع أَنْعَامٌ جمع مکسر)

اپنے بیٹوں کو نزار کی وصیت کرنے کا بیان

(۱۳۷)-ترجمہ:۔ جب نزار کا دنیا کے گھر سے آخرت کے گھر کی طرف روانہ ہونے کا وقت قریب ہوا، تو اپنے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بلایا، اور ان سے کہا: تم جان لو اے میرے لڑکو! بے شک میں تم سے جدا ہوکر آخرت کے گھر کی طرف روانہ ہورہا ہوں اور میں نے تمہیں اپنی وصیت بیان کرنے کے لیے ہی بلایا ہے، تو جو بات میں تم سے کہوں اس کو محفوظ کرلو اور میری وصیت کی مخالفت نہ کرو، (ورنہ) تو تم پر میری مخالفت کا وبال نازل ہوگا، لڑکوں نے کہا آپ کی وصیت کیا ہے؟ اے ہمارے والد! میری وصیت تم لوگوں کو یہ ہے، کہ تمھارا چھوٹا بڑے کی تعظیم کرے، اے میرے لڑکو! تم لوگ تکبر سے بچو، اس لیے کہ یہ بڑے بڑے ظالموں کو ہلاک کردیتا ہے، جس نے بھی اس (تکبر) سے محبت کی وہ ہلاک ہوگیا اور غلط راستہ پر چلا، اے میرے بیٹو! تم لوگ حسد سے بچو، اس لیے کہ یہ رزق کو گھٹاتا اور جسم کو پگھلاتا ہے، اور حاسد کبھی سردار نہیں ہوتا ہے اور وہ مغموم وغمگین ہوکر ہی مرتا ہے (یعنی حسد کے غم میں گھٹ گھٹ کر مرجاتا ہے) اور تم لوگ لالچ سے بچو، اس لیے کہ یہ لالچی کو مصیبت وپریشانی میں ڈالتا ہے، اور قناعت (یقیناً) مالداری ہے، اے میرے بیٹو! بخیلی سے بچو، (اگر تم ایسا نہیں کروگے) تو وہ تمہیں اللہ اور مخلوق سے دور کردے گی، اور جس شخص کے نزدیک اس کا مال حقیر وذلیل ہوا اس کا حال اچھا ہوگا، اور اس کی بات سنی جائے گی، اے میرے بیٹو! لوگوں کو کھانا کھلاکر تسلی دو، کشادہ روئی کو زیادہ کرو، اور سلام کو پھیلاؤ، اور رات میں نماز پڑھو اس حال میں کہ لوگ سورہے ہوں، اے میرے لڑکو! کاہلی سے بچو، اس لیے کہ یہ ناکامی کا سبب بنتی ہے، اے میرے بیٹو! تم غصہ سے بچو، اس لیے کہ یہ ناراضگی کا سبب بنتا ہے، اور چہرے کی بشاشت محبت کا باعث ہوتی ہے، اور یہ (کشادہ روئی) مہمان کی میزبانی کرنے سے بہتر ہے، اور جس کی بات نرم ہوتی ہے اس کی محبت واجب ہوتی ہے، اے

میرے بیٹو! میری وصیت کی مخالفت مت کرنا، اور تم سب جان لو کہ میں نے اپنا مال تمھارے درمیان برابر برابر تقسیم کردیا ہے اور میں نے تم میں سے ہر ایک کا حصہ اپنی اس کتاب میں واضح کردیا ہے، (یعنی لکھ کر رکھ دیا ہے) تو جب تم مجھے میری قبر میں رکھ دو، اور تمھاری نگاہوں سے میری لاش اوجھل ہوجائے، اور عرب کے لوگ میری تعزیت کے لیے آئیں، تو ان کے لیے میرے اونٹ ذبح کرو، اور جب عرب کے لوگ تمھارے پاس سے رخصت ہوجائیں تو میرے نوشتے اور میری وصیت پر بھروسا کرنا اور آپس میں لڑائی مت کرنا۔ (اصمعی)۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِي الْحِكَايَاتِ وَاللَّطَائِفِ

(۱۳۸) قِيلَ لِمَجْنُوْنٍ عُدَّ لَنَا المَجَانِيْنَ، قَالَ هٰذَا يَطُوْلُ لِيْ وَلٰكِنْ أُعِدُّ الْعُقَلَاءَ. (للمستعصي)

(۱۳۹) قِيْلَ لِلُقْمَانَ مَا أَقْبَحَ وَجْهَكَ! قَالَ: أَتُعِيْبُ هٰذَاالنَّقْشَ عَلَيَّ أَمْ عَلَى النَقَّاشِ؟ (للشريشي)

(۱۴۰) جَلَسَ الْإِسْكَنْدَرُ يَوْمًا فَمَا رُفِعَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَقَالَ: لَا أُعِدُّ هٰذَا الْيَوْمَ مِنْ أَيَّامِ مُلْكِيْ. (للابشيهى)

(۱۴۱) رُوِيَ أَنَّ أَبَا الْعَتَاهِيَةِ مَرَّ بِدُكَّانِ وَرَّاقٍ فَإِذَا كِتَابٌ فِيْهِ بَيْتٌ مِنَ الشِّعْرِ:

لَنْ تَرْجِعَ الْأَنْفُسُ عَنْ غَيِّهَا مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهَا لَهَا زَاجِرٌ

فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا، فَقِيْلَ لِأَبِي نُواسٍ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لِيْ بِنِصْفِ شِعْرِيْ (للطرطوشي)

(۱۴۲) قَالَ رَجُلٌ لِأَقْلِيْدَسِ الْحَكِيْمِ: لَأَسْتَرِيْحُ أَوْ أَتْلِفَ رُوْحَكَ، فَقَالَ: وَأَنَا لَاأَسْتَرِيْحُ حَتّٰى أُخْرِجَ الْحِقْدَ مِنْ قَلْبِكَ. (للغزالی)

(۱۴۳) دَخَلَ ذُوْ ذَنْبٍ عَلٰى سُلْطَانٍ فَقَالَ لَهُ بِأَيِّ وَجْهٍ تَلْقَانِيْ، فَقَالَ: بِالْوَجْهِ الَّذِيْ أَلْقِيْ بِهِ اللهَ وَذُنُوْبِيْ إِلَيْهِ أَعْظَمُ وَعِقَابُهُ أَكْبَرُ، فَعَفَا عَنْهُ. (للمستعصى)

(۱۴۴) رأی الإسْکَنْدَرُ رَجُلًا حُسْنَ الْإِسْـمِ قَبِیْحَ السِّیْرِةِ فَقَالَ لَهٗ إِمَّا أَنْ تُغَیِّرَ إِسْـمَكَ أَوْ سِیْرَتَكَ . (للغزالی)

(۱۴۵) تَکَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ المَلِكِ بِکَلَامٍ ذَهَبَ بِهٖ کُلَّ مَذْهَبٍ فَقَالَ لَهٗ وَقَدْ أَعْجَبَهٗ إِبْنُ مَنْ أَنْتَ یَا غُلَامُ! فَقَالَ إِبْنُ نَفْسِیْ یَا أَمِیْرَ الْـمُؤْمِنِیْنَ! اَلَّتِی نِلْتُ بِهَا هٰذَا الْـمَقْعَدَ مِنْكَ، قَالَ صَدَقْتَ. أَخَذَ هٰذَاالْمَعْنیٰ إِبْنُ دُرَیْدٍ فَقَالَ .

کُنْ إِبْنَ مَنْ شِئْتَ وَکُنْ مُوَدِّبًا فَإِنَّمَا الْمَرْءُ بِفَضْلِ حِسِّـهٖ
وَلَیْسَ مَـنْ تُکَرِّمُـهٗ لِغَـیْرِهٖ مِثْلُ الَّذِیْ تُکَرِّمُهٗ لِنَفْسِهٖ

حل لغات: اَلْحِکَایَاتُ: جمع مؤنث سالم کہانی، قصہ، روایت، اسٹوری، واحد حِکَایَةٌ۔ اَللَّطَائِفُ: جمع مکسر جس سے انبساط پیدا ہو، واحد لَطِیْفَةٌ۔ جَنَّ جُنُوْنًا: دیوانہ ہونا، پاگل ہونا (مادہ جنن، مضاعف ثلاثی)، صفت مَجْنُوْنٌ، جمع مَجَانِیْنُ (جمع مکسر)۔ نَقَّاشٌ: نام وغیرہ کندہ کرنے والا، رنگ وروغن کرنے والا، پینٹر۔ وَرَّاقٌ: کاغذ ساز، کاغذ فروش، تاجرِ کتب۔ زَاجِرٌ: دھمکانے والا، جمع زَوَاجِرُ جمع مکسر۔ مَقْعَدٌ: جگہ، سیٹ، بینچ، صوفہ جمع مَقَاعِدُ جمع منتہی الجموع۔ حِسٌّ: فہم۔

چھٹا باب کہانیوں اور لطیفوں کے بیان میں

(۱۳۸)۔ ترجمہ: ۔ایک دیوانے سے کہا گیا: ہمیں پاگلوں کی تعداد بتاؤ، اس نے کہا یہ کام مجھ پر دراز ہوجائے گا، لیکن میں عقل مندوں کو شمار کر سکتا ہوں۔ (مستعصی)

(۱۳۹) لقمان حکیم سے کہا گیا: تمھارا چہرہ کتنا بد صورت ہے! اس نے کہا کیا تم اس نقش کی وجہ سے مجھ پر عیب لگاتے ہو، یا صورت بنانے والے پر (عیب لگاتے ہو)۔ (شریشی)

(۱۴۰)-اسکندر (بادشاہ) ایک دن (اپنے دربار) میں بیٹھا، تو اس کے سامنے کوئی حاجت پیش نہیں کی گئی، تو اس نے کہا میں اس دن کو اپنی سلطنت کے دنوں میں سے شمار نہیں کروں گا۔ (ابشیہی)

(۱۴۱)-بیان کیا گیا ہے: کہ ابوالعتاہیہ (شاعر) تاجر کتب کے پاس سے گزرا، تو اچانک اس کی نظر کتاب کے ایک شعر پر پڑی۔(۱) لوگ اپنے نفس کی گمراہی سے ہرگز باز نہیں آسکتے، جب تک کہ انھیں میں سے کوئی انھیں ڈانٹنے والا نہ ہو۔ تو (ابوالعتاہیہ) نے کہا: یہ شعر کس کا ہے؟ تو کہا گیا ابونواس کا (شعر) ہے، تو اس نے کہا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ شعر میری آدھی شاعری کے بدلہ میرا ہوتا۔ (طرطوشی)

(۱۴۲)-اقلیدس حکیم سے ایک آدمی نے کہا میں آرام نہیں کروں گا جب تک کہ میں تمھاری جان نہ لے لوں (یہاں او الی ان یا الا ان کے معنی میں ہے) تو (اقلیدس حکیم) نے کہا اور میں بھی آرام نہیں کروں گا یہاں تک کہ تمھارے دل سے حسد کو نکال دوں۔ (غزالی)

(۱۴۳)-ایک گنہ گار ایک بادشاہ کی بارگاہ میں داخل ہوا تو اس نے اس (گنہ گار) سے کہا تم کس منھ سے مجھ سے ملنے آئے ہو، تو اس نے کہا اس منھ سے جس سے میں اللہ سے ملوں گا، اور میرے گناہ اس کی بارگاہ میں زیادہ بڑے ہیں اور اس کی سزا (آپ کی سزا سے) زیادہ بڑی ہے، تو بادشاہ نے اسے معاف کر دیا۔ (مستعصی)

(۱۴۴)-اسکندر بادشاہ نے نام کے اعتبار سے اچھے اور سیرت، عادت کے اعتبار سے برے آدمی کو دیکھا، تو اسکندر نے اس سے کہا: یا تو تم اپنا نام بدل لو یا اپنی عادت کو بدل دو۔ (غزالی)

(۱۴۵)-ایک آدمی نے عبدالملک کے پاس ایسی گفتگو کی جس میں اس نے ہر مکتب فکر کو اپنایا (یعنی بہت اچھی گفتگو کی) تو عبدالملک نے اس سے کہا: اس حال میں کہ اس کو اس کی گفتگو اچھی لگی، اے بچے! تم کس کے لڑکے ہو؟ تو اس نے کہا میں اپنے آپ کا بیٹا ہوں اے امیرالمومنین! جس کی وجہ سے میں نے آپ کی بارگاہ میں یہ مقام حاصل کیا، عبدالملک نے کہا تو نے سچ کہا۔

اسی معنی کو ابن درید نے لیا ہے:

(۱)-تو کہا: تم جس کے چاہے لڑکے ہو (لیکن) باادب رہو، اس لیے کہ انسان اپنی عقل کی فضیلت سے پہچانا جاتا ہے یا بلند ہوتا ہے (یہاں یرفع یا یعرف محذوف ہے)
(۲)-اور وہ شخص جس کی عزت تم دوسرے کی وجہ سے کرتے ہو، اس شخص کی طرح نہیں ہے جس کی عزت تم اس کی ذات کے اعتبار سے کرتے ہو۔

(۱۴۶) رَجُلٌ غَضِبَ عَلَيْهِ مَوْلَاهُ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِاللهِ إِنْ عَلِمْتَ أَنِّيْ لَكَ أَطْوَعُ مِنْكَ لِلّٰهِ فَاعْفُ عَنِّي عَفَا اللهُ عَنْكَ فَعَفَا عَنْهُ. (للمشتعصی)

(۱۴۷) كَانَ الْإِسْكَنْدَرُ يَومًا عَلٰى تَخْتِ مَمْلَكَتِهٖ وَقَدْ رُفِعَ الْحِجَابُ فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِصٌّ فَأَمَرَ بِصُلْبِهٖ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلِكُ! إِنِّي سَرَقْتُ وَلَمْ يَكُنْ لِيْ شَهْوَةٌ فِي السَّرِقَةِ وَلَمْ يَطْلُبْهَا قَلْبِيْ، فَقَالَ الْإِسْكَنْدَرُ لَا جَرَمَ أَنَّكَ تُصَلَّبُ وَلَا يَطْلُبُ قَلْبُكَ الصُّلْبَ وَلَا يُرِيْدُهُ. (للغزالی)

(۱۴۸) كَانَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَدْهَمَ يَوْمًا يَحْفَظُ كَرَمًا فَمَرَّ بِهٖ جُنْدِيٌّ فَقَالَ أَعْطِنَا مِنْ هٰذَا الْعِنَبِ، فَقَالَ مَا أَمَرَنِيْ صَاحِبُهُ فَأَخَذَ يَضْرِبُهُ بِالسَّوْطِ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَقَالَ إِضْرِبْ رَأْسًا ظَالِمًا عَصَى اللهَ فَانْحَجَزَ الرَّجُلُ وَمَضَى
(للطرطوشی)

(۱۴۹) عَادَ الْخَلِيْفَةُ الْمُعْتَصِمُ خَاقَانَ عِنْدَ مَرْضِهٖ وَكَانَ لِخَاقَانَ إِذْ ذَاكَ إِبْنٌ إِسْمُهُ اَلْفَتْحُ، فَقَالَ لَهُ اَلْمُعْتَصِمُ دَارِيْ أَحْسَنُ أَمْ دَارُ أَبِيْكَ؟ فَقَالَ: مَا دَامَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ دَارِ أَبِيْ فَهِيَ أَحْسَنُ. (لطائف الملوك)

(۱۵۰) وَقَالَ الْمُعْتَصِمُ لِلْفَتْحِ وَعَلٰى يَدِهٖ خَاتَمُ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ فِيْ غَايَةِ الْحُسْنِ أَرَأَيْتَ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْخَاتَمِ؟ فَقَالَ نَعَمْ: اَلْيَدُ الَّتِيْ فِيْهَا. (للغزالی)

حل لغات: أَطْوَعُ: زیادہ فرمابردار (مادہ طوع، معتل عین واوی)۔ مَمْلَكَةٌ: سلطنت۔ اَلْحِجَابُ: پردہ، جمع حُجُبٌ جمع مکسر۔ لِصٌّ: چور، جمع لُصُوْصٌ۔ صُلْبٌ: سولی، واحد اَلصَّلِيْبُ۔ تُصَلَّبُ: مضارع مجہول واحد مذکر حاضر تم سولی دیے جاؤ گے (تفعیل) (مادہ صلب، صحیح)۔ كَرَمٌ: باغ، انگور کی بیل، انگور، جمع كُرُوْمٌ جمع مکسر۔ جُنْدِيٌّ: فوجی سپاہی، فوج، جمع جُنُوْدٌ جمع مکسر۔ عِنَبٌ: انگور، جمع أَعْنَابٌ جمع مکسر۔ سَوْطٌ: کوڑا، جمع

أَسْوَاطٌ۔ طَأطَأَ رَأسَهٗ: سر جھکانا، (رباعی مجرد مضاعف رباعی)۔ إِنْحَجَزَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ رک گیا (انفعال) (مادہ حجز، صحیح)۔ عَادَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے عیادت کی۔ عَادَ (ن) عِیَادَةً بیمار پرسی کرنا (مادہ عود، معتل عین واوی)۔ خاتَمٌ: مہر، مہر کرنے کا آلہ، جمع خَوَاتِمُ جمع مکسر۔

(۱۴۶)۔ ترجمہ:۔ ایک آدمی پر اس کا آقا غصہ ہوا تو اس (آدمی) نے کہا میں آپ سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اگر آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کا زیادہ فرمابردار ہوں بہ نسبت اس کے جتنا آپ اللہ کے فربردار ہیں تو آپ مجھے معاف کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کردے گا، تو اس (آقا) نے اسے معاف کر دیا۔ (مستعصی)

(۱۴۷)۔ اسکندر ایک دن اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا تھا، اور پردہ اٹھا دیا گیا تھا، تو اس کے سامنے ایک چور کو پیش کیا گیا، تو اسکندر نے اسے سولی دینے کا حکم دیا تو اس (چور) نے کہا اے بادشاہ! بے شک میں چوری کی ہے (لیکن) میرے دل میں چوری کی خواہش نہیں تھی اور نہ میرے دل نے اس کو چاہا تھا تو اسکندر نے کہا یقیناً بلا شبہ تم کو سولی دی جائے گی اور تمھارا دل سولی کو نہیں چاہے گا اور نہ اس کا ارادہ کرے گا۔ (غزالی)

(۱۴۸)۔ ابراہیم بن ادہم ایک دن انگور کی بیل کی نگرانی کر رہے تھے تو ان کے پاس سے ایک فوجی گزرا تو اس نے کہا، ہم کو اس انگور میں سے دو، تو ابراہیم بن ادہم نے کہا: مجھ کو اس کے مالک نے (دینے کا) حکم نہیں دیا ہے، تو وہ (فوجی) انھیں کوڑے سے مارنے لگا، تو ابراہیم بن ادہم نے اپنا سر جھکا لیا، اور کہا اس ظالم سر پر مار جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے، تو وہ (فوجی) مرد (مارنے سے) باز آگیا اور چلا گیا۔ (طرطوشی)

(۱۴۹)۔ خلیفہ معتصم نے خاقان کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت کی اور خاقان کا اس وقت ایک لڑکا تھا جس کا نام فتح تھا، تو معتصم نے اس سے کہا، میرا گھر زیادہ اچھا ہے یا تیرے باپ کا گھر؟ تو اس نے کہا جب تک امیر المومنین میرے باپ کے گھر میں ہیں تو یہی زیادہ اچھا ہے۔ (لطائف الملوک)

(۱۵۰)۔ معتصم نے فتح سے کہا اس حال میں کہ معتصم کے ہاتھ میں سرخ یاقوت کی نہایت خوبصورت انگوٹھی تھی، کیا تم نے اس انگوٹھی سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز دیکھی ہے، تو لڑکے نے کہا: ہاں، وہ ہاتھ جس میں یہ انگوٹھی ہے (وہ انگوٹھی سے زیادہ خوبصورت ہے۔ (غزالی)

(۱۵۱) قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ إِنَّكَ قَدْ أَسْرَفْتَ بِبَذْلِ المَالِ فَقَالَ :بِأَبِيْ أَنْتُمَا وَأُمِّي،إِنَّ اللهَ عَوَّدَنِيْ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ وَعَوَّدْتُهُ أَنْ أَتَفَضَّلَ عَلٰى عَبْدِهٖ فَأَخَافُ أَنْ أَقْطَعَ الْعَادَةَ فَيَقْطَعَ عَنِّي عَادَتَهُ . (للشريشی)

(۱۵۲)۔ حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا تَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَى الْـمَامُوْنِ فَأَحْسَنَ ،فَقَالَ إِبْنُ مَنْ أَنْتَ ؟قَالَ إِبْنُ الْأَدَبِ يَا أَمِيْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ !قَالَ نِعْمَ النَّسَبُ إِنْتَسَبْتَ إِلَيْهِ (للابشيهی)

(۱۵۳)لَقِيَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ الْكِسَائِيَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِهٖ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَتَحْفٰى بِسُوَالِهٖ عَنْ حَالِهٖ ،فَقَالَ أَنَا بِخَيْرٍ يَاأَمِيْرَالْـمُؤْمِنِيْنَ وَلَوْلَـمْ أَجِدْ مِنْ ثَـمْرَةِ الْأَدَبِ إِلَّا مَا وَهَبَ اللهُ لِيْ مِنْ وُقُوفِ أَمِيْرِ الـمُؤْمِنِيْنَ لَكَانَ ذٰلِكَ كَافِيًا مُحْتَسِبًا .(للشريشی)

(۱۵۴)لَطَمَ رَجُلٌ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ فِيْ جَامِعِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ خَاطَرْتَ أَنْ تَلْطِمَ سَيِّدَ بَنِيْ تَمِيْمٍ ،قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِرجِعْ فَلَسْتُ بِهٖ (للطرطوشی)

(۱۵۵)۔ قَالَ رَجُلٌ لِإِبْنِ عُيَيْنَةَ اَلمُزَاحُ سُنَّةٌ ،فَقَالَ سُنَّةٌ وَلٰكِنْ لِمَنْ يُحْسِنُهُ.(للثعالبی)

(۱۵۶)أَبُوْ عَيْنَاءَ قَالَ لَهُ اَلْـمُتَوَكِّلُ كَيْفَ تَرٰى دَارَنَا ؟فَقَالَ يَاأَمِيْرَ الـمُؤْمِنِيْنَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَبْنُوْنَ الدُّوْرَ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ تَبْنِي الدُّنْيَا فِيْ دَارِكَ ، وَقَدْ نَظَمَ بَعْضُ الْأُدَبَاءِ فِيْ هٰذَاالمَعْنٰى .

وَلِيْ مَسْئَلَةٌ بَعْدُ فَعَاجِلْنِيْ بِإِخْبَارِىْ بَنَيْتَ الدَّارَ فِيْ دُنْيَاكَ أَمْ دُنْيَاكَ فِي الدَّارِ

(من لطائف الوزراء)

حل لغات: أَسْرَفْتَ: ماضی معروف واحد مذکر حاضر آپ نے حد سے تجاوز کیا، (افعال) (مادہ سرف، صحیح)۔ عَوَّدَنِيْ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مجھے عادی بنادیا ہے، (تفعیل)(مادہ عود، معتل عین واوی)۔ فَضَّلَ عَلَیَ: مہربانی کرنا، (تفعیل)(مادہ فضل، صحیح) مُحْتَسِبٌ: اسم فاعل قابل شمار (افتعال)(مادہ حسب، صحیح)۔ لَطَمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے تھپڑ مارا، لَطَمَ (ض) لَطْمًا تھپڑ مارنا، چہرہ پر مارنا (مادہ لطم، صحیح)۔ يَبْنُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ تعمیر کرتے ہیں، بَنیٰ (ض) بِنَاءً، بنانا (مادہ بنی، معتل لام یائی)۔ دُوْرٌ: جمع مکسر، گھر، واحد دَارٌ۔ إِخْبَارٌ: مصدر، خبر، حادثہ۔

نوٹ: (۱) حَفِيَ عَنْ: حالت پوچھنا (س) تَحْفی کا صلہ فِي ہو تو معنی کوشش کرنا ہے حالت پوچھنا نہیں ہے اور اس کا صلہ عَنْ لغت میں نہیں ہے دوسری بات یہ کہ اگر تَحْفی بھی مانا جائے تو یہ ماضی کا صیغہ نہیں ہے مضارع کا ہے اگر مضارع آتا تو يَحْفی آتا کیوں کہ اس کا فاعل مذکر ہے یا تو کتابت کی غلطی ہے اس لیے زیادہ درست معلوم یہی ہوتا ہے کہ حَفِيَ عَنْ ہو اور اس کا معنی حالت پوچھنا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۵۱)- ترجمہ: حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنھما نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک آپ نے مال کے خرچ کرنے میں حد سے تجاوز کیا، تو حضرت عبد اللہ بن جعفر نے کہا: میرے ماں باپ آپ دونوں پر قربان، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے عادی بنادیا ہے کہ وہ مجھ پر مہربانی کرے اور میں نے اس کی بارگاہ میں یہ عادت بنالی ہے کہ میں اس کے بندوں پر مہربانی کروں، تو میں ڈرتا ہوں کہ میں اپنی عادت روک لوں تو وہ مجھ سے اپنی عادت روک لے گا۔ (شریشی)

(۱۵۲)- بیان کیا گیا ہے: کہ ایک آدمی نے مامون کے سامنے گفتگو کی تو اچھی گفتگو کی، تو مامون نے کہا، تم کس کے بیٹے ہو؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! میں ادب کا بیٹا ہوں، مامون نے کہا، کیا ہی اچھا نسب ہے جس کی طرف تو نے نسبت کی۔ (ابشیھی)

(۱۵۳)- ہارون رشید کی کسی راستہ میں امام کسائی سے ملاقات ہوئی، تو وہ ان کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور ان کا حال پوچھا، تو امام کسائی نے فرمایا: اے امیر المومنین! میں خیریت سے ہوں اگر میں ادب کا پھل نہ پاتا مگر یہی جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے یعنی میری خاطر امیر المومنین کا

کھڑا ہونا تو ضرور یہی کافی اور قابل شمار ہوتا (یعنی میرے علم وادب کی وجہ سے امیر المومنین میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں اگر ادب کا صلہ مجھے صرف یہی ملتا تو بھی کافی اور قابل شمار تھا اور میں اتنے پر ہی قناعت کر لیتا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ادب کا صلہ صرف یہی نہیں عطا کیا بلکہ اس کے علاوہ بھی ہے)(شریشی)

(۱۵۴)-ایک شخص نے قیس بن عاصم کو بصرہ کی جامع مسجد میں طمانچہ مارا تو قیس بن عاصم نے اس سے کہا شاید تمھارا خیال یہ ہے کہ تم بنی تمیم کے سردار کو تھپڑ مار رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں: تو اس نے کہا لوٹ جاؤ، تو میں اس سے نہیں ہوں۔(طرطوشی)

(۱۵۵)-ایک آدمی نے ابن عیینہ سے کہا مذاق کرنا سنت ہے، تو اس نے کہا سنت ہے، لیکن اس شخص کے لیے جو اچھی طرح سے کرے۔(ثعالبی)

(۱۵۶)-ابوعینا سے متوکل نے کہا: تم ہمارے گھر کو کیسا خیال کرتے ہو؟ تو ابوعینا نے کہا، اے امیر المومنین! میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ دنیا میں گھروں کو بناتے ہیں اور آپ اپنے گھر میں دنیا بناتے ہیں، اور اسی معنی کو کسی ادیب نے شعر میں کہا ہے:

میرا ایک سوال ہے تو اس کا جواب دینے میں جلدی کرو، تم نے گھر کو اپنی دنیا میں بنایا ہے یا گھر میں اپنی دنیا بنائی ہے۔(لطائف وزراء)

اَلْأَعْرَابِيُّ وَالْقَمَرُ

(۱۵۷)حُكِيَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَضَلَّ الطَّرِيْقَ فَمَاتَ جَزَعًا وَأَيْقَنَ بِالْهَلَاكِ ،فَلَمَّا طَلَعَ الْقَمَرُ إِهْتَدٰى وَوَجَدَ الطَّرِيْقَ فَرَفَعَ إِلَيهِ رَأْسَهُ لِيَشْكُرَهُ فَقَالَ لَهُ وَاللهِ مَاأَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ وَلَا مَا أَقُوْلُ فِيْكَ ،أَقُولُ رَفَعَكَ اللهُ فَاللهُ قَدْ رَفَعَكَ،أَمْ أَقُوْلُ نَوَّرَكَ اللهُ فَا اللهُ قَدْ نَوَّرَكَ أَمْ أَقُوْلُ حَسَّنَكَ اللهُ فَا اللهُ قَدْ حَسَّنَكَ ، ولٰكِنْ مَابَقِيَ إِلّا الدُّعَاءُ أَنْ يُنْسِيَ اللهُ فِيْ أَجَلِكَ وَأَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ السُّوْءِ فِدَاكَ .

حل لغات: أَعْرَابِيٌّ عرب کا دیہاتی، جمع أَلْأَعْرَابُ جمع مکسر۔قَمَرٌ: چاند، جمع أَقْمَارٌ جمع مکسر۔فَدَىَ فِدَاءٌ : فدیہ دینا، مال دے کر جان چھڑانا (ض)(مادہ فدي، معتل لام یائی)۔

عرب کے دیہاتی اور چاند کا واقعہ

(۱۵۷)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک عرب کا دیہاتی راستہ بھول گیا تو گھبرا کر مرنے لگا اور مرنے کا یقین کر لیا پھر جب چاند طلوع ہوا ہدایت پا گیا اور راستہ پا لیا تو اس نے شکریہ ادا کرنے کے لیے اس کی طرف اپنا سر اٹھایا تو اس سے کہا، اللہ کی قسم میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تجھے کیا کہوں اور تیرے بارے میں کیا کہوں، میں کہوں اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے (اس سے پہلے ہی) بلند کر چکا ہے، یا میں کہوں اللہ تعالیٰ تجھے روشن کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے روشن کر چکا ہے یا میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورت بنائے تو اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورت بنا چکا ہے لیکن صرف دعا ہی باقی رہ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری موت کو تجھ سے ختم کر دے اور تیری مصیبت میں مجھے فدیہ بنا دے۔

اَلْأَعْرَابِيُّ وَالنَّاقَةُ الْمَفْقُوْدَةُ

(۱۵۸) ضَلَّتْ نَاقَةٌ لِأَعْرَابِيٍّ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، فَأَكْثَرَ فِيْ طَلَبِهَا فَلَمْ يَجِدْهَا، فَلَمَّا الْقَمَرُ وَانْبَسَطَ نُوْرُهُ وَجَدَهَا إِلٰى جَانِبِهِ بِبَعْضِ الْأَوْدِيَةِ، وَقَدْ كَانَ إِجْتَازَ بِمَوْضِعِهَا مِرَارًا فَلَمْ يَرَهَا بِشِدَّةِ الظَّلَامِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْقَمَرِ وَقَالَ:

مَاذَا أَقُوْلُ وَقَوْلِيْ فِيْكَ ذُوْ حَصَرٍ   وَقَدْ كَفَيْتَنِيْ التَّفْصِيْلَ وَالْجُمَلَاءَ
إِنْ قُلْتُ لَا زِلْتَ مَرْفُوْعًا وَأَنْتَ كَذَا   أَوْ قُلْتُ زَانَكَ رَبِّيْ فَهُوَ قَدْ فَعَلَا

(للشريشی)

(۱۵۹) غَنّٰى يَوْمًا إِبْرَاهِيْمُ مُغَنِّي الرَّشِيْدِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَحْسَنْتَ أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ، فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّمَا يُحْسِنُ اللهُ بِكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۱۶۰) كَانَ بَهْرَامُ جَالِسًا ذَاتَ لَيْلَةٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَسَمِعَ مِنْهُ صَوْتَ طَائِرٍ فَرَمَاهُ فَأَصَابَهُ وَقَالَ مَا أَحْسَنَ حِفْظَ اللِّسَانِ بِالطَّائِرِ وَالإِنْسَانِ لَوْ حَفِظَ هٰذَا لِسَانَهُ لَمَا هَلَكَ. (للأصبهانی)

(۱۶۱) اَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْفَارِسِيّ كَانَ يَتَقَلَّدُ قَضَاءَ بَلَخْ وَكَانَ صَدِيْقَ أَبِيْ يَحْيٰى الْحَمَّادِيْ فكَتَبَ هٰذَا إِلَيْهِ يُعَاتِبُهُ عَلٰى تَرْكِ الْمُهَادَاةِ بِمَايُجْلَبُ مِنْ بَلَخْ، فَأَجَابَهُ أَبُوْعَبْدِاللهِ قَدْ أَهْدَيْتُ لِلشَّيْخِ عِدْلَ صَابُوْنٍ لِيَغْسِلَ بِهٖ طَمْعَهُ وَالسَّلَامُ. (من لطائف الوزراء)

(۱۶۲) يُقَالُ أَنَّ نَوْشِرْوَان رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الأَيَّامِ فِي الرَّبِيْعِ عَلٰى سَبِيْلِ الْفُرْجَةِ، فَجَعَلَ يَسِيْرُ فِي الرِّيَاضِ الْمَخْضَرَةِ وَ يُشَاهِدُ الشَّجَرَ الْمُثْمِرَةَ وَ يَنْظُرُ إِلَى الْكُرُوْمِ أَلْفَ مَرَّةٍ، فَنَزَلَ عَنْ فَرْسِهٖ شُكْرًا لِرَبِّهٖ وَ خَرَّ سَاجِدًا وَاضِعًا خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ زَمَانًا طَوِيْلًا، فَلَمَّارَفَعَ رَأسَهُ قَالَ لِأَصْحَابِهٖ إِنَّ خِصْبَ السِّنِيْنَ مِنَ الْمُلُوْكِ وَالسَّلَاطِيْنِ وَحُسْنِ نِيَتِهِمْ وَ إِحْسَانِهِمْ إِلٰى رَعِيَّتِهِمْ فَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَدْ أَظْهَرَ حُسْنَ نِيَّتِنَا فِيْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ. (للغزالی)

حل لغات: اَلنَّاقَةُ: اونٹنی، جمع نَاقٌ وَ نُوْقٌ جمع مکسر۔ إِنْبَسَطَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب پھیلی، کشادہ ہوئی، (انفعال) (مادہ بسط، صحیح)۔ أَوْدِيَةٌ: جمع قلت، مکسر، پہاڑوں یا ٹیلوں کے درمیان کشادگی جو سیلاب کے لیے گزر گاہ ہو، واحد وَادِي۔ إِجْتَازَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پار کیا، گزر گیا (افتعال) (مادہ جوز، معتل عین واوی)۔ زَانَكَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اللہ تعالیٰ تجھے خوبصورت بنائے، زَانَ (ض) يَزِيْنُ زَيْنًا خوبصورت بنانا، آراستہ کرنا (مادہ زين، معتل عین یائی)۔ غَنّٰى: ماضی معروف واحد واحد مذکر غائب اس نے گایا، (تفعیل) (مادہ غني، معتل لام یائی)۔ رَمٰى: ماضی معروف واحد مذکر اس نے تیر چلایا، رَمٰى (ض) رَمْيًا، پھینکنا، تیر چلانا (مادہ رمي، معتل لام یائی)۔ يَتَقَلَّدُ: مضارع معروف واحد مذکر وہ عہدہ سنبھالتے ہیں، ذمہ دار ہوتے ہیں۔ (تفعیل) (مادہ قلد، صحیح)۔ اَلْمُهَادَاةُ: ہر ایک کا دوسرے کو تحفہ دینا، مصدر (مفاعلت) (مادہ هدي، معتل لام یائی)۔ يُجْلَبُ: مضارع معروف واحد مذکر وہ حاصل کرتا ہے، جَلَبَ (ض، ن جَلْبًا حاصل کرنا، لانا (مادہ جلب، صحیح)۔ عِدْلٌ: بوری، جمع مکسر عُدُوْلٌ جمع قلت أَعْدَالٌ۔ اَلْفُرْجَةُ: سختی اور غم سے نجات۔ اَلرِّيَاضُ: جمع مکسر، باغ، واحد رَوْضَةٌ۔ اَلمَخْضَرَةُ: سبزہ زار۔

خَدٌّ: رخسار، جمع خُدُودٌ جمع مکسر۔ نِیَاتٌ : جمع مکسر، نیت، واحد نِیَّۃٌ ۔ رَعِیَّۃٌ: محکوم لوگ، ماتحت جماعت، رعیت جمع رَعَایَا جمع مکسر۔

عرب کا دیہاتی اور گمشدہ اونٹنی کا واقعہ

(۱۵۸)-ترجمہ: ۔عرب کے ایک دیہاتی کی اونٹنی تاریک رات میں گم ہوگئی، تو اس نے اس کو بہت تلاش کیا (مگر) اسے نہ پایا، پھر جب چاند طلوع ہوا اور اس کی روشنی پھیلی، تو اونٹنی کو اپنی داہنی طرف ایک نالے میں پایا، حالانکہ وہ اس جگہ سے کئی بار گزر چکا تھا، (مگر) سخت تاریکی کی وجہ سے اسے نہیں نہیں دیکھ سکا تھا، تو اپنا سر چاند کی طرف اٹھایا اور کہا۔

(۱)-میں کیا کہوں اور میری بات تیرے بارے میں محدود ہوگی اور میرا تفصیل کرنا اور اجمال کرنا تجھے کافی ہے۔ (۲) اگر میں کہوں تو ہمیشہ بلند رہے تو تو ایسا ہی ہے، یا میں کہوں میرا رب تجھے خوبصورت بنائے تو وہ کر چکا ہے۔(شریشی)

(۱۵۹)-ایک دن ہارون رشید کے گویّے ابراہیم نے اس کے سامنے گایا، تو ہارون رشید نے اس سے کہا، تو نے اچھا گایا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اچھائی کرے، گویّے نے ہارون رشید سے کہا، اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپ ہی کے ذریعہ اچھائی کرے گا، (یہ سن کر) ہارون رشید نے اسے ایک لاکھ دینار دینے کا حکم دیا۔

(۱۶۰)-ایک رات بہرام ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا تو اس نے درخت سے ایک پرندہ کی آواز سنی، تو اس نے تیر چلایا اور اس کا شکار کر لیا، (اس کے بعد) اس نے کہا: زبان کی حفاظت انسان اور پرندہ کے لیے کیا ہی اچھی چیز ہے، اگر یہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا تو ہلاک نہ ہوتا۔(اصبہانی)

(۱۶۱)-ابو عبد اللہ فارسی شہر بلخ کے عہد قضا کو سنبھالے ہوئے تھے، اور ان کے دوست ابو یحییٰ حمادی تھے تو ابو یحییٰ حمادی نے بلخ سے حاصل ہونے والے تحفے نہ بھیجنے پر ابو عبد اللہ کے پاس ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے ایک خط لکھا تو ابو عبد اللہ نے ان کو جواب دیا میں نے شیخ کے

لیے صابون کی ایک بوری بطور تحفہ بھیج دی ہے ،تاکہ اس سے اپنے لالچ کو دھولیں، والسلام۔(لطائف وزراء)

(۱۶۲)-کہا جاتا ہے کہ نوشرواں موسم بہار کے دنوں میں غم دور کرنے کی خاطر سوار ہو کر نکلا، تو وہ سر سبز و شاداب باغوں میں سیر کرنے لگا ،اور پھل دار درختوں کو دیکھنے لگا ،اورانگور کی بیلوں کو ہزار بار دیکھنے لگا، پھر اپنے رب کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اپنے گھوڑے سے اترا، اور سجدے میں گر پڑا، اور کافی دیر تک اپنے رخسار کو زمین پر رکھے رہا، پھر جب اپنا سر اٹھایا، تو اپنے ساتھیوں سے کہا، بے شک پورے سال کی خوشحالی بادشاہوں ،امراء ان کی حسن نیت اور اپنی رعایا پر ان کے احسان کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے ،تو اللہ کا احسان ہے جس نے ہماری نیت کی اچھائی کو تمام چیزوں میں ظاہر فرمادیا ہے۔(غزالی)

لُقْمَانُ وَالْعَبِيْدُ

(۱۶۳)-رُوِيَ عَنْ لُقْمَانَ أَنَّ مَوْلَاهُ سَكِرَ يَوْمًا فَخَاطَرَ قَوْمًا أَنْ يَشْرَبَ مَاءَ بُحَيْرَةٍ ،فَلَمَّاأَفَاقَ عَرَفَ مَا وَقَعَ فِيْهِ ،فَدَعَا لُقْمَانَ وَقَالَ لَهُ بِمِثْلِ هٰذَا كُنْتُ أَخْتَبِئُكَ فَقَالَ لِمَوْلَاهُ أَخْرِجْ أَبَارِيْقَكَ ثُمَّ أَجْمِعْهُمْ فَلَمَّا إجْتَمَعُوْا قَالَ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ خَاطَرْتُمُوْهُ قَالُوْا عَلٰى أَنْ يَشْرَبَ مَاءَ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ قَالَ فَإِنَّ لَهَا مَوَّادُ فَأَحْبِسُوْا عَنْهَا مَوَادَّهَا قَالُوْا وَكَيْفَ نَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ لُقْمَانُ وَكَيْفَ يَسْتَطِيْعُ هُوَ أَنْ يَشْرَبَهَا وَلَها مَوَادٌّ.

(۱۶۴)وَحَكٰى أَبُوْ إِسْحَاقَ الثَّعْلَبِيْ كَانَ لُقْمَانُ مِنْ أَهْوَنِ مَمَالِيْكِ سَيِّدِهٖ عَلَيْهِ فَبَعَثَهٗ مَوْلَاهُ مَعَ عَبْدٍ لَهٗ إِلٰى بُسْتَانِهٖ يَأْتُوْنَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ ثَمَرٍ فَجَاءُوهُ وَمَا مَعَهُمْ شَيْءٌ وَقَدْ أَكَلُوْاالثَّمَرَ وَأَحَالُوْا عَلٰى لُقْمَانَ فَقَالَ لُقْمَانُ لِمَوْلَاهُ ذُوْالْوَجْهَيْنِ لَا يَكُوْنُ عِنْدَ اللهِ وَجِيْهًا فَأَسْقِنِيْ وَإِيَّاهُمْ مَاءً حَمِيْمًا ثُمَّ أَرْسِلْنَا لِنَعْدُوَ فَفَعَلَ فَجَعَلُوْا يَتَقَيَّئُوْنَ تِلْكَ الْفَاكِهَةَ وَلُقْمَانُ يَتَقَيَّأُ مَاءً فَعَرَّفَ مَوْلَاهُ صِدْقَهٗ وَكِذْبَهُمْ .(للشريشي)

حل لغات: خَاطَرَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے شرط لگائی (مفاعلت)(مادہ خطر،صحیح)۔بُحَيْرَةٌ:جھیل ،تالاب،جمع بُحَيْرَاتٌ،جمع مؤنث سالم ۔أَفَاقَ :ماضی معروف

واحد مذکر غائب وہ ہوش میں آیا(افعال)(مادہ فوق، معتل عین واوی)۔أَخْتَبِئُكَ:مضارع معروف واحد متکلّم میں تم کو چھپاتا ہوں (افتعال)(مادہ خباء، مہموز لام)۔أَبَارِيْقُ :جمع مکسر، لوٹے، واحد إِبْرِيْقٌ۔مَوَادُّ:وہ چیز جس سے کسی کی ترکیب وقوام ہو،(مراد گندگی)واحد مَادَّةٌ(مادہ مدد، مضاعف ثلاثی)۔أَهْوَنُ:اسم تفضیل سب سے زیادہ بے وقعت (ن)(مادہ ھون، معتل عین واوی)۔مَمَالِيْكُ:جمع مکسر، غلام، واحد مَمْلُوْكٌ۔أَحَالُوْ :ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے منتقل کر دیا (افعال) (مادہ حول معتل عین واوی)۔ ذُو الوَجْهَيْنِ: دورخا۔لِنَعْدُوَ:فعل امر جمع متکلّم کہ ہم دوڑیں(ن)(مادہ عدو، معتل لام واوی)۔فَجَعُوْا يَتَقَيَّئُوْنَ:مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ قے کرنے لگے (تفعل) (مادہ قیئ، معتل عین یائی ومہوز لام)۔

لقمان اور غلاموں کا واقعہ

(۱۶۳)-ترجمہ: لقمان کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کا آقا ایک دن نشہ میں بیہوش ہو گیا، تو اس نے ایک قوم سے شرط لگائی کہ وہ ایک جھیل کا پانی پی لے گا، جب وہ ہوش میں آیا تو اس نے جانا کہ وہ کس معاملہ میں پڑ گیا ہے، تو اس نے لقمان کو بلایا اور اس سے کہا میں اس طرح کی بات کے لیے تم کو چھپاتا تھا، تو لقمان نے اپنے آقا سے کہا، آپ اپنے تمام لوٹے نکلوائیں پھر ان لوگوں کو جمع کریں، جب وہ لوگ جمع ہو گیے، لقمان نے کہا، آپ لوگوں نے ان (آقا) سے کس چیز پر شرط لگائی تھی، وہ بولے اس بات پر کہ وہ اس جھیل کا پانی پی لیں گے، لقمان نے کہا بے شک اس جھیل میں بہت سی چیزیں ملی ہوئی ہیں تو آپ اس سے اس کی (دوسری) چیزوں کو دور کر دیں (یعنی کوڑا گندگی وغیرہ کو دور کر دیں) وہ لوگ بولے، اور ہم اس کو کیسے کر سکتے ہیں، لقمان نے کہا اور یہ کیسے پی سکتے ہیں جبکہ اس میں بہت سی چیزیں ہیں۔

(۱۶۴)-اور ابو اسحاق ثعلبی نے بیان کیا کہ لقمان اپنے آقا کے غلاموں میں زیادہ بے وقعت تھے، تو ان کو ان کے آقا نے ان غلاموں کے ساتھ اپنے باغ میں بھیجا کہ وہ لوگ اس کے لیے کچھ پھل لائیں تو وہ اس کے پاس آئے اس حال میں ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اور ان

لوگوں نے پھل کھالیا اور (الزام پھل کھانے کا) لقمان پر ڈال دیا، تو لقمان نے اپنے آقا سے کہا دور خا اللہ کے نزدیک مرتبہ والا نہیں ہوتا ہے، تو آپ مجھے اور ان کو گرم پانی پلائیں پھر ہم سب کو دوڑنے کے لیے بھیجیں، تو آقا نے (ایسا ہی) کیا تو وہ لوگ اس پھل کی قے کرنے لگے اور لقمان پانی کی قے کرنے لگا، تو لقمان نے اپنے آقا کو اپنے سچ اور ان لوگوں کے جھوٹ سے باخبر کر دیا۔ (شریشی)

اَلْحَاجُّ وَالْوَدِيْعَةُ

(١٦٥) وَصَلَ بَعْضُ الْمُسَافِرِيْنَ لِقَصْدِ الْحَجِّ مَدِيْنَةً وَنَزَلَ عِنْدَ صَاحِبٍ لَهُ فَلَمَّا تَمَّتْ مُدَّةُ الْإِقَامَةِ وَعَزَمَ عَلَى الرَّحِيْلِ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ أَنَّ عِنْدَهُ أَمَانَةً وَهِيَ جُمْلَةٌ مِنَ النُّقُوْدِ وَالْجَوَاهِرِ وَ يُرِيدُ أَنْ يُوْدِعَهَا مُؤتَمَناً إِلىٰ اَنْ يَرْجِعَ فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُ صَاحِبُهُ ذٰلِكَ إِسْتَحْىٰ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ ضَعْهَا عِنْدِيْ خَوْفاًمِنْ أَنْ يَظُنَّ أَنَّهُ طَامِعٌ فِيْهَا فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَضَعَهَا عِنْدَ الْقَاضِيْ فَأَخَذَهَا وَ ذَهَبَ إِلىٰ الْقَاضِيْ وَ قَالَ لهُ إِنِّي رَجُلٌ غَرِيْبٌ وَ أُرِيْدُ الْحَجَّ وَ عِنْدِيْ أَمَانَةٌ قَدْرُهَا كَذَا مِنَ النُّقُوْدِ وَ الْجَوَاهِرِ وَ أُرِيْدُ أَنْ أُسَلِّمَهَا إِلىٰ مَوْلَانَا الْقَاضِيْ لِيَحْفَظَهَا إِلىٰ أَنْ أَعُوْدَ مِنَ الْحَجِّ وَ أَسْتَلِمَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ نَعَمْ خُذْ هٰذَا المِفْتَاحَ وَ افْتَحْ هٰذَا الصُنْدُوْقَ وَ ضَعْهَا فِيْهِ وَ أَغْلِقِ الْصُنْدُوْقَ جَيِّداًفَفَعَلَ وَ سَلَّمَ الْمِفْتَاحَ إِلىٰ الْقَاضِيْ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَتَوَجَّهَ فَلَمَّا قَضَى حَجَّهُ وَرَجَعَ ذَهَبَ إِلىٰ الْقَاضِيْ لِيَطْلُبَ الْأَمَانَةَ فَقَالَ لَهُ إِنِّي لَا أَعْرِفُكَ وَأَنَا عِنْدِيْ أَمَانَاتٌ كَثِيْرَةٌ فَمِنْ أَيْنَ أَعْرِفُ أَنَّ لَكَ أَمَانَةً عِنْدِيْ وَأَطَالَ المُحَاوَلَةَ مَعَهُ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ إِلىٰ صَاحِبِهٖ وَأَعْلَمَهُ بِذٰلِكَ وَعَابَهُ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْوَرَةِ فَأَخَذَهُ وَذَهَبَ إِلىٰ بَعْضِ الْأُمَرَاءِ الْمُقَرَّبِيْنَ إِلىَ المَلِكِ وَأَخْبَرَهُ بِتِلْكَ الْقَضِيَّةِ فَوَعَدَهُمَا أَنَّهُ فِيْ غَدٍ يَذْهَبُ إِلىٰ الْقَاضِيْ وَيَجْلِسُ عِنْدَهُ وَيُخْبِرُهُ بِقَضْيَةٍ أُخْرىٰ تَخُصُّهُ وَ يَدْخُلُ ذٰلِكَ الْشَخْصُ صَاحِبُ الْأَمَانَةِ عَلَيْهِمَا وَ يَطْلُبُ أَمَانَتَهُ مِنَ الْقَاضِيْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ذَهَبَ ذٰلِكَ الْأَمِيْرُ إِلىٰ الْقَاضِي وَجَلَسَ بِجَانِبِهٖ فَلَمَّا إِنْتَهىٰ تَعْظِيْمُهُ وَإِجْلَالُهُ مِنَ الْقَاضِيْ عَلىٰ حَسْبِ مَقَامِهٖ قَالَ لَهُ لَعَلَّ السَّبَبَ

اَلذِّیْ أَوْجَبَکَ إِلیٰ تَشْرِیْفِنَا بِقُدُوْمِكَ خَیْرٌ فَقَالَ لَہٗ نَعَمْ وَھُوَ خَیْرٌ لَکَ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَقَالَ مَاھُوَ ؟قَالَ الْأَمِیْرُ إِنِّیْ فِیْ لَیْلَۃٍ أَمْسِ طَلَبَنِی المَلِكُ فَذَھَبْتُ إِلَیْہِ فَلَمَّا إِنْتَھیٰ المَجْلِسُ وَانْصَرفَ الرَّجُلُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ إِذَا ھُوَ أَمَرَنِیْ أَنْ أَتَخَلَّفَ عِنْدَہٗ فَلَمَّا إِخْتَلَیْنَا أَسَرَّ إِلَیَّ أَنَّہٗ یُرِیْدُ أَنْ یَحُجَّ فِیْ الْعَامِ الْقَابِلِ وَ یُرِیْدُ أَنْ یُسَلِّمَ الْمَمْلِکَۃَ جَمِیْعَھَا لِمَنْ یَعْتَمِدَ وَ یُؤْتَمَنَ فِیْ ذٰلِكَ إِلیٰ أَنْ یَعُوْدَ بِالسَّلَامَۃِ فَاسْتَشَارَنِیْ فِیْ الْأَمْرِ فَأَشَرْتُ عَلَیْہِ أَنْ یُسَلِّمَھَا لِجَنَابِكَ لِمَا نَعْھَدُ عِنْدَکَ مِنَ الْأَمَانَۃِ وَالْعِفَّۃِ وَالصَّدَاقَۃِ أَوْلیٰ مِنْ تَحْفِیْظِھَا لِبِعْضِ الذَّوَاتِ فَرُبَّمَا یَعْمَلُ مُخَالَفَۃً أَوْ تَطْمَعُ نَفْسُہٗ فِیْ الْمَمْلَکَۃِ فَیُثِیْرَ فِتْنَۃً أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَأَعَجَبَہٗ ھٰذَاالرَّأیُ وَأَجْمَعَ أَنَّہٗ بَعْدَ یَوْمَیْنِ یَعْقِدُ مَجْلِسًا عَامًا وَ یَفْعَلُ مَا أَشَرْتُ بِہٖ عَلَیْہِ فَفَرِحَ الْقَاضِیْ بِذٰلِكَ فَرْحًا شَدِیْدًا وَأَثْنیٰ عَلَیْہِ وَإِذَا بِصَاحِبِ الْأَمَانَۃِ دَاخِلٌ عَلَیْھِمَا فَتَمَثَّلَ أَمَامَ الْقَاضِیْ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا حَضْرَۃَ مَوْلَانَا الْقَاضِیْ أَنَّ لِیْ أَمَانَۃً عِنْدَکَ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا سَلَمْتُھَا إِلَیْكَ وَقْتَ کَذَا وَکَذَا فَمَا أَتَمَّ کَلَامَہٗ حَتّیٰ قَالَ لَہٗ الْقَاضِیْ نَعَمْ یَا وَلَدِیْ وَأَنَا تَذَکَّرْتُكَ عِنْدَ النَّوْمِ وَعَرَفْتُكَ وَعَرَفْتُ أَمَانَتَكَ فَخُذْ ھٰذَا الْمِفْتَاحَ وَاسْتَلِمْ أَمَانَتَكَ فَأَخَذَھَا وَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ وَانْصَرَفَ ذٰلِكَ الْأَمِیْرُ أَیْضًا فَلَمَّا مَضیَ المِیْعَادُ اَلذِّیْ وَعَدَہٗ الْقَاضِیَ ذَھَبَ إِلیَ الْأَمِیْرِ وَسَأَلَہٗ فِیْ شَانِ الْمَمْلَکَۃِ وَالْمَلِكِ فَقَالَ لَہٗ أَیُّھَا الْقَاضِیْ نَحْنُ لَمْ أَخْلُصْ مِنْكَ أَمَانَۃَ الرَّجُلِ الْغَرِیْبِ الْحَاجِّ إِلَّا لَمَّا مَلَکْنَاكَ اَلدُّنْیَا بِأَجْمَعِھَا فِإِذَا مَلَّکْتَھَا بِأَیِّ شَیْءٍ نُخَلِّصُھَا فَعَرَفَ أَنَّھَا حِیْلَۃٌ وَعَادَ خَائِبًا .

(١٦٦) حُکِیَ عَنْ حَاتِمِ الطَّائِیِ أَنَّہٗ مَرَّ یَوْمًا بِحِلَّۃِ بَنِیْ عَنْزَہْ ، فَاجْتَازَ بِأَسِیْرٍ عِنْدَھُمْ وَکَانَ الْأَسِیْرُ صُعْلُوْکًا لَا یَمْلِكُ الْفِدَی فَلَمَّا رَأیَ حَاتِمًا صَاحَ أَغِثْنِیْ یَاأَبَا سَفَانَۃَ وَلَمْ یَکُنْ مَعَ حَاتِمٍ مَا یَفْدِیْہِ بِہٖ فَضَمِنَ الْفِدَاءَ لِأَمِیْرِالْحِلَّۃِ فَأَبیٰ إِلَّا أَنْ یَقْبِضَہٗ قَبْلَ إِطْلَاقِ الْأَسِیْرِ فَأَقَامَ حَاتِمٌ مَکَانَہٗ فِی الْأَسْرِ وَ أَرْسَلَ الْإِعْرَابِیَّ

إِلىٰ قَوْمِهٖ فِيْ أَحْيَاءِ طَيِّءٍ بِعَلَامَةٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَى بِالفِدَى فَدَفَعَهُ إِلَى الْقَوْمِ وَأَطْلَقَ نَفْسَهُ مِنْ أَسْرِهِمْ. (للحموی)

حل لغات:اَلْحَاجُّ:حاجی،جمع حُجَّاجٌ(مادہ حجج ،مضاعف۔اَلْوَدِيْعَةُ: امانت،جمع مکسر وَدَائِعُ (مادہ ودع،معتل فا واوی)۔اَلرَّحِيْلُ :کوچ کرنا،مصدر (ف)(مادہ رحل،صحیح)۔ جُمْلَةٌ : مجموعہ ،جمع مکسر جُمَلٌ ۔نُقُوْدٌ : جمع مکسر،روپیہ،رقم،واحد نَقْدٌ ۔أَنْ يُوْدِعَهَا :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ کسی کے اس مال کوامانت رکھ دے،(افعال) مُؤْتَمَنًا:اسم مفعول امانت دار،امین،اسم مفعول (افتعال)(مادہ امن،مہموز فا)۔إِسْتَحْىٰ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے شرم کی (استفعال)(مادہ حيي، لفیف مقرون) ۔أَشَارَ عَلىٰ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مشورہ دیا،(افعال)(مادہ شور،معتل عین واوی)۔سَلَّمَ إِلىٰ:سپرد کرنا،(تفعیل)(مادہ سلم،صحیح)۔أَنْ أَسْتَلِمَهَا:ماضی معروف واحد متکلّم میں اس امانت کو لے لوں(افتعال)(مادہ سلم،صحیح)۔صُنْدُوْقٌ :بکس،ڈبہ،جمع مکسر صَنَادِيْقُ۔مُحَاوَلَةً:دھوکا سے لینے کی کوشش کرنا، ورغلانا ،مصدر (مفاعلت)(مادہ حول،معتل عین واوی)۔قَضِيَّةٌ :معاملہ،جمع مکسر قَضَايَا ۔إِجْلَالٌ : تعظیم (مادہ جلل ،مضاعف ثلاثی)۔إِخْتَلَيْنَا :ماضی معروف جمع متکلّم،جب ہم تنہائی میں ہوئے (افتعال) (مادہ خلي،معتل لام یائی)۔أَسَرَّ إِلىٰ:چپکے سے بیان کرنا(افعال)(مادہ سرر،مضاعف ثلاثی) ۔عِفَّةٌ:پاکدامنی،براءت ،جمع مؤنث سالم عَفِيْفَاتٌ۔يُثِيْرُ:ماضی معروف واحد مذکر وہ اکسائے ،یا بھڑکائے (افعال)(مادہ ثور،معتل عین واوی)۔تَمَثَّلَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ سامنے ،پاس آگیا(تفعل)(مادہ مثل،صحیح)۔لَمْ نُخَلِّصْ:نفی جحد بلم جمع متکلّم ہم نے چھٹکارا نہیں دلایا(تفعیل)(مادہ خلص،صحیح)۔خَائِبًا:اسم فاعل،ناکام، (ض)(مادہ خیب ،معتل عین یائی)حِلَّةٌ:اترنے کی جگہ یعنی پستی،جمع مکسر حِلَلٌ ۔أَسِيْرٌ: قیدی،جمع مکسر أُسَارىٰ۔صُعْلُوْكٌ:محتاج آدمی،جمع مکسر صَعَالِكُ ۔اَلْفِدىٰ:مال وغیرہ دے کر چھڑانا ،(ض)(مادہ فدي،معتل لام یائی)۔أَحْيَاءٌ:جمع مکسر، محلہ،قبیلہ،واحد حَيٌّ .

حاجی اور امانت کا واقعہ

(۱۶۵)-ترجمہ: ۔ایک مسافر حج کے ارادے سے ایک شہر مین پہونچا اور اپنے ایک دوست کے پاس ٹھہرا، جب ٹھہرنے کی مدّت پوری ہوگئ اور کوچ کرنے کا ارادہ کیا، تو اپنے دوست کو بتایا کہ اس کے پاس امانت ہے اور وہ روپیوں اور جواہرات کا مجموعہ ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ لوٹنے تک کسی امین کے پاس رکھ دے جب اس سے اس کے دوست نے یہ بات سنی تو اس نے شرم محسوس کی کہ وہ اس سے کہے کہ اسے میرے پاس رکھ دے اس خوف سے کہ وہ گمان کرے گا کہ وہ اس کا لالچی ہے، تو اس نے اس شخص کو قاضی کے پاس رکھنے کا مشورہ دیا تو اس آدمی نے امانت لی اور قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں ایک مسافر آدمی ہوں، اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں، اور میرے پاس امانت ہے جس کی مقدار روپیوں اور جواہرات میں سے اتنی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ اسے مولانا قاضی کے پاس رکھ دوں تاکہ وہ میرے حج سے واپس آنے تک اس کی حفاظت کریں، اور میں اس کو لے لوں، تو قاضی نے اس سے کہا ٹھیک ہے یہ چابی لو اور اس صندوق کو کھولو اور اس میں امانت رکھ کو دو اور صندوق کو اچھی طرح بند کر دو، تو اس شخص نے (ایسا ہی) کیا اور چابی قاضی کو سونپ دی، اور اسے سلام کیا اور روانہ ہو گیا ،جب اس نے اپنا حج پورا کر لیا اور واپس آیا اور قاضی کے پاس امانت طلب کرنے گیا تو قاضی نے اس سے کہا میں تمہیں نہیں پہچانتا ہوں اور بے شک میرے پاس بہت زیادہ امانتیں ہیں تو میں کس طرح پہچانوں کہ تمھاری امانت میرے پاس ہے اور اس کے ساتھ (دھوکا سے لینے کی) بہت کوشش کی، تو وہ مرد اپنے دوست کے پاس گیا، اور اسے اس بات سے آگاہ کیا، اور اسے اس مشورہ میں برا بھلا کہا، (کہ اس نے قاضی کے پاس رکھنے کے لے کہا تھا) تو اس دوست نے اس شخص کو لیا اور اسے بادشاہ کے قریبی ایک امیر کے پاس لے گیا، اور اس (امیر) کو اس واقعہ کی خبر دی، تو اس امیر نے ان دونوں سے وعدہ کیا کہ وہ کل قاضی کے پاس جائے گا اور اس کے پاس بیٹھے گا، اور اسے دوسرے معاملہ کی خبر دے گا، جو اسے اس بات پر ابھارے (کہ وہ امانت واپس کر دے) اور امانت والا انسان (دوران گفتگو) ان دونوں کے پاس آجائے اور قاضی سے اپنی امانت طلب کرے، تو جب اگلا دن ہوا تو وہ امیر قاضی کے

پاس گیااور اس کے بغل میں بیٹھا توجب قاضی کی جانب اس کے مرتبہ کے اعتبار سے اس کی تعظیم و توقیر پوری ہوگئ ، تو قاضی نے اس سے کہا شاید کہ وہ سب جو ہمارے پاس تمھارے تشریف لانے کا باعث ہوا ہے وہ اچھی چیز ہوگی ، توامیر نے قاضی سے کہاہاں ، اور وہ آپ کے لے بہتر ہوگی ، ان شاءاللہ تعالیٰ تو قاضی نے کہا. وہ کیا ہے ؟ توامیر نے کہاکہ کل رات بادشاہ نے مجھے بلایا تھا تومیں اس کے پاس گیا پھر جب مجلس ختم ہوئی اور لوگ واپس چلے گیے اور میں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا کہ اچانک بادشاہ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے پاس ٹھہروں پھر جب ہم دونوں تنہائی میں ہوئے ، تو اس نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی کہ وہ آئندہ سال حج کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ پوری حکومت ایک ایسے شخص کو سونپ دے جو قابل اعتماد ہو اور اس بارے میں امانت دار ہو یہاں تک کہ وہ سلامتی سے لوٹ آئے ، تو اس نے مجھ سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تومیں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ حکومت آپ جناب کو سونپ دے اس لیے کہ ہم آپ کی امانت ، پاکدامنی اور سچائی کو جانتے ہیں ، اسے کسی دوسرے شخص کو سپرد کرنے سے بہتر ہے (کہ وہ آپ کو سونپ دے) توبسا اوقات وہ شخص مخالفت کرے یا حکومت کالالچ کرے ، توکوئی فتنہ یااس کے مثل بھڑکائے ، توبادشاہ کو یہ مشورہ پسند آیااور اس نے پختہ ارادہ کرلیا کہ وہ دو دن بعد ایک عام مجلس منعقد کرے گا اور وہی کرے گا جس کا میں نے اسے مشورہ دیا ہے ، تو قاضی اس بات پر بہت خوش ہوا ، اور امیر کی تعریف کی تو وہ امانت والا شخص (جس نے قاضی کو اپنا مال دیا تھا)ان دونوں کے پاس آگیااور قاضی کے سامنے کھڑا ہوگیا ، سلام کیا اور کہا ، اے مولانا قاضی صاحب!آپ کے پاس میری امانت ہے اور وہ (مقدار میں)اتنی اتنی ہے جسے میں نے آپ کو فلاں فلاں وقت میں دیا ہے تو اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی قاضی نے اس سے کہا ، ہاں :اے میرے بیٹے !اور میں نے تمہیں سوتے وقت یاد کیا اور تمہیں پہچانا اور تمھاری امانت کو جان لیا ، تو یہ چابی لو اور اپنی امانت اپنے قبضہ میں لو تو اس نے وہ امانت لی سلام کیا اور چلا گیا اور وہ امیر بھی چلا گیا ، پھر جب وہ مقررہ مدت گزر گئی جس کا اس نے قاضی سے وعدہ کیا تھا ، تو وہ قاضی امیر کے پاس گیا اور اس سے سلطنت اور بادشاہ کے بارے میں پوچھا ، توامیر نے کہااے قاضی !ہم تجھ سے ایک مسافر حاجی آدمی کی امانت نہ چھڑا سکے مگر جبکہ ہم نے تجھے پوری دنیا کا مالک بنادیا پھر جب تم پوری سلطنت کے

مالک ہوجاؤ گے توکس چیز کے بدلے ہم اس (حکومت) کوتم سے چھڑائیں گے ،تو قاضی نے جان لیایہ ایک بہانہ تھااور ناکام لوٹ گیا۔

(۱۶۶)-حاتم طائی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک دن بنی عنزہ کی بستی سے گزرا جوان کے یہاں قید میں تھااور وہ قیدی محتاج تھا جو مال دے کر آزاد ہونے پر قادر نہیں تھا، توجب اس نے حاتم طائی کو دیکھا چیخا،اے ابوسفانہ! میری مدد کیجیے اور اس وقت حاتم کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے دے کر وہ اسے چھڑائے (آزاد کرائے) توحاتم بستی کے امیر سے فدیہ کے ضامن ہوئے تواس نے انکار کیامگر اس پر کہ وہ قیدی کو چھوڑنے سے پہلے فدیہ پر قبضہ کر لے ،توحاتم اس کی جگہ قید میں ہوگیا،اور اعرابی کو طے کے قبیلوں میں سے اپنی قوم کے پاس اپنی ایک نشانی دے کر بھیجایہاں تک کہ وہ فدیہ کا مال لے کر آیاتو حاتم نے اسے قوم کو دیااور اپنے آپ کوان کی قید سے آزاد کرایا۔(الحموی)

اَمِيْرُ بَلَخْ وَكَلْبُهُ

(۱۶۷) حَكىٰ حَاتِمُ الْأَصَمُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عِيْسىٰ بْنِ مَاهَانَ كَانَ أَمِيْرَ بَلَخْ ،وَكَانَ يُحِبُّ كِلَابَ الصَّيدِ فَفَقَدَ كَلْبٌ مِنْ كِلَابِهٖ يَومًا فَاتَّهَمَ بِهٖ جَارَ شَقِيقٍ فَاسْتَجَارَ بِهٖ فَدَخَلَ شَقِيْقٌ عَلىٰ الْأَمِيْرِ وَقَالَ خَلُّوْ سَبِيْلَهٗ فَإِنِّي أَرُدُّ لَكُمْ كَلْبَكُمْ إِلىٰ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَانْصَرَفَ شَقِيْقٌ مُهْتَمًّا لِمَا صَنَعَ ،فَلَمَّاكَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَلَخْ غَائِبًا وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ شَقِيْقٍ ،وَكَانَ لِشَقِيْقٍ فَتًى وَهُوَ رَفِيْقُهٗ رَأىٰ فِي الصَّحْرَاءِ كَلْبًا فِيْ رَقْبَتِهٖ قَلَادَةٌ فَقَالَ أَهْدِيْهِ إِلىٰ شَقِيْقٍ فَحَمَلَهٗ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَلْبُ الأَمِيْرِ فَسَلَّمَهٗ إِلَيْهِ .(للقزوینی)

حل لغات: بَلَخْ: ملک کا نام ہے(غیر منصرف ہے اس میں تانیث معنوی اور علم ہے ملکوں کے نام سب مؤنث ہیں اس میں تانیث معنوی اور علم ہوتا ہے)۔مَاهَانَ :ایک شخص کانام ہے(یہ بھی غیر منصرف ہے اس میں الف نون رائد تان اور علم ہے)۔إِسْتَجَارَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مدد چاہی (استفعال) (مادہ جور،معتل عین واوی)۔مُهْتَمًّا:غمگین ہوکر(افتعال)(مادہ ھتم،صحیح)۔رَقْبَةٌ:گردن،جمع مکسر رِقَابٌ وَ رَقَبٌ ۔قَلَادَةٌ :پٹہ،ہار،جمع مکسرقَلَائِدُ۔

بلخ کا حاکم اور اس کا کتا

(۱۶۷)-ترجمہ: حاتم اصم نے بیان کیا کہ علی بن عیسیٰ بن ماہان بلخ کا حاکم تھا اور وہ شکاری کتوں کا شوقین تھا تو ایک دن اس کے کتوں میں سے ایک کتا گم ہو گیا تو اس نے اس کی تہمت شقیق کے پڑوسی پر لگائی، تو پڑوسی نے شقیق سے مدد چاہی، تو شقیق حاکم کے پاس گیا، اور کہا آپ لوگ اس کو رہا کر دو، میں آپ لوگوں کا کتا تین دن میں واپس کر دوں گا، تو ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا پھر شقیق اپنے کیے ہوے پر فکر مند ہو کر واپس ہوا، جب تیسرا دن ہوا تو بلخ والوں میں سے ایک آدمی غائب تھا اور وہ شقیق کے دوستوں میں سے تھا، اور شقیق کا ایک لڑکا تھا وہ اس (آدمی) کا دوست تھا، اس نے جنگل میں ایک کتا دیکھا جس کی گردن میں پٹہ تھا تو اس نے کہا میں اسے شقیق کو تحفہ میں دوں گا، تو وہ اسے شقیق کے پاس لایا تو وہ اسی حاکم کا کتا تھا تو شقیق نے اس کتے کو حاکم کے سپرد کر دیا۔ (قزوینی)

اَبُوْ دُلْفٍ وَجَارُهٗ

(۱۶۸) يُرْوَىٰ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَارَ الْأَبِيْ دُلَفٍ بِبَغْدَادٍ فَأَدْرَكَتْهُ حَاجَةٌ وَرَكِبَهٗ دَيْنٌ قَادِحٌ حَتّٰى إِحْتَاجَ إِلٰى بَيْعِ دَارِهٖ فَسَاوَمُوْهُ فِيْهَا فَسَمَّى لَهُمْ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالُوْا لَهٗ إِنَّ دَارَكَ تُسَاوِيْ خَمْسَ مَائَةِ دِيْنَارٍ، فَقَالَ أَبِيْعُ دَارِيْ بِخَمْسِ مِائَةٍ وَجِوَارُ اَبِيْ دُلَفٍ بِخَمْسِ مِائَةٍ فَبَلَغَ أَبَا دُلَفٍ اَلْخَبَرُ، فَأَمَرَ بِقَضَاءِ دَيْنِهٖ وَوَصْلِهٖ وَقَالَ لَا تَنْتَقِلْ مِنْ جِوَارِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ صَارَ الْجِوَارُ يُبَاعُ كَمَا يُبَاعُ الْعَقَارُ وَقَالَ الشَّاعِرُ:

يَلُوْمُوْنِيْ إِنْ بِعْتُ بِالرَّخْصِ مَنْزِلِيْ ... وَلَمْ يَعْلَمُوْا جَارًا هُنَاكَ يُنَغِّصُ
فَقُلْتُ لَهُمْ كُفُّوا الْمَلَامَ فَإِنَّمَا ... بِجِيْرَانِهَا تَغْلُو الدِّيَارُ وَتَرْخُصُ

(للشریشی)

حل لغات: حَاجَةٌ :ضرورت، جمع حَوَائِجُ۔ دَيْنٌ :قرض، جمع دُيُوْنٌ۔ قَادِحٌ :بھاری، زبردست، اسم فاعل (ف)۔ سَاوَمُوا :فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے مول بھاؤ، سودا کیا (مفاعلت) (مادہ سوم، معتل عین واوی)۔ جِوَارٌ :پڑوس، قرب۔ وُصْلٌ :جوڑ،

رابطہ، تعلق جمع مکسر أَوْصَالٌ۔ اَلْعَقَارُ: جائداد، جاگیر، جمع عَقَارَاتٌ۔ یَلُوْ مُوْنِیْ :مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ مجھے ملامت کریں گے، لَامَ (ن) لَوْمًا ملامت کرنا (مادہ لوم، معتل عین واوی)۔ یُنَغِّصُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ زندگی کو مکدر کردیتا ہے (تفعیل) (مادہ نغص، صحیح)۔ جِیْرَانٌ: پڑوسی، واحد جَارٌ۔ تَغْلُوْا: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ مہنگی ہوتی ہے، غَلَا (ن) غَلَاءً مہنگائی ہونا۔

ابودلف اور اس کے پڑوسی کا واقعہ

(۱۶۸)-ترجمہ:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بغداد میں ایک آدمی ابودلف کا پڑوسی تھا تو اسے ایک ضرورت پیش آئی اور اس پر زبردست قرض ہو گیا یہاں تک کہ وہ اپنا گھر بیچنے پر مجبور ہو گیا تو لوگوں نے اس سے اس کے گھر کا مول بھاؤ کیا تو اس نے ان کو (گھر کی قیمت) ایک ہزار بتائی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تمھارا گھر پانچ سو دینار کے برابر ہے، تو اس نے کہا میں اپنا گھر پانچ سو میں بیچ رہا ہوں اور ابودلف کا پڑوس پانچ سو میں (بیچ رہا ہوں) تو ابودلف کو یہ خبر پہنچی تو اس نے اس کا قرض ادا کرنے اور اس سے تعلق رکھنے کا حکم دیا، اور کہا ہمارے پڑوس سے منتقل مت ہو تو غور کرو پڑوس کیسے بیچا جاتا ہے جیسے جائداد بیچی جاتی ہے، شاعر نے کہا۔

(۱)-اگر میں اپنا گھر سستا بیچ دوں تو لوگ مجھے ملامت کریں گے اور وہ نہیں جانتے کہ وہاں ایسا پڑوس ہے جو زندگی کو مکدر کردیتا ہے۔ (۲) تو میں نے ان سے کہا کہ تم ملامت کرنے سے باز آجاؤ، اس لیے کہ پڑوسی ہی کی وجہ سے گھروں کی قیمتیں بڑھتی اور گھٹتی ہیں۔ (شریشی)

❁ ❁ ❁

اَبُوْالْعَلَا الْمَعَرِّی وَالْغُلَامُ

(۱۶۹) حُکِیَ أَنَّ غُلَامًا لَقِیَ أَبَا الْعَلَاءِ المَعَرَّی فَقَالَ مَنْ أَنْتَ یَاشَیْخُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ فِیْ شِعْرِكَ .

وَإِنِّی وَإِنْ کُنْتُ الْأَخِیْرَ زَمَانَةً ۔۔۔ لَآتٍ بِمَا لَمْ تَسْتَطِعْهُ الْأَوَائِلُ

قَالَ نَعَمْ قَالَ يَاعَمَّاهُ إِنَّ الْأَوَائِلَ قَدْ رَتَّبُوْا ثَمَانِيَةً وَعِشْرِيْنَ حَرْفًا لِلْهِجَاءِ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَزِيْدَ عَلَيْهَا حَرْفًا (قَالَ)فَدَهِشَ المَعَرِّى مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْغُلَامَ لَايَعِيْشُ لِشِدَّةِ حَذْقِهِ وَتَوَقُّدِ فُؤَادِهِ .(للقليوبى)

حل لغات: لَآتٍ:ضرور میں کرنے والا ہوں ،لام تاکید،آتٍ اسم فاعل (ض)(مادہ اتي، معتل لام یائی)۔اَلْأَوَائِلُ :جمع مکسر، پہلے والے لوگ، واحد اَلْأَوَّلُ۔ دَهِشَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ حیران ہوا،دَهِشَ (س)دَهْشًا حیران ہونا، پریشان ہونا(مادہ دهش،صحیح)۔اَلْحَذْقُ:ماہر ہونا،باکمال ہونا(ض،س)(مادہ حذق، صحیح) ۔اَلتَّوَقُّدْ : چمکنا مصدر(تفعل)(مادہ وقد،معتل فاواوی)۔فُؤَادٌ:عقل،دل جمع قلت أَفْئِدَةٌ۔

ابوالعلاء معری اور ایک لڑکے کا واقعہ

(۱۶۹)-ترجمہ: ۔بیان کیا گیا ہے کہ ایک لڑکے کی ابوالعلاء معری سے ملاقات ہوئی ،تو اس نے کہا،اے شیخ آپ کون ہیں ؟ابوالعلاء معری نے کہا(میں)فلاں ہوں لڑکے نے کہا آپ وہی ہیں جنھوں نے اپنے شعر میں کہا ہے۔

(۱)-''بلا شبہ میں زمانے کے اعتبار سے اگرچہ آخر میں ہوں،اور میں ضرور وہ کام کرنے والا ہوں جس کو پہلے والے لوگ نہ کر سکے ''ابو العلاء نے کہا ہاں:لڑکے نے کہا اے چچا جان !بے شک پہلے والے لوگوں نے ہجا کے حروف اٹھائیس مرتب کیے ہیں تو کیا آپ اس میں ایک حرف زیادہ کرسکتے ہو،(راوی کہتا ہے)تو معری اس بات سے حیران وپریشان ہوگیا،اور کہا یہ بچہ اپنی کامل مہارت اور عقل کی تیزی کی وجہ سے (زیادہ دن)زندہ نہیں رہے گا۔ (قلیوبی)

يَزِيْدُ وَبَدْوِيَّةٌ

(۱۷۰) كَانَ يَزِيْدُ بْنُ المُهَلَّبُ عِنْدَ خُرُوْجِهِ مِنْ سِجْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُسَافِرُ فِى الْبَرِيَّةِ مَعَ إِبْنِهِ مُعَاوِيَةَ،فَمَرَّ بِإِمْرَأَةٍ بَدَوِيَّةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمَا عَنْزَةً ،فَلَمَّا أَكَلَا قَالَ يَزِيْدُ لِإِبْنِهِ مَايَكُوْنُ مَعَكَ مِنَ النَّفْقَةِ ،قَالَ مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ أَعْطِهَا

إِيَّاهَا،هٰذِهِ فَقِيْرَةٌ يُرْضِيْهَا الْقَلِيْلُ وَهِيَ مَا تَعْرِفُكَ ،قَالَ إِنْ كَانَ يُرْضِيْهَا الْقَلِيْلُ فَأَنَالَا يُرْضِيْنِيْ إِلَّاالْكَثِيْرُ وَإِنْ كَانَتْ لَاتَعْرِفُنِيْ فَأَنَا أَعْرِفُ نَفْسِيْ. (لابن قتيبة)

حل لغات: بَدَوِيَّةٌ : دیہاتی عورت ،جمع مکسر بَدَاوِيُّ-سِجْنٌ:قید خانہ،جمع مکسر سُجُوْنٌ-اَلْبَرِيَّةُ:جنگل،بیابان،جمع مکسر بَرَارِيُّ-عَنْزَةٌ:بکری،جمع مکسر عِنَازٌ وَعُنُوْزٌ.

یزید اور ایک دیہاتی عورت کا واقعہ

(۱۷۰)-ترجمہ:۔ یزید بن مہلب عمر بن عبد العزیز کے قید خانہ سے نکلنے کے بعد اپنے بیٹے معاویہ کے ساتھ جنگل میں سفر کر رہا تھا تو وہ ایک دیہاتی عورت کے پاس سے گزرا تو اس عورت نے ان دونوں کے لیے ایک بکری ذبح کی،جب ان دونوں نے کھالیا تو یزید نے اپنے بیٹے سے کہا:تمھارے پاس کتنے روپے ہیں؟اس نے کہا سو دینار،یزید نے کہا:اس میں سے عورت کو دے دو یہ محتاج ہے،اسے تھوڑا'(مال)خوش کر دے گا اور یہ تمہیں نہیں پہچانتی ہے،لڑکے نے کہا:اگر اس کو تھوڑا مال خوش کر دے گا تو مجھے خوش نہیں کرے گا مگر زیادہ،اور اگر وہ مجھے پہچانتی نہیں ہے تو میں اپنے آپ کو پہچانتا ہوں۔(ابن قتیبہ)

اَلْعَفْوُ

(۱۷۱) وَقَعَتْ دِماءٌبَيْنَ حَيَّيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَقْبَلَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَما بَقِيَ اَحَدٌ وَاضِعٌ رَاسَهُ اِلَّا رَفَعَهُ فَقَالَ يَامَعْشِرَ قُرَيْشٍ هَلْ لَكُمْ فِيْ الْحَقِّ اَوْ فِيْ مَا هُوَ اَفْضَلُ مَنَ الْحَقِّ قَالُوْا وَهَلْ شَيْءٌ اَفْضَلُ مِنَ الْحَقِّ ،قَالَ نَعَمْ الْعَفْوُ فَبَادَرَالْقَوْمُ فَاصْطَلَحُوْا .(للشريشي)

حل لغات: اَلْعَفْوُ :کرم،معافی،مہربانی (مادہ عفو،معتل لام واوی)۔دِمَاءٌ: جمع مکسر، خون،واحد دَمٌ۔وَقَعَتْ دِماءٌ،خون ریزی ہونا(مادہ وقع،معتل فاواوی)۔اِصْطَلَحُوْا: ماضی معروف جمع مذکر غائب انہوں نے صلح کرلی،(افتعال)(مادہ صلح،صحیح)۔

معافی کا بیان

(۱۷۱)-ترجمہ:۔ قریش کے دو قبیلوں کے درمیان خون ریزی ہوئی تو ابو سفیان آئے (صلح کرانے کے لیے) تو جو شخص بھی اپنا سر جھکائے ہوئے تھا اس نے اٹھا لیا تو ابو سفیان نے کہا، اے قریش کی جماعت! کیا تمھارے لے حق میں فائدہ ہے یا اس چیز میں جو حق سے افضل ہے؟ قریش کے لوگ بولے، کیا کوئی چیز حق سے بھی افضل ہے؟ ابو سفیان نے کہا، ہاں وہ معاف کرنا ہے تو قوم (اس بات سے) آگے بڑھی اور آپس میں صلح کر لی۔ (شریشی)

اَلرَّشِيْدُ وَالْحَمِيْدُ

(۱۷۲) غَضِبَ الرَّشِيْدُ عَلٰى حَمِيدِ الطُّوْسِيْ فَدَعَا لَهُ بِالنَّطْعِ وَالسَّيْفِ فَبَكٰى فَقَالَ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ وَاللهِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا اَفْزَعُ مِنَ الموْتِ لِاَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَاِنَّمَا بَكَيْتُ اَسَفًا عَلٰى خُرُوْجِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَمِيْرُالمُؤْمِنِيْنَ سَاخِطٌ عَلَيَّ فَضَحِكَ وَعَفَا عَنْهُ (للابشیھی)

حل لغات: اَلنَّطْعُ: چمڑے کا فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لیے بچھایا جاتا ہے، جمع مکسر اَنْطَاعٌ وَنُطُوْعٌ (مادہ نطع، صحیح)۔ لَابُدَّ: چارہ کار نہیں، بھاگنے کی جگہ۔

رشید اور حمید کا واقعہ

(۱۷۲)-ترجمہ:۔ ہارون رشید حمید طوشی پر غضبناک ہوا تو اس نے اس (طوشی کے قتل کے لیے) کے لیے چمڑے کا فرش اور تلوار منگائی، تو حمید طوشی رو پڑا، تو رشید نے اس سے کہا، تجھے کیا چیز رلاتی ہے؟ تو حمید نے کہا، خدا کی قسم اے امیر المومنین! میں موت سے نہیں ڈرتا ہوں اس لیے کہ اس سے کوئی چھٹکارا نہیں ہے اور میں اپنے دنیا سے جانے پر افسوس کرتے ہوئے رویا ہوں اس حال میں کہ امیر المومنین مجھ پر ناراض ہیں، (یہ بات سن کر) رشید ہنس پڑا اور اسے معاف کر دیا۔ (ابشیھی)

اَلْمُصَوِّرُ وَالْمَسْرُوْقُ

(١٧٣) حُكِيَ عَنْ أَهْلِ الرُّوْمِ أَنَّ مُصَوِّرًا دَخَلَ بَلَدًا لَيْلًا وَنَزَلَ بِقَوْمٍ، فَضَيَّفُوْهُ فَلَمَّا سَكِرَ قَالَ إِنِّي صَاحِبُ مَالٍ وَمَعِيْ كَذَا وَكَذَا دِيْنَارًا فَسَقُوْهُ حَتّٰى طَفَحَ وَأَخَذُوْا مَاكَانَ مَعَهٗ وَحَمَلُوْهُ إِلٰى مَوْضِعٍ بَعِيْدٍ مِنْهُمْ،فَلَمَّا أَصْبَحَ وَكَانَ غَرِيْبًا لَمْ يَعْرِفِ الْقَوْمَ وَلَاالمَكَانَ ذَهَبَ إِلٰى وَالِي المَدِيْنَةِ وَشَكَا، فَقَالَ لَهُ الْوَالِيْ هَلْ تَعْرِفُ الْقَوْمَ؟قَالَ لَا، قَالَ هَلْ تَعْرِفُ المَكَانَ ؟قَالَ لَا،قَالَ فَكَيْفَ السَّبِيْلُ إِلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي أُصَوِّرُ صُوْرَةَ الرَّجُلِ وَصُوْرَةَ أَهْلِهٖ فَأَعْرِضُهَا عَلَى النَّاسِ لَعَلَّ أَحَدًا يَعْرِفُهُمْ ،فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَعَرَضَهَا الْوَالِيْ عَلَى النَّاسِ فَقَالُوْا إِنَّهَا صُوْرَةُ فُلَانٍ اَلْحَمَّامِيِّ وَأَهْلِهٖ ،فَأَمَرَ بِإِحْضَارِهٖ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُهٗ فَاسْتَرَدَّ مِنْهُ الْمَالَ.(آثار البلاد للقزوینی)

حل لغات: اَلْمُصَوِّرُ:اسم فاعل،آرٹسٹ،تصویر بنانے والا(مادہ صور،معتل عین واوی) ضَيَّفُوْا:ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے ضیافت کی(تفعیل)(مادہ ضیف،معتل عین یائی)۔طَفَحَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ شراب سے پُر ہوگیا،طَفَحَ (ف)طَفْحًا شراب سے شکم سیر ہونا(مادہ طفح،صحیح)۔وَالٍ:حاکم،گورنر،جمع مکسروُلَاۃٌ۔اَلْحَمَّامِيُّ :غسل خانہ کا نگہبان،جمع مؤنث سالم حَمَّامَاتٌ۔اِسْتَرَدَّ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مال واپس لے لیا(استفعال)(مادہ ردد،مضاعف ثلاثی مزید)۔

تصویر بنانے والے اور چور کا واقعہ

(١٧٣)ترجمہ:۔روم والوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک تصویر بنانے والا ایک رات ایک شہر میں داخل ہوا اور ایک قوم کے پاس ٹھہرا،توان لوگوں نے اس کی ضیافت کی،جب وہ نشہ میں مست ہوا تو کہا کہ میں مال والا ہوں اور میرے پاس اتنے اتنے دینار ہیں،توان لوگوں نے اسے شراب پلائی یہاں تک کہ وہ (شراب سے) پُر ہوگیا،توان لوگوں نے جو کچھ اس کے پاس تھا لے لیا اور اسے اپنے سے دور جگہ میں ڈال دیا،توجب اس نے صبح کی اس حال میں کہ وہ اجنبی تھا نہ قوم کو پہچانتا تھا اور نہ اس جگہ کو،توشہر کے حاکم کے

پاس گیا اور شکایت کی، تو حاکم نے اس سے کہا کیا تم اس قوم کو جانتے ہو؟ کہا نہیں، حاکم نے کہا، کیا تم اس جگہ کو جانتے ہو؟ کہا نہیں، حاکم نے کہا، تو اس کی صورت کیسے ہوگی ؟ (کس طرح چور کو پہچانا جائے گا) تو اس مرد نے کہا، میں اس آدمی اور اس کے گھر والوں کی تصویر بنا دیتا ہوں، تو آپ اسے لوگوں کے سامنے پیش کریں، شاید کہ کوئی ان کو پہچان لے، تو اس نے ایسا ہی کیا (یعنی تصویر بنادی) اور حاکم نے اسے لوگوں کے سامنے پیش کیا، تو لوگ بولے کہ یہ فلاں حمام (غسل خانہ) کے نگراں اور اس کے گھر والوں کی تصویر ہے، تو حاکم نے اسے حاضر کرنے کا حکم دیا (جب وہ آیا) تو وہی اس کا صاحب تھا (جس کے ساتھ مصور ٹھہرا ہوا تھا اور اس نے مال چرایا تھا) تو حاکم نے اس سے مال واپس لے لیا۔ (آثار البلاد للقزوینی)

اَلنَّدِيْمُ وَالْجَامُ

(۱۷۴) يُقَالُ إِنَّهُ كَانَ لِأَنوشِرْوان نَدِيْمٌ ،وَكَانَ فِيْ مَجْلِسِ الشَرَابِ جَامٌ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْجَوْهَرِ ،فَسَرَقَهُ النَّدِيْمُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ أَنوْشِرْوَانُ وَرَآهُ وَهُوَ يُخْفِيْهِ ،فَجَاءَ الشَّرَابِيُّ وَطَلَبَ الْجَامَ فَلَمْ يَجِدْهُ ،فَنَادَى يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ قَدْضَاعَ لَنَا جَامٌ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْجَوْهَرِ فَلَا يَخْرُ جَنَّ أَحَدٌ حَتىَّ يَرُدَّ الْجَامَ،فَقَالَ أَنوْشِرْوَان لِشَرَابِيٍّ مَكِّنْهُمْ مِنَ الْخُرُوْجِ فَإِنَّ الَّذِىْ سَرَقَ مَايُعِيْدُهُ ،وَالَّذِىْ رَآهُ مَا يَغْمِزُ عَلَيْهِ .(للطرطوشی)

حل لغات: اَلنَّدِيْمُ: ہم نشین ،ساتھی ،جمع مکسر نُدَمَاءُ ۔جَامٌ: پیالہ ،جمع مؤنث سالم جَامَاتٌ۔مَرَصَّعٌ بِالْجَوْهَرِ: جواہرات سے جڑا ہوا،اسم مفعول (تفعیل)۔اَلشَّرَابِیُّ: بھشتی ،سقہ ،ساقی ۔مَايَغمِزُ: مضارع منفی معروف واحد مذکر غائب وہ تنقید نہیں کرے گا، غَمَزَ (ض) غَمْزًا عَلَيْهِ تنقید کرنا، طعنہ دینا (مادہ غمز، صحیح)۔

ہم نشین اور شراب کا پیالہ

(۱۷۴)-ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ نوشیرواں کا ایک ہمنشین تھااور شراب کی مجلس میں جواہرات سے جڑا ہوا سونے کا ایک پیالہ تھا، تو ہم نشین نے اس کو چرالیا اور نوشیروان نے اس کی طرف نظر ڈالی اور اس کو چھپاتے ہوئے دیکھ لیا، تو ساقی آیا اور پیالہ تلاش کیا تو اسے نہ پایا، تو اس نے آواز دی، اے مجلس والو! ہمارا جواہرات سے جڑا ہوا سونے کا پیالہ کھو گیا ہے تو ہرگز کوئی نہ نکلے یہاں تک کہ پیالہ واپس کر دے، تو نوشیروان نے ساقی سے کہا ان لوگوں کو نکلنے دے اس لیے کہ وہ جس نے اسے چرایا ہے اسے نہیں لوٹائے گا، اور وہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ تنقید نہیں کرے گا۔ (طرطوشی)

اَلْكَنْزُ وَالسَّيَّاحُ

(۱۷۵)كَانَ فِيْ غابِرِ الزَّمَانِ ثَلَاثَةُ سَائِرِيْنَ فَوَجَدُوْا كَنْزًا فَقَالُوْا قَدْ جُعْنَا فَلْيَمْضِ وَاحِدٌ مِنَّا وَلِيَبْتَعْ لَنَا طَعَامًا فَمَضىَ لِيَاتِيَهُمْ بِطَعَامٍ فَقَالَ الصَّوَابُ أَنْ اجْعَلَ لَهُمَا فِيْ الطَّعَامِ سَمًّا قَاتِلًا لِيَاكُلَاهُ فَيَمُوْتَا وَانْفَرِدُ أَنَا بِالْكَنْزِ دُوْنَهُمَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ وَسَمَّ الطَّعَامَ وَاتَّفَقَ الرَّجُلَانِ الْأَخِرَانِ إِنَّهُمَا وَصَلَا إِلَيْهِمَا بِالطَّعَامِ قَتَلَاهُ وَانْفَرَدَا بِالْكَنْزِ دُوْنَهُ فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيْهِمَا بِالطَّعَامِ الْمَسْمُوْمِ قَتَلَاهُ وَأَكَلَا مِنَ الطَّعَامِ فَمَاتَا،فَاجْتَازَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهٖ هٰذِهِ الدُّنْيَا ،فَانْظُرُوْا كَيْفَ قَتَلَتْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ وَبَقِيَتْ بَعْدَهُمْ، وَيْلٌ لِطُلَّابِ الدُّنْيَا مِنَ الدَّيَّانِ .(للغزالی)

حل لغات: سَيَّاحٌ: بہت پھرنے والا، مبالغہ۔ غَابِرٌ: گزشتہ، گزرا ہوا اسم فاعل (ن) (مادہ غبر، صحیح) جُعْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم بھوکے ہوگیے ہیں، جَاعَ (ن) جَوْعًا بھوک لگنا (مادہ جوع، معتل عین واوی)۔ لِيَبْتَعْ: فعل امر واحد غائب معروف چاہیے کہ وہ خریدے (افتعال) (مادہ بیع، معتل عین یائی)۔ سَمٌّ: زہر، جمع مکسر سُمُوْمٌ (مادہ سمم ،مضاعف)۔ وَيْلٌ: ہلاکت۔ اَلدَّيَّانُ: قاضی، غلبہ والا، حاکم، حساب لینے والا، بدلہ دینے والا۔

خزانہ اور سیاحوں کا واقعہ

(۱۷۵)-ترجمہ: گزشتہ زمانے میں تین آدمی سفر کر رہے تھے، تو انھوں نے ایک خزانہ پایا، وہ سب بولے، ہم بھوکے ہیں اس لیے ہم میں سے کوئی شخص جائے اور چاہیے کہ ہم لوگوں کے لیے کھانا خرید لائے، تو ایک آدمی کھانا لینے کے لیے گیا تو اس نے (دل میں) کہا درست بات یہ ہے کہ میں ان دونوں کے کھانے میں زہر قاتل ملا دوں تاکہ وہ کھائیں اور مر جائیں، اور میں ان دونوں کے علاوہ تنہا خزانہ کو لے لوں، تو اس نے ایسا ہی کیا اور کھانے میں زہر ملا دیا، پھر دونوں آدمیوں نے یہ طے کیا کہ جب وہ ان دونوں آدمیوں کے پاس کھانا لے کر پہنچے تو دونوں اسے قتل کر دیں، اور صرف وہی دونوں خزانہ لے لیں، جب وہ ان دونوں کے پاس زہر ملا ہوا کھانا لے کر پہنچا تو دونوں نے اسے قتل کر دیا اور کھانا کھا لیا تو وہ دونوں بھی مر گیے، پھر کوئی دانشمند اس جگہ سے گزرا تو اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ دنیا ہے لہذا غور کرو کس طرح اس دنیا نے ان تینوں کو مار ڈالا اور ان کے (مرنے کے) بعد (ویسے ہی) باقی ہے، تو دنیا کے طلب کرنے والوں کے لیے غلبہ والے (اللہ) کی طرف سے ہلاکت ہے۔ (غزالی)

اَلْجَارِيَةُ وَالْقَصْعَةُ

(۱۷۶) جاءَتْ جَارِيَةٌ لِأَبِيْ عَبْدِ اللهِ جَعْفَرٍ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ تَقَدَّمَهَا إِلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَأَسْرَعَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ مِنْ يَدِهَا فَانْكَسَرَتْ فَأَصَابَهُ وَأَصْحَابَهُ مِمَّا كَانَ فِيْهَا فَارْتَاعَتِ الْجَارِيَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ ،فَقَالَ لَهَا أَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالىٰ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلرَّوْعِ الَّذِيْ أَصَابَكِ . (للطرطوشی)

حل لغات: اَلْجَارِيَةُ :باندی، جمع مکسر جَوَارٍ۔ اَلْقَصْعَةُ :پیالہ ،جمع مکسر قِصَعٌ وَ قِصَاعٌ۔ ثَرِيْدٌ:عربوں کا مرغوب کھانا جو گوشت کے شوربے میں روٹی توڑ کر بناتے ہیں، جمع مکسر ثُرُوْدٌ۔ اِنْكَسَرَتْ :ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ پیالہ ٹوٹ گیا (انفعال) (مادہ کسر، صحیح)۔ اِرْتَاعَتْ :ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ کانپ گئی، ڈر گئی (افتعال) (مادہ روع، معتل عین واوی)۔ رَوْعٌ :ڈر، خوف۔

باندی اور پیالے کا واقعہ

(۱۷۶)-ترجمہ:۔ابو عبداللہ جعفر کی ایک باندی ثرید کا ایک پیالہ لے کر آئی جس کو اس نے ابو عبداللہ کو پیش کیا، اس حال میں کہ اس کے پاس کچھ لوگ تھے، تو اس نے پیالہ دینے میں جلدی کی، تو پیالہ اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا، اور ابو عبداللہ اور اس کے ساتھیوں پر پیالہ کی چیز گر پڑی، تو اس سے باندی کانپنے لگی، اس پر ابو عبداللہ نے باندی سے کہا، تو اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے شاید کہ یہ (آزادی) اس ڈر کا کفارہ ہو جائے جو تجھے پہنچا ہے (طرطوشی)

هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ

(۱۷۷)كَانَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ يَتَوَاضَعُ لِلْعُلَمَاءِ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ وَكَانَ مِنْ عُلَمَاءِ النَّاسِ أَكَلْتُ مَعَ الرَّشِيْدِ يَوْمًا ،فَصَبَّ عَلٰى يَدَيَّ الْمَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ يَااَبَا مُعَاوِيَةَ !أَتَدْرِيْ مَنْ صَبَّ الْمَاءَ عَلٰى يَدِكَ فَقُلْتُ لَا يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ أَنَا ،فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا إِجْلَالًا لِلْعِلْمِ قَالَ نَعَمْ.(الفخری)

(۱۷۸)لَمَّا مَرِضَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ إِسْتَبْطَاءَ إِخْوَانُهٗ فِي الْعِيَادَةِ فَسَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيْلَ لَهٗ إِنَّهُمْ يَسْتَحْيُوْنَ مِمَّا لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الدَّيْنِ فَقَالَ أَخْزَى اللهُ مَالًا يَمْنَعُ الْأَخْوَانَ مِنَ الزِّيَارَةِ ثُمَّ أَمَرَ مَنْ يُنَادِيْ مَنْ كَانَ لِقَيْسٍ عِنْدَهٗ مَالٌ فَهُوَ مِنْهُ فِيْ حِلٍّ فَكُسِرَتْ عَتَبَةُ بَابِهٖ بِالْعَشِيِّ لِكَثْرَةِ الْعُوَّادِ.(للطرطوشی)

حل لغات: صَبَّ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے پانی ڈالا، صَبَّ (ن) صَبًّا پانی ڈالنا، بہانا(مادہ صبب، مضاعف ثلاثی)۔إِسْتَبْطَاءَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے دیر کی (استفعال) (مادہ بطاء، مہموز لام)۔إِخْوَانٌ: جمع مکسر، دوست ،واحد أَخٌ۔ اَخْزَى اللهُ :اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے (افعال)(مادہ خزء، مہموز لام)۔حِلٌّ : حلال ہونا، (ن) (مادہ حلل، مضاعف ثلاثی)۔عَتَبَةٌ :چوکھٹ ،آستانہ، جمع مکسر، مؤنث سالم عَتَبٌ وَعَتَبَاتٌ۔اَلْعَشِيُّ :شام۔اَلْعُوَّادُ: عیادت کرنے والے، واحد عَائِدٌ ۔ضَرِيْرٌ : نابینا، جمع مکسر أَضِرَّاءِ:۔

ہارون رشید اور ابو معاویہ کا واقعہ

(۱۷۷)-ترجمہ:۔ ہارون رشید علماء کی تواضع کرتا تھا، ابو معاویہ نابینا نے کہا اور وہ ایک عالم تھے، میں نے ایک دن ہارون رشید کے ساتھ کھانا کھایا، تو ایک آدمی نے میرے ہاتھ پر پانی ڈالا، تو مجھ سے کہا، اے ابو معاویہ! کیا آپ جانتے ہے کس نے آپ کے ہاتھ پر پانی ڈالا ہے، تو میں نے کہا نہیں، اے امیر المومنین! ہارون رشید نے کہا میں نے (پانی ڈالا ہے) تو میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ علم کی تعظیم کی خاطر ایسا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں۔(فخری)

(۱۷۸)- جب قیس بن سعد بن عبادہ بیمار ہوے، تو ان کے دوستوں نے عیادت کرنے میں تاخیر کی، انہوں نے ان دوستوں کے بارے میں پوچھا، تو ان سے کہا گیا کہ وہ لوگ اس قرض کی وجہ شرم کرر ہے ہیں جو آپ کا ان پر ہے، تو قیس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس مال کو ذلیل کرے جو دوستوں کی ملاقات کے لیے جانے سے روکے، پھر ایک شخص کو حکم دیا جو اعلان کرے کہ جس کے پاس قیس کا مال ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے، تو شام تک عیادت کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے قیس کے دروازے کی چوکھٹ ٹوٹ گئی۔(طرطوشی)

رَسُوْلُ قَيْصَرَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(۱۷۹)- أَرْسَلَ قَيْصَرُ رَسُوْلًا إِلٰى عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِيَنْظُرَ اَحْوَالَهٗ وَ يُشَاهِدَ أَفْعَالَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ سَأَلَ أَهْلَهَا(۱)وَقَالَ أَيْنَ مَلِكُكُم فَقَالُوْا مَالَنَا مَلِكٌ بَلْ لَنَا اَمِيْرٌ قَدْ خَرَجَ إِلٰى ظَاهِرِ الْمَدِيْنَةِ فَخَرَجَ الرَّسُوْلُ فِيْ طَلَبِهٖ فَرَأَهٗ نَائِمًا فِي الشَّمْسِ عَلَى الْأَرْضِ فَوْقَ الرَّمْلِ الْحَارِ وَقَدْ وَضَعَ دِرَّتَهٗ كَالْوِسَادَةِ وَالْعَرقُ يَسْقُطُ مِنْ جَبِيْنِهٖ إِلٰى أَنْ بَلَّ الْأَرْضُ فَلَمَّا رَأٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ وَقَعَ الْخُشُوْعُ فِيْ قَلْبِهٖ وَقَالَ رَجُلٌ يَكُوْنُ جَمِيعُ المُلُوْكِ لَا يَقِرُّ لَهُمْ قَرَارٌ فِيْ هَيْبَتِهٖ وَتَكُوْنُ هٰذِهٖ حَالُهٗ وَلٰكِنَّكَ يَاعُمَرُ! عَدَلْتَ فَأَمِنْتَ فَنِمْتَ وَمَلِكُنَا يَجُوْرُ فَلَا جَرَمَ أَنَّهٗ لَا يَزَالُ سَاهِرًا خَائِفًا .(للغزالی)

حل لغات: رَسُوْلٌ: پیغام رساں، قاصد، ایلچی، جمع مکسر رُسُلٌ۔ قَيْصَرَ: شاہان روم کا لقب، جمع مکسر قَيَاصِرَةٌ۔ رَمْلٌ: ریت، جمع مکسر رِمَالٌ۔ دِرَّةٌ: کوڑا، جمع مکسر دِرَرٌ۔

اَلْوِسَادَةُ: تکیہ، جمع مؤنث سالم وِسَادَاتٌ۔عَرَقٌ: پسینہ۔جَبِیْنٌ: پیشانی، جمع قلت اَجْبِنَۃٌ وَاَجْبُنٌ۔بَلَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب تر ہوگئی، بَلَّ (ن) بَلًّا تر ہونا (مادہ بلل، مضاعف ثلاثی)۔قَرَارٌ: مصدر، سکون، قرار، (س،ن) (مادہ قرر، مضاعف ثلاثی)۔ لَا جَرَمَ: یقیناً۔سَاهِرٌ: اسم فاعل وہ جاگتا ہے (س)۔

نوٹ: (۱) لفظ **وَقَالَ** عبارت میں زیادہ ہے کیوں کہ جب سَأَلَ سے مقصود حاصل ہوگیا تو وَقَالَ کی حاجت نہیں ہے واللہ تعالی اعلم۔

قیصر کا قاصد اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۷۹)-ترجمہ:۔قیصر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قاصد بھیجا تاکہ وہ ان کے حالتوں کو دیکھے اور ان کے کاموں کا مشاہدہ کرے تو جب وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا، مدینہ والوں سے پوچھا تمھارے بادشاہ کہاں ہیں؟ لوگ بولے ہم لوگوں کا کوئی بادشاہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے ایک امیر ہیں جو مدینہ سے باہر گیے ہوے ہیں، تو قاصد ان کی تلاش میں نکلا، توان کو زمین پر دھوپ میں سوتا ہوا دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنا کوڑا تکیہ کی طرح (سر کے نیچے) رکھے ہوے ہیں، اور ان کی پیشانی سے پسینہ بہ رہا ہے، یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی ہے، جب اس نے ان کو اس حال میں دیکھا تو اس کے دل میں خوف بیٹھ گیا، اور دل میں کہا وہ شخص جس کی ہیبت سے دنیا کے تمام بادشاہوں کو سکون نہیں ہے اس کی حالت یہ ہے، لیکن اے عمر! آپ نے انصاف کیا، تو محفوظ رہے، اور (بلا خوف وخطر) سو گیے، اور ہمارا بادشاہ ظلم کرتا ہے تو یقیناً وہ خوف زدہ ہو کر راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔(غزالی)

عَفْوُ زِيَادٍ

(۱۸۰) أَمَرَ زِيَادٌ بِضَرْبِ عُنُقِ رَجُلٍ فَقَالَ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ إِنَّ لِيْ بِكَ حُرْمَةً قَالَ وَمَا هِيَ ؟قَالَ إِنَّ أَبِيْ جَارُكَ بِالْبَصْرَةِ،قَالَ وَمَنْ اَبُوْكَ قَالَ يَا مَوْلَائِيْ إِنِّيْ

نَسِيْتُ اِسْمَ نَفْسِيْ فَكَيْفَ لَا اَنْسىٰ اِسْمَ اَبِيْ فَرَدَّ زِ يَادٌ كُمَّهٗ عَلىٰ فَمِهٖ فَضَحِكَ وَعَفَا عَنْهُ. (للابشيهی)

(۱۸۱) رُوِیَ أَنَّ مَلِكًا مِنَ الْمُلُوْكِ بَنیٰ قَصْرًا وَقَالَ أُنْظُرُوْا مَنْ عَابَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَصْلِحُوْهُ وَاَعْطُوْهُ دِرْهَمَيْنِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فِيْ هٰذَا الْقَصْرِ عَيْبَيْنِ، قَالَ وَمَا هُمَا قَالَ يَمُوْتُ المَلِكُ وَيَخْرَبُ الْقَصْرُ، قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلىٰ نَفْسِهٖ وَتَرَكَ الدُّنْيَا. (للطرطوشی)

حل لغات: عُنُقٌ: گردن، جمع مکسر اَعْنَاقٌ - حَرْمَةٌ: حفاظت - كُمٌّ: آستین، جمع مکسر اَكْمَامٌ - بَنیٰ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے بنایا، بَنیٰ (ض) بِنَايَةً بنانا، تعمیر کرنا (مادہ بنی، معتل لام یائی) - قَصْرٌ: محل، جمع مکسر قُصُوْرٌ - اَصْلِحُوْا: فعل امر جمع مذکر حاضر معروف، تم درست کرو (افعال) (مادہ صلح، صحیح) - يَخْرَبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ ویران ہوتا ہے، خَرِبَ (س) خَرْبًا وَخَرَابًا ویران ہونا، اجڑنا (مادہ خرب، صحیح)۔

زیاد کے معاف کرنے کا واقعہ

(۱۸۰)-ترجمہ: - زیاد نے ایک آدمی کی گردن مارنے کا حکم دیا تو اس نے کہا، اے امیر! بیشک میری حفاظت آپ پر ضروری ہے، زیاد نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا: میرے باپ بصرہ میں آپ کے پڑوسی ہیں، زیاد نے کہا: تیرے باپ کون ہیں؟ اس نے کہا: اے میرے آقا! بیشک میں اپنا نام خود بھول گیا ہوں، تو اپنے باپ کا نام کیسے نہ بھولوں گا، تو زیاد نے اپنی آستین اپنے منہ پر رکھ لی، ہنسا اور اسے معاف کر دیا۔ (ابشیھی)

(۱۸۱)-بیان کیا گیا ہے کہ بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے ایک محل بنایا اور (اپنے کارندوں سے) کہا، تم لوگ دیکھو جو اس میں کسی چیز کو عیب دار بتائے اسے درست کرو اور اسے (بتانے والے کو بطور تحفہ) دو درہم دو، تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہا، بیشک اس محل میں دو عیب ہیں، بادشاہ نے کہا اور وہ دونوں کیا ہیں؟ اس نے کہا، بادشاہ مر جائے گا اور محل ویران

ہو جائے گا، بادشاہ نے کہا تو نے سچ کہا، پھر اپنے آپ کی طرف متوجہ ہوا (یعنی اپنی ذات میں غور کیا) اور دنیا چھوڑ دیا (یعنی عابد وزاہد بن گیا)۔ (طرطوشی)

عَفْوُ عَبْدِ الْمَلِكِ

(۱۸۲) تَغَيَّظَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَلٰى رَجَاءَ بْنِ حَيْوَةٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمكَنَنِى اللّٰهُ مِنْهُ لَأَفْعَلَنَّ بِهٖ كَذَا وَكَذَا ،فَلَمَّا صَارَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهٗ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةٍ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! قَدْ صَنَعَ اللّٰهُ مَا اَحْبَبْتَ فَأَصْنَعْ مَا احبَّ اللّٰهُ فَعَفَا عَنْهُ وَأَمَرَ لَهٗ بِصِلَةٍ .

حل لغات: تَغَيَّظَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ غصہ ہوا، (تفعل) (مادہ غیظ، معتل عین یائی)۔ مَكَّنَ مِنْ :قدرت دینا (تفعیل)۔ صِلَةٌ:انعام، عطیہ، احسان ، جمع مؤنث سالم صِلَاتٌ (مادہ وصل، معتل فاواوی)

عبدالملک کے معاف کرنے کا واقعہ

(۱۸۲)-ترجمہ:۔ (خلیفہ) عبدالملک بن مروان رجاء بن حیاۃ پر غضب ناک ہوا تو کہا، خدا کی قسم! اگر اللہ تعالی مجھے قدرت دے گا تو میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا کروں گا، پھر جب رجاء بن حیاۃ عبدالملک کے سامنے ہوا تو رجاء بن حیاۃ نے عبدالملک سے کہا، اے امیر المومنین! اللہ تعالی نے وہ کر دیا جو آپ نے پسند کیا تھا لہذ آپ وہ کیجیے جو اللہ تعالی کو پسند ہے، (یہ سن کر) عبدالملک نے اسے معاف کر دیا اور اسے انعام دینے کا حکم دیا۔

جَعْفَرٌ وَغُلَامُهٗ

(۱۸۳) حُكِىَ عَنْ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ أَنَّ غُلَامًا لَهٗ وَقَفَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى يَدَيْهِ فَوَقَعَ الْإِبْرِيْقَ مِنْ يَدِالْغُلَامِ فِى الطَّسْتِ فَطَارَ الرَّشَّاشُ فِىْ وَجْهِهٖ فَنَظَرَ جَعْفَرٌ إِلَيْهِ نَظَرَ مَغْضَبٍ فَقَالَ يَامَوْلَایَ اَللّٰهُ يَأَمُرُ بِكَظْمِ الْغَيْظِ ،قَالَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ،قَالَ وَاللّٰهُ يُحِبُّ المُحْسِنِيْنَ ،قَالَ اِذْهَبْ ،فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى .(الابشيهى) (الأصبهانى)

اَلْمَهْدِيُّ وَاَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ

(۱۸۴) لَمَّا حَبَسَ المَهْدِيُّ اَبَا الْعَتَاهِيَةِ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَزِ يْدُ بْنُ مَنْصُوْرُ الْحِمْيَرِيْ حَتّٰى اَطْلَقَهٗ فَقَالَ فِيْهِ اَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ :

مَاقُلْتُ فِيْ فَضْلِهٖ شَيْئًا لِأَمْـــدَحَـــهٗ   إِلَّا وَفَضْلُ يَزِ يْدَ فَوْقَ مَــا قُلْتُ

مَازِلْتُ مِنْ رَ يْبِ دَهْرِيْ خَائِفًا وَجِلًا   فَقَدْ كَفَانِيْ بَعْدَ اللهِ مَـــا خِفْـــتُ

اَلْمُوْبِذُ وَاَنُوْشِرْوَان

(۱۸۵) سَمِعَ المُوْبِذُ فِيْ مَجْلِسِ اَنُوْشِرْوَان ضِحْكَ الْخَدَمِ ،فَقَالَ أَمَا يَهَابُ هٰؤُلَاءِ الْغِلْمَانُ ،فَقَالَ اَنُوْشِرْوَان إِنَّمَا يَهَابُنَا اَعْدَاءُوْنَا .(الثعالبی)

حل لغات: اِبْرِيْقٌ:لوٹا، اَبَارِيْقُ جمع منتہی الجموع،غیر منصرف ۔طَسْتٌ:ہاتھ دھونے کا برتن ،جمع مکسر طُسُوْتٌ ۔اَلرَّشَاشُ: پانی کی چھینٹیں :اَلْكَظْمُ:غصہ پینا،ضبط کرنا مصدر (ض)(مادہ کظم،صحیح)۔حَبَسَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے قید کردیا، حَبَسَ (ض)حَبْسًا قید کرنا(مادہ حبس،صحیح)۔اَطْلَقَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے آزاد کردیا(افعال)(مادہ طلق،صحیح)۔رَيْبُ الزَّمَانِ:زمانے کی گردش۔اَلْمُوْبِذُ:آتش پرستوں کا رہنما ،(یہ فارسی لفظ ہے)۔خَدَمٌ: جمع مکسر،خادم،نوکر ،واحد خَادِمٌ ۔غِلْمَانٌ : جمع مکسر،غلام،مزدور،واحد غُلَامٌ۔اَلْأَعْدَاءُ:جمع مکسر دشمن،واحد عَدُوٌّ۔

حضرت جعفر اور ان کے غلام کا واقعہ

(۱۸۳)-ترجمہ:۔ حضرت امام جعفر صادق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے ان کا ایک غلام کھڑا ہو کر ان کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا تھا،(اسی درمیان)لوٹا غلام کے ہاتھ سے چھوٹ کر طشت میں گر گیا،(پانی کی)چھینٹیں حضرت جعفر صادق کے چہرہ پر پڑیں ،تو حضرت جعفر صادق نے اس کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھا،تو غلام نے کہا:اے میرے آقا !اللہ تعالیٰ

غصہ کو پی جانے کا حکم دیتا ہے، (وہ بات سنتے ہی) حضرت جعفر صادق نے فرمایا: میں نے تم کو معاف کر دیا، غلام نے کہا: اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے، حضرت جعفر صادق نے فرمایا: جا تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ (ابشیہی)

مہدی اور ابو العتاہیہ کا واقعہ

(۱۸۴)-ترجمہ: جب مہدی نے ابو العتاہیہ کو قید کر دیا تو یزید بن منصور حمیری نے اس کے بارے میں (مہدی سے) گفتگو کی، یہاں تک کہ مہدی نے اس کو آزاد کر دیا، تو ابو العتاہیہ نے اس کے بارے میں (کچھ اشعار) کہے:

(۱)- میں نے جو کچھ اس کی فضیلت کے بارے میں کہا تاکہ میں اس کی تعریف کروں، مگر یزید کی فضیلت اس سے بلند ہے جو میں نے کہا۔

(۲)- اپنے زمانے کی گردش سے ہمیشہ میں خوف و ڈر میں مبتلا رہا، پھر یزید نے مجھے اللہ کے بعد اس شخص سے بے نیاز کر دیا جس سے میں ڈرا۔ (اصبہانی)

آتش پرستوں کا پیشوا اور نوشیرواں

(۱۸۵)-آتش پرستوں کے رہنما نے نوشیرواں کی مجلس میں غلاموں کے ہنسنے کی آواز سنی، تو اس نے کہا: کیا یہ غلام ڈرتے نہیں ہیں؟ (جواب میں) نوشیرواں نے کہا: ہم سے صرف ہمارے دشمن ڈرتے ہیں (اور یہ غلام دوست ہیں) (ثعالبی)

اَلْإِيْثَارُ

(۱۸۶)مِنْ عَجَائِبِ مَاذُكِرَ فِي الْإِيْثَارِ مَاحَكَاهُ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْأَزْدِىْ قَالَ لَمَّا اِحْتَرَقَ الْمَسْجِدُ بِمَرَوْ ظَنَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ النَّصَارىٰ اَحْرَقُوْهُ، فَأَحْرَقُوْهُ خَانَاتِهِمْ فَقَبَضَ السُّلْطَانُ عَلىٰ جَمَاعَةٍ مِنَ الَّذِيْنَ اَحْرَقُوْا الْخَانَاتِ،وَكَتَبَ رِقَاعًا فِيْهَا اَلْقَطْعُ وَالْجِلْدُ وَالْقَتْلُ ،وَنَثَرَهَاعَلَيْهِمْ،فَمَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ رُقْعَةٌ

فُعِلَ بِهٖ مَا فِيْهَا فَوَقَعَتْ رُقْعَةٌ فِيْهَا الْقَتْلُ بِيَدِ رَجُلٍ ،فَقَالَ وَاللهِ مَاكُنْتُ أُبَالِيْ لَوْلَا أُمٌّ لِيْ وَكَانَ بِجَنْبِهٖ بَعْضُ الْفِتْيَانِ فَقَالَ لَهٗ فِيْ رُقْعَتِيْ اَلْجِلْدُ وَلَيْسَ لِيْ أُمٌّ ،فَخُذْ أَنْتَ رُقْعَتِيْ وَاَعْطِنِيْ رُقْعَتَكَ ،فَفَعَلَ فَقُتِلَ ذٰلِكَ الْفَتیٰ وَتَخَلَّصَ هٰذَاالرَّجُلُ . (الطرطوشی)

حل لغات: اَلْإِيْثَارُ: ترجیح دینا، فوقیت دینا، مصدر، (افعال) (مادہ أثر، مہموز)۔ اِحْتَرَقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب جل گئی، (افتعال) (مادہ حرق، صحیح)۔ مَرَوْ :ایک شہر کا نام ہے۔ خَانَاتٌ: جمع مؤنث سالم، دکانیں، ہوٹل، سرائیں، واحد خَانٌ ۔ رِقَاعًا :جمع مکسر، تحریر کے پرزے، واحد رُقْعَةٌ۔ فِتْيَانٌ :جمع مکسر، نوجوان، لڑکا، واحد فَتًی۔

اپنے اوپر دوسرے کو فوقیت دینے کا واقعہ

(۱۸۶)۔ترجمہ: ایثار وقربانی کے واقعات میں سے وہ واقعہ ہے جس کو ابو محمد ازدی نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: جب شہر مرو میں مسجد جل گئی، مسلمانوں نے گمان کیا کہ عیسائیوں نے اسے جلایا ہے، توانہوں نے ان کے ہوٹل جلا دیے، تو بادشاہ نے ان میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا جنہوں نے ہوٹل جلائے تھے، اور چند تحریر کے ٹکڑے لکھے جس میں (کسی عضو کے) کاٹنے، کوڑے مارنے، اور قتل کرنے (کے بارے میں لکھا ہوا) تھا، اور ان ٹکڑوں کو ان لوگوں پر بکھیر دیا، توجس پر جو پرچہ گرتا تو اس کے ساتھ وہی کیا جاتا جو اس میں لکھا ہوتا، چنانچہ ایک ٹکڑا جس میں قتل کا حکم لکھا ہوا تھا ایک آدمی پر گرا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہ تھی اگر میری ماں نہ ہوتی، اور اس کے بغل میں ایک نوجوان تھا اس نے اس سے کہا: میرے پرچے میں کوڑے مارنے کا حکم ہے اور میرے پاس ماں نہیں ہے، (یعنی انتقال کر چکی ہے) تو تم میرا پرچہ لے لو اور اپنا پرچہ مجھے دے دو، اس نے ایسا ہی کیا تو وہ نوجوان قتل کر دیا گیا اور اس آدمی نے نجات پائی۔ (طرطوشی)

اَلْأَعْرَابِيُّ وَالْجَرَادُ

(۱۸۷) قَالَ الْأَصْمَعِيْ حَضَرَتُ الْبَادِيَةَ فَإِذَا اِعْرَابِيٌّ زَرَعَ بُرًّا لَهٗ ،فَلَمَّا قَامَ عَلٰى سُوْقِهٖ ،وَجَاءَ سُنْبُلُهٗ اَتَتْ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ الْحِيْلَةُ فِيْهِ ،فَأَنْشَاءَ يَقُوْلُ :

مَرَّ الْجَرَادُ عَلٰى زَرْعِيْ فَقُلْتُ لَهٗ ... اِلْزَمْ طَرِيْقَكَ لَا تَوْلَعْ بِإِفْسَادِ
فَقَامَ مِنْهُمْ خَطِيْبٌ فَوْقَ سُنْبُلَةٍ ... أَنَـا عَلٰى سَفَرٍ لَابُـدَّ مِـنْ زَادِ

(الدمیری)

(۱۸۸) قِيْلَ لِبَعْضِ السَّلَاطِيْنَ لِمَ لَا تُغْلِقُ الْبَابَ وَتُقْعِدُ عَلَيْهِ الْحُجَّابَ، فَقَالَ إِنَّمَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَحْفَظَ أَنَا رَعِيَّتِيْ لَا أَنْ يَحْفُظُوْنِيْ .(الثعالبی)

حل لغات: جَرَادٌ:ٹڈی ،واحد جَرَادَةٌ -بَادِيَةٌ :جنگل ،بَادِيَاتٌ وَ بَوَادٍ جمع مؤنث سالم،جمع مکسر-بُرٌّ :گیہوں-سُنْبُلَةٌ:بالی،جمع مکسر سَنَابِلُ-رِجْلُ جَرَادٍ :ٹڈیوں کادَل- وَلَعَ وَلْعًا بِحَقِّهٖ: حق مار لینا(ف)(مادہ ولع،معتل فا واوی)-حُجَّابٌ:جمع مکسر،دربان، واحد حَاجِبٌ-

دیہاتی اور ٹڈیوں کا واقعہ

(۱۸۷)-ترجمہ: اصمعی نے کہا کہ میں جنگل میں داخل ہوا ،تو ایک دیہاتی نے (جنگل میں)اپنے لیے گیہوں بوے تھے،توجب گیہوں اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا،اور اس کی بالی عمدہ ہو گئی،تو اس پر ٹڈیوں کا ایک دل آیا،تو وہ مرد اس کی طرف دیکھنے لگا،اور وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ (ان ٹڈیوں کو بھگانے کے لیے) کیسے تدبیر کرے،پھر وہ(کچھ اشعار) پڑھنے لگا:

(۱)- ٹڈیاں میرے کھیت سے گزریں تو میں نے ان سے کہا اپنا راستہ پکڑو،اور میرے کھیت کو خراب کر کے میرا حق نہ مارو-

(۲)- تو ان میں سے ایک خطیب ایک بالی کے اوپر کھڑا ہو گیا،(اور بولا) بیشک ہم سفر میں ہیں اور ہمارے لیے توشہ ضروری ہے-(دمیری)

(۱۸۸) ایک بادشاہ سے کہا گیا تم دروازہ کیوں بند نہیں کرتے ہو اور اس پر دربان کیوں نہیں بٹھاتے ہو، تو اس نے کہا: مناسب یہ ہے کہ میں اپنی رعایا کی حفاظت کروں نہ یہ کہ وہ میری حفاظت کریں۔ (ثعالبی)

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(۱۸۹) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ دَعَانِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَالَ قَدْ نَزَلَ بِبَابِ المَدِيْنَةِ قَافِلَةٌ وَاَخَافُ عَلَيْهِمْ إِذَا نَامُوْا أَنْ يُسْرَقَ شَيْئٌ مِنْ مَتَاعِهِمْ ،فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَصَلْنَا قَالَ لِيْ نَمْ اَنْتَ ثُمَّ إِنَّهُ جَعَلَ يَحْرُسُ طُوْلَ لَيْلَتِهٖ .(الغزالی)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

(۱۸۹)-ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں: ایک رات مجھے حضرت عمر نے بلایا اور فرمایا: مدینہ کے دروازے پر ایک قافلہ ٹھہرا ہے اور مجھے ان کے سامانوں میں سے کوئی چیز چوری ہو جانے کا اندیشہ ہے، جس وقت وہ سو جائیں، پھر میں ان کے ساتھ گیا، جب ہم قافلہ کے پاس پہونچے، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم سو جاؤ، (تو میں سو گیا) پھر وہ پوری رات قافلہ کی حفاظت کرتے رہے۔ (غزالی)

رَاكِبُ الْبَغْلِ

(۱۹۰) حَدَّثَ شَبِيْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ،قَالَ كُنْتُ فِيْ المَوْقِفِ وَاقِفًا عَلٰى بَابِ الرَّشِيْدِ فَإِذَا رَجُلٌ بَشِعُ الْهَيْئَةِ عَلٰى بَغْلٍ قَدْ جَاءَ فَوَقَفَ وَجَعَلَ النَّاسُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَ يَسْئَلُوْنَهُ وَ يُضَاحِكُوْنَهُ ثُمَّ وَقَفَ فِي الْمَوْقِفِ فَأَقْبَلَ النَّاسُ يَشْكُوْنَ اَحْوَالَهُمْ ،فَوَاحِدٌ يَقُوْلُ كُنْتُ مُنْقَطِعًا إِلٰى فُلَانٍ فَلَمْ يَصْنَعْ بِيْ خَيْرًا ،وَ يَقُوْلُ آخَرُ أَمَّلْتُ فُلَانًا فَخَابَ اَمَلِيْ وَفَعَلَ بِيْ ،وَ يَشْكُوْ آخَرُ مِنْ

حَالِهِ ،فَقَالَ الرَّجُلُ فَتَّشْتُ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِهَا اَحَدٌ أَرَاهُ لِأَخَرَ حَامِدٌ حَتّٰى كَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ قَدْ اُفْرِغُوْا فِيْ قَالِبٍ وَاحِدٍ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ هُوَ اَبُوْ الْعَتَاهِيَةِ .(الاصبهانی)

حل لغات: اَلْبَغْلُ: خچر، جمع مکسر بِغَالٌ۔ مَوْقِفٌ: چبوترہ، بیٹھک۔ بَشَعُ الْهَيْئَةِ: پراگندہ صورت۔ اَمَلٌ: امید، توقع، جمع مکسر آمَالٌ ۔فَتَّشْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے معاینہ کیا، (تفعیل)(مادہ فتش، صحیح)۔ اُفْرِغُوْا: ماضی مجہول جمع مذکر غائب وہ لوگ ڈھالے گئے (افعال)(مادہ فرغ، صحیح)۔ قَالِبٌ: سانچہ، جمع مکسر قَوَالِبُ۔

خچر سوار کا واقعہ

(۱۹۰)۔ترجمہ: شبیب بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں رشید کے دروازے پر چبوترے (بیٹھنے کی جگہ) پر کھڑا ہوا تھا، تو اچانک ایک پراگندہ صورت شخص خچر پر سوار ہو کر تشریف لائے، تو وہ ٹھہر گیے، لوگ ان کو سلام کرنے لگے اور ان سے ہنسی مذاق کرنے لگے ،پھر وہ چبوترے پر کھڑے ہوئے تو لوگوں نے اپنی حالتوں کی شکایت کرنا شروع کر دیا، تو ان میں سے کوئی کہتا میں فلاں سے تعلق رکھتا ہوں تو اس نے میرے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی ،اور دوسرا کہتا میں فلاں سے امید لگائے ہوئے تھا تو اس نے میری امید کو بیکار کر دیا، اور میرے ساتھ غیر مناسب طریقہ اختیار کیا۔ اور دوسرے لوگ بھی اپنی حالتوں کی شکایت کر تے رہے، تو (اس خچر سوار) آدمی نے کہا: میں نے دنیا کا معاینہ کیا تو کسی کو دوسرے کی تعریف کرنے والا نہیں پایا، یہاں تک کہ تمام لوگ ایک ہی سانچے میں ڈھالے گئے ہیں، تو میں نے ان (خچر سوار) کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ ابو العتاہیہ ہیں۔ (اصبھانی)

يَحْيٰى وَاَبُوْ جَعْفَرٍ

(۱۹۱) كَانَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ خَفِيْفَ الْحَالِ فَاسْتَقْضَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ، فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ ،فَقَالَ مَنْ كَانَتْ نَفْسُهٗ وَاحِدَةً لَمْ يُغَيِّرْهُ الْمَالُ .(الثعالبی)

یحیٰ اور ابو جعفر کا واقعہ

(۱۹۱)-ترجمہ: یحیٰ بن سعید خستہ حال تھے تو ابو جعفر نے ان کو قاضی بنا دیا پھر (بھی ان کی حالت) نہیں بدلی تو ان سے اس تعلق سے پوچھا گیا تو کہا جس شخص کا ایک ہی نفس ہو تو (اس کی حالت) کو مال نہیں بدلتا ہے۔ (ثعالبی)

عُمَرُ وَالسَّكْرَانُ

(۱۹۲) رُوِىَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى سَكْرَانَ فَأَرَادَ أَنْ يَاخُذَهُ لِيُعَزِّرَهُ ،فَشَتَمَهُ السَّكْرَانُ ،فَرَجَعَ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! لَـمَّا شَتَمَكَ تَرَكْتَهُ ،قَالَ إِنَّمَا تَرَكْتُهُ لِأَنَّهُ اَغْضَبَنِىْ،فَلَوْ عَزَّرْتُهُ لَكُنْتُ اِنْتَصَرْتُ لِنَفْسِىْ فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَضْرِبَ مُسْلِمًا لِحَمِيَّةِ نَفْسِىْ .(الشريشى)

حل لغات: سَكْرَانُ :نشہ والا،بیہوش ،جمع مکسر سُكَارىٰ -لِيُعَزِّرَ:فعل امر غائب معروف، تاکہ اسے ملامت کریں(تفعیل)(مادہ عزر،صحیح)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نشہ میں مست آدمی کا واقعہ

(۱۹۲)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بیہوش (نشہ میں) آدمی کو دیکھا، تو اسے پکڑ کر سزا دینے کا ارادہ کیا، (اسی دوران) اس بیہوش آدمی نے حضرت عمر کو گالی دیدی، تو حضرت عمر اس بات پر اس کو سزا دینے سے رک گیے، تو آپ سے عرض کیا گیا کہ اے امیر المومنین ! جب اس نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا : بیشک میں نے اسے اس لیے چھوڑ دیا کہ اس نے مجھے غصہ دلایا، تو اگر میں اسے سزا دیتا تو میں اپنی ذات کے لیے (اس سے) بدلہ لیتا، اس لیے میں پسند نہیں کرتا کہ کسی مسلمان کو اپنی نفس کے جوش کی وجہ سے ماروں۔ (شریشی)

عُرْوَةُ وَعَبْدُ الْـمَلِكِ

(۱۹۳) دَخَلَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ عَبْدِ الْـمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ إِلىٰ بُسْتَانٍ ،وَكَانَ عُرْوَةُ مُعْرِضاً عَنِ الدُّنْيَا،فَحِيْنَ رَأىَ فِى الْبُسْتَانِ مَا رَأىَ ،قَالَ مَا اَحْسَنَ

هٰذاالْبُسْتَانَ !،فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الْـمَلِكِ ،أَنْتَ وَاللّٰهِ اَحْسَنَ مِنْهُ ،لِأَنَّهٗ يُوتیٰ اُكْلُهٗ كُلَّ عَامٍ وَأَنْتَ تُؤْتیٰ اُكْلُكَ كُلَّ يَوْمٍ .(الشريشی)

حل لغات: مُعْرِضًا عَنْ :منہ پھیرنا، بے رخی اختیار کرنا۔(افعال)۔اُكُلٌ :پھل، خوراک،کشادہ رزق۔

حضرت عروہ اور عبدالملک کا واقعہ

(۱۹۳)۔ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر عبد الملک بن مروان کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوئے اور حال یہ تھا کہ عروہ دنیا سے منہ موڑے ہوئے تھے ،توجس وقت انھوں نے باغ میں خوب صورت منظر کو دیکھا تو فرمایا: یہ باغ کتنا اچھا ہے،تو عبدالملک نے ان سے کہا: خدا کی قسم !آپ اس سے زیادہ اچھے ہیں،اس لیے کہ اس باغ کا پھل سال میں ایک بار آتا ہے اور آپ کا پھل ہر روز آتا ہے۔(یعنی آپ روزانہ فیض دیتے ہیں اور یہ سال میں ایک بار پھل دیتا ہے)(شریشی)

اَلْفَيْلَسُوْفُ وَالْحَسَنُ الْوَجْهِ

(۱۹۴) نَظَرَ فَيْلَسُوْفُ إِلیٰ رَجُلٍ حُسْنِ الْوَجْهِ خَبِيْثِ النَّفْسِ ،فَقَالَ بَيْتٌ حَسَنٌ وَفِيْهِ سَاكِنٌ نَذْلٌ،وَرَأَیٰ آخَرَ شَابًّا جَمِيْلًا،فَقَالَ سَلَبَتْ مَحَاسِنُ وَجْهِكَ فَضَائِلَ نَفْسِكَ .قَالَ مُوْسَوِیٌّ :

لَا تَجْعَلَنَّ دَلِيْلَ الْـمَرْءِ صُوْرَتَهٗ   كَمْ مَخْبَرٍ سَمْجٍ مِنْ مَنْـظَرٍ حُـسْنٍ

(الثعالبی)

حل لغات: فَيْلَسُوْفُ:فلسفی،جمع مکسر فَلَاسِفَةٌ ۔نَذْلٌ:گھٹیادرجہ کا،بے حیثیت،جمع مکسر اَنْذَالٌ۔سَلَبَتْ:ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے چھین لیا،سَلَبَ(ن)سَلْبًا چھینا(مادہ سلب،صحیح)۔مَحَاسِنُ :جمع مکسر،خوبیاں ،واحد حُسْنٌ ۔ مَخْبَرٌ :باطن۔سَمْجٌ:برا،قبیح،جمع مکسر سِمَاجٌ۔مَنْظَرٌ:سین،جمع مکسر مَنَاظِرُ۔

فلسفی اور خوب صورت آدمی کا واقعہ

(۱۹۴)-ترجمہ: ایک فلسفی نے خوب صورت بد باطن آدمی کو دیکھا، تو کہا: گھر خوب صورت ہے (لیکن) اس میں رہنے والا گھٹیا درجے کا ہے، اور اس نے ایک دوسرے خوب صورت نوجوان آدمی کو دیکھا، تو کہا: تیرے چہرے کی خوبیوں نے تیرے نفس کی خوبیوں کو چھین لیا ہے، انسان کی صورت کو انسان کی (اچھائی) کی دلیل نہ بناؤ۔ کتنے برے باطن والے خوب صورت سین میں (نظر آتے ہیں)۔ (یعنی ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہے جن کا ظاہر خوب صورت اور اچھا ہوتا ہے لیکن باطن برا ہوتا ہے لہذا چہرے کی خوب صورتی دیکھ کر آدمی کو اچھا نہیں کہا جاسکتا ہے) (ثعالبی)

عُمَرُ وَالْغُلَامُ

(۱۹۵) يُقَالُ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَنْظُرُ لَيْلًا فِيْ قِصَصِ الرَّعِيَّةِ فِيْ ضَوْءِ السِّرَاجِ فَجَاءَ غُلَامٌ لَهٗ فَحَدَّثَهٗ فِيْ مَعْنىً سَبَبٍ كَانَ يَتَعَلَّقُ بِبَيْتِهٖ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ، اَطْفِئِ السِّرَاجَ ثُمَّ حَدِّثْنِيْ لِأَنَّ هٰذَا الدُّهْنَ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهٗ إِلَّا فِيْ اَشْغَالِ الْمُسْلِمِيْنَ. (الغزالی)

حل لغات: قِصَصٌ: واقعہ، کہانی، واحد قِصَّةٌ۔ ضَوْءٌ: روشنی، جمع مکسر اَضْوَاءٌ۔ سِرَاجٌ: چراغ، جمع مکسر اَسْرِجَةٌ۔ اَطْفِئْ: فعل امر واحد حاضر معروف، تو بجھا دے (افعال)۔ دُهْنٌ: تیل، جمع مکسر اَدْهَانٌ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز اور غلام کا واقعہ

(۱۹۵)-ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک رات چراغ کی روشنی میں رعایا کے واقعات کو دیکھ رہے تھے، (اسی درمیان) آپ کا غلام آیا اور آپ سے ایسی چیز کے بارے میں گفتگو کی جو آپ کے گھر سے متعلق تھی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے غلام سے کہا: چراغ بجھا دو پھر مجھ سے بات کرو اس لیے کہ یہ تیل مسلمانوں کے بیت المال کا ہے، اور اس کا استعمال مسلمانوں کے کاموں کے علاوہ میں جائز نہیں۔ (غزالی)

صَلَاحُ الدِّيْنِ وَالْمَرْأَةُ الْمَفْقُوْدَةُ الْوَلَدَ

(۱۹۶) كَانَ صَلَاحُ الدِّيْنِ إِمَامًا كَامِلًا لَمْ يَلِ مِصْرَ بَعدَ الصَّحابَةِ مِثْلُهُ لَا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ ،وَكَانَ رَقِيْقَ الْقَلْبِ جِدًّا ،وَالنَّاسُ يَامَنُوْنَ ظُلْمَهُ لِعَدْلِهِ ،وَمِنْ صَنَائِعِهٖ مَا اَخْبَرَ الْعُمَّادُ ،قَالَ قَدْ كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ لُصُوْصٌ يَدْخُلُوْنَ لَيْلًا خِيَامَ الْفِرَنْجِ فَيَسْرُقُوْنَ ،فَاتَّفَقَ أَنَّ بَعْضَهُمْ أَخَذَ صَبِيًّا رَضِيْعًا مِنْ مَهْدٍ إِبْنَ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ ،فَوَجَدَتْ عَلَيْهِ أُمُّهُ وَجْدًا شَدِيْدًا ،وَاشْتَكَتْ إِلٰى مُلُوْكِهِمْ ،فَقَالُوْا لَهَا إِنَّ سُلْطَانَ الْمُسْلِمِيْنَ رَحِيْمُ الْقَلْبِ فَاذْهِبِيْ إِلَيَهِ ،فَجَاءَتَ إِلَى السُّلْطَانِ صَلَاحِ الدِّيْنِ فَبَكَتْ وَشَكَتْ اَمْرَ وَلَدِهَا فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ ،فَأَمَرَ بِإِحْضَارِ وَلَدِهَا فَإِذَا هُوَ بِيْعَ فِي السُّوْقِ ،فَرَسَمَ بِدَفْعِ ثَمَنِهٖ إِلَى الْمُشْتَرِيْ ،وَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى جِيئَ بِالْغُلَامِ فَدَفَعَهُ إِلَى أُمِّهٖ وَ حَمَلَهَا عَلٰى فَرَسٍ إِلٰى قَوْمِهَا مُكَرَّمَةً. (حسن المحاضرة فی اخبار القاهرة للسيوطی)

حل لغات: مَفْقُوْدَةٌ: ضائع، گم کردہ، اسم مفعول (ض) (مادہ فقد، صحیح) ۔لَمْ يَلِ :نفی جحد بلم، واحد مذکر غائب، حاکم نہیں ہوا، وَلِيَ (ض) يَلِيْ: حاکم ہونا (مادہ ولی، لفیف مفروق)۔ لُصُوْصٌ: جمع مکسر، چور، واحد لِصٌّ ۔خِيَامٌ: جمع مکسر، خیمہ، ٹینٹ، واحد خَيْمَةٌ ۔رَضِيْعٌ: دودھ پیتا بچہ، جمع مکسر، رُضَعَاءُ۔رَقَّ لَهَا: رحم کرنا، ترس آنا، (ض) (مادہ رقق، مضاعف) ۔رَسَمَ لَهٗ بِكَذَا: حکم دینا، فرمان جاری کرنا (ن) (مادہ رسم، صحیح)۔وَجَدَتْ عَلَيْهِ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب غضب ناک ہوئی (ض،ن) (مادہ وجد، مثال فاواوی)

صلاح الدین ایوبی اور اس عورت کا واقعہ جس کا بچہ گم ہو گیا تھا

(۱۹۶)۔**ترجمہ:** حضرت صلاح الدین ایوبی ایک مکمل فرماں روا تھے، صحابہ کرام کے بعد مصر میں ان جیسا حکمراں نہ ان سے پہلے تھا اور نہ ان کے بعد، وہ بہت نرم دل تھے، لوگ ان کے انصاف کی وجہ سے ان کی طرف سے ظلم (کے اندیشہ) سے بے خوف تھے، اور ان کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ وہ ہے جسے عماد نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں

میں کچھ ایسے چور تھے جو رات میں فرنگیوں کے خیموں میں گھس جاتے اور چوری کرتے ،(ایک بار) ایسا اتفاق ہوا کہ ایک چور نے تین مہینے کا دودھ پیتا بچہ پالنے سے اٹھالیا، تو اس کی ماں اس پر سخت غضب ناک ہوئی، اور فرنگی حکمراؤں سے شکایت کی تو انہوں نے اس سے کہا: مسلمانوں کا بادشاہ رحم دل ہے لہذا تو اس کے پاس جا، تو وہ صلاح الدین ایوبی کے پاس آئی اور رو پڑی، اور اپنے بچہ کے معاملہ کی شکایت کی تو بادشاہ کو اس عورت پر بہت رحم آیا اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں، تو بادشاہ نے اس بچے کو لانے کا حکم دیا، (تو بتایا گیا) کہ وہ بازار میں بیچ دیا گیا ہے، تو بادشاہ نے خریدار کو بچہ کی قیمت دینے کا حکم دیا، اور بچے کے لائے جانے تک بادشاہ (اسی جگہ) کھڑا رہا، (جب بچہ پیش کر دیا گیا) تو اسے اس کی ماں کو دیدیا، اور اس عورت کو گھوڑے پر سوار کر کے اس کی قوم کے پاس باعزت پہونچا دیا۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار القاہرہ للسیوطی)

اَلرَّبِيْعُ وَالإِجَّانَةُ

(۱۹۷) رُوِیَ أَنَّ الرَّبِیْعَ الْجِیْزِیْ صَاحِبَ الْإِمَامِ الشَّافِعِیْ مَرَّ یَوْمًا اَزِقَّةَ مِصْرَ، وَإِذَا اِجَّانَةٌ مَمْلُوْءَةٌ رَمَادًا طُرِحَتْ عَلٰی رَأسِهٖ ، فَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهٖ وَأَخَذَ یَنْفُضُ ثِیَابَهٗ، فَقِیْلَ لَهٗ أَلَا تَزْجُرُهُمْ ،فَقَالَ مَنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَصُوْلِحَ بِالرَّمَادِ فَلَیْسَ لَهٗ أَنْ یَغْضِبَ .(القلیوبی)

حل لغات: اِجَّانَةٌ: کپڑے دھونے کا ٹب، جمع مکسر اَجَانِیْنُ ۔اَزِقَّةٌ : جمع مکسر، گلیاں، واحد زُقَاقٌ ۔مِصْرُ :ملک کا نام ہے غیر منصرف ہے اس میں تانیث اور علم ہے۔ مَمْلُوْءَةٌ: بھرا ہوا اسم مفعول (ف)(مادہ ملاء، مہموز لام)۔رَمَادٌ :راکھ، جمع قلت، اَرْمِدَةٌ ۔ طُرِحَتْ: ماضی مجہول واحد مؤنث غائب ڈالی گئی ،طَرَحَ (ف) طَرْحًا ،ڈالنا(مادہ طرح، صحیح)۔صُوْلِحَ: فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب، ٹھیک کر دیا گیا (مفاعلت)(مادہ صلح، صحیح

حضرت ربیع اور ٹب کا واقعہ

(۱۹۷)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ساتھی حضرت ربیع جیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن مصر کی گلیوں سے گزرے تو اچانک راکھ سے بھرا ہوا ایک ٹب ان کے سر پر ڈال دیا گیا، تو وہ سواری سے اترے اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگے، ان سے کہا گیا کہ آپ ان لوگوں کو ڈانٹتے کیوں نہیں ہو؟ تو انہوں نے کہا جو آگ کا مستحق ہو اور راکھ سے اس کو (اس کی خرابی) ٹھیک کر دیا جائے تو اس کے لیے غصہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ (قلیوبی)

(۱۹۸) حَضَرَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الْمُلُوْكِ ،فَأَغْلَظَ لَهُ السُّلْطَانُ ،فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَنْتَ كَالسَّمَاءِ إِذَا اَرْعَدَتْ وَاَبْرَقَتْ فَقَدْ قَرُبَ خَيْرُهَا فَسَكَنَ غَضَبُهُ وَ اَحْسَنَ إِلَيْهِ . (الطرطوشی)

غُلَامٌ وَعَمُّهُ

(۱۹۹) غُلَامٌ هَاشِمِيٌّ اَرَادَ عَمُّهُ أَنْ يُجَازِ يَهُ بِسَهْوٍ مِنْهُ فَقَالَ يَا عَمِّ إِنِّي قَدْ اَسَأْتُ وَلَيْسَ لِيْ عَقْلٌ فَلَا تُسْئ وَمَعَكَ عَقْلُكَ . (الثعالبی)

حل لغات: اَرْعَدَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب، بجلی گرجی (افعال) (مادہ رعد، صحیح)۔ اَلْجَازِ يَةُ: کسی چیز کا بدلہ (مفاعلت) (مادہ جزء، مہموز لام)۔

(۱۹۸)-ترجمہ:۔ ایک آدمی کسی بادشاہ کے پاس حاضر ہوا تو بادشاہ نے اس پر سختی کی، تو اس آدمی نے بادشاہ سے کہا: آپ آسمان کی طرح ہیں جب وہ گرجتا اور چمکتا ہے تو اس کی بھلائی قریب ہو جاتی ہے، (یہ سن کر) بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ (طرطوشی)

ایک لڑکے اور اس کے چچا کا واقعہ

(۱۹۹)-ترجمہ: ایک ہاشمی لڑکے کو اس کے چچا نے اس کی ایک بھول کی وجہ سے سزا دینے کا ارادہ کیا، تو اس لڑکے نے کہا چچا جان! میں نے برا کیا ہے کیوں کہ میرے پاس سمجھ نہیں ہے اور آپ کے پاس سمجھ ہے تو آپ برا نہ کریں۔ (ثعالبی)

اَلْجَارُ السُّوْءُ

(۲۰۰) عُرِضَ عَلٰی اَبِیْ مُسْلِمٍ الخَوْلَانِیْ حِصَانٌ جَوَادٌ مُضَمَّرٌ ،فَقَالَ لِقُوَّادِہٖ لِمَاذَا یَصْلُحُ ھٰذَا ،فَقَالُوْا لَہٗ لِلْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ ،فَقَالَ لَا،فَقَالُوْا لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ ،فَقَالَ لَا،فَقَالُوْا لَہٗ فَلِمَاذَا یَصْلُحُ اَصْلَحَکَ اللہُ ، فَقَالَ أَنْ یَرْکَبَہُ الرَّجُلُ وَ یَھْرُبَ مِنَ الْجَارِ السُّوْءِ. (القلیوبی)

(۲۰۱) لَمَّا أُتِيَ عُمَرَ بِالْھَرْمُزَانِ اَرَادَ قَتْلَہٗ ،فَاسْتَسْقٰی مَاءً فَأَتَاہُ بَقَدْحٍ، فَأَمْسَکَہٗ بِیَدِہٖ فَاضْطَرَبَ ،وَقَالَ لَا تَقْتُلْنِیْ حَتّٰی أَشْرَبَ ھٰذَاالْمَاءَ ،فَقَالَ نَعَمْ فَأَلْقَی الْقَدْحَ مِنْ یَدِہٖ فَأَمَرَ عُمَرُ بِأَنْ یُقْتَلَ ،فَقَالَ أَوَلَمْ تُؤَمِّنِیْ وَقُلْتَ لَا أَقْتُلُکَ حَتّٰی تَشْرَبَ ھٰذَاالْمَاءَ ،فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَہُ اللہُ أَخَذَ اَمَانًا وَلَمْ نَشْعُرْ بِہٖ .

(الثعالبی)

حل لغات: حِصَانٌ :اصیل گھوڑا،جمع قلت و مکسر،اَحْصِنَۃٌ وَ حُصُنٌ ۔جَوَادٌ: تیز رفتار گھوڑا،جمع مکسر،جِیَادٌ وَاَجْیَادٌ۔مُضَمَّرٌ :اسم مفعول،چھریرا بدن(تفعیل)۔قُوَّادٌ: جمع مکسر،ہانکنے والے سائیس حضرات ،واحد قَائِدٌ ۔یَھْرُبُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ بھاگتا ہے،ھَرَبَ(ن)ھَرَبًا وَھُرُوْبًا بھاگنا(مادہ ھرب،صحیح)۔اَلْجَارُ السُّوْءُ: برا پڑوسی ۔اِسْتَسْقٰی:مضارع معروف واحد مذکر غائب،اس نے پانی طلب کیا(استفعال) (مادہ سقی،معتل لام یائی) ۔مَاءٌ:پانی ،جمع مکسر، مِیَاہٌ۔قَدْحٌ: پینے کا برتن ، جمع قلت، اَقْدَاحٌ .اِضْطَرَبَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ بے چین ہوگیا ، (افتعال)(مادہ ضرب،صحیح)۔لَمْ تُؤَمِّنِیْ :واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلم ،تم نے مجھے امان نہیں دی (تفعیل)(مادہ أمن ،مہموز فا)۔

برے پڑوسی کا واقعہ

(۲۰۰)۔ترجمہ: ابومسلم خولانی کے سامنے اصیل،تیز رفتار،چھریرے بدن والا گھوڑا پیش کیا گیا ،توانہوں نے اس کے ہانکنے والوں سے پوچھا،یہ کس کام کے لیے موزوں ہے ؟لوگوں نے

ان سے کہا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ،اس پر انہوں نے کہا: نہیں، تو لوگوں نے کہا : دشمن سے مقابلہ کے لیے آپ نے فرمایا: نہیں ،اس پر ان لوگوں نے آپ سے پوچھا تو پھر کس کام کے لیے موزوں ہے ؟اللہ آپ کی اصلاح فرمائے ،آپ نے فرمایا: اس کے لیے (مناسب) ہے کہ آدمی اس پر سوار ہو اور برے پڑوسی کے پاس سے بھاگ جائے۔

(قلیوبی)

(۲۰۱)-جب ہُرمُزان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بار گاہ میں لایا گیا آپ نے اسے قتل کرنا چاہا، تو اس پر اس نے پانی مانگا، تو آپ نے اسے پانی کا ایک پیالہ دیا، اس نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور بے چین و پریشان ہوا، اور کہا جب تک میں پانی نہ پی لوں آپ مجھے قتل نہ فرمائیں ، حضرت عمر نے کہا ٹھیک ہے ،اس نے اپنے ہاتھ سے پیالہ پھینک دیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے ،اس نے کہا کیا آپ نے مجھے امان نہیں دیدی اور یہ نہیں فرمایا جب تک تم یہ پانی نہ پی لوگے تب تک میں تمہیں قتل نہیں کروں گا ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرمائے اس نے امان طلب کر لی اور ہمیں پتہ بھی نہ چلا۔ (ثعالبی)

اَلسَّلِيْكُ بْنُ السَّلْكَةَ

(۲۰۲) رُوِیَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّ السَّلِيْكَ بْنَ السَّلْكَةِ نَزَلَ عَلىٰ جَمَاعَةٍ مِنْ كَنَانَةَ ضَيْفًا، فَأَكْرَمُوْهُ وَجَمَعُوْا لَهُ إِبِلًا كَثِيْرَةً وَاَعْطُوْهُ إِيَّاهَا، وَكَانَ قَدْ كَبُرَ وَشَاخَ وَذَهَبَتْ قُوَّتُهُ وَانْتَقَصَ عَدْوُهُ، فَقَالُوْا لَهُ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُرِيَنَا مَا بَقِيَ مِنْ عَدْوِكَ قَالَ نَعَمْ ،اَلْقُوْا إِلَيَّ اَرْبَعِيْنَ شَابًّا ،وَاتُوْنِيْ بِدِرْعٍ ثَقِيْلَةٍ عَظِيْمَةٍ، فَأَتَوْهُ بِهَا وَاخْتَارُوْا مِنْ شُبَّانِهِمْ اَرْبَعِيْنَ اَقْوِيَاءَ عَدَّائِيْنَ ،فَلَبِسَ سَلِيْكٌ الدِّرْعَ ثُمَّ قَالَ لِلشُّبَّانِ اَلْحِقُوْنِيْ ،ثُمَّ عَدَا عَدْوًا وَسْطًا ،وَعَدَاالشُّبَّانُ وَرَاءَهُ جُهْدَهُمْ فَلَمْ يَلْحَقُوْهُ حَتّٰى غَابَ عَنْهُمْ ثُمَّ كَرَّ رَاجِعًا حَتّٰى عَادَ إِلَى الْقَوْمِ وَحْدَهُ يَحْسُرُ وَالدِّرْعُ عَلَيْهِ وَسَبَقَ الشُّبَّانَ .(الشریشی)

حل لغات: ضَيْفٌ : مہمان، جمع مکسر، ضُيُوْفٌ۔ شَاخَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ بوڑھا ہوا، شَاخَ(ض) شَيْخُوْخَةً بوڑھا ہونا(مادہ شیخ، معتل عین یائی)۔ اِنْتَقَصَ: ماضی

معروف واحد مذکر غائب، کم ہوا(افتعال) (مادہ نقص، صحیح)۔عَدْوٌ:دوڑنا، مصدر (ن) (مادہ عدو، معتل لام واوی) ۔اَلْقَوْا اِلَیَّ :فعل امر جمع مذکر حاضر تم میرے پاس پہنچاؤ (افعال)(مادہ لقی، معتل لام یائی) ۔شَابٌّ:جوان،جمع مکسر، شُبَّانٌ۔دِرْعٌ:زرہ،جمع مکسر دُرُوْعٌ ۔اَقْوِیَاءُ:جمع مکسر، مضبوط،زوردار،واحدقَوِیٌّ۔عَدَّائِیْنَ:جمع مذکر سالم،دوڑ لگانے والے،واحد عَدَّاءٌ۔کَرَّ :فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ لوٹا، پیچھے ہٹا،کَرَّ (ن) کُرُوْرًا لوٹنا(مادہ کرر،مضاعف)۔یَحْسُرُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ تھک رہا ہے،حَسَرَ (ن)حُسُوْرًا تھکنا(مادہ حسر، صحیح)۔

سلیک بن سلکہ کا واقعہ

(۲۰۲)۔ترجمہ: ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ سلیک بن سلکہ کنانہ کے چند لوگوں کے یہاں مہمان ہوئے، تو ان لوگوں نے ان کی خوب عزت کی،اور ان کے لیے بہت سے اونٹ جمع کیے اور انہیں وہ سارے اونٹ دے دیے، وہ بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو چکے تھے،ان کی طاقت ختم ہو چکی تھی اور ان کی دوڑ کم ہو چکی تھی،ان سے لوگوں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو جتنی دوڑ باقی رہ گئی ہے آپ وہی دکھادیں،انھوں نے کہا ٹھیک ہے،چالیس جوانوں کو میرے پاس پہنچاؤ۔ اور میرے پاس ایک بڑی بھاری زرہ لے آؤ۔ وہ لوگ ان کے پاس زرہ لائے،اور اپنے جوانوں میں سے چالیس طاقت ور تیز دوڑنے والے جوانوں کو چھانٹا۔(جب وہ آگیے)تو اب سلیک نے زرہ پہنی اور جوانوں سے کہا مجھے پکڑو۔ پھر وہ درمیانی دوڑ دوڑے اور جوان بھی ان کے پیچھے اپنی طاقت بھر دوڑے، وہ انھیں پکڑ نہیں سکے، یہاں تک کہ سلیک ان کی نگاہوں سے اوجھل ہوگیے پھر وہ واپس لوٹے اور تنہا قوم کے پاس آئے جبکہ وہ تھک رہے تھے وہ دوڑنے میں زرہ پہنے رہ گیے اور تمام جوانوں سے بازی لے گیے (شریشی)۔

صَبَاحُ اَبِی الْعَتَاهِيَةِ

(۲۰۳)قِيْلَ لِأَبِي الْعَتَاهِيَةِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ عَلٰى غَيْرِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَعَلٰى غَيْرِ مَا أُحِبُّ وَعَلٰى غَيْرِ مَا يُحِبُّ اِبْلِيْس،فَقِيْلَ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ،فَقَالَ لِأَنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ أُطِيْعَهٗ وَأَنَا لَسْتُ كَذَالِكَ،وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ لِىْ ثَرْوَةٌ وَلَسْتُ كَذَالِكَ، وَاِبْلِيْس يُحِبُّ مِنِّىْ الْمعْصِيَةَ وَلَسْتُ كَذَالِكَ .(القلیوبی)

ابوالعتاہیہ کی صبح کا واقعہ

(۲۰۳)-ترجمہ: ابوالعتاہیہ سے کہا گیا آپ نے صبح کس حال میں کی ؟ انھوں نے جواب دیا (میں نے صبح کی) نہ اس چیز پر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، اور نہ اس چیز پر جسے میں پسند کرتا ہوں، اور نہ اس چیز پر جسے شیطان پسند کرتا ہے، پھر ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا (آخر یہ کیسے ہوتا ہے؟) انھوں نے فرمایا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ میں اس کی فرما برداری کروں اور میں ایسا نہیں ہوں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس مال و دولت ہو تو میں ایسا بھی نہیں ہوں، اور شیطان مجھ سے گناہ کو پسند کرتا ہے اور میں ایسا بھی نہیں ہوں۔ (قلیوبی)

يَحْيٰى بْنُ اَكْثَمَ وَالـمَامُوْنُ

(۲۰۴)حُكِيَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَكْثَمَ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ الْمَامُوْنِ،فَانْتَبَهَ فِىْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَظَنَّ أَنِّى نَائِمٌ، فَعَطِشَ وَلَمْ يَدْعُ الْغُلَامَ لِئَلَّا اَنْتَبِهَ وَقَامَ مُنْسَلًّا خَائِفًا هَادِئًا فِىْ خُطَاهُ حَتّٰى اَتَى الْبَرَّادَةَ فَشَرِبَ ثُمَّ رَجَعَ وَهُوَ يَخْفِى صَوْتَهٗ كَأَنَّهٗ لِصٌّ،حَتّٰى اِضْطَجَعَ وَأَخَذَهٗ سُعَالٌ فَرَأَيْتُهٗ يَجْمَعُ كُمَّهٗ فِىْ فَمِهٖ كَيْلَا اَسْمَعَ سُعَالَهٗ،وَطَلَعَ الْفَجْرُ فَأَرَادَ الْقِيَامَ وَقَدْ تَنَاوَمْتُ فَصَبَرَ إِلٰى أَنْ كَادَتْ تَفُوْتُ الصَّلٰوةُ فَتَحَرَّكْتُ،فَقَالَ اَللهُ اَكْبَرُ يَا غُلَامُ نَبِّهْ اَبَا مُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ! رَأَيْتُ بِعَيْنِي جَمِيْعَ مَاكَانَ اللَّيْلَةَ مِنْ صَنِيْعِكَ وَ كَذَالِكَ جَعَلَنَا اللهُ لَكُمْ عَبِيْدًا وَجَعَلَكُمْ لَنَا اَرْبَابًا . (شمس الدین النواجی)

حل لغات: بِتُّ: ماضی معروف واحد متکلّم ،میں نے رات گزاری ،بَاتَ (ض ، س) بَيْتُوْتَةً وَبَيْتًا وَبَيَاتًا وَمَبِيْتًا رات گزارنا(مادہ بیت،معتل عین یائی)۔ اِنْتَبَهَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ بیدار ہوا،(افتعال)(مادہ نبہ،صحیح)۔لَمْ يَدْعُ:واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم، اس نے نہیں بلایا ،دَعَا(ن) دُعَاءً بلانا (مادہ دعو،معتل لام واوی) ۔ مُنْسَلِلاً :بھیڑ میں چپکے سے کھسک جانے والا،اسم فاعل (انفعال) (مادہ سلل ،مضاعف)۔ هَادِئًا:کم کرنے والا ،اسم فاعل ،هَدَءَ (ف)هُدُوْءً کم ہونا(مادہ ھدء ،مہموز لام)۔ خُطًا:دوقدموں کادرمیانی فاصلہ ،واحد خُطْوَةٌ۔اَلْبَرَّادَةُ:فریج،پانی ٹھنڈاکرنے کا برتن ۔ لِصٌّ: چور ،جمع مکسر، لُصُوْصٌ۔اِضْطَجَعَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب ،وہ لیٹ گیا (افتعال) (مادہ ضجع ،صحیح)۔سُعَالٌ :کھانسی(ن)۔كُمٌّ :آستین ،جمع مکسر،اَكْمَامٌ ۔فَجْرٌ :صبح، اجالا۔تَنَاوَمْتُ :ماضی معروف واحد متکلّم ،میں نے اپنے آپ کو سوتا ہوا ظاہر کیا (تفاعل) (مادہ نوم،معتل عین واوی)۔اَرْبَابٌ:جمع مکسر، مالک ،سردار،صاحب،واحد رَبٌّ۔

❀ ❀ ❀

یحییٰ بن اکثم اور مامون کا واقعہ

(۲۰۴)-ترجمہ: یحییٰ بن اکثم سے بیان کیا گیا ہے ،انہوں نے کہا کہ میں نے ایک رات خلیفہ مامون رشید کے پاس گزاری ،وہ رات کے ایک حصہ میں بیدار ہوے تو انہوں نے گمان کیا کہ میں سورہا ہوں ،ان کو پیاس لگی لیکن انہوں نے غلام کو نہیں بلایا کہ کہیں میں جاگ نہ جاؤں وہ اٹھے چپکے سے ڈرتے ہوئے دبے قدموں یہاں تک کہ پانی ٹھنڈا کرنے والے برتن (فریج) کے پاس آئے ،پانی پیا پھر لوٹے وہ اپنی آواز کو چھپارہے تھے گویا کہ وہ چور ہیں ،یہاں تک کہ وہ لیٹ گیے ،ان کو کھانسی ہونے لگی تو میں نے دیکھا کہ اپنے منہ میں آستین داخل کررہے ہیں ،تاکہ میں ان کی کھانسی کو نہ سنوں (اور میں جاگ نہ جاؤں)صبح صادق ہوئی تو انہوں نے

کھڑے ہونے کا ارادہ کیا، اور میں نے خود کو سوتا ہوا ظاہر کیا، اس پر انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ نماز فجر کے فوت ہونے کا وقت قریب ہو گیا تو اب میں نے حرکت کی، تب انہوں نے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے کہا، اے غلام تو محمد کو جگا دے، کہا اس پر میں نے کہا: اے امیر المومنین! رات میں آپ نے جو کچھ کیا وہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، اور یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ہمیں آپ کا غلام اور آپ کو ہمارا آقا بنایا ہے۔ (شمس الدین نواجی)

يَحْيٰ اَلْبَرْمَكِيْ وَسَائِلُهٗ

(۲۰۵) يُقَالُ إِنَّ يَحْيٰ بْنَ خَالِدٍ الْبَرْمَكِيْ خَرَجَ مِنْ دَارِ الْخِلَافَةِ رَاكِبًا إِلٰى دَارِهٖ، فَرَأَىٰ عَلٰى بَابِ الدَّارِ رَجُلًا، فَلَمَّا قَرُبَ مِنْهُ يَحْيٰ نَهَضَ قَائِمًا وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ يَا اَبَا عَلِيٍ إِلَيَّ مَا فِيْ يَدَيْكَ وَقَدْ جَعَلْتُ اللهَ وَسِيْلَتِيْ اِلَيْكَ فَأَمَرَ يَحْيٰى أَنْ يُفْرَدَ لَهٗ مَوْضِعٌ فِيْ دَارِهٖ وَأَنْ يُحْمَلَ إِلَيْهِ فِيْ كُلِّ يَومٍ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَأَنْ يَكُوْنَ طَعَامُهٗ مِنْ خَاصِّ طَعَامِهٖ، فَبَقِيَ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرًا كَامِلًا فَلَمَّا اِنْقَضٰى الشَّهْرُ كَانَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَأَخَذَ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ وَانْصَرَفَ، فَقِيْلَ لِيَحْيٰ فَقَالَ وَاللهِ لَو اَقَامَ عِنْدِيْ مُدَّةَ عُمْرِيْ وَطُوْلَ دَهْرِهٖ لَمَا مَنَعْتُهٗ صِلَتِيْ، وَلَا قَطَعْتُ عَنْهُ ضِيَافَتِيْ. (الغزالی)

حل لغات: نَهَضَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ اٹھا، نَهَضَ (ف) نُهُوْضًا اٹھنا (مادہ نهض، صحیح)۔ مَوْضِعٌ: جگہ، پلیس، جمع مکسر، مَوَاضِعُ۔ طَعَامٌ: کھانا، اشیائے خوردنی، جمع قلت، اَطْعِمَةٌ۔ اِنْقَضٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب، گزر گیا، ختم ہو گیا (انفعال) (مادہ قضی، معتل لام یائی)۔ ضِيَافَةٌ: میزبانی۔

یحییٰ برمکی اور ان کے سائل کا واقعہ

(۲۰۵)–ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ یحییٰ بن خالد برمکی دار الخلافت سے سوار ہو کر اپنے گھر کی طرف نکلے تو گھر کے دروازے پر ایک آدمی کو دیکھا، جب یحییٰ اس سے قریب ہوئے تو وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا، اور ان کو سلام کیا اور کہا: اے ابو علی! مجھے وہ چیز دے دیجیے جو آپ کے ہاتھوں

میں ہے، میں نے اللہ کو آپ کی طرف وسیلہ اور واسطہ بنایا ہے، تو یحییٰ نے حکم دیا کہ اِس کے لیے اُس کے گھر (یعنی میرے گھر میں خود کو ضمیر غائب سے تعبیر کیا ہے) میں ایک جگہ خاص کر دی جائے، اور ہر دن اس کو ہزار درہم دیدیے جائیں، اور یہ کہ اس کا کھانا اس (یحییٰ) کے خاص کھانوں میں سے ہو، اس پر وہ شخص ایک مہینہ ٹھہرا رہا، پھر جب مہینہ پورا ہو گیا، اور اسے ایک مہینہ میں تیس ہزار درہم مل چکے تھے، تو اس شخص نے ان درہموں کو لیا اور واپس چلا گیا، جب اس کا تذکرہ یحییٰ سے کیا گیا، تو انہوں نے کہا خدا کی قسم! اگر وہ میری زندگی بھر اپنی پوری زندگی میرے پاس ٹھہرا رہتا تو میں اس سے اپنا عطیہ نہ روکتا اور نہ ہی اس سے اپنی میزبانی ختم کرتا۔ (غزالی)

اَلْأَطْيَبَانِ وَالْأَخْبَثَانِ

(۲۰۶) ذُكِرَ أَنَّ لُقْمَانَ النَّوْبِيَّ الْحَكِيْمَ بْنَ عَنْقَاءَ بْنِ بُرُوْقٍ مِنْ اَهْلِ اِيْلَةَ اَعْطَاهُ سَيِّدُهُ شَاةً وَاَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَهَا وَ يَاتِيَهِ بِأَخْبَثَ مَا فِيْهَا ،فَذَبَحَهَا وَأَتَاهُ بِقَلْبِهَا وَلِسَانِهَا ثُمَّ اَعْطَاهُ شَاةً أُخْرىٰ وَأَمَرَهُ بِذِبْحِهَا وَ يَأْتِيْهِ بِأَطْيَبَ مَافِيْهَا فَذَبَحَهَا وَأَتَاهُ بِقَلْبِهَا وَلِسَانِهَا فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ،فَقَالَ لَهُ يَا سَيِّدِيْ لَا أَخْبَثُ مِنْهُمَا إِذَا خَبُثَا وَلَا أَطْيَبُ مِنْهُمَا إِذَا طَابَ (القليوبی)

حل لغات: اَلْأَطْيَبَانِ: دوسب سے اچھی چیزیں، اسم تفضیل، طَابَ (ض) طِيْبًا خوش گوار ہونا، صاف اور اچھا ہونا (مادہ طیب، معتل عین یائی)۔ اَلْأَخْبَثَانِ: دوسب سے بری چیزیں، اسم تفضیل، خَبُثَ (ک) وَخَبَاثَةً، بدباطن ہونا، بدطینت (مادہ خبث، صحیح)۔ شَاةٌ: بکری، جمع مکسر شِيَاهٌ- يَذْبَحُ: مضارع معروف وہ ذبح کرتا ہے، ذَبَحَ (ف) ذَبْحًا ذبح کرنا، قربانی کرنا (مادہ ذبح، صحیح)۔

دوسب سے بری اور دوسب سے اچھی چیزوں کا بیان

(۲۰۶)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ لقمان نوبی حکیم بن عنقاء بن بروق جو ایلہ (ملک) کا رہنے والا تھا اسے اس کے آقا نے ایک بکری دی اور اسے حکم دیا کہ اسے ذبح کرے اور اس میں سے

جو سب سے خراب حصہ ہو وہ اس کے پاس لاے،اس نے بکری ذبح کی اور اس کا دل اور زبان لے کراس کے پاس آیا، پھر اس (آقا) نے اس کو دوسری بکری دی اور اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا پھر یہ کہ اس کا جو سب سے اچھا حصہ ہو وہ اس کے پاس لاے ، پھر اس خادم (لقمان) نے بکری ذبح کی، اور اس کے پاس اس کا دل اور زبان لایا، آقا نے اس سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو اس (لقمان) نے آقا سے کہا، اے میرے آقا !ان دونوں سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں اگر یہ دونوں بری ہوں، اور ان دونوں سے زیادہ کوئی اچھی چیز نہیں اگر یہ دونوں اچھی ہوں۔ (قلیوبی)

حِكَايَةُ أَدْهَم

(۲۰۷) يُذْكَرُ أَنَّ اَدْهَمَ مَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ بِبَسَاتِيْنِ مَدِيْنَةِ بُخَارىٰ ،وَتَوَضَّأَ مِنْ بَعْضِ الْأَنْهَارِ الَّتِيْ تُخَلِّلُهَا ،فَإِذَا بِتُفَّاحَةٍ يَحْمِلُهَا مَاءُ النَّهْرِ ،فَقَالَ هٰذِهٖ لَا خَطْرَ لَهَا فَأَكَلَهَا،ثُمَّ وَقَعَ فِيْ خَاطِرِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَسْوَاسٌ ،فَعَزَمَ عَلىٰ أَنْ يَسْتَحِلَّ مِنْ صَاحِبِ الْبُسْتَانِ،فَقَرَعَ بَابَ الْبُسْتَانِ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ جَارِيَةٌ،فَقَالَ لَهَا أُدْعِيْ لِيْ صَاحِبَ الْمَنْزِلِ،فَقَالَتْ إِنَّهٗ لِإِمْرَأَةٌ ،فَقَالَ اِسْتَاذِنِيْ لِيْ عَلَيْهَا ،فَفَعَلَتْ فَأَخْبَرَالْمَرْأَةَ بِخَبْرِ التُّفَّاحَةِ ،فَقَالَتْ لَهٗ إِنَّ هٰذَاالْبُسْتَانَ نِصْفُهٗ لِيْ وَنِصْفُهٗ لِلسُّلْطَانِ وَالسُّلْطَانُ يَوْمَئِذٍ بِبَلَخْ وَهِيَ مَسِيْرُ عَشْرٍ مِنْ بُخَارىٰ ،وَاَحَلَّتْهُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِصْفِهَا وَ ذَهَبَ إِلىٰ بَلَخْ فَاعْتَرَضَهٗ السُّلْطَانُ فِيْ مَرْكَبِهٖ ،فَأَخْبَرَهٗ الْخَبَرُ وَاسْتَحَلَّهٗ ،فَانْذَهَلَ السُّلْطَانُ مِنْ أَمْرِهٖ وَاَعْطَاهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ.(ابن بطوطه)

حل لغات: اَدْهَمُ: حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کا نام ہے اور یہ غیر منصرف ہے اس میں وزن فعل اور علم ہے۔ بَسَاتِيْنُ: باغ، یہ بھی غیر منصرف ہے حالت جری میں اس پر کسرہ نہیں آتا ہے بلکہ جر کی جگہ میں فتحہ رہتا ہے اس میں جمع منتہی الجموع ہے جو دو سبب کے قائم مقام ہوتی ہے۔ واحد بُسْتَانٌ: تُخَلِّلُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب درمیان سے نکلتی ہے۔ (تفعیل)۔ تُفَّاحٌ: سیب، جمع مکسر، تَفَافِيْحُ۔ خَاطِرٌ: خیال، رجحان، جمع مکسر خَوَاطِر۔ وَسْوَاسٌ :وسوسہ، شبہ، ایک مرض ہے جو غلبۂ سوداء کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے،

دل میں جو برائی یا بے نفع بات گزرے اس پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، جمع منتہی الجموع، وَسَاوِسُ (اور یہ غیر منصرف ہے)۔ قَرَعَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے کھٹکھٹایا، قَرَعَ (ف) قَرْعًا کھٹکھٹانا (مادہ قرع، صحیح)۔ جَارِيَةٌ: الجَارِيْ کا مؤنث ہے، بچی، باندی، جمع مؤنث سالم، مکسر جَارِيَاتٌ وَجَوَارٍ۔ مَسِيْرٌ: مسافت۔ اَحَلَّتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس عورت نے حلال کر دیا (افعال) (مادہ حلل، مضاعف)۔ مَوْكِبٌ: سواروں یا پیدل چلنے والوں کی جماعت، جمع منتہی الجموع مَوَاكِبُ۔ اِنْذَهَلَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کے ہوش اڑ ہو گئے، ہواس باختہ ہو گیا، (انفعال) (مادہ ذھل، صحیح)۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کا واقعہ

(۲۰۷) ترجمہ:- بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ ایک دن شہر بخاریٰ کے باغوں سے گزرے، اور باغ کے بیچ سے گزرنے والی نہر سے وضو کیا، اتنے میں ایک سیب دیکھا جسے نہر کا پانی بہا رہا ہے، تو (دل میں) کہا اس (کے کھانے) میں کوئی خطرہ نہیں ہے، چنانچہ اسے کھا لیا، پھر اس کی وجہ سے ان کے دل میں شبہ ہوا، (چونکہ میں نے مالک کی اجازت کے بغیر کھایا ہے اس لیے ہو سکتا ہے کہ کھانا جائز نہ ہو) اب انھوں نے ارادہ کیا کہ وہ باغ کے مالک سے اجازت طلب کریں، چنانچہ انھوں نے باغ کا دروازہ کھٹکھٹایا، اس پر ایک باندی ان کے سامنے آئی، انھوں نے اس سے کہا کہ گھر کے مالک کو میرے پاس بلا دو، باندی نے کہا وہ ایک عورت کا ہے، حضرت ابراہیم بن ادہم نے کہا، ان سے میرے لیے اجازت حاصل کرو، باندی نے ایسا ہی کیا (یعنی اجازت طلب کی) انھوں نے اس عورت کو سیب کے واقعہ کے بارے میں خبر دی، عورت نے ان سے کہا یہ باغ آدھا میرا ہے، اور آدھا بادشاہ کا ہے اور بادشاہ ان دنوں بلخ میں ہیں اور بلخ بخاریٰ سے دس دن کی مسافت پر ہے (یہ کہ کر) عورت نے اپنے آدھے سیب کو ان کے لیے حلال کر دیا، وہ بلخ کی طرف روانہ ہوئے تو انھیں بادشاہ جلوس کے ساتھ ملا، چنانچہ انھوں نے بادشاہ کو پورے واقعہ کی خبر دی اس سے

(سیب) حلال کرنے کی اجازت طلب کی یہ سن کر بادشاہ کے اوسان (حواس باختہ) خطا ہو گیے، اور انھیں ایک ہزار دینار (تحفہ میں) دیے (ابن بطوطہ)

حِكَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

(۲۰۸) كَانَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مَرْوَانَ اَمِيْرًا لِمِصرَ ،فَرَكِبَ يَوْمًا بِمَوْضِعٍ ،وَإِذَا رَجُلٌ يُنَادِيْ وَلَدَهٗ يَا عَبْدَ الْعَزِيْزِ ،فَسَمِعَ الْأَمِيْرُ نِدَاءَهٗ فَأَمَرَ لَهٗ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ لِيُنْفِقَهَا عَلٰى ذٰلِكَ الْوَلَدِ الَّذِيْ هُوَ سَمِيُّهٗ ،فَفَشَا الْخَبَرُ بِمَدِيْنَةِ مِصْرَ فَكُلُّ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ وَلَدٌ سَمَّاهُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ ،وَبِضِدِّ ذٰلِكَ كَانَ الْحَاجِبُ تَاش الْأَمِيْرُ الْحَاجِبُ الْكَبِيْرُ بِخُرَاسَانَ مُجْتَازًا يَوْمًا بِصَيَارِفِ بُخَارىٰ، وَرَجُلٌ يُنَادِيْ غُلَامَهٗ وَكَانَ اِسْمُ الْغُلَامِ تَاشَا،فَأَمَرَ بِإِزَالَةِ الصَّيَارِفِ وَمُصَادَرَتِهِمْ وَقَالَ إِنَّمَا اَرَدتُّمْ الْاِسْتِخْفَافَ بِإِسْمِيْ ،فَانْظُرْ الْآنَ الْفَرْقَ بَيْنَ الْحُرِّ الْقَرْشِيِّ وَبَيْنَ الْمُلُوْكِ الْمُسْتَرَقِّ بِالدِّرْهَمِ . (الغزالی)

حل لغات: يُنَادِيْ :مضارع معروف واحد مذکر غائب ،وہ آواز دیتا ہے (مفاعلت) (مادہ ندی، معتل لام یائی)۔نِدَاءٌ:آواز ،اپیل ۔فَشٰی:ماضی معروف واحد مذکر غائب ،پھیل گیا،فَشَا (ن) فَشْوًا ظاہر ہونا، پھیلنا(مادہ فشو، معتل لام واوی)۔ حَاجِبٌ: دربان، جمع مکسر، حُجَّابٌ تَاش۔:ایک شخص کا نام ہے۔مُجْتَازٌ:اسم فاعل،گزرنے والا (افتعال) (مادہ جوز، معتل عین واوی)۔صَيَارِفُ:جمع مکسر،روپیے پیسے کی تجارت کرنے والا ،واحد صَرَّافٌ۔مُصَادَرَةٌ:جائداد۔اَلْمُسَتَرَقٌّ:غلام بنایا ہوا،اسم مفعول (استفعال) (مادہ رقق، مضاعف ثلاثی)۔

عبد العزیز بن مروان کا واقعہ

(۲۰۸)-ترجمہ:۔ عبد العزیز بن مروان مصر کے حاکم تھے، ایک دن وہ کسی جگہ گیے، اتفاقاً ایک شخص اپنے لڑکے کو اے عبد العزیز: کہ کر آواز دے رہا ہے امیر نے اس کی آواز سنی، تو اسے دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا، تاکہ وہ انھیں اس لڑکے پر خرچ کرے جو ان کا ہمنام ہے،

یہ خبر شہرِ مصر میں پھیل گئی، لھذا ہر وہ شخص جس کے یہاں اس سال میں بچہ پیدا ہوا اس نے اس کا نام عبد العزیز رکھا، اور اس کے برعکس دروغہ تاش تھا جو خراسان میں بڑا دربان تھا ایک دن وہ بخاریٰ کے صرافہ بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص اپنے غلام کو پکار رہا تھا اور لڑکے کا نام تاشا تھا، اس پر اس نے پورے صرافہ کو مٹا دینے اور (ان لوگوں) کی جائدادوں کو ضبط کرنے کا حکم دیا، اور (ایسا اس لیے) کہا، کہ تم لوگوں نے میرے نام کی توہین کرنی چاہی ہے، اب غور کرو یہی فرق ہے ایک آزاد قریشی اور زر خرید غلام کے درمیان۔ (غزالی)

لُقْمَانُ وَالنَّاسِكُ

(۲۰۹) قَالَ لُقْمَانُ الْحَكِيْمُ كُنْتُ اَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقٍ فَرَأَيْتُ رَجُلًا عَلٰى مَسْحٍ ،فَقُلْتُ مَاأَنْتَ اَيُّهَاالرَّجُلُ ؟ فَقَالَ آدمِيٌّ ،قُلْتُ مَااسْمُكَ ؟ فَقَالَ حَتّٰى أَنْظُرَ بِمَاذَا اِسْمِيْ نَفْسِيْ ،فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ أَيْنَ يُعْطِيْكَ قَالَ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ، فَقُلْتُ طُوْبٰى لَكَ وَقُرَّةُ عَيْنٍ ،فَقَالَ وَمَنِ الذِّيْ يَمْنَعُكَ عَنْ هٰذِهِ الطُّوْبٰى وَقُرَّةِ الْعَيْنِ . (الاصبهانی)

حل لغات: لُقْمَانُ: اللہ کے نیک بندے ہیں ان کی نبوت میں اختلاف ہے زیادہ راجح یہ ہے کہ یہ ولی ہیں ،لُقْمَانُ غیر منصرف ہے اس میں الف و نون وزائد تان اور علم ہے۔ نَاسِكٌ:عابد،عبادت گزار،جمع مکسر نُسَّاكٌ۔مَسْحٌ:ٹاٹ،جمع مکسر مُسُوْحٌ۔طُوْبىٰ:خوش خبری۔قُرَّةُ الْعَيْنِ:آنکھ کی ٹھنڈک۔

حضرت لقمان اور عابد کا واقعہ

(۲۰۹)-ترجمہ: لقمان حکیم نے کہا: میں ایک راستہ میں چل رہا تھا تو ایک شخص کو ٹاٹ پر بیٹھا ہوا دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص !تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں آدمی ہوں، میں نے کہا: آپ کا نام کیا ہے ؟ اس نے کہا: (ٹھہر) تاکہ میں غور کرلوں کہ میرا نام کیا ہے ؟ پھر میں نے اس سے کہا، دینے والا تم کو کہاں سے دیتا ہے ؟ اس نے کہا جہاں سے چاہتا ہے (دیتا ہے

)میں نے کہا، آپ کے لیے خوش خبری ہو اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو، اس پر اس نے کہا، اس خوش خبری اور آنکھ کی ٹھنڈک سے تمہیں کون منع کرتا ہے۔ (اصفہانی)

اَلمُتَوَكِّلُ وَاَبُوْالْعَيْنَاءِ

(۲۱۰) سَأَلَ الْـمُتَوَكِّلُ اَبَاالْعَيْنَاءِ مَااَشَدُّ عَلَيْكَ فِيْ ذَهَابِ بَصَرِكَ ، قَالَ مَا حَرِمْتُهُ يَااَمِيرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ ! مِنْ رُؤْ يَتِكَ مَعَ اِجْمَاعِ النَّاسِ عَلىٰ جَمَالِكَ .
(الشريشى)

خلیفہ متوکل اور ابوعیناء کا واقعہ

(۲۱۰)-ترجمہ: متوکل نے ابوعینا سے پوچھا، تمھاری آنکھ کی روشنی جانے سے تمہیں سب سے زیادہ تکلیف کس بات سے ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا، اے امیر المومنین! (اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے) جس نے مجھے آپ کے دیکھنے سے محروم کر دیا ہے جب کہ سب لوگ آپ کی خوب صورتی پر متفق ہیں۔ (شریشی)

اَلسَّفِيْهُ وَالْحَلِيْمُ

(۲۱۱) شَتَمَ سَفِيْهٌ حَلِيْمًا وَهُوَ سَاكِتٌ ،فَقَالَ اِيَّاكَ اَعْنِيْ فَقَالَ وَعَنْكَ اُغْضِيْ، قَالَ الشَّاعِرُ :

شَاتَمَنِيْ عَبْدُ بَنِيْ مُسْمِعٍ ۔۔۔ فَصُنْتُ عَنْهُ النَّفْسَ وَالْعِرَضَا
وَلَمْ اَجِبْهُ لِإِحْتِقَارِيْ لَهُ ۔۔۔ مَنْ ذَايَعَضُّ الْكَلْبَ إِنْ عَضَّا

(الثعالبى)

قَدْ رُوِيَ أَنَّ بَعْضَ الْحُكَمَاءِ رَأَى شَيْخًا يَطْلُبُ الْعِلْمَ وَيُحِبُّ النَّظْرَ فِيْهِ وَ يَسْتَحْيِ،فَقَالَ يَا هٰذَا أَتَسْتَحْيِ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ آخِرِ عُمْرِكَ أَفْضَلَ مِمَّا كُنْتَ فِيْ اَوَّلِهِ وَلأَنَّ الصِّغْرَ اَعْذَرُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِى الْجِهْلِ عُذْرٌ.

حل لغات: سَفِيْهٌ: بے وقوف، جمع مکسر سُفَهَاءُ۔ حَلِيْمٌ: صابر، بردبار، جمع مکسر حُلَمَاءُ ۔أُغْضِيْ: مضارع معروف واحد متکلّم میں چشم پوشی کرتا ہوں (افعال) (مادہ غضی، معتل لام یائی)۔ صُنْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم، میں نے حفاظت کی، صَانَ (ن) صَوْنًا حفاظت کرنا (مادہ صون، معتل عین واوی)۔ عِرْضٌ: آبرو، حفاظت، جمع مکسر اَعْرَا ضٌ۔ يَعَضُّ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ کاٹتا ہے، عَضَّ (ف) عَضًّا دانتوں سے کاٹنا۔

ایک بے وقوف اور ایک بردبار کا واقعہ

(۲۱۱)-ترجمہ: ایک بے وقوف نے کسی بردبار کو گالی دی، (گالی سن کر) وہ خاموش رہا، تو اس بے وقوف نے کہا میں آپ کو مراد لے رہا ہوں، (یعنی صرف تمہیں گالی دے رہا ہوں) تو اس بردبار آدمی نے کہا اور میں تمہیں سے چشم پوشی کر رہا ہوں۔

ایک شاعر نے کہا ہے:

(۱)- بنی مسمع کے غلام نے مجھے گالی دی تو میں نے اس سے اپنی جان و عزت کو محفوظ رکھا۔

(۲)- میں نے اس کو جواب نہیں دیا اس لیے کہ میں نے اسے حقیر سمجھا، کون ہے جو کتے کے کاٹنے پر اسے کاٹے۔ (ثعالبی)

بیان کیا گیا ہے کہ ایک حکیم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو علم طلب کر رہا ہے، اور اس میں غور کرنے کو پسند کر رہا ہے، اور (ساتھ ہی) وہ شرما رہا ہے، اس پر حکیم نے اس سے کہا: اے شخص! کیا تو اس بات سے شرماتا ہے کہ اپنی آخری عمر میں اس حالت سے افضل ہو جائے جس حالت میں اس سے پہلے تھا اور یہ بچپن الزام سے (تجھے) بری کر دے گا (یعنی تمھارا خیال یہ ہے کہ ہم نے علم نہیں سیکھا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن میں آدمی انجام کو نہیں سوچتا ہے اور نہ سیکھنے کے الزام سے میں بری ہو جاؤں گا تو یہ خیال غلط ہے) حالانکہ ان پڑھ ہونے میں بچپن عذر نہیں ہے۔ (طرطوشی)

اَلرَّازِيُّ وَالصِّبْيَانُ

(۲۱۲) حُكِيَ اَبُوْ عَلِيٍّ اَلرَّازِيُّ قَالَ مَرَرْتُ بِصِبْيَانٍ فِيْ طَرِيْقِ الشَّامِ يَلْعَبُوْنَ بِالتُّرَابِ وَقَدِ ارْتَفَعَ الْغُبَارُ فَقُلْتُ مَهْلًا قَدْ غَبَّرْتُمْ فَقَالَ صَبِيٌّ مِنْهُمْ يَاشَيْخُ ! أَيْنَ تَفِرُّ إِذَا هُيِّلَ عَلَيْكَ التُّرَابُ فِي الْقَبْرِ فَغَشِيَ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ وَالصَّبِيُّ قَاعِدٌ عِنْدَ رَاسِي مَعَ الصِّبْيَانِ يَبْكُوْنَ فَقُلْتُ لَهُ أَعِنْدَكَ حِيْلَةٌ فِي الْفِرَارِ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ أَنَا لَا أَعْلَمُ وَلٰكِنْ سَلْ غَيْرِيْ فَقُلْتُ وَمَنْ غَيْرُكَ ، قَالَ عَقْلُكَ .

(الشريشی)

حل لغات: مَهْلًا: ٹھہر جا، جلدی نہ کر، یہ مصدر ہے جو فعل کے قائم مقام ہوتا ہے اور واحد تثنیہ جمع مذکر ومؤنث سب کے لیے ہے۔ غَبَّرْتُمْ: ماضی معروف جمع مذکر حاضر، تم نے گرد آلود کر دیا (تفعیل) (مادہ غبر، صحیح)۔ هُيِّلَ عَلَيْكَ التُّرَابُ: فعل مجہول واحد مذکر غائب تم پر مٹی ڈالی گئی (تفعیل) (مادہ ھیل، معتل عین یائی)۔

رازی اور بچوں کا واقعہ

(۲۱۲)-ترجمہ: ابوعلی رازی نے بیان کیا کہ میں ملک شام کے راستے میں چند بچوں کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ مٹی سے کھیل رہے ہیں اور دھول اوپر اڑ رہی ہے میں نے کہا ، ٹھہر جاؤ، تم سب نے (مجھے) گرد آلود کر دیا، اس پر ان میں سے ایک بچے نے کہا، اے شیخ! آپ کہاں بھاگیں گے جب آپ پر قبر میں مٹی ڈالی جائے گی، (یہ سننا تھا) تو مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب مجھے ہوش آیا (تو میں نے دیکھا) کہ میرے سرہانے وہی بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ بیٹھا ہے اور وہ رو رہے ہیں، پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تمھارے پاس (قبر کی) مٹی سے بھاگنے کی کوئی تدبیر ہے ؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، لیکن میرے علاوہ کسی اور سے پوچھ لو، میں نے کہا اور تمھارے علاوہ وہ کون ہے ؟ اس نے کہا، وہ آپ کی عقل ہے۔ (شریشی)

اَلْحَاجُّ وَالْعَجُوْزُ

(۲۱۳) يُقَالُ إِنَّهُ اِنْقَطَعَ رَجُلٌ مِنْ قَافِلَةِ الْحَاجّ وَغَلَطَ الطَّرِيْقَ وَوَقَعَ فِي الرَّمْلِ فَجَعَلَ يَسِيْرُ إِلىٰ أَنْ وَصلَ إِلىٰ خَيْمَةٍ فَرَأىٰ فِي الْخَيْمَةِ اِمْرَأَةً عَجُوْزًا وَعَلىٰ بَابِ الْخَيْمَةِ كَلْبًا نَائِمًا فَسَلَّمَ الْحَاجُّ عَلىٰ الْعَجُوْزِ وَطَلَبَ مِنْهَا طَعَامًا فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ اِمْضِ إِلىٰ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَاصْطَدْ مِنَ الْحَيَّاتِ بِقَدْرِ كِفَايَتِكَ لِأَشْوِيَ لَكَ مِنْهَا وَاَطْعَمَكَ ،فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا لَا أَجْسُرُ أَنْ اَصْطَادَ اَلْحَيَّاتِ ،فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ أَنَا اَصْطَادُ مَعَكَ فَلَا تَخَفْ فَمَضَيَا وَتَبِعَهُمَا الْكَلْبُ فَأَخَذَ مِنَ الْحَيَّاتِ بِقَدْرِ حَاجَاتِهِمَا ،فَاَتَتِ الْعَجُوْزُ وَجَعَلَتْ تَشْوِي الْحَيَّاتِ فَلَمْ يَرَ الْحَاجُّ بُدًّا مِنَ الْأَكْلِ وَخَافَ أَنْ يَمُوْتَ مِنَ الجُوْعِ وَالْهُزَالِ فَأَكَلَ ،ثُمَّ أَنَّهُ عَطِشَ فَطَلَبَ مِنْهَا الْمَاءَ ،فَقَالَتْ دُوْنَكَ الْعَيْنُ فَاشْرَبْ فَمضَى إِلَى الْعَيْنِ فَوَجَدَ الْمَاءَ مُرًّا مَالِحًا وَلَمْ يَجِدْ مِنْ شُرْبِهٖ بُدًّا فَشَرِبَ وَعَادَ إِلَى الْعَجُوْزِ وَقَالَ أَعْجَبُ مِنْكِ اَيَّتُهَا الْعَجُوْزُ وَمِنْ مَقَامِكِ فِيْ هٰذَاالْمَكَانِ وَاغْتِذَائِكِ بِهٰذَاالطَّعَامِ فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ كَيْفَ تَكُوْنُ بِلَادُكُمْ ،فَقَالَ يَكُوْنُ فِيْ بِلَادِنَا الدُّوْرُ الرَّحْبَةُ الْوَاسِعَةُ وَالْفَوَاكِهُ الْيَانِعَةُ ،وَالمِيَاهُ الْعَذْبَةُ وَالأَطْعِمَةُ الطَّيِّبَةُ،وَاللُّحُوْمُ السَّمِيْنَةُ ،وَالنِّعَمُ الْكَثِيْرَةُ ، وَالْعُيُوْنُ الْغزِيْرَةُ ،فَقَالَتِ الْعَجُوْزُ ،قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا كُلَّهُ فَقُلْ لِيْ هَلْ تَكُوْنُوْنَ تَحْتَ يَدَيْ سُلْطَانٍ يَجُوْرُ عَلَيْكُمْ وَإِذَا كَانَ لَكُمْ ذَنْبٌ أَخَذَ أَمْوَالَكُمْ وَاسْتَاصَلَ اَحْوَالَكُمْ وَاخرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ فَقَالَ قَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِذَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الطَّعَامُ اللَّطِيْفُ وَالْعَيْشُ الظَّرِيْفُ وَالْحُلْوىَ الْعَجِيْبَةُ مَعَ الْجَوْرِ وَالظُّلْمِ سَمًّا نَاقِعًا وَتَعُوْدُ اَطْعِمَتُنَا مَعَ الْأَمْنِ تِرْيَاقًا نَافِعًا ،أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ أَجَلَ النِّعَمِ بَعْدَ نِعْمَةِ الهَدْيِ اَلصِّحَّةُ وَالأَمْنُ .(الغزالی)

حل لغات: حَاجٌّ: حاجی،جمع مکسر حُجَّاجٌ(ماده حجج،مضاعف)۔ عَجُوْزٌ : بوڑھی عورت،جمع منتہی الجموع،غیر منصرف عَجَائِزُ ۔وَاصْطَدْ:فعل امر واحد مذکر حاضر تو شکار کر(افتعال)(مادہ صید،معتل عین یائی)۔ حَيَّاتٌ:جمع مؤنث سالم،سانپ،واحد حَيَّةٌ۔ لِأَشْوِيَ:فعل مضارع معروف واحد متکلّم تاکہ میں بھون دوں،شَوىَ(ض)شَيًّا بھونا(مادہ

شيء،لفیف مقرون)۔لَا اَجْسُرُ :مضارع منفی معروف واحد متکلّم میں ہمت نہیں رکھتا ہوں ،جَسَرَ(ن)جَسَارَةً وَجُسُوْرًا ہمت کرنا،جسارت کرنا(مادہ جسر،صحیح)۔ھُزَالٌ: لاغری، کمزوری۔عَیْنٌ:چشمہ،جمع عُیُوْنٌ۔مُرٌّ:کڑوا۔مَالِحٌ :نمکین۔دُوْرٌ:جمع مکسر،گھر،واحد دَارٌ ۔یَانِعَةٌ: پختہ۔وَاسْتَأْصَلَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے جڑ سے اکھاڑ دیا (استفعال)(مادہ أصل،مہموز فا)۔اَمْلَاکٌ :جمع مکسر،جائداد،واحد مِلْکٌ ۔سَمٌّ: زہر،جمع مکسر سُمُوْمٌ۔نَاقِعٌ:قاتل۔

ایک حاجی اور بڑھیا کا واقعہ

(۲۱۳)-ترجمہ: بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص حاجیوں کے قافلہ سے بچھڑ گیا اور راستہ بھول گیا اور ریگستان میں جا پڑا وہ چلتا رہا یہاں تک کہ ایک خیمہ کے پاس پہنچا،خیمہ کے اندر ایک بوڑھی عورت اور خیمہ کے دروازے پر ایک کتے کو سویا ہوا دیکھا،حاجی نے بڑھیا کو سلام کیا اور اس سے کھانا مانگا،اس پر بڑھیا نے کہا،اس وادی میں چلے جاؤ اور سانپوں کا اتنا شکار کر لو جو تمھارے لیے کافی ہوں تاکہ میں اس میں سے تمھارے لیے بھون دوں اور تمہیں کھلا دوں ،اس آدمی نے کہا کہ میں سانپوں کے شکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتا،بڑھیا نے کہا میں تمھارے ساتھ شکار کروں گی،لہذا تم ڈرو مت،پھر وہ دونوں چلے،اور ان دونوں کے پیچھے ایک کتا بھی چلا،تو ان دونوں نے اپنی ضرورت کے مطابق سانپ پکڑے،بڑھیا گھر آئی اور سانپوں کو تلنے لگی،حاجی نے کھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھا،اور اسے ڈر ہوا(کہ اگر اسے نہیں کھاے گا)کمزوری اور بھوک سے مر جاے گا،اس لیے اس نے کھایا پھر اسے پیاس لگی اور اس نے پانی مانگا،بڑھیا نے کہا:پانی کا چشمہ تمھارے سامنے ہے تو تم پی لو،پھر وہ چشمہ پر گیا تو پانی کو کڑوا اور نمکین پایا(لیکن)اس کے پینے سے چھٹکارہ نہیں تھا اس لیے اس نے پیا،اور بڑھیا کے پاس واپس آیا اور کہا،اے بڑی بی!مجھے تعجب ہے آپ پر اور آپ کے اس جگہ ٹھہر نے پر اور آپ کے اس کھانا کھانے پر(یعنی نہ یہاں کھانا اچھا ہے اور نہ پانی اچھا ہے پھر بھی آپ رہتی ہیں)اس پر بڑھیا نے کہا:تمھارے علاقے کیسے ہوتے ہیں؟حاجی نے کہا:ہمارے

علاقے میں کشادہ کھلے مکانات ہوتے ہیں اور پختہ پھل، میٹھے پانی، عمدہ کھانے، موٹے گوشت اور بہت سی نعمتیں اور بہت سے پانی کے چشمے ہوتے ہیں، بڑھیا نے کہا میں نے یہ سب باتیں سن لیں (لیکن) مجھے بتاؤ کہ کیا تم لوگ کسی ایسے بادشاہ کے ماتحت رہتے ہو جو تم پر ظلم کرتا ہو اور جب تم سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ تمھارے مالوں کو (جائیداد) لے لیتا ہو، اور تمھاری حالتوں کو خراب کر دیتا ہو اور تمہیں تمھارے گھروں سے نکال دیتا ہو، اور تمھاری جائیداد سے بے دخل کر دیتا ہو؟ اس نے کہا ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے، اس پر بڑھیا نے کہا: تب تو ظلم و ستم کے ساتھ مزیدار کھانا اور آرام دہ زندگی اور طرح طرح کے حلوہ جات زہر قاتل ہوتے ہیں، اور امن (ظلم سے محفوظ رہنے) کے ساتھ ہمارے کھانے نفع بخش تریاق ہوتے ہیں کیا تم نے نہیں سنا؟ ہدایت ربانی (ایمان) کی نعمت کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت اور امن و سکون ہے۔ (غزالی)

حِكَايَةُ اَبِيْ يَعْقُوْب يُوْسَفَ

(۲۱۴) قَصَدْنَامِنْ مَدِيْنَةِبَيْرُوْتَ زِيَارَةَ قَبْرِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفَ اَلَّذِيْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ مِنْ مُلُوْكِ الْـمَغْرِبِ وَهُوَ بِمَوْضِعٍ يُعْرَفُ بِكَرَكْ نُوْحٍ مِنْ بِقَاعِ الْعَزِيْزِ وَ يُذْكَرُ أَنَّهُ كَانَ يَنْسُجُ الْحُصُرَ وَ يَقْتَاتُ بِثَمَنِهَا وَحُكِيَ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَدِيْنَةَ دِمَشْقَ فَمَرِضَ بِهَا مَرَضًا شَدِيْدًا وَاَقَامَ مَطْرُوْحًا بِالأَسْوَاقِ فَلَمَّا بَرِيَ مِنْ مَرَضِهٖ خَرَجَ إِلٰى ظَاهِرِ دِمَشْقَ لِيَلْتَمِسَ بُسْتَانًا يَكُوْنُ حَارِسًا لَهٗ فَاسْتُوْجِرَ لِحِرَاسَةِ بُسْتَانٍ لِلْمَلِكِ نُوْرِ الدِّيْنِ وَأَقَامَ فِي حِرَاسَتِهٖ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا كَانَ فِي اَوَانِ الْفَاكِهَةِ اَتَى السُّلْطَانُ إِلٰى ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ فَأَمَرَ وَكِيْلُ الْبُسْتَانِ اَبَا يَعْقُوْبَ أَنْ يَاتِيَ بِرُمَّانٍ يَاكُلُ مِنْهُ السُّلْطَانُ فَأَتَاهُ بِرُمَّانٍ فَوَجَدَهٗ حَامِضًا فَقَالَ لَهُ الْوَكِيْلُ أَتَكُوْنُ فِيْ حِرَاسَةِ الْبُسْتَانِ مُنْذُ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَلَا تَعْرِفُ الْحُلْوَ مِنَ الْحَامِضِ فَقَالَ إِنَّمَا اِسْتَاجَرْتَنِيْ عَلَى الْحِرَاسَةِ لَا عَلَى الْأَكْلِ فَأَتَى الْوَكِيْلُ إِلَى الْـمَلِكِ فَاَعْلَمَهٗ بِذٰلِكَ فَبَعَثَ الْـمَلِكُ إِلَيْهِ وَكَانَ قَدْ رَأَى فِيْ الْـمَنَامِ أَنَّهُ يَجْتَمِعُ مَعَ اَبِيْ يَعْقُوْبَ فَتَفَرَّسَ أَنَّهُ هُوَ فَقَالَ لَهٗ أَنْتَ اَبُوْ يَعْقُوْبَ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ إِلَيْهِ وَعَانَقَهٗ وَاَجْلَسَهٗ إِلٰى جَانِبِهٖ ثُـمَّ اِحْتَمَلَهٗ إِلٰى مَجْلِسِهٖ فَأَضَافَهٗ

بِضِيَافَةٍ مِنَ الْحَلَالِ الْمُكْتَسَبِ بِكَدِّ يَمِيْنِهٖ وَقَامَ عِنْدَهٗ اَيَّامًا ثُمَّ خَرَجَ مِنْ دِمَشَقْ فَارًّا بِنَفْسِهٖ فِيْ اَوَانِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ . (ابن بطوطه)

حل لغات: بِقَاعٌ: جمع تکسیر، زمین کے حصے، واحد بُقْعَةٌ۔ حُصُرٌ: جمع تکسیر، چٹائیاں، واحد حَصِيْرٌ۔ حِرَاسَةٌ: حفاظت، نگرانی۔ اَوَانٌ: وقت، موسم، جمع قلت آوِنَةٌ ۔ تَفَرَّسَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ سمجھ گیا (تفعل) (مادہ فرس، صحیح)۔ كَدّ كَدًّا (ن) محنت کا کام کرنا (مادہ کدد، مضاعف ثلاثی)۔

ابو یعقوب یوسف کا واقعہ

(۲۱۴)۔ترجمہ: ہم لوگ شہر بیروت سے ابو یعقوب یوسف کی قبر کی زیارت کرنے چلے جن کے تعلق سے لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مغرب کے بادشاہوں میں سے ہیں، اور وہ (قبر) اس جگہ ہے جسے "کرک نوح" سے جانا جاتا ہے، جو عزیز (حاکم مصر کا لقب) کے علاقوں میں سے ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ یعقوب یوسف چٹائیاں بنتے تھے اور اسی کی آمدنی سے گزر اوقات کرتے تھے، ان سے روایت کی گئی کہ وہ دمشق میں داخل ہوئے تو وہاں وہ سخت بیمار ہوئے اور اسی حال میں وہ بازاروں میں پڑے رہے، پھر جب اپنی بیماری سے صحت یاب ہوئے تو شہر دمشق سے باہر نکلے تاکہ کوئی باغ تلاش کریں، اور (مزدوری پر) باغ کی نگرانی کرنے والے ہو جائیں، چنانچہ انہیں بادشاہ نور الدین کے باغ کی نگرانی کے لیے مزدور رکھ لیا گیا، انھوں نے اس کی رکھوالی چھ مہینہ کی پھر جب پھل کا وقت آیا، باغ کے معاون، نمائندے نے ابو یعقوب کو حکم دیا کہ وہ انار لائے، جسے بادشاہ کھائیں، ابو یعقوب اس کے پاس ایک انار لائے تو بادشاہ نے اسے کھٹا پایا، اس پر معاون نے ابو یعقوب سے کہا کہ تمہیں باغ کی رکھوالی کرتے ہوئے چھ مہینہ گزر چکے اور تم میٹھے کھٹے کو نہیں پہچانتے ہو؟ ابو یعقوب نے کہا، آپ نے مجھے نگرانی پر مزدور رکھا ہے نہ کہ کھانے پر، چنانچہ معاون بادشاہ کے پاس آیا اور بادشاہ کو اس کی اطلاع دی، بادشاہ نے اس کے پاس ملاقات کا پیغام بھیجا، اور اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہ وہی ہیں، بادشاہ نے ان سے کہا، آپ ابو یعقوب ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔

اس پر بادشاہ ان کی طرف گیا اور ان سے معانقہ کیا اور انہیں اپنے بغل میں بٹھایا، پھر انہیں اپنے کمرے میں لے گیا اور ان کی مہمانی اس حلال کمائی سے کی جسے اس نے اپنے ہاتھ کی محنت سے کمایا تھا، ابو یعقوب اس کے پاس چند دن رہے پھر سخت ٹھنڈک کے زمانے میں خود دمشق سے بھاگ نکلے (ابن بطوطہ)

اَلْمَنْصُوْرُ وَالمُعْتَدَىْ عَلَيْهِ

(۲۱۵) رُوِيَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعُقَلَاءِ غَصَبَهٗ بَعْضُ الْوُلَاةِ ضَيْعَةً لَهٗ وَاِعْتَدىٰ عَلَيْهِ فَذَهَبَ إِلَى الْمَنْصُوْرِ فَقَالَ لَهٗ اَصْلَحَكَ اللهُ اَذْكُرُ لَكَ حَاجَتِيْ أَمْ اَضْرِبُ لَكَ قَبْلَهَا مَثَلًا فَقَالَ لَهٗ بَلْ اِضْرِبْ لِيْ قَبْلَهَا مَثَلًا فَقَالَ اَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّ الطِّفْلَ الصَّغِيْرَ إِذَا نَابَهٗ أَمْرٌ يَكْرَهُهٗ فَإِنَّهٗ يَفِرُّ إِلىٰ اُمِّهٖ لِنُصْرَتِهٖ إِذْ لَا يَعْرِفُ غَيْرَهَا ظَنًّا مِنْهُ أَنَّهٗ لَانَاصِرَ لَهٗ فَوْقَهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَ وَاشْتَدَّ كَانَ فِرَارُهٗ وَشَكْوَاهُ إِلىٰ اَبِيهِ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّ اَبَاهُ اَقْوٰى مِنْ اُمِّهٖ عَلىٰ نُصْرَتِهٖ فَإِذَا بَلَغَ وَصَارَ رَجُلًا وَحَزَبَهٗ اَمْرٌ شَكَا إِلَى الْوَالِيْ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّهٗ اَقْوَى مِنْ اَبِيْهِ فَإِنْ زَادَ عَقْلُهٗ وَ اشْتَدَّتْ شَكِيْمَتُهٗ شَكَا إِلَى السُّلْطَانِ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّهٗ اَقْوٰى مِمَّنْ سِوَاهُ ،فَإِنْ لَمْ يُنْصِفْهُ السُّلْطَانُ شَكَا إِلَى اللهِ تَعَالىٰ لِعِلْمِهٖ بِأَنَّهٗ اَقْوٰى مِنَ السُّلْطَانِ وَقَدْ نَزَلَتْ بِيْ نَازِلَةٌ وَلَيْسَ فَوْقَكَ أَحَدٌ اَقْوٰي مِنْكَ اِلَّااللهُ تَعَالىٰ فَإِنْ اَنْصَفْتَنِيْ وَإِلَّا رَفَعْتُ اَمْرَهَا إِلَى اللهِ تَعَالىٰ ،قَالَ بَلْ نُنْصِفُكَ وَأَمَرَ بِأَنْ يُكْتَبَ إِلىٰ وَالِيْهِ بِرَدِّ ضَيْعَتِهٖ إِلَيْهِ .

حل لغات: اَلْمُعْتَدَيْ عَلَيْهِ :مظلوم شخص (مادہ عدو، معتل لام واوی)۔ ضَيْعَةٌ: زمین، جائداد، جمع مکسر، وجمع مؤنث سالم ضِيَعٌ وَضَيْعَاتٌ۔ نَابَهٗ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کو در پیش آیا، نَابَ (ن) نَوْبًا در پیش آنا (مادہ نوب، معتل عین واوی)۔ تَرَعْرَعَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ جوان ہوا (رباعی مجرد، مضاعف رباعی) شَكْوٰى: شکایت ،جمع مکسر شَكَاوٰى۔ حَزَبَهٗ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اسے لاحق ہوا، پیش ہوا، حَزَبَ (ن) حَزْبًا پیش آنا (مادہ حزب، صحیح)۔ شَكِيْمَةٌ :خودداری، بڑائی۔

خلیفہ منصور اور مظلوم کا واقعہ

(۲۱۵)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک عقل مند شخص کی زمین کسی حاکم نے غصب کر لی اور اس پر ظلم کیا، وہ شخص منصور کے پاس گیا اور اس سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا رکھے میں آپ سے اپنی ضرورت ذکر کروں یا اس سے پہلے ایک کہاوت بیان کروں؟ منصور نے کہا، بلکہ مجھ سے حاجت بیان کرنے سے پہلے قصہ بیان کرو، اس نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا رکھے، بے شک چھوٹا بچہ جب اسے کوئی ایسا معاملہ در پیش ہو جسے وہ ناپسند کرے تو وہ اپنی مدد کے لیے اپنی ماں کی طرف بھاگتا ہے اس لیے کہ وہ اپنے خیال میں اس سے بڑھ کر اپنے لیے اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں جانتا ہے، پھر جب وہ جوان اور طاقت ور ہو جاتا ہے تو اس کا بھاگنا اور شکایت کرنا اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کا باپ اس کی مدد کے لیے اس کی ماں سے زیادہ طاقت ور ہے، پھر جب وہ بالغ اور مرد ہو جاتا ہے اور اسے کوئی معاملہ لاحق ہوتا ہے تب وہ حاکم سے شکایت کرتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ حاکم اس کے باپ سے زیادہ طاقت ور ہے، پھر اگر اس کی عقل پختہ اور انتہائی خود دار ہو تو بادشاہ سے شکایت کرتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں سے زیادہ طاقت ور ہے، پھر اگر بادشاہ اس کا انصاف سے فیصلہ نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادشاہ سے زیادہ طاقت والا ہے (ان ساری تفصیلات کے بعد میری حاجت یہ ہے) کہ مجھ پر ایک مصیبت آ پڑی ہے اور آپ کے اوپر آپ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے، پھر اگر آپ انصاف سے فیصلہ کریں تو اچھا ہے ورنہ میں زمین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا، بادشاہ نے کہا (تم خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش مت کرو) بلکہ ہم تمھارا فیصلہ انصاف سے کریں گے اور حکم دیا کہ وہاں کے حاکم کو اس کی زمین لوٹا دینے کا فرمان لکھا جائے۔

اَلنَّجَاةُ بِعَوْنِ اللهِ

(۲۱۶) رُوِيَ أَنَّ السُّلْطَانَ صَقَلِيَّةَ اَرِقَ ذَاتَ يَوْمٍ وَمَنَعَ النَّوْمَ فَأَرْسَلَ إِلىٰ قَائِدِ الْبَحْرِ وَقَالَ اُنْفُذِ الْآنَ مَرْكَبًا إِلىٰ اَفْرِيْقِيَّةٍ يَأْتُوْنِيْ بِأَخْبَارِهَا فَعَمَرَ الْقَائِدُ

الْمَرْكَبَ وَاَرْسَلَهُ لِحِيْنِهٖ ،فَلَمَّا اَصْبَحُوْا إِذَا بِالْمَرْكَبِ فِيْ مَوْضِعِهٖ لَمْ يَبْرَحْ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَلَيْسَ قَدْ فَعَلْتَ مَا اَمَرْتُكَ بِهٖ ،قَالَ نَعَمْ اِمْتَثَلْتُ اَمْرَكَ وَاَنْفَذْتُ الْمَرْكَبَ وَرَجَعَ بَعْدَ سَاعَةٍ وَسَيُحَدِّثُكَ مُقَدَّمُ الْمَرْكَبِ فَجَاءَ الْمُقَدَّمُ الْمَرْكَبِ وَمَعَهُ رَجُلٌ ،فَقَالَ الملِكُ مَامَنَعَكَ أَنْ تَذْهَبَ حَيْثُ اَمَرْتُ،قَالَ ذَهَبْتُ فِيْ الْمَرْكَبِ فَبَيْنَمَا أَنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَالْبَحَّارُوْنَ يُجَذِّفُوْنَ فَإِذَا أَنَا بِصَوْتٍ يَقُوْلُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَكَرِّرُهَا مِرَارًا فَلَمَّا اِسْتَقَرَّ صَوْتُهُ فِيْ اَسْمَاعِنَا نَادَيْنَاهُ مِرَارًا لَبَّيْكْ لَبَّيْكْ وَهُوَ يُنَادِيْ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَنَحْنُ نُجِيْبُهُ لَبَّيْكْ لَبَّيْكْ وَ تَوَجَّهْنَا نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَلْفَيْنَا هٰذَاالرَّجُلَ غَرِ يْقًا فِيْ آخِرِ رَمَقٍ مِنَ الْحَيَاةِ فَاَخْرَجْنَاهُ مِنَ الْبَحْرِ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَالِهٖ فَقَالَ كُنَّا مُقْلِعِيْنَ مِنْ اِفْرِ يْقِيَّةٍ فَغَرَقَتْ سَفِيْنَتُنَا مُنْذُ اَيَّامٍ وَمَا زِلْتُ اَسْبَحُ حَتّٰى وَجدتُّ الْمَوْتَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِالْغَوْثِ إِلَّا مِنْ نَاحِيَتِكُمْ فَسُبْحَانَ مَنْ اَسْهَرَ سُلْطَانًا وَاَرِقَ جَبَّارًا فِي قَصْرِهٖ لِغَرِ يْقٍ فِيْ الْبَحْرِ وَظُلْمَةِ الْوَحْشَةِ حَتّٰى اِسْتَخْرَجَهُ مِنْ تِلْكَ الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثَةِظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَظُلْمَةِ الْبَحْرِ وَظُلْمَةِ الْوَحْشَةِ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ . (الطرطوشي)

حل لغات: صَقَلِيَّةٌ:جواٹلی کے جنوب میں واقع ہے۔اَرَقٌ:بے خوابی۔اُنْفُذْ :**فعل** امر واحد مذکر حاضر تم بھیجو(ن)(مادہ نفذ،صحیح)۔عَمَرَ :**فعل** ماضی معروف واحد مذکر غائب،اس نے تیار کی عَمَرَ(ن)عَمْرًا آباد کرنا،تیار کرنا(مادہ عمر،صحیح)۔مُقَدَّمُ الْمَرْكَبِ :جہاز کا کپتا ۔بَحَّارُوْنَ :جہاز ران۔يُجَذِّفُوْنَ:مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ جہاز چلا رہے ہیں (تفعیل)(مادہ جزف،صحیح)۔رَمَقٌ:زندگی کی آخری سانس۔

اللہ تعالیٰ کی مدد سے نجات پانے کا واقعہ

(۲۱۶)-ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ جزیرہ سسلی کا بادشاہ ایک رات بے خواب رہا اور اسے نیند نہیں آئی، اس نے بحریہ کے امیر کے پاس پیغام بھیجا اور کہا: تم ابھی ایک جہاز افریقہ بھیجو جو میرے پاس وہاں کی خبر لائے، امیر نے جہاز تیار کیا اور اسے اسی وقت روانہ کر دیا۔ جب لوگوں نے صبح کی تو جہاز اسی جگہ کھڑا ہے اور ذرہ بھر نہیں کھسکا ہے۔ اس پر بادشاہ نے اس سے کہا: کیا تم نے وہ کام نہیں کیا جس کا میں نے حکم دیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور جہاز روانہ کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آگیا، اب آپ سے جہاز کا کپتان (تمام ماجرا) بیان کریں گے، اتنے میں جہاز کا کپتان آیا اس حال میں کہ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا، بادشاہ نے کہا جب میں نے تمہیں حکم دیا تو تمہیں کس چیز نے منع کیا؟ اس نے عرض کیا، میں جہاز میں روانہ ہوا ایک بجے آدھی رات ہوئی اور جہاز ران جہاز چلا رہے تھے اسی درمیان میں نے ایک آواز سنی، کوئی کہہ رہا ہے: اے اللہ! اے اللہ! اے مدد چاہنے والوں کی مدد کرنے والے! اسی کو وہ بار بار دہرہ رہا ہے، جب اس کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی تو ہم نے بھی اسے کئی بار پکارا، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوے، وہ پکار رہا تھا، اے اللہ! اے اللہ! اے مدد چاہنے والوں کی مدد کرنے والے اور ہم اسے جواب دے رہے تھے، ہم حاضر ہوئے، ہم حاضر ہوئے، اور ہم آواز کی طرف بڑھے تو ہم نے اس آدمی کو ڈوبتا ہوا زندگی کے آخری لمحہ میں پایا، تو ہم نے اسے دریا سے نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے بتایا کہ ہم افریقہ سے روانہ ہوے تھے تو کوئی دن ہوے ہماری کشتی ڈوب گئی اور میں برابر تیر تا رہا یہاں تک کہ میں موت کے منہ میں پہونچ چکا تھا تو تمھاری جانب کے علاوہ میں نے کسی اور طرف سے مدد محسوس نہیں کی، لہٰذا پاک ہے وہ ذات جس نے وحشت کی تاریکی اور دریا میں ڈوبنے والے کی خاطر ایک بادشاہ کو بیدار رکھا ایک جابر کو اس کے محل میں بے خواب کیسے رکھا یہاں تک کہ اسے ان تینوں تاریکیوں سے نکال باہر کیا، رات کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی اور وحشت کی تاریکی، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، پاکی ہے تجھے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔ (طرطوشی

اَلْجُنْدِيُّ وَالمُحْتَالُ

(۲۱۷) إِنَّهٗ كَانَ بِثَغْرِ الْأَسْكَنْدَرِيَّةِ وَالٍ يُقَالُ لَهٗ حُسَامُ الدِّيْنِ فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ دَسْتِهٖ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ اَقْبَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ جُنْدِيٌّ وَقَالَ لَهٗ اِعْلَمْ يَا مَوْلَانَا الْوَالِيْ إِنِّيْ دَخَلْتُ هٰذِهِ الْـمَدِيْنَةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَنَزَلْتُ فِيْ خَانٍ كَذَا فَنِمْتُ فِيهٖ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَلَمَّا اِنْتَبَهْتُ وَجدتُّ خُرْجِيْ مَشْرُوْطًا وَقَدْ سُرِقَ مِنْهُ كِيْسٌ فِيْهِ اَلْفُ دِيْنَارٍ فَلَمْ يَتِمَّ كَلَامُهٗ حَتّٰى اَرْسَلَ الْوَالِيْ مَا حَضَرَ الْمُقَدَّمِيْنَ وَاَمَرَهُمْ بِإِحْضَارِ جَمِيْعِ مَنْ فِيْ الْخَانِ وَأَمَرَ بِسِجْنِهِمْ إِلَى الصَّبَاحِ فَلَمَّا جَاءَ الصُّبْحُ أَمَرَ بِإِحْضَارِ آلَةِ الْعُقُوْبَةِ وَاَحْضَرَ هٰؤُلاءِ النَّاسَ بِحَضْرَةِ الْجُنْدِيِّ صَاحِبِ الدَّرَاهِمِ وَاَرَادَ عِقَابَهُمْ وَإِذَا بِرَجُلٍ قَدْ اَقْبَلَ وَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدِى الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيِّ فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اَطْلِقْ هٰؤُلَاءِ النَّاسَ كُلَّهُمْ فَإِنَّهُمْ مَظْلُوْمُوْنَ وَأَنَاالَّذِيْ اَخَذْتُ مَالَ هٰذَاالْجُنْدِيِّ وَهَا هُوَ الْكِيْسُ الَّذِىْ اَخَذْتُهٗ مِنْ خُرْجِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهٗ مِنْ كَمِّهٖ وَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدِى الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيِّ فَقَالَ الْوَالِيْ لِلْجُنْدِيِّ خُذْ مَالَكَ وَتُسَلِّمْهُ فَمَا بَقِيَ لَكَ عَلَى النَّاسِ سَبِيْلٌ وَصَارَ النَّاسُ وَجَمِيْعُ الْحَاضِرِيْنَ يَثْنُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَ يَدْعُوْنَ لَهٗ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ قَالَ اَيُّهَاالْامِيْرُ مَاالشَّطَارَةُ إِنِّيْ جِئْتُ اِلَيْكَ بِنَفْسِيْ وَاَحْضَرْتُ هٰذَاالْكِيْسَ وَإِنَّمَاالشَّطَارَةُ فِيْ اَخْذِ هٰذَاالْكِيْسِ ثَانِيًا مِنْ هٰذَاالْجُنْدِيِّ فَقَالَ لَهٗ الْوَالِيْ وَكَيْفَ فَعَلتَ يَاشَاطِرُ حِيْنَ اَخَذْتَهٗ فَقَالَ اَيُّهَاالْاَمِيْرُ إِنِّىْ كُنْتُ فِيْ مِصْرَ فِيْ سُوْقِ الصَّيَارِفِ إِذْ رَأَيْتُ هٰذَاالْجُنْدِيَّ لَـمَّا صَرَّفَ هٰذَاالذَّهَبَ وَوَضَعَهٗ فِىْ هٰذَاالْكِيْسِ فَتَبِعْتُهٗ مِنْ زُقَاقٍ إِلٰى زُقَاقٍ فَلَمْ اَجِدْ لِيْ إِلٰى اَخْذِ الْـمَالِ مِنْهُ سَبِيْلًا ثُمَّ إِنَّهٗ سَافَرَ فَتَبِعْتُهٗ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ وَصِرْتُ اِحْتَالَ عَلَيْهِ فِيْ اَثْنَاءِ الطَّرِيْقِ فَمَا قَدِرتُ عَلٰى اَخْذِهٖ مِنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ هٰذِهِ الْـمَدِيْنَةَ تَبِعْتُهٗ حَتّٰى دَخَلَ فِيْ هٰذَاالْخَانِ فَنَزَلْتُ إِلٰى جَانِبِهٖ وَرَصَدْتُهٗ حَتىٰ نَامَ وَسِمعْتُ غَطِيْطَهٗ فَمَشَيْتُ إِلَيْهِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا وَقَطَعْتُ الْخُرْجَ بِهٰذِهِ السِّكِيْنِ وَاَخَذْتُ الْكِيْسَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ وَاَخَذَالْكِيْسَ مِنْ بَيْنِ اَيَادِي الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيِّ وَتَأَخَّرَ إِلٰى

خَلْفِ الْوَالِيْ وَالْجُنْدِيِّ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَ يَعْتَقِدُوْنَ أَنَّهٗ يُرِيْهِمْ كَيْفَ اَخَذَ الْكِيْسَ مِنَ الْخُرْجِ وَإِذَا بِهٖ قَدْ جَرٰى وَرَمٰى نَفْسَهٗ فِيْ بِرْكَةٍ فَصَاحَ الْوَالِيْ عَلٰى حَاشِيَتِهٖ وَقَالَ اَلْحِقُوْهُ وَانْزِلُوْا خَلْفَهٗ فَمَانَزَعُوْا ثِيَابَهُمْ وَنَزَلُوْا فِي الدَّرْجِ حَتّٰى كَانَ الشَّاطِرُ مَضٰى إِلٰى حَالِ سَبِيْلِهٖ وَفَتَّشُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِدُوْهُ وَذٰلِكَ لِأَنَّ اَزِقَّةَ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ كُلَّهَا تَنَفَّذَ إِلٰى بَعْضِهَا وَرَجَعَ النَّاسُ وَلَمْ يَحْصُلُوْا الشَّاطِرَ ،فَقَالَ الْوَالِيْ لِلْجُنْدِيِّ لَمْ يَبْقَ لَكَ عِنْدَ النَّاسِ حَقٌّ لِأَنَّكَ عَرَفْتَ غَرِيْمَكَ وَتَسَلَّمْتَ مَالَكَ وَمَا حَفِظْتَهٗ فَقَامَ الْجُنْدِى وَقَدْ ضَاعَ مَالُهٗ وَخَلَّصَتِ النَّاسُ مِنْ اَيْدِي الجُنْدِيِّ وَالْوَالِيْ . (الف ليلة وليلة)

حل لغات: اَلْجُنْدِيُّ:فوجی،سپاہی۔مُحْتَالٌ:دھوکا باز(مادہ حول،معتل عین واوی)۔ ثَغْرٌ:سرحد،جمع مکسر ثُغُوْرٌ۔ دَسْتٌ:مجلس،جمع مکسر دُسُوْتٌ۔ خَانٌ:ہوٹل،سرائے،جمع مؤنث سالم خَانَاتٌ۔ خُرْجٌ:تھیلی،جمع مکسر اَخْرَاجٌ۔ کِیْسٌ:بٹوہ،جمع مکسر اَکْیَاسٌ۔ کُمٌّ: آستین،جمع مکسر اَکْمَامٌ۔صَرَّفَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب چینج لیا، ریز گاری لی، (تفعیل) اَلشَّطَارَةُ:چالبازی،مکاری ۔زُقَاقٌ:گلی،جمع قلت اَزِقَّةٌ۔ غَطِیْطٌ :خراٹے لینا،مصدر (ض)(مادہ غطط،مضاعف)۔سِکِّیْنٌ:چھری،چاقو ،جمع منتہی الجموع، وغیر منصرف سَکَاکِیْنُ۔بِرْکَةٌ:تالاب،جمع مکسر بِرَکٌ۔حَاشِیَةٌ:کنارہ،ہمراہی،خدام،جمع مکسر اَحْشَامٌ۔غَرِیْمٌ:مقابل،مخالف۔

فوجی اور دھوکے باز کا واقعہ

(۲۱۷)-ترجمہ: شہر اسکندریہ کی سرحد پر ایک حاکم تھا جسے حسام الدین کہا جاتا تھا،ایک رات وہ اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا،اسی درمیان اس کے پاس ایک فوجی آیا،اور اس سے کہا:اے ہمارے حاکم آقا!آپ جان لیں کہ میں اس شہر میں اسی رات کو داخل ہوا اور فلاں ہوٹل میں ٹھہرا،پھر میں اس میں تہائی رات تک سویا اور جب بیدار ہوا تو اپنی تھیلی کو بندھا ہوا پایا اور اس میں سے میرا بٹوہ جس میں ہزار دینار تھے چوری ہو گیا،ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ

حاکم نے (ایک شخص کو) بھیجا اور پولس دستہ کو بلوایا اور ہوٹل میں موجود تمام لوگوں کو حاضر کر نے کا حکم دیا، اور صبح تک انہیں قید کرنے کا حکم دیا، پھر جب صبح ہوئی تو سزا دینے والے ہتھیار کے لانے کا حکم دیا، اور ان لوگوں کو درہموں کے مالک فوجی کے سامنے پیش کیا، اور ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور لوگوں کو چیرتا پھاڑتا حاکم اور فوجی کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس نے کہا: حضور ان سب لوگوں کو چھوڑ دیجئے کیوں کہ یہ سب لوگ مظلوم ہیں اور میں ہوں وہ شخص جس نے اس فوجی کا مال لیا ہے اور یہ ہے اس کا بٹوہ جس کو میں نے اس کی تھیلی سے لیا ہے پھر اسے اپنی آستین سے نکالا اور اسے فوجی اور حاکم کے سامنے رکھ دیا، اس پر حاکم نے فوجی سے کہا: تم اپنا مال لے لو اور اس پر قبضہ کر لو اب ان لوگوں پر تمھارا کوئی مطالبہ باقی نہیں رہا، وہ لوگ اور تمام حاضرین اس شخص کی تعریف کرنے لگے اور اسے دعائیں دینے لگے، پھر اس شخص نے کہا: اے امیر! یہ کوئی چالبازی نہیں جو میں خود آپ کے پاس آیا اور اس بٹوہ کو پیش کیا، (لیکن) حقیقت میں چالبازی اس بٹوہ کو دوبارہ اس فوجی سے لے لینے میں ہے، حاکم نے کہا: اے چالاک! جس وقت تو نے اس کو لیا تو تو نے کیسے کیسے کیا؟ اس نے کہا: اے حاکم! میں مصر کے صرافہ کے بازار میں تھا، جب میں نے اس فوجی کو دیکھا کہ اس نے سونے کی ریزگاری (پیسے کا چینج لینا) لی اور اسے اس بٹوہ میں رکھا، تو میں نے گلی در گلی اس کا پیچھا کیا، (لیکن) میرے لیے اس سے مال لینے کی کوئی صورت نہ بن سکی، پھر اس نے سفر کیا، تو میں ایک شہر سے دوسرے شہر تک اس کے پیچھے لگا رہا اور راستہ بھر اس سے (مال حاصل کرنے کی) تدبیر کرتا رہا (لیکن) اس سے مال لینے پر قادر نہیں ہوا، پھر جب یہ اس شہر میں داخل ہوا ا تو اس کے پیچھے میں بھی آیا یہاں تک کہ یہ اس ہوٹل میں داخل ہوا تو میں بھی اس کے بغل میں ٹھہرا اور گھات میں لگا رہا یہاں تک کہ یہ سو گیا اور میں نے اس کے خراٹے لینے کو سنا تو اس کی طرف آہستہ آہستہ چلا اور تھیلی کو اس چھری سے کاٹ لیا اور بٹوہ کو اس طرح لیا، اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور بٹوہ فوجی اور حاکم کے سامنے سے اٹھا لیا اور فوجی اور حاکم کے پیچھے ہو گیا اس حال میں کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ وہ انہیں دکھا رہا ہے کہ بٹوہ کو تھیلی سے کیسے لیا، اور اچانک وہ بٹوہ لیکر دوڑ پڑا اور ایک تالاب میں کود پڑا اس پر حاکم نے تالاب کے کنارے سے شور مچایا اور کہا، اسے پکڑو اور اس کے پیچھے پانی میں

اترو، ابھی لوگوں نے اپنے کپڑے اتارے اور تالاب میں کودے بھی نہ تھے کہ مکار نے اپنا راستہ لیا، لوگوں نے اسے تلاش کیا مگر اسے نہ پا سکے، اور یہ اس وجہ سے کہ اسکندریہ کی تمام گلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں، لوگ واپس ہوے اور مکار کو پکڑ نہ سکے، اس پر حاکم نے فوجی سے کہا کہ لوگوں پر تمھارا کوئی حق باقی نہ رہا، اس لیے کہ تم نے اپنے مخالف کو پہچان لیا اور اپنے مال کو قبضہ میں لے لیا اور تم اس کے بعد اس کی حفاظت نہ کر سکے، تو فوجی اٹھا اس حال میں کہ اس کا مال ضائع ہو چکا تھا اور لوگوں کو فوجی اور حاکم کے ہاتھوں سے چھٹکارا مل چکا تھا۔ (الف لیلہ ولیلہ)

اَلمامُوْنُ وَالصَّائِغُ

(۲۱۸) حَدَّثَ سُلَيْمَانُ الْوَرَّاقُ قَالَ مَارَأَيْتُ اَعْظَمَ حِلْمًا مِنَ الْـمَامُوْنِ دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَفِيْ يَدِهٖ فَصٌّ مُسْتَطِيْلٌ مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ لَهٗ شُعَاعٌ قَدْ اَضَاءَ لَهُ الْـمَجْلِسُ وَهُوَ يُقَلِّبُهٗ بِيَدِهٖ وَ يَسْتَحْسِنُهٗ ثُمَّ دَعَا بِرَجُلٍ صَائِغٍ وَقَالَ لَهٗ اِصْنَعْ بِهٰذَاالْفَصِّ كَذَا وَكَذَا وَاحْلُلْ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا وَعَرَّفَهٗ كَيْفَ يَعْمَلُ بِهٖ فَاَخَذَهُ الصَّائِغُ وَانْصَرَفَ ثُمَّ عدتُّ إِلَى الْـمَامُوْنِ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَتَذَكَّرَهٗ فَاسْتَدْعىٰ بِالصَّائِغِ فَاَتىٰ بِهٖ وَهُوَ يَرعَدُ وَقَدِانْتُقِعَ لَوْنُهٗ ،فَقَالَ الـمَامُوْنُ مَا فَعَلْتَ بِالْفَصِّ فَتَلَجْلَجَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَنْطِقْ بِكَلَامٍ فَفَهِمَ المَامُوْنُ بِالْفِرَاسَةِ أَنَّهٗ حَصَلَ فِيْهِ خَلَلٌ فَوَلّٰى وَجْهَهٗ عَنْهُ حَتّٰى سَكَنَ جَأْشُهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ وَاَعَادَالْقَوْلَ ،فَقَالَ اَلْاَمَانُ يَااَمِيْرَ الْـمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ لَكَ اَلْاَمَانُ فَاَخَرَجَ الْفُصَّ اَرْبَعَ قِطَعٍ (١)فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ سَقَطَ مِنْ يَدِىْ عَلَى السَّنْدَانِ فَصَارَ كَمَا تَرىٰ ،فَقَالَ الـمَامُوْنُ لَا بَاسَ عَلَيْكَ اِصْنَعْ بِهٖ اَرْبَعَ خَوَاتِيْمَ وَاَلْطَفَ لَهٗ فِى الْكَلَامِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ كَانَ يَشْتَهِى الْفَصَّ عَلىٰ اَرْبعِ قِطَعٍ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ أَتَدْرُوْنَ كَمْ قِيْمَةُ هٰذَاالْفَصِّ ؟ قُلْنَا لَا، قَالَ اِشْتَرَاهُ الرَّشِيْدُ بِمِائَةِ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا . (الاتليدى)

حل لغات: صَائِغٌ: سنار، زیورات بنانے والا، جمع صَاغَةٌ (مادہ صوغ، معتل عین واوی)۔ فَصٌّ: نگینہ، جمع تکسیر فُصُوْصٌ۔ اُنْتقِعَ لَوْنُهٗ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب

،اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا،(افتعال)(مادہ نقع،صحیح)۔تَلَجْلَجَ:ماضی معروف واحد مذکر غائب ،وہ تتلایا(تفعلل)(مادہ لجل ملحق برباعی مجرد)۔ خَلَلٌ:خرابی ،بگاڑ۔جَأْشٌ:غم یا گھبراہٹ سے مضطرب ہونا،مصدر(ف)(مادہ جاش،مہوز عین)۔ قِطْعَةٌ:ٹکڑا،جمع مکسر قِطَعٌ۔ اَلسَّنْدَانُ:نہائی(وہ چیز جس پر لوہار لوہا رکھ کر کوٹتے ہیں)جمع منتھی الجموع،وغیر منصرف سَنَادِيْنُ۔خَوَاتِمُ:جمع منتھی الجموع،غیر منصرف،انگوٹھیاں،واحد خَاتَمٌ۔

نوٹ:(ا)فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ یہ جملہ عبارت میں زیادہ ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

خلیفہ مامون اور سنار کا واقعہ

(۲۱۸)-ترجمہ: سلیمان وراق نے بیان کیا،انہوں نے کہا کہ میں نے خلیفہ مامون سے بڑھ کر صبر وتحمل والا آدمی کسی کو نہیں دیکھا،ایک دن میں ان کے پاس حاضر ہوا اور ان کے پاس سرخ یاقوت کا ایک لمبا نگینہ تھا،جس کی چمک اور روشنی ایسی تھی جس سے ان کی مجلس منور ہوگئی تھی اور وہ اسے اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ رہے تھے اور اس کی تعریف کررہے تھے پھر انہوں نے ایک سنار کو بلایا،اور اس سے کہا:اس نگینہ کو ایسے ایسے بناؤ اور اس میں فلاں فلاں چیز جڑو،اور اس کو سمجھا دیا کہ وہ اس کو کیسے بنائے گا تو سنار نے اسے لیا اور چلا گیا،پھر تین دن کے بعد میں دوبارہ مامون کے پاس گیا تو ان کو نگینہ یاد آیا،انہوں نے سنار کو بلایا تو وہ اسے لیکر آیا اس حال میں کہ وہ کانپ رہا تھا اور اسکے چہرے کا رنگ متغیّر ہورہا تھا،اس پر مامون نے کہا:نگینہ کا تم نے کیا کیا؟تو وہ تتلانے لگا اور کوئی بات نہ بول سکا،تو مامون نے اپنی دانائی سے سمجھ لیا کہ اس میں کوئی بگاڑ پیدا ہوگیا ہے،انہوں نے اپنا چہرہ اس سے پھیر لیا یہاں تک کہ اس کی گھبراہٹ ختم ہوگئ پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوے اور اپنی بات دہرائی،اس پر سنار نے کہا،آپ کی امان چاہتا ہوں اے امیر المومنین!کہا تیرے لیے امان ہے،تو اس نے نگینہ کے چار ٹکڑے نکالے(اور کہا کہ)میرے ہاتھ سے نگینہ نہائی پر گرا اور اس کے چار ٹکڑے ہوگیے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں،اس پر مامون نے کہا کوئی بات نہیں،اس کی تم چار انگوٹھیاں بنادو،اور اس

سے بات کرنے میں نرمی برتی یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ نگینہ کو چار ٹکڑے کرانا چاہتے تھے، پھر جب وہ مرد (سنار) ان کے پاس سے چلا گیا تو مامون نے کہا: کیا تم سب جانتے ہو کہ اس نگینہ کی کیا قیمت ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا: اس کو ہارون رشید نے ایک لاکھ بیس ہزار میں خریدا تھا۔ (التلیدی)

حِكَايَةُ نِظَامِ الْمَلِكِ وَاَبِي سَعِيْدِ الصُّوْفِي

(۲۱۹) حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَصَدَ نِظَامَ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهٗ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَنَا اَبْنِيْ لَكَ مَدْرَسَةً بِبِغْدَادٍ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ لَا يَكُوْنُ فِيْ مَعْمُوْرِ الْاَرْضِ مِثْلُهَا يَخْلُدُ بِهَا ذِكْرُكَ إِلىٰ أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ،قَالَ فَافْعَلْ فَكَتَبَ إِلىٰ وُكَلَائِهٖ بِبَغْدَادٍ أَنْ يُمَكِّنُوْهُ مِنَ الْاَمْوَال، فَابْتَاعَ بُقْعَةً عَلىٰ شَاطِئِ دَجْلَةَ وَخَطَّ الْمَدْرَسَةَ النِّظَامِيَةَ وَبَنَاهَا اَحْسَنَ بُنْيَانٍ وَكَتَبَ عَلَيْهَا اِسْمَ نِظَامِ الْمَلِكِ وَبَنىٰ حَوْلَهَا اَسْوَاقًا تَكُوْنُ مُحَبَّسَةً عَلَيْهَا وَابْتَاعَ ضِيَاعًا وَخَانَاتٍ وَحَمَّامَاتٍ وَقَفَتْ عَلَيْهَا،فَكَمُلَتْ لِنِظَامِ الْمَلِكِ بِذٰلِكَ رِيَاسَةٌ وَسُوْدَدٌ وَذِكْرٌ جَمِيْلٌ طَبَّقَ الْاَرْضَ خَبْرُهٗ ،وَعَمَّ الْمَشَارِقَ وَالمَغَارِبَ اَثَرُهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ (١)سَنِيْ عَشَرَ الْخَمْسِيْنَ وَاَرْبَعَ مَائِةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ ثُمَّ رُفِعَ حِسَابُ النَّفْقَاتِ إِلىَ نِظَامِ المَلِكِ فَبَلَغَ مَايُقَارِبُ سِتِّيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ ثُمَّ نَمَّي الْخَبَرُ إِلىٰ نِظَامِ الْمَلِكِ مِنَ الْكُتَّابِ وَاَهْلِ الْحِسَابِ أَنَّ جَمِيْعَ مَا اَنْفَقَ نَحْوَ تِسْعَةِ آلَافِ دِيْنَارٍ وَإِنَّ سَائِرِ الْاَمَوَالِ اِحْتَجَبَهَا لِنَفْسِهٖ وَخَانَكَ فِيْهَا فَدَعَاهُ نِظَامُ الْمَلِكِ إِلىٰ اَصْفَهَانَ لِلْحِسَابِ ،فَلَمَّا اَحَسَّ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِذٰلِكَ اَرْسَلَ إِلىَ الْخَلِيْفَةِ اَبِي الْعَبَّاسِ بَقَوْلٍ لَهٗ هَلَ لَكَ فِيْ أَنْ اُطَبِّقَ الْاَرْضَ بِذِكْرِكَ وَاَنْشُرَ لَكَ فَخْرًا لَا تَمْحُوْهُ الْاَيَّامُ ،قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ أَنْ تَمْحُوَ اِسْمَ نِظَامِ الْمَلِكِ عَنْ هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ وَتَكْتُبَ اِسْمَكَ عَلَيْهَا وَتَزِنَ لَهٗ سِتِّيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاَرْسَلَ إِلَيْهِ الْخَلِيْفَةُ يَقُوْلُ اُنْفُذْ مَنْ يَقْبِضُ الْمَالَ،فَلَمَّا اِسْتَوْثَقَ مِنْهُ مَضَى إِلىٰ اَصْفَهَانَ فَقَالَ لَهٗ نِظَامُ الْمَلِكِ أَنَّكَ رَفَعْتَ لَنَا نَحْوًا مِنْ سِتِّيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَاُحِبُّ أَنْ تُخَرِّجَ الْحِسَابَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تُطِلُّ الْخِطَابَ إِنْ رَضِيْتَ فَبِهَا وَإِلَّا

مَحَوْتُ اِسْمَكَ الْمَكْتُوْبَ عَلَيْهَا وَكَتَبْتُ عَلَيْهَا اِسْمَ غَيْرِكَ فَاَرسِلْ مِعِيْ مَنْ يَقْبِضُ المَالَ فَلَمَّا اَحَسَّ نِظَامُ المَلِكِ بِذٰلِكَ قَالَ يَا شَيْخُ قَدْ سَوَّغْنَا لَكَ جَمِيْعَ ذٰلِكَ وَلَا تَمْحُ اِسْمَنَا ثُمَّ إِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ بَنىٰ بِتِلْكَ الْأَمْوَالِ اَلرِّبَاطَاتِ لِلصُّوْفِيَةِ وَاشْتَرىٰ الضِّيَاعَ وَالْخَانَاتِ وَالْبَسَاتِيْنَ وَالدُّوْرَ وَوَقَفَ جَمِيْعَ ذٰلِكَ عَلىٰ الصُّوْفِيَةِ . (الطرطوشی)

حل لغات: وُكَلَاءُ: جمع تکسیر، معاونین، نمائندہ لوگ، واحد وَكِيْلٌ۔ بُقْعَةٌ: زمین کا ایک حصہ، جمع مکسر، بِقَعٌ وبُقَاعٌ۔ شَاطِئٌ: نہر کنارہ کا، جمع منتہی الجموع، غیر منصرف شَوَاطِئُ۔ ضِيَاعٌ: جمع تکسیر، جائداد، واحد ضَيْعَةٌ۔ سُوْدَدٌ: سرداری۔ طَبَّقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب عام ہوگئی (تفعیل) (مادہ طبق، صحیح)۔ خَانَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کی خیانت کی، خَانَ (ن) خِيَانَةً خیانت کرنا (مادہ خون، معتل عین واوی)۔ سَوَغْنَا: ماضی معروف جمع متکلم، ہم نے دیا (تفعیل)۔ رِبَاطَاتٌ: جمع مؤنث سالم، فقرا کے لیے مکانات موقوفہ، واحد رِبَاطٌ۔

نوٹ: (ا) عبارت میں سَنِي ہے جس کا معنی عالی مرتبہ ہے اس کی مؤنث سَنِيَّةٌ آتی ہے جبکہ مقام کے اعتبار سے یہ معنی درست نہیں ہوتا ہے یہاں پر اَلسِّنَايَةُ زیادہ درست ہوتا ہے اس کا معنی تمام چیز، پوری کی پوری وغیرہ ہوتا ہے اور یہ معنی مقام کے اعتبار سے درست بھی ہے۔ واللہ تعالی اعلم .

نظام الملک اور ابو سعید صوفی کا واقعہ

(۲۱۹)۔ ترجمہ: بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص جن کو ابو سعید کہا جاتا تھا نظام الملک کے پاس گئے، اور ان سے کہا، اے امیر المومنین! امن و سلامتی کے شہر بغداد میں آپ کے لیے ایک ایسا مدرسہ بنادوں گا جس کی نظیر پوری روئے زمین میں نہ ہو، اس کی وجہ سے آپ کا ذکر قیامت تک باقی رہے گا، بادشاہ نے کہا، بناؤ، پھر اس نے بغداد میں اپنے معاونین کو لکھا کہ وہ سب لوگ ان کو مال دیں، اس کے بعد ابو سعید نے دریائے دجلہ کے کنارے ایک میدان (زمین

کا بڑا حصہ) خریدا اور مدرسہ نظامیہ کا نقشہ بنایا اور اس کی خوبصورت عمارت تعمیر کی اور اس پر خلیفہ نظام الملک کا نام کندہ کرایا اور اس کے ارد گرد بازار بنائے جنھیں مدرسہ پر وقف کر دیا (تاکہ اس کی آمدنی مدرسہ کے کام آے) اور جائداد، دکانیں اور حمام خریدے جو مدرسہ پر وقف کر دئے گیے، اس طرح نظام الملک کو وہ ریاست، سرداری اور شہرت نصیب ہوئی کہ اس کا چرچہ روئے زمین پر پھیل گیا اور اس کا اثر مشرق و مغرب (یعنی پوری دنیا) میں پھیل گیا، اور یہ کام پورے دس سال کے زمانے میں ۴۵۰ھ میں مکمل ہوا، پھر اخراجات کا حساب نظام الملک کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، تو وہ ساٹھ ہزار دینار کے قریب پہنچا، پھر لکھنے والوں اور حساب کرنے والوں کے ذریعہ نظام الملک تک یہ خبر پہونچی کہ وہ جو ابوسعید نے خرچ کیا ہے تقریبًا نو ہزار دینار ہے، بقیہ سارا روپیہ ابوسعید نے اپنے پاس دبا کر رکھ لیا ہے اور اس معاملہ میں آپ سے خیانت کی ہے، تو نظام الملک نے ابوسعید کو شہر اصفہان میں حساب کرنے کے لیے بلایا، جب ابوسعید نے اس بات کو محسوس کیا، (کہ اب وہاں جانے سے میرا راز فاش ہوجائے گا) تو اس نے خلیفہ ابوالعباس کے پاس ایک قاصد بھیجا جو اس سے کہے کہ کیا آپ کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ میں دنیا بھر میں آپ کی شہرت پھیلا دوں اور آپ کے نام و نمود کی ایسی تشہیر کر دوں جس کو زمانہ مٹا نہ سکے، خلیفہ نے کہا اور وہ کیا ہے؟ اس نے کہا، وہ یہ ہے کہ آپ نظام الملک کا نام اس مدرسہ سے مٹوادیں اور اس پر اپنا نام لکھوادیں اور نظام الملک کو ساٹھ ہزار درہم تول کر دیں، اس پر خلیفہ نے ابوسعید کے پاس کہلا بھیجا کہ کسی کو بھیج دو جو مال لے جائے، جب ابوسعید نے خلیفہ سے یہ بات پختہ کرلی، تو اصفہان گیے، (اور خلیفہ نظام الملک کے پاس پہنچے) تو نظام الملک نے ان سے کہا، کہ آپ نے ہم سے تقریبًا ساٹھ ہزار دینار لیے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ حساب نکال کر دکھائیں، اس پر ابوسعید نے بادشاہ سے کہا، کہ آپ بات کو طویل نہ کریں، اگر آپ (میرے دیے ہوئے حساب پر) راضی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں مدرسہ پر آپ کا لکھا ہوا نام مٹادوں گا اور اس پر کسی دوسرے کا نام لکھ دوں گا، آپ میرے ساتھ کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال لے لے، جب نظام الملک کو اس کا اندازہ ہوگیا (کہ وہ مجھے رقم دے دیگا اور کسی دوسرے خلیفہ کا نام اس پر لکھ دے گا) تو کہا، اے شیخ! ہم نے وہ تمام رقم آپ کو دیدی اور ہمارا نام مت مٹائیں، پھر ابوسعید نے اس رقم سے صوفیہ

کے لیے مکانات بنوائے اور بہت سی زمین ہوٹل، باغات اور گھر خریدے اور ان تمام کو صوفیہ کے لیے وقف کردیا۔(طرطوشی)

۞۞۞۞۞۞۞۞

۞۞۞۞۞۞۞

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي الْفُكَاهَاتِ

(۲۲۰) نَظَرَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ إِلىٰ اَحْمَقَ عَلىٰ حَجَرٍ فَقَالَ حَجَرٌ عَلىٰ حَجَرٍ .(الابشیهی)

(۲۲۱)نَظَرَ رَجُلٌ إِلىٰ فَيْلَسُوْفٍ يُؤَدِّبُ شَيْخًا فَقَالَ لَهٗ مَاتَصْنَعُ ؟قَالَ أُغَسِّلُ حَبْشِيًّا لَعَلَّهٗ يَبْيضُ. (المستعصی)

(۲۲۲)قَالَ الْهَاجِرِيُّ يَهْجُوْ طَبِيْبًا:

يَمْشِيْ وَعِزْرَائِيْلُ مِنْ خَلْفِهٖ يُشَمِّرُ الْاَرْدَانَ لِلْقَبْضِ.

(۲۲۳) قِيْلَ إِنَّ رَجُلًا اِدَّعىٰ النُّبُوَّةَ فِيْ اَيَّامِ اَحَدِ الْـمُلُوْكِ فَلَمَّا حَضَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَهٗ أَنْتَ نَبِيٌّ ؟قَالَ نَعَمْ،قَالَ وَإِلىٰ مَنْ بُعِثَ ؟قَالَ إِلَيْكَ ،قَالَ اَشْهَدُ أَنَّكَ سَفِيْهٌ اَحْمَقُ ،قَالَ إِنَّمَا يُبْعَثُ لِكُلِّ قَوْمٍ مِثْلُهُمْ فَضَحِكَ الْـمَلِكُ وَاَمَرَ لَهٗ بِشيءٍ**(۲۲۴)**.(الابشیهی)

تَرَكَ رَجُلٌ النَّبِيْذَ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَرَكْتَهٗ وَهُوَ رَسُوْلُ السُّرُوْرِ إِلىٰ الْقَلْبِ فَقَالَ وَلٰكِنَّهٗ بِئْسَ الرَّسُوْلُ يُبْعَثُ إِلىٰ الْجَوْفِ فَيَذْهَبُ إِلىٰ الرَّاسِ.

(الشریشی)

(۲۲۵)تَنَبَّأَ اِنْسَانٌ فَطَالَبُوْهُ بِحَضْرَةِ الْـمَامُوْنِ بِمُعْجِزَةٍ فَقَالَ إِنِّيْ اَطْرَحُ لَكُمْ حَصَاةً فِي الْـمَاءِ فَتَذُوْبُ ،قَالُوْا رَضِيْنَا فَاَخْرَجَ حَصَاةً مِنْ جَيْبِهٖ وَ طَرَحَهَا فِيْ الْـمَاءِ فَذَابَتْ فَقَالُوْا هٰذِهٖ حِيْلَةٌ نُعْطِيْكَ حَصَاةً مِنْ عِنْدِنَا وَدَعْهَا تَذُوْبُ فَقَالَ لَسْتُمْ اَجَلُّ مِنْ فِرْعَونَ ،وَلَا أَنَا اَعْظَمُ كَرَامَةً مِنْ مُوْسىٰ فَلَمْ يَقُلْ فِرْعَوْنُ لِـمُوْسىٰ لَمْ اَرْضَ بِمَا تَفْعَلُهٗ بِعَصَاكَ حَتّىٰ أُعْطِيَكَ عَصًا مِنْ عِنْدِيْ تَجْعَلُهَا ثُعْبَانًا فَضَحِكَ الْـمَامُوْنُ وَاَجَازَهٗ . (الابشیهی)

حل لغات: فُکَاهَاتٌ: جمع مؤنث سالم، لطیفے، واحد فُکَاهَةٌ (مادہ فکہ، صحیح)۔ یُشَمِّرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ آستین چڑھاتا ہے (تفعیل) (مادہ شمر، صحیح)۔ اَلاَرْدَانُ: آستین، واحد اَلرُّدْنُ (مادہ ردن صحیح)۔ تَنَبَّأَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا (تفعل) (مادہ نبئ، مہموز لام)۔ تَذُوْبُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ پگھل جائے گی، ذَابَ (ن) ذَوْبًا گھلنا، پگھلنا (مادہ ذوب، اجوف واوی)۔ ثُعْبَانُ الف نون زاید تان، غیر منصرف: سانپ، جمع مکسر ثَعَابِیْنُ (مادہ ثعب، صحیح)۔

ساتواں باب لطیفوں کے بیان میں

(۲۲۰) ترجمہ: ۔ ایک عقل مند نے کسی بے وقوف کو پتھر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو کہا، ایک پتھر دوسرے پتھر پر بیٹھا ہے۔ (ابشیھی)

(۲۲۱) ایک آدمی نے کسی فلسفی کو دیکھا کہ وہ ایک بوڑھے آدمی کو ادب سکھا رہا ہے تو اس نے کہا، آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا، ایک حبشی کو نہلا رہا ہوں شاید کہ یہ گورا ہو جائے۔ (مستعصی)

(۲۲۲) حاجری نے ایک ڈاکٹر کی ہجو کرتے ہوئے کہا: (۱) وہ چلتا ہے اس حال میں کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام اس کے پیچھے ہوتے ہیں، وہ روح نکالنے کے لیے آستینوں کو چڑھائے ہوئے ہیں۔

(۲۲۳) بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے کسی بادشاہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا، جب وہ بادشاہ کے سامنے آیا تو بادشاہ نے اس سے کہا، کیا تو نبی ہے؟ اس نے کہا، "ہاں" بادشاہ نے کہا، تم کس کی طرف بھیجے گئے ہو؟ اس نے کہا آپ کی طرف، بادشاہ نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ایک بدزبان بے وقوف ہو، اس نے کہا بے شک ہر قوم کی طرف انہیں جیسا آدمی بھیجا جاتا ہے، اس پر بادشاہ ہنس پڑا اور اسے کچھ (بطور انعام) دینے کا حکم دیا۔ (اشبھی)

(۲۲۴) ایک آدمی نے شراب پینی چھوڑ دی، اس سے کہا گیا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا؟ حالانکہ یہ دل کی طرف خوشی کا پیمبر ہے، اس نے کہا اور لیکن یہ بہت برا پیمبر ہے، بھیجا جاتا ہے پیٹ کی طرف سے اور سر کی طرف چلا جاتا ہے۔ (شریشی)

(۲۲۵) ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا، لوگوں نے اس سے خلیفہ مامون کی موجودگی میں معجزہ طلب کیا، اس نے کہا، میں تم لوگوں کے سامنے پانی میں کنکری ڈالتا ہوں وہ گھل جائے گی، لوگوں نے کہا ہمیں قبول ہے، اس پر اس نے اپنی جیب سے ایک کنکری نکالی اور پانی میں ڈال دیا تو وہ گھل گئی، لوگوں نے کہا یہ کوئی چال ہے، ہم تمھیں اپنے پاس سے کنکری دیتے ہیں اسے پانی میں ڈالو وہ گھلے (تو ہم تسلیم کریں گے) اس نے کہا، نہ تم لوگ فرعون سے بڑے ہو اور نہ میں کرامت میں موسیٰ علیہ السلام سے بڑا ہوں، فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) سے نہیں کہا تھا کہ میں اسے تسلیم نہیں کروں گا جو آپ لاٹھی سے کر رہے ہیں یہاں تک کہ میں آپ کو اپنے پاس سے لاٹھی دوں آپ اسے اژدہا (سانپ) بنائیں (اگر آپ ایسا کریں گے تو میں آپ کو نبی مانوں گا) تو (یہ بات سن کر) مامون ہنس پڑا اور انعام سے نوازا۔ (اشبہی)

(۲۲۶) سَرَقَ رَجُلٌ صُرَّةً مِنَ الدَّرَاهِمِ وَمَضٰى حَتّٰى اَتٰى إِلَى الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ يُصَلِّيْ فَقَرَءَ الْإِمَامُ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوْسٰى وكَانَ اِسْمُ الْإِعْرَابِيْ فَقَالَ لَا شَكَّ أَنَّكَ سَاحِرٌ، ثُمَّ رَمٰى الصُّرَّةَ وَخَرَجَ هَارِبًا. (القليوبى)

(۲۲۷) قَالَ بَعْضُ الْمُلُوْكِ لِصَاحِبِ خَيْلِهٖ قَدِّمْ لِيْ الْفَرَسَ الْاَبْيَضَ فَقَالَ لَهٗ وَزِيْرُهٗ اَيُّهَاالْمَلِكُ لَا تَقُلِ الْفَرَسَ الْاَبْيَضَ فَإِنَّهٗ عَيْبٌ يُخِلُّ بِهَيْبَةِ الْمُلُوْكِ وَلٰكِنَّ الْفَرَسَ الْاَشْهَبَ فَلَمَّا اُحْضِرَ الطَّعَامُ فَقَالَ لِصَاحِبِ السِّمَاطِ قَدِّمِ الصَّحْنَ الْاَشْهَبَ فَقَالَ الْوَزِيْرُ قُلْ مَا شِئْتَ فَمَا لِيْ حِيْلَةٌ فِيْ تَقْوِيْمِكَ. (الابشيهى)

(۲۲۸) نَظَرَ اَشْعَبُ إِلٰى رَجُلٍ يَعْمَلُ طَبَقًا فَقَالَ لَهٗ اَسْأَلُكَ بِاللهِ إِلَّا مَازِدْتَ فِيْ سَعَتِهٖ طَوْقًا اَوْ طَوْقَيْنِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مَا مَعْنٰى ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهٗ أَنْ يُهْدِيَ إِلَيَّ يَوْمًا فِيْهِ شَيْءٌ. (الشريشى)

(۲۲۹) كَانَ شَيْخُ الْمَعْرُوْفُ بِالشَّيْخِ الْكِرْمَانِيْ شَاعِرًا عَلٰى زِيِّ الْفُقَرَاءِ عَلِيْلِ الْعَيْنَيْنِ وَكَانَ يَصْنَعُ الْاَكْحَالَ وَ يَبِيْعُ الطَّالِبِيْنَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ اَحَدٌ يَوْمًا كُحْلًا بِدِرْهَمٍ وَرَأىَ الْمُشْتَرِيْ أَنَّ عَيْنَهُ عَلِيْلَةٌ فَاَعْطَاهُ دِرْهَمَيْنِ وَقَالَ هٰذَا ثَمَنُ كُحْلِكَ وَهٰذَاالْاَخَرُ لَكَ اِشْتَرِيْهِ أَنْتَ أَيضًا كُحْلًا وَكَحِّلْ عَيْنَيْكَ فَاسْتَحْسَنَ الشَّيْخُ ذٰلِكَ . (ابن طقطقی)

حل لغات: صُرَّةٌ: تھیلی ،جمع صُرَرٌ (مادہ صرر،مضاعف ثلاثی)۔ سَاحِرٌ: جادوگر،جمع سَحَرَةٌ(مادہ سحر،صحیح)۔ اَلسِّمَاطُ: دستر خوان ،جمع سُمُطٌ (مادہ سمط، صحیح) ۔ صَحْنٌ: پلیٹ،جمع صُحُوْنٌ(مادہ صحن،صحیح)۔ طَبَقٌ:طشتری،جمع اَطْبَاقٌ(مادہ طبق،صحیح) ۔ سَعَةٌ: کشادگی (مادہ وسع،مثال واوی)۔طَوْقٌ :گھیرا،جمع اَطْوَاقٌ (مادہ طوق ،اجوف واوی)۔کُحْلٌ:سرمہ،جمع کِحَالٌ (مادہ کحل،صحیح)۔کَحِّلْ :فعل امر واحد حاضر تم سرمہ لگاؤ (تفعیل)۔

(۲۲۶) ترجمہ:۔ایک شخص نے درہموں کی ایک تھیلی چرائی اور چل دیا یہاں تک کہ وہ مسجد میں آیا اور نماز پڑھنے لگا، امام نے " **وما تلك بيمينك يا موسىٰ** " (اے موسیٰ تمھارے ہاتھ میں کیا ہے ؟) کی قرات کی، اور موسیٰ اس اعرابی (بدو) کا نام تھا، اس نے کہا، کوئی شک نہیں بلا شبہ (اے امام) تو جادوگر ہے پھر تھیلی پھینک دی اور بھاگ نکلا۔(قلیوبی)

(۲۲۷) ایک بادشاہ نے اپنے گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے سے کہا، میرے پاس ایک سفید گھوڑا لاؤ، اس پر اس کے وزیر نے اس سے کہا، بادشاہ سلامت! آپ سفید گھوڑا نہ فرمائیں اس لیے کہ یہ عیب ہے جو بادشاہوں کے رعب و دبدبہ کو مجروح کرتا ہے۔ بلکہ اشہب (سیاہی مائل سفید) گھوڑا فرمائیں،، پھر (ایک دن) کھانا پیش کیا گیا تو دستر خوان کے ذمہ دار سے بادشاہ نے کہا، اشہب پلیٹ لاؤ، اس پر وزیر نے کہا، آپ جو چاہیں فرمائیں، آپ کو درست کرنے کی میرے پاس کوئی تدبیر نہیں ہے۔(ابشیہی)

(۲۲۸) اشعب نے ایک شخص کو طشتری بناتے دیکھا تو اس سے کہا، میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تم اس کی چوڑائی میں ایک گھیرا یا دو گھیرا بڑھا دو، اس پر اس مرد نے کہا اس کا مطلب کیا ہے ؟ اشعب نے کہا شاید کسی دن اس میں کوئی چیز رکھ کر مجھے تحفہ دیا جائے۔(شریشی)

(۲۲۹) ایک بزرگ جو شیخ کرمانی سے مشہور تھے شاعر تھے اور محتاجوں کے بھیس میں رہتے تھے، ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف رہتی تھی، سرمہ بناتے اور فرمائش کرنے والوں کو بیچتے تھے، ایک دن کسی شخص نے ان سے ایک درہم کا سرمہ خریدا اور خریدنے والے نے دیکھا کہ ان کی آنکھ میں تکلیف ہے تو اس نے انہیں دو درہم دیے اور کہا کہ یہ ایک درہم آپ کے سرمے کی قیمت ہے اور دوسرا درہم آپ کے لیے ہے اس سے آپ بھی سرمہ خرید لیں اور اپنی دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائیں تو ان بزرگ نے اس بات کو بہت پسند کیا۔ (ابن طقطقی)

اَلْحَجَّاجُ وَالشَّيْخُ

(۲۳۰) حُكِيَ أَنَّ الْحَجَّاجَ خَرَجَ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ لِلتَّنَزُّهِ فَصَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابَهُ وَانْفَرَدَ بِنَفْسِهٖ فَلَاقٰى شَيْخًا مِنْ بَنِيْ عَجْلٍ فَقَالَ لَهٗ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ يَاشَيْخُ ! قَالَ مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ مَارَأيُكُمْ بِحُكَّامِ الْبِلَادِ قَالَ كُلُّهُمْ اَشْرَارٌ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَخْتَلِسُوْنَ اَمْوَالَهُمْ قَالَ وَمَا قَوْلُكَ فِي الْحَجَّاجِ قَالَ هٰذَا اَنْجَسُ الْكُلِّ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَوَجْهَ مَنِ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى هٰذِهِ الْبِلَادِ فَقَالَ الْحَجَّاجُ تَعْرِفُ مَنْ اَنَا ؟ قَالَ لَا وَاللّٰهِ ، قَالَ أَنَاالْحَجَّاجُ قَالَ أَنَا فِدَاكَ وَأَنْتَ تَعْرِفُ مَنْ أَنَا قَالَ لَا ، قَالَ أَنَا زَيْدُ بْنُ عَامِرٍ مَجْنُوْنُ بَنِي عَجْلٍ اَصْرَعُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَضَحِكَ الْحَجَّاجُ وَاَجَازَهٗ . (ابن قتيبه)

حل لغات: اَلتَّنَزُّهُ: سیر و تفریح کے لیے نکلنا، مصدر (تفعّل) (مادہ نزہ، صحیح)۔
يَخْتَلِسُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لُوٹ لیتے ہیں (افتعال) (مادہ خلس، صحیح)۔
اَصْرَعُ: مضارع معروف واحد متکلّم مجھے دورہ پڑتا ہے ، یا مرگی ہوتی ہے ، صَرَعَ (ف) صَرْعًا مرگی آنا (مادہ صرع، صحیح)۔

حجاج بن یوسف اور ایک بزرگ کا واقعہ

(۲۳۰) ترجمہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ حجاج بن یوسف کسی دن تفریح کے لیے نکلا، اور اپنے ساتھیوں کو سیر و تفریح سے روک دیا اور خود تنہا چلا، (اسی دوران) بنی عجل کے ایک بزرگ آدمی سے اس کی ملاقات ہوئی، حجاج نے اس سے کہا، اے بزرگ! آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ اس نے کہا، اسی گاؤں سے، حجاج نے کہا، شہر کے حاکموں کے بارے میں آپ لوگوں کی رائے کیا ہے؟ اس نے کہا سب (حاکم) برے ہیں، لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مالوں کو لوٹ لیتے ہیں، حجاج نے کہا اور حجاج کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ اس نے کہا یہ سب سے زیادہ ناپاک ہے اللہ اس کا منھ کالا کر دے اور اس کا منھ بھی کالا کر دے جس نے اسے اس دیار پر حاکم بنایا ہے، اس پر حجاج نے کہا، آپ جانتے ہیں میں کون ہوں؟ اس نے کہا، خدا کی قسم نہیں، حجاج نے کہا، میں ہی حجاج ہوں، اس نے کہا میں آپ پر قربان، اور آپ جانتے ہیں کہ میں کون ہوں؟ حجاج نے کہا نہیں، اس نے کہا، میں بنی عجل کا دیوانہ زید بن عامر ہوں، ہر دن قریب اسی وقت مجھ پر جنون کا دورہ پڑتا ہے (یہ بات سن کر) حجاج ہنس پڑا اور اسے انعام دیا۔ (ابن قتیبہ)

اَلرَّشِيْدُ وَمُدَّعِي النُّبُوَّةِ

(۲۳۱) اِدَّعَى رَجُلٌ اَلنُّبُوَّةَ فِي زَمَانِ الرَّشِيْدِ فَلَمَّا اَحْضَرُوْهُ قُدَّامَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَهٗ لِكُلِّ نَبِيٍّ بَيِّنَةٌ تَدُلُّ نُبُوْءَتِهٖ فَأَيُّ شَيْءٍ مِنْ دَلَائِلِكَ قَالَ اِسْأَلْ مَا تُرِيْدُ ،قَالَ اُرِيْدُ أَنْ تَصِيْرَ هٰؤُلَاءِ الْمَمَالِيْكُ الْمُرَدُ كُلُّهُمْ بِلُحْيً فَاطْرَقَ إِلَى الْاَرْضِ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَقَالَ كَيْفَ يَحِلُّ أَنْ اُصَيِّرَ هٰؤُلَاءِ الْمُرَدَ بِلُحْيً وَاُغَيِّرَهٗ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ الْحَسَنَةَ وَلٰكِنْ اُصَيِّرُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ بِلُحْيً مُرَدًا فِي لَحْظَةٍ وَاحِدَةٍ فَاسْتَحْسَنَ الرَّشِيْدُ جَوَابَهٗ وَعَفَا عَنْهُ .(ابن طقطقی)

(۲۳۲) يُقَالُ إِنَّ هَبَنَّقَةَ كَانَ يَرْعَى غَنَمَ اَهْلِهٖ فَيَرْعَى السِّمَانَ فِي الْعُشْبِ وَيَنْحيِ الْمَهَازِيْلَ ،فَقِيْلَ لَهٗ وَيْحَكَ مَاتَصْنَعُ فَقَالَ لَا اَصْلُحُ مَااَفْسَدَ اللهُ وَلَا اَفْسُدُ مَا اَصْلَحَ اللهُ . (لطائف العرب)

حل لغات: بَیِّنَۃٌ:دلیل،جمع بَیِّنَاتٌ(مادہ بین،اجوف یائی)۔ اَلمَمَالِیْکُ : غلام،واحد مَمْلُوْکٌ(مادہ ملک،صحیح)۔اَلْمُرْدُ:بے داڑھی کے جوان،واحد اَمْرَدُ(مادہ مرد،صحیح)۔لُحًي:داڑھیاں،واحد لِحْیَۃٌ(مادہ لحي،ناقص یائی)۔ اَطْرَقَ:فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے سر جھکایا(افعال)(مادہ طرق،صحیح)۔ھَبَنَّقَۃٌ:بے وقوف۔سِمَانٌ:موٹی،واحد سَمِیْنٌ(مادہ سمن،صحیح)۔اَلْعُشْبُ:سبز گھاس،جمع اَعْشَابٌ(مادہ عشب،صحیح)۔اَلْمَھَازِیْلُ :اسم مفعول،لاغر،واحد مَھْزُوْلٌ(مادہ ھزل،صحیح)۔

مامون رشید اور نبوت کے دعویدار کا واقعہ

(۲۳۱) ترجمہ:۔ایک آدمی نے مامون رشید کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا، جب لوگوں نے اسے امیر المؤمنین کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ ہر نبی کا کوئی نہ کوئی معجزہ ہوتا ہے، جو اس کی نبوت پر دلالت کرتا ہے، آپ کے معجزات میں سے کون سی چیز ہے ؟اس نے کہا آپ جو چاہیں سوال کریں، مامون رشید نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ یہ سب بے داڑھی والے غلام داڑھی والے ہو جائیں، اس پر اس نے کچھ دیر تک سر جھکا لیا، پھر اپنے سر کو اٹھایا، اور کہا، کیسے جائز ہو گا، یہ کہ میں ان بے داڑھی والوں کو داڑھی والا کر دوں اور ان کی اچھی صورتوں کو بدل دوں، لیکن ان لوگوں کو جو داڑھی والے ہیں تھوڑی دیر میں بے داڑھی والا بنا سکتا ہوں، مامون رشید کو اس کا جواب پسند آیا اور اسے معاف کر دیا۔ (ابن طقطقی)

(۲۳۲) بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بے وقوف اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا ، تو موٹی بکریوں کو سبز گھاس والی جگہ میں چراتا تھا اور دبلی بکریوں کو دور رکھتا تھا، اس پر اس سے کہا گیا، تمھارا برا ہو، یہ تم کیا کرتے ہو؟اس نے کہا، اللہ تعالی نے جسے خراب کر دیا ہے میں اسے اچھا نہیں کروں گا اور جسے اللہ نے اچھا کر دیا ہے میں اسے خراب نہیں کروں گا۔ (لطائف العرب)

اَلْمُعْتَصِمُ وَابْنُ الْجُنَیْدِ

(۲۳۳) كَانَ الْـمُعْتَصِمُ يَأنَسُ بِعَلِيّ بْنِ الْجُنَيْدِ الْإِسْكَافِيْ وَكَانَ عَجِيْبَ الصُّوْرَةِ وَالْحَدِيْثِ فَقَالَ المُعْتَصِمُ لِإبْنِ حَمَّادٍ اِذْهَبْ إِلىٰ اِبْنِ الْجُنَيْدِ وَقُلْ لَهُ يَتَهَيَّأُ لِيُزَامِلَنِيْ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ تَهَيَّأْ لِـمُزَامَلَةِ اَمِيْرِ الْـمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّ مُزَامَلَةَ الْخُلَفَاءِ كَبِيْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ اَتَهَيَّأُ لَهَا ،اُصِيْبُ رَأْسًا غَيْرَ رَأْسِي اَشْتَرِيْ لِحْيَةً غَيْرَ لِحْيَتِيْ ،قَالَ اِبْنُ حَمَّادٍ شُرُوْطُهَا اَلإِمْتَاعُ بِالْحَدِيْثِ وَالمُذَاكَرَةِ وَالْـمُنَادَمَةِ وَأَنْ لَا تَبْصُقَ وَلَا تَسْعُلَ وَلاَ تَمْخُطَ وَلَا تَنَحْنَحَ وَأَنْ تَتَقَدَّمَ فِي الرُّكُوْبِ اِشْفَاقًا عَلَيْهِ مِنَ الْـمَيْلِ وَأَنْ يَتَقَدَّمَكَ فِيْ النُّزُوْلِ فَمَتىٰ لَمْ يَفْعَلْ هٰذَا الْمُعَادِلُ كَانَ مِثْقَلَةُ الرَّصَّاصِ اَلَّتِي يَعْدِلُ بِهَا الْقُبَّةُ وَاحِدًا فَقَالَ لِإبْنِ حَمَّادٍ اِذْهَبْ وَقُلْ لَهُ لَا يُزَامِلُكَ اِلَّا مَنْ كَانَ دَنِيُّ الأَصْلِ فَرَجَعَ إِلىَ المُعْتَصِمِ وَاَعْلَمَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا جاءَ قَالَ يَا عَلِيُّ !اَبْعَثُ إِلَيْكَ أَنْ تُزَامِلَنِيْ فَلَا تَفْعَلُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ رَسُوْلَكَ هٰذَا الْأَزْعَنَ جَاءَنِي بِشُرُوْطِ حَسَّانِ السَّامِيْ وَخَالَوَيْهِ الْحَاكِمِيْ فَقَالَ لَا تَبْصُقُ وَلَا تَعْطُسُ وَجَعَلَ يُفَرْقِعُ بَصَادَاتِهِ وَهٰذَا لَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِنْ رَضِيْتَ أَنْ اُزَامِلَكَ إِذَا اَتَتْنِي الْعَطْسَةُ عَطَسْتُ وَإِلَّا فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَمَلٌ فَضَحِكَ المُعْتَصِمُ حَتّىٰ فَحَصَ بِرِجْلَيْهِ وَقَالَ نَعَمْ زَامَلْنِيْ عَلىٰ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ . (الشريشی)

حل لغات: مُزَامَلَةٌ: ساتھی ہونا، مصدر (مفاعلت) (مادہ زمل، صحیح)۔ اِمْتَاعٌ: فائدہ اٹھانا، مصدر (افعال) (مادہ متع، صحیح)۔ مُذَاكَرَةٌ: باہم گفتگو کرنا، مصدر (مفاعلت) (مادہ ذکر، صحیح)۔ مُنَادَمَةٌ: ہم نشین ہونا، مصدر (مفاعلت) (مادہ ندم، صحیح)۔ لَا تَبْصُقْ: فعل نہی واحد حاضر، تو نہ تھوک (ن) (مادہ بصق، صحیح)۔ لَا تَسْعُلْ: فعل نہی واحد حاضر، تو نہ کھانس (ن) (مادہ سعل، صحیح)۔ لَا تَمْخُطْ: فعل نہی واحد حاضر، تو ناک صاف مت کر (ن) (مادہ مخط، صحیح)۔ لَا تَنَحْنَحْ: فعل نہی واحد حاضر، تو نہ کھنکھار (فعلل، رباعی مجرد) (مادہ نحنح، مضاعف رباعی)۔ اِشْفَاقٌ عَلىٰ: خوف کرنا، مصدر (افعال) (مادہ شفق، صحیح)۔ اَلْمُعَادِلُ: اسم فاعل ساتھ میں سوار ہونے والا، (مفاعلت) (مادہ عدل، صحیح)۔ مِثْقَلَةُ الرَّصَّاصِ: سیسہ کا ڈرمٹ (کنکر اور روڑی کوٹنے کا آلہ) (مادہ ثقل، صحیح۔ مادہ رصص، مضاعف ثلاثی)۔ دَنِيٌّ: گھٹیا (مادہ دني، ناقص یائی)۔ اَلأَزْعَنُ: زیادہ نہ سمجھ، اسم تفضیل (ن)

(مادہ رعن، صحیح)۔یُفَرْقِعُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب،وہ انگلیاں چٹخا رہا تھا،(فعلل رباعی مجرد)(مادہ فرقع، صحیح)۔فَحَصِ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے کریدا ،فَحَصَ (ن)فَحْصًا کریدنا(مادہ فحص، صحیح)۔

خلیفہ معتصم اور جنید اسکافی کے لڑکے کا واقعہ

(۲۳۳) ترجمہ:۔ خلیفہ معتصم جنید اسکافی کے بیٹے علی سے محبت کرتے تھے، اور علی شکل و صورت اور گفتگو میں اچھے تھے، (یعنی اچھی صورت اور میٹھی گفتگو کرنے والے تھے) تو خلیفہ معتصم نے ابن حماد سے کہا، کہ جنید کے بیٹے کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ میرا ساتھی ہونے کے لیے تیار ہو جائے، چنانچہ وہ علی کے پاس گیا، اور اس سے کہا تم امیر المؤمنین کے ساتھی ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ، اس لیے کہ خلفا کی صحبت بڑی بات ہے، علی نے کہا ساتھی ہونے کے لیے میں کس طرح تیار ہو جاؤں؟ اپنے سر کے علاوہ دوسرا سر لگالوں، اپنی داڑھی کے علاوہ دوسری داڑھی خرید لوں؟ ابن حماد نے کہا، (نہیں بلکہ) شرطیں، گفتگو اور تبادلہ خیالات اور ہم نشینی سے فائدہ اٹھانا ہے اور یہ کہ تم تھوکو گے نہیں اور نہ کھانسو گے اور نہ چھینکو گے اور نہ کھنکارو گے اور یہ کہ سوار ہونے پر (کجاوہ) ایک طرف جھکنے کے خوف سے سوار ہونے میں تم پہلے سوار ہو گے، (کیوں کہ سوار ہونے میں کجاوہ ایک طرف جھک کر پلٹ نہ جائے) اور اترنے میں وہ (خلیفہ) تم سے پہلے اتریں گے، تو جب یہ ساتھ میں سوار ہونے والا (ان سارے معاملات کو) نہیں کرے گا تو یہ سیسہ کا ڈرمٹ جس سے گنبد برابر کیا جاتا ہے وہ دونوں ایک ہوں گے، اس پر علی نے ابن حماد سے کہا، جاؤ، خلیفہ سے کہہ دو آپ کی رفاقت نہیں کرے گا مگر وہ شخص جو گھٹیا درجہ کا ہو، وہ معتصم کے پاس آیا اور اس سے لڑکے کی بات بتائی، اس پر وہ ہنسا اور کہا، اسے میرے پاس لاؤ، پھر جب وہ آیا تو خلیفہ نے کہا، اے علی! میں تمھارے پاس قاصد بھیجتا ہوں کہ تم میری رفاقت میں رہو تو تم نہیں کرتے ہو اس نے خلیفہ سے کہا، کہ آپ کا یہ ناسمجھ قاصد میرے پاس حسان سامی اور خالویہ حاکمی کے شرائط لایا تھا، چنانچہ اس نے کہا کہ تم تھوکو گے نہیں اور نہ چھینکو گے اور اپنی انگلیاں چٹخانے لگا، اور یہ (ایسی شرطیں ہیں) جن کی میں طاقت نہیں رکھتا ہوں، تو اگر آپ راضی ہوں کہ میں آپ کی

رفاقت میں رہوں تو جب مجھے چھینک آئے گی تو میں چھینکو گا ورنہ پھر میرے اور آپ کے درمیان کوئی معاملہ نہیں ہے ،اس پر معتصم ہنس پڑا اور اپنے دونوں پیروں سے (زمین کو)کریدا(اس سے رضا مقصود تھی)اور کہا،تم ان شرطوں پر میری رفاقت میں رہو ۔(شریشی)

اَلضَّيْفُ وَالْمُضْجِرُ المُمِلُّ

(۲۳۴) اَضَافَ رَجُلٌ رَجُلًا فَاَطَالَ الْمَقَامَ حَتّٰى كَرِهَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ لِاِمْرَأَتِهٖ كَيْفَ لَنَا أَنْ نَعْلَمَ مِقْدَارَ مَقَامِهٖ فَقَالَتْ لَهٗ اَلْقِ بَيْنَنَا حَتّٰى نَتَحَاكَمَ إِلَيْهِ فَفَعَلَ،فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِلضَّيْفِ بِالَّذِيْ يُبَارِكُ لَكَ فِيْ غُدُوِّكَ غَدًا اَيُّنَا اَظْلَمُ فَقَالَ وَالَّذِيْ يُبَارِكُ لِيْ فِيْ قِيَامِيْ عِنْدَكُمْ شَهْرًا مَا اَعْلَمُ .

حل لغات: اَلمُضْجِرُ:اسم فاعل واحد مذکر تنگ کرنے والا(افعال)(مادہ ضجر ،صحیح)۔اَلْمُمِلُّ:اسم فاعل واحد مذکر ملال میں ڈالنے والا(افعال)(مادہ ملل، مضاعف ثلاثی)۔غُدُوٌّ:صبح کے وقت جانا،مصدر(ن)(مادہ غدو،ناقص واوی)۔

ملال میں ڈالنے تنگ کرنے والے مہمان کا واقعہ

(۲۳۴)ترجمہ:۔ایک شخص ایک آدمی کا مہمان ہوا تو وہ لمبی مدت تک ٹھہرا رہا یہاں تک کہ میزبان کو برا لگا،اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا ہمیں اس کے ٹھہرنے کی مدت کیسے معلوم ہو؟اس کی بیوی نے اس سے کہا،ہم آپس میں جھگڑا کریں،یہاں تک کہ اس کے پاس مقدمہ لے جائیں (تو معلوم ہوجائے گا کہ وہ کتنا ٹھہرے گا)اس شخص نے جھگڑا کیا تو عورت نے مہمان سے کہا،اس ذات کی قسم جو کل صبح آپ کی روانگی کو بابرکت بنائے ہم دونوں میں کون بڑا ظالم ہے ؟اس پر مہمان نے کہا،اس ذات کی قسم جو آپ لوگوں کے پاس میرے ایک ماہ ٹھہرنے کو میرے لیے بابرکت بنائے،میں نہیں جانتا ہوں(کہ تم میں سے کون بڑا ظالم ہے)۔

اَلْبَصْرِيُّ وَالمَدْنِيُّ

(۲۳۵) نَزَلَ بَصْرِيٌّ عَلٰى مَدْنِيٍّ وَكَانَ صَدِيْقًا لَهٗ فَاَلَحَّ عَلَيْهِ فِيْ الْجُلُوْسِ فَقَالَ المَدْنِيُّ لِإِمْرَأَتِهٖ إِذَا كَانَ يَوْمُ غَدٍ فَإِنِّيْ اَقُوْلُ لِضَيْفِنَا كَمْ ذِرَاعٍ يَقْفِزُ فَاَقْفِزُ فَإِذَا قَفَزَ فَأَغْلِقِي الْبَابَ خَلْفَهٗ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ الْمَدْنِيُّ كَمْ قَفَزُكَ يَا اَبَا فُلَانٍ قَالَ جَيِّدٌ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْفِزَ مَعَهٗ فَاَجَابَهٗ فَوَثَبَ الْمَدْنِيُّ مِنْ دَارِهٖ إِلٰى خَارِجٍ اَذْرُعًا وَقَالَ الْمُضِيْفُ ثِبْ أَنْتَ فَوَثَبَ الضَّيْفُ إِلٰى دَاخِلِ الدَّارِ ذِرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهٗ وَثَبْتُ أَنَا إِلٰى خَارِجِ الدَّارِ اَذْرُعًا وَأَنْتَ إِلٰى دَاخِلِهَا ذِرَاعَيْنِ فَقَالَ الضَّيْفُ ذِرَاعَانِ فِي الدَّارِ خَيْرٌ مِنْ اَرْبَعٍ إِلٰى خَارِجٍ .(المبرد)

حل لغات: اَلَحَّ فِي الْجُلُوْسِ: بیٹھنے میں طول دیا(افعال)(مادہ لحح،مضاعف ثلاثی)۔ ذِرَاعٌ: گز، ہاتھ، جمع اَذْرُعٌ(مادہ ذرع، صحیح)۔ يَقْفِزُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ کودتا ہے،قَفَزَ(ض)قَفْزًا کودنا(مادہ قفز، صحیح)۔ وَثَبَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ کودا وَثَبَ(ض)وُثُوْبًا کودنا،اچھلنا(مادہ وثب، مثال واوی)۔ثِبْ: فعل امر واحد حاضر، توکود(ض)(مادہ وثب، مثال واوی)۔

بصرہ اور مدینے کے رہنے والے کا واقعہ

(۲۳۵) ترجمہ:۔ ایک بصرہ کا رہنے والا کسی مدینے کے رہنے والے کا مہمان ہوا اور وہ اس کا دوست تھا، اس نے اس کے پاس بیٹھنے میں طول دیا، (پھر جب کافی مدت گزر گئی اور مہمان نہیں گیا اور میزبان سے صبر نہ ہوا) تو مدنی نے اپنی بیوی سے کہا: جب کل کا دن ہو گا تو میں مہمان سے کہوں گا کہ وہ کتنے ہاتھ کودتا ہے؟ پھر میں کودوں گا، پھر جب وہ کودے تو اس کے پیچھے دروازہ بند کر لینا، پھر جب کل ہوا تو مدنی نے کہا: اے ابو فلاں! آپ کی چھلانگ کتنی ہے؟ اس نے کہا ٹھیک ہے، مدنی نے تجویز پیش کی کہ وہ اس کے ساتھ کودے تو اس نے منظور کر لیا پھر مدنی اپنے گھر سے باہر کی طرف کئی ہاتھ کودا اور مہمان سے کہا: اب تم کودو تو مہمان گھر کے اندر دو ہاتھ کودا، اس پر مدنی نے اس سے کہا کہ میں گھر کے باہر کئی ہاتھ کودا اور

تم گھر کے اندر صرف دو ہاتھ کودے (لہٰذا تم بھی چار ہاتھ گھر کے باہر کودو) اس پر مہمان نے کہا گھر میں دو ہاتھ کودنا باہر کے چار ہاتھ کودنے سے بہتر ہے۔ (مبرد)

اَلشَّاعِرُ وَالْمَامُوْنُ

(۲۳۶) اَتَى شَاعِرٌ اَلْـمَامُوْنَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ فِيْكَ شِعْرًا فَقَالَ اَنْشِدْنِيْهِ، فَقَالَ:

حَيَّاكَ رَبُّ النَّاسِ حَيَّاكَا　　إِذْ بِجَمَالِ الْوَجْهِ رَقَّاكَا
بَغْدَادُ مِنْ نُوْرِكَ قَدْ اَشْرَقَتْ　　وَاَوْرَقَ الْعُوْدُ بِجَدْوَاكَا

(قَالَ) فَاَطْرَقَ الْـمَامُوْنُ سَاعَةً وَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ وَأَنَا قَدْ قُلْتُ فِيْكَ شِعْرًا وَاَنْشَدَ يَقُوْلُ:

حَيَّاكَ رَبُّ النَّاسِ حَيَّـاكَـا　　إِنَّ الَّذِيْ اَمَّلْتَ اَخْطَاكَ
اَتَيْتَ شَخْصًا قَدْ خَلَا كِيْسُهٗ　　وَلَوْ حَوىٰ شَيْئًا لَأَعْطَاكَ

فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! اَلشِّعْرُ بِالشِّعْرِ حَرَامٌ فَاجْعَلْ بَيْنَهُمَا يُسْتَطَابُ فَضَحِكَ الْـمَامُوْنُ وَأَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ . (الاتليدى)

حل لغات: حَيَّا حَيَّاكَ اللّٰهُ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، اللہ تعالیٰ تمھاری عمر دراز کرے (تفعیل) (مادہ حیي، لفیف مقرون)۔ رَقّٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے ترقی دی (تَرْقِيَةً مصدر تفعیل) (مادہ رقی، ناقص یائی)۔ عُوْدٌ: لکڑی (مادہ عود، اجوف واوی)۔ جَدْوٰی: عطیہ، تحفہ۔ حَوٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے جمع کیا حَوٰی (ض) حَوَايَةً جمع کرنا (مادہ حوی، لفیف مقرون)۔ يُسْتَطَابُ: مضارع مجہول واحد مذکر غائب، وہ بہتر ہوتی ہے، اچھی ہوتی ہے (استفعال) (مادہ طیب، اجوف یائی)۔

شاعر اور خلیفہ مامون کا واقعہ

(۲۳۶) ترجمہ:۔ ایک شاعر خلیفہ مامون کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے آپ کی شان میں ایک شعر کہا ہے، مامون نے کہا: اسے مجھے سناؤ، اس نے کہا (۱) لوگوں کا رب

آپ کی عمر دراز فرمائے اس لیے کہ چہرے کی خوب صورتی کے ساتھ اس نے آپ کو ترقی دی ہے (یعنی آپ کو ظاہری و باطنی خوبیاں حاصل ہیں) (۲) شہر بغداد آپ کے نور کی چمک سے روشن ہو گیا ہے اور لکڑی آپ کے عطیہ سے سرسبز و شاداب ہو چکی ہے۔ (راوی نے کہا) اس پر خلیفہ مامون نے تھوڑی دیر تک سر جھکایا اور کہا: اے اعرابی! میں نے بھی تیرے بارے میں ایک شعر کہا ہے اور گنگنانے لگا۔ (۱) لوگوں کا رب تیری عمر خوب دراز کرے بلا شبہ جس نے تمھیں امید دلائی ہے اس نے تمھیں غلطی میں ڈالا۔ (۲) تو ایسے شخص کے پاس آیا ہے جس کا بٹوہ خالی ہے اور وہ کوئی چیز جمع کرتا تو تم کو ضرور دیتا۔ اس پر شاعر نے کہا: اے امیر المؤمنین! شعر کے بدلے شعر کہنا حرام ہے اس لیے دونوں شعروں کے درمیان کوئی ایسی چیز رکھیں جس سے دل خوش ہو، چناں چہ مامون ہنسا اور اسے کچھ مال و دولت دینے کا حکم فرمایا۔ (ابلیدی)

هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ وَجَعْفَرُ مَعَ الشَّيْخِ الْبَدْوِيِّ

(۲۳۷) مِمَّا يُحْكِي أَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَارُوْنَ الرَّشِيْدِ خَرَجَ يَومًا مِنَ الْأَيَّامِ هُوَ وَاَبُوْ يَعْقُوْبَ النَّدِيْمُ وَجَعْفَرُ الْبَرْمَكِيُّ وَاَبُوْ نُوَاسٍ وَسَارُوْا فِي الصَّحْرَاءِ فَرَأَوْا شَيْخًا مُتَّكِأً عَلىٰ حِمَارٍ لَهُ فَقَالَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ لِجَعْفَرَ اِسْأَلْ هٰذَاالشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ،قَالَ مِنَ الْبَصْرَةِ قَالَ لَهُ جَعْفَرُ وَإِلىٰ أَيْنَ سَيْرُكَ قَالَ إِلىٰ بَغْدَادٍ قَالَ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا ؟قَالَ اَلْتَمِسُ فِيْهَا دَوَاءً لِعَيْنِيْ فَقَالَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ يَا جَعْفَرُ! مَازِحْهُ فَقَالَ إِذَا مَا زُحْتُهُ اَسْمَعُ مِنْهُ مَااَكْرَهُ فَقَالَ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ أَنْ تُمَازِحَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ لِلشَّيْخِ إِنْ وَصَفْتُ لَكَ دَوَاءً يَنْفَعُكَ فَمَاالَّذِيْ تُكَافِئْنِيْ بِهٖ فَقَالَ لَهُ اَللّٰهُ تَعَالىٰ يُكَافِئُكَ عَنِّيْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ مُكَافَاتِيْ فَقَالَ أُنْصُتْ إِلَيَّ حَتّٰى اَصِفَ لَكَ هٰذَا الدَّوَاءَ الَّذِيْ لَا اَصِفُهُ لِأَحَدٍ غَيْرَكَ فَقَالَ لَهُ وَمَا هُوَ؟ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ خُذْلَكَ ثَلَاثَ اَوَاقٍ مِنْ هُبُوْبِ الرِّيْحِ وَثَلَاثَ اَوَاقٍ مِنْ شُعَاعِ الشَّمْسِ وَثَلَاثَ اَوَاقٍ مِنْ زَهْرِ الْقَمَرِ وَثَلَاثَ اَوَاقٍ مِنْ نُوْرِ السِّرَاجِ وَاَجْمَعِ الْجَمِيْعَ وَضَعْهَا فِي الرِّيْحِ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ ،ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ ضَعْهَا فِيْ هَاوَنٍ بِلَا قَعْرٍ وَدُقَّهَا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ فَإِذَا دُقَّتَهَا فَوَضَعَهَا فِيْ جَفْنَةٍ مَشْقُوْقَةٍ وَضَعِ الْجَفْنَةَ فِي الرِّيْحِ ثَلَاثَةَ

اَشْهُرٍ، ثُمَّ اسْتَعْمِلْ هٰذَاالدَّوَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ عِنْدَ النَّوْمِ وَاسْتَمِرْ عَلٰى ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ فَإِنَّكَ تُعَافِيْ اِنْ شَاءَاللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا سَمِعَ الشَّيْخُ كَلَامَ جَعْفَرٍ قَالَ لَا عَافَكَ اللّٰهُ يَا صَاقِعَ الذَّقَنِ خُذْ مِنِّيْ هٰذِهِ اللَّطْمَةَ مُكَافَاةً لَكَ عَلٰى وَصْفِكَ هٰذِهِ الدَّوَاءَ وَ بَادَرَهٗ بِضَرْبَةٍ عَلٰى اُمِّ رَأْسِهٖ فَضَحِكَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ حَتّٰى اِسْتَلْقٰى وَاَمَرَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ بِثَلَاثَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ . (الف ليلة وليلة)

(۲۳۸) قِيْلَ لِغُلَامٍ أَمَا يَكْسُوْكَ مُعَلِّمُكَ فَاَجَابَ إِنَّ مُعَلِّمِيْ لَوْ كَانَ لَهٗ بَيْتٌ مَمْلُوْءٌ اِبَرًا وَجَاءَ يَعْقُوْبُ وَمَعَهُ الْاَنْبِيَاءُ شُعَفَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ ضُمَنَاءُ يَسْتَعِيْرُ مِنْهُ اِبْرَةً لِيَخِيْطَ بِهَا ثَوْبَ اِبْنِهٖ يُوْسُفَ الَّذِيْ قُدَّ مَا اَعَارَهٗ إِيَّاهَا فَكَيْفَ يَكْسُوْنِيْ وَقَدْ نَظَمَ ذٰلِكَ مَنْ قَالَ :

وَإِنْ دَارُكَ اَنْبَتَتْ وَحَتَشَتْ اِبَرًا يَضِيْقُ بِهَا فِنَاءُ الْمَنْزِلِ
وَاَتَاكَ يُوْسُفُ يُعِيْرُكَ اِبْرَةً لِيَخِيْطَ قُدَّ قَمِيْصِهٖ لَمْ يَفْعَلُ

حل لغات: اَلْبَدْوِيُّ: دیہاتی (مادہ بدو، ناقص واوی)۔ مَازِحْ: فعل امر واحد حاضر، تو مذاق کر (مفاعلت) (مادہ مزح، صحیح)۔ اَوَاقٌ: ایک وزن جو سات مثقال کا ہوتا ہے، واحد اَوْقِيَّةٌ جمع تکسیر (مادہ وقي، لفیف مفروق)۔ هَاوَنٌ: کھرل (پتھر کی کونڈی جو دوائیں پیسنے اور حل کرنے کے کام آتی ہے) (مادہ ھون، اجوف واوی)۔ قَعْرٌ: تلی، جمع قُعُوْرٌ (مادہ قعر، صحیح)۔ دُقَّ: فعل امر واحد حاضر، تم کوٹو (ن) (مادہ دقق، مضاعف ثلاثی)۔ جَفْنَةٌ: بڑا پیالہ، جمع جَفْنَاتٌ جمع مؤنث سالم، (مادہ جفن، صحیح)۔ مَشْقُوْقٌ: واحد مذکر اسم مفعول پھاڑا ہوا (ن) (مادہ شقق، مضاعف ثلاثی)۔ ذَقَنٌ : تھوڑی، جمع تکسیر اَذْقَانٌ (مادہ ذقن، صحیح)۔ لَطْمَةٌ: طمانچہ، چپت، جمع مؤنث سالم لَطَمَاتٌ (مادہ لطم، صحیح)۔ اِبَرٌ: سوئی، واحد اِبْرَةٌ۔ قُدَّ: فعل مجہول، واحد مذکر غائب، پھاڑ دیا گیا (ن) (مادہ قدد، مضاعف ثلاثی)۔

دیہاتی بوڑھے کے ساتھ ہارون رشید اور جعفر کا واقعہ

(۲۳۷) ترجمہ:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر المؤمنین ہارون رشید، ابو یعقوب ندیم، جعفر برمکی اور ابو نواس کسی دن نکلے اور جنگل میں (سیر و تفریح کے لیے) چلے، تو ان لوگوں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے گدھے پر ٹیک لگائے ہوئے ہے، ہارون رشید نے جعفر سے کہا: اس بوڑھے سے پوچھو کہ وہ کہاں سے آیا ہے؟ چناں چہ جعفر نے اس سے کہا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ بوڑھے نے کہا بصرہ سے، جعفر نے کہا: اور آپ کو کہاں جانا ہے؟ اس نے کہا: بغداد، جعفر نے کہا: اور بغداد میں کیا کرو گے؟ بوڑھے نے کہا کہ میں (وہاں) اپنی آنکھ کی دوا تلاش کروں گا، اس پر ہارون رشید نے کہا: اے جعفر! اس سے مذاق کرو، جعفر نے کہا جب میں اس سے مذاق کروں گا تو اس سے وہ بات سنوں گا جو مجھے ناگوار ہوگی، ہارون رشید نے کہا میرے حق کی قسم جو تم پر ہے تم اس سے مذاق کرو، چناں چہ جعفر نے بوڑھے سے کہا: اگر میں آپ کو ایسی دوا بتادوں جو آپ کو فائدہ دے تو بدلے میں آپ مجھے کیا دیں گے؟ بوڑھے نے کہا: اللہ تعالیٰ میری جانب سے آپ کو وہ بدلہ عطا فرمائے گا جو آپ کے لیے میرے بدلہ سے بہتر ہوگا، جعفر نے کہا: میرے پاس میری بات سننے کے لیے خاموش رہیں تاکہ میں یہ دوا آپ کے لیے بیان کردوں جسے میں آپ کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں بتاؤں گا، بوڑھے نے جعفر سے کہا وہ دوا کیا ہے؟ جعفر نے اس سے کہا: آپ اپنے لیے تین اوقیہ ہوا کا جھونکا لیں، تین اوقیہ سورج کی کرنیں لیں، تین اوقیہ چاند کی چمک لیں اور تین اوقیہ چراغ کی روشنی لیں اور ان سب کو اکٹھا کرلیں، اور تین مہینے انھیں ہوا میں رکھیں، پھر اس کے بعد ان سب کو بلا تلی کی کھرل میں رکھیں، اور ان سب کو تین مہینے کوٹیں، اور جب ان کو (کوٹ کر) باریک کرلیں تو ان سب کو شگاف ہوئے پیالے میں رکھیں، اور اس پیالے کو تین مہینے ہوا میں رکھیں، پھر اس دوا کو روزانہ تین درہم کی مقدار سونے کے وقت استعمال کریں اور تین مہینے لگاتار اس کو لگائیں تو ان شاء اللہ آپ کو شفا ملے گی۔ جب بوڑھے نے جعفر کی بات سن لی تو بولا اے معمولی ڈاڑھی والے! اللہ تعالیٰ تجھے آرام عطا نہ کرے، تیرے اس دوا بتانے کے بدلہ کے طور پر مجھ سے یہ طمانچہ لے (یہ کہہ کر) ان کے سر کی گدی پر ایک چانٹا رسید کیا، اس پر

ہارون رشید اتنا ہنسا کہ (زمین) پر لیٹ گیا، اور اس آدمی کو تین ہزار درہم دینے کا حکم صادر کیا۔(الف لیلہ ولیلہ)

(۲۳۸) ایک لڑکے سے کہا گیا کہ کیا تیرے استاذ تجھے کپڑا نہیں پہناتے؟ اس نے کہا میرے استاذ کا حال یہ ہے کہ اگر ان کے پاس سوئیوں سے بھرا ہوا ایک گھر ہو اور حضرت یعقوب علیہ السلام آئیں اور ان کے ساتھ انبیاے کرام سفارشی ہوں اور فرشتے (واپس کرنے کے لیے) ضمانت لیں اور ان سے ایک سوئی ادھار مانگیں تاکہ وہ اس سے اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کا وہ کرتا سی لیں جو چاک کر دیا گیا تھا تو وہ انھیں بھی ایک سوئی ادھار نہیں دیں گے ،اس لیے وہ مجھے کپڑا کیسے پہنا سکتے ہیں؟ اور اس واقعہ کو کسی نے شعر میں بیان کیا ہے:

(۱) اور اگر تیرا گھر تیرے لیے سوئیاں اگاے اور اکٹھا کر لے جس سے گھر کا آنگن تنگ ہو جائے (۲) اور تیرے پاس یوسف علیہ السلام آئیں اور تجھ سے ایک سوئی ادھار مانگیں تاکہ وہ اس سے اپنی قمیص کا پھٹا ہوا حصہ سی لیں تو وہ نہیں کرے گا (یعنی سوئی ادھار نہیں دے گا)۔

اَلْعَلِيْلُ وَالنَّاسِكُ

(۲۳۹) نَزَلَ رَجُلٌ بِصَوْمَعَةِ نَاسِكٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ النَّاسِكُ اَرْبَعَةَ اَرْغِفَةٍ وَذَهَبَ لِيَحْضُرَ إِلَيْهِ عَدَسًا فَحَمَلَهُ وَجَاءَ فَوَجَدَهُ قَدْ أَكَلَ الْخُبْزَ فَذَهَبَ فَأَتَى بِغَيْرِهٖ فَوَجَدَهُ قَدْ أَكَلَ الْعَدَسَ فَفَعَلَ مَعَهُ ذٰلِكَ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَسَأَلَهُ النَّاسِكُ أَيْنَ مَقْصَدُهُ قَالَ إِلَى الأُرْدُنِ،قَالَ لِمَاذَا قَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّ بِهَا طَبِيْبًا حَاذِقًا اَسْأَلُهُ عَمَّا يَصْلُحُ مِعْدَتِيْ فَإِنِّيْ قَلِيْلُ الشَّهْوَةِ لِلطَّعَامِ فَقَالَ لَهُ النَّاسِكُ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةٌ قَالَ وَمَاهِيَ قَالَ إِذَا ذَهَبْتَ وَ اَصْلَحْتَ مِعْدَتَكَ فَلَا تَجْعَلْ رُجُوْعُكَ عَلَيَّ وَقَالَ :

يَا ضَيْفَنَا لَوْ زِدْتَنَا لَوَجَدْتَنَا ۔۔۔ نَحْنُ الضُّيُوْفُ وَأَنْتَ رَبُّ الْمَنْزِلِ

حل لغات: اَلنَّاسِكُ: عابد، جمع تکسیر نُسَّاكٌ (مادہ نسک، صحیح)۔ صَوْمَعَةٌ : راہب کا عبادت خانہ ،گرجہ گھر ،جمع تکسیر صَوَامِعُ (مادہ صومع، رباعی مجرد)۔ اَرْغِفَةٌ: روٹیاں، واحد رَغِيْفٌ (مادہ رغف، صحیح)۔ عَدَسٌ :دال، (مادہ عدس، صحیح۔ مِعْدَةٌ: معدہ، جمع مِعَدٌ (مادہ معد، صحیح)۔

بیمار اور عابد کا واقعہ

(۲۳۹) ترجمہ: ۔ایک شخص ایک عابد کے عبادت خانے میں ٹھہرا عابد نے اس کے سامنے چار روٹیاں پیش کیں، اور اس کے لیے دال لینے گیا، پھر وہ دال لے کر آیا تو مہمان کو اس حال میں پایا کہ وہ ساری روٹیاں صاف کر چکا ہے، وہ پھر گیا اور دوسری روٹیاں لے کر آیا تو اب اس حال میں پایا کہ ساری دال صاف کر چکا ہے، مہمان نے عابد کے ساتھ یہ معاملہ دس بار کیا (یعنی جب عابد روٹیاں لے کر آتا تو دال صاف کر جاتا اور جب دال لاتا تو روٹیاں صاف کر جاتا) تب عابد نے اس سے پوچھا کہ آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے؟ اس نے کہا اردن کا، عابد نے کہا: کس لیے؟ (وہاں جارہے ہو) اس نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ اردن میں ایک ماہر حکیم ہے اس سے وہ دوا دریافت کرون گا جو میرے معدہ کو ٹھیک کر دے، اس لیے کہ مجھے کھانے کی خواہش کم ہوتی ہے، اس پر عابد نے کہا کہ آپ سے میری ایک گزارش ہے، اس نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ عابد نے کہا جب آپ وہاں جائیں اور آپ کا معدہ ٹھیک ہو جائے (اور آپ کو زیادہ بھوک لگنے لگے) تو واپسی میں میرے پاس نہ آئیں اور یہ شعر پڑھا: اے ہمارے مہمان! اگر آپ ہمارے پاس (دوبارہ) مہمان بن کر آئے تو ضرور آپ ہمیں پائیں گے کہ مہمان ہم ہوں گے اور گھر کے مالک آپ ہوں گے (یعنی جب آپ کو بھوک نہیں لگتی تو آپ کا یہ حال ہے اور جب بھوک لگنے لگے گی تو آپ کو کھلانے کے لیے گھر کا سارا غلّہ ختم ہو جائے گا اس لیے گھر آپ کو دے دیں گے اور ہم مہمان ہو جائیں گے۔

اَلْأَعْرَابِيَّانِ

(۲۴۰) قِيْلَ خَرَجَ اَعْرَابِيٌّ قَدْ وَلَّاهُ الْحَجَّاجُ بَعْضَ النَّوَاحِيْ فَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً طَوِيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الْأَيَّامِ وَرَدَ عَلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ مِنْ حَيِّهٖ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ الطَّعَامَ وَكَانَ إِذْ ذَاكَ جَائِعًا فَسَأَلَهٗ عَنْ اَهْلِهٖ وَقَالَ مَا حَالُ اِبْنِيْ عُمَيْرٍ؟ قَالَ عَلٰى مَا تُحِبُّ قَدْ مَلَأَ الْأَرْضَ وَالْحَيَّ رِجَالًا وَنِسَاءً قَالَ فَمَا حَالُ أُمِّ عُمَيْرٍ، قَالَ صَالِحَةٌ أَيْضًا، قَالَ فَمَا حَالُ الدَّارِ قَالَ عَامِرَةٌ بِأَهْلِهَا قَالَ وَكَلْبُنَا اِيْقَاعٌ قَالَ قَدْ مَلَأَ الْحَيَّ نَبْحًا قَالَ فَمَا حَالُ جَمَلِيْ زَرِيْقٍ؟ قَالَ عَلٰى مَا يَسُرُّكَ (قَالَ)

فالْتَفَتَ إِلٰى خَادِمِهٖ وَقَالَ اِرْفَعِ الطَّعَامَ فَرَفَعَهٗ وَلَمْ يَشْبَعِ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ يَسْأَلُهٗ وَقَالَ يَا مُبَارَكَ النَّاصِيَةِ اَعِدْ عَلَيَّ مَا ذَكَرْتَ، قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَالَكَ قَالَ فَمَا حَالُ كَلْبِيْ اِيْقَاعٍ قَالَ مَاتَ قَالَ وَمَاالَّذِيْ اَمَاتَهٗ قَالَ اِخْتَنَقَ بِعَظْمَةٍ مِنْ عِظَامِ جَمَلِكَ زَرِيْقٍ فَمَاتَ قَالَ وَمَاتَ جَمَلِيْ زَرِيْقٍ قَالَ نَعَمْ وَمَاالَّذِيْ اَمَاتَهَا قَالَ كَثْرَ ثَقْلُ الْمَاءِ إِلٰى قَبْرِ أُمِّ عُمَيْرٍ قَالَ أَوَمَاتَتْ أُمُّ عُمَيْرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَاالَّذِيْ اَمَاتَهٗ قَالَ سَقَطَتْ عَلَيْهِ الدَّارُ قَالَ أَوَ سَقَطَتِ الدَّارُ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ لَهٗ بِالْعَصَا ضَارِبًا فَوَلّٰى هَارِبًا مِنْ يَدَيْهِ هَارِبًا . (الابشیهی)

حل لغات: نَوَاحٍ: جمع تکسیر، علاقہ، جہت، واحد نَاحِيَةٌ (مادہ نحي، ناقص یائی)۔ حَيٌّ: قبیلہ، محلہ، جمع تکسیر اَحْيَاءُ (مادہ حيي، لفیف مقرون)۔ نَبْحًا: مصدر، بھونکنا (ف مادہ نبح، صحیح)۔ نَاصِيَةٌ: پیشانی، جمع تکسیر نَوَاصٍ (مادہ نصي، ناقص یائی)۔

دو دیہاتیوں کا واقعہ

(۲۴۰) ترجمہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دیہاتی جس کو حجاج نے کسی علاقے پر حاکم بنا دیا تھا اور اس نے وہاں لمبی مدت تک قیام کیا تھا وہ (اپنے علاقے) سے باہر نکلا، پھر ایک دن اس کے پاس اس کے قبیلہ کا ایک دیہاتی آیا تو اس نے اس کے سامنے کھانا پیش کیا، اور اس وقت وہ بھوکا تھا، پھر اس نے اپنے گھر والوں کے بارے میں پوچھا اور کہا: میرے بیٹے عمیر کا کیا حال ہے؟ دیہاتی نے کہا: جو آپ پسند کرتے ہیں، اس نے زمین (گاؤں) اور قبیلہ کو مردوں اور عورتوں سے بھر دیا ہے، حاکم نے کہا: عمیر کی ماں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا وہ بھی ٹھیک ہے، کہا: گھر کا حال کیا ہے؟ اس نے کہا گھر والوں سے آباد ہے، کہا: اور ہمارے کتے ایقاع کا حال کیا ہے؟ کہا: اس نے پورے محلہ کو بھونک کر بھر دیا ہے، کہا: تو میرے اونٹ زریق کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: وہی جو آپ کو خوش کرتا ہے؟ (راوی نے کہا) اس پر وہ دیہاتی حاکم اپنے خادم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: کھانا اُٹھالو خادم نے کھانا اُٹھا لیا، حالاں کہ مہمان دیہاتی ابھی سیر نہیں ہوا تھا، پھر دیہاتی حاکم اس کی طرف سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوا اور کہا: اے مبارک پیشانی والے جو باتیں آپ نے بیان کیں مجھ سے پھر بیان کرو، اس نے

کہا: پوچھیے، جو آپ کو یاد آئے، تو میرے کتے ایقاع کا حال کیا ہے؟ اس نے کہا وہ تو مر گیا، کہا: اس کو کس نے مارا؟ اس نے کہا: آپ کے اونٹ زریق کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پھنسنے کی وجہ سے گلا گھٹ گیا اس لیے وہ مر گیا، اس نے کہا تو کیا میرا اونٹ زریق مر گیا؟ اس نے کہا: ہاں، کہا اور اسے کس چیز نے مارا؟ اس نے کہا: عمیر کی ماں کی قبر تک زیادہ پانی لے جانا پڑا (اس لیے وہ مر گیا) کہا: تو کیا عمیر کی ماں مر گئی؟ اس نے کہا: ہاں، کہا: اور اسے کس چیز نے مارا؟ اس نے کہا: عمیر پر اس کا زیادہ رونا (یعنی عمیر کی موت پر وہ بہت روئی اس لیے وہ بھی مر گئی) کہا: تو کیا عمیر بھی مر گیا؟ اس نے کہا: ہاں، کہا: اسے کس چیز نے مارا؟ اس نے کہا: اس کے اوپر گھر گر پڑا، کہا: تو کیا گھر بھی گر گیا؟ اس نے کہا ہاں، تو دیہاتی حاکم اسے ڈنڈا مارنے کے لیے اُٹھا تو وہ اس کے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا۔

قِصَّةُ اَبِي دُلَّامَةَ وَالْخَلِيْفَةُ السَّفَّاحُ

(۲۴۱) قِيْلَ إِنَّ اَبَا دُلَّامَةَ الشَّاعِرَ كَانَ وَاقِفًا بَيْنَ يَدِي السَّفَّاحِ فِيْ بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهٗ الْخَلِيْفَةُ سَلْنِيْ حَاجَتَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ دُلَّامَةَ اُرِيْدُ كَلْبَ صَيْدٍ فَقَالَ اَعْطُوْهُ إِيَّاهُ فَقَالَ وَاُرِيْدُ دَابَّةً اَتَصَيَّدُ عَلَيْهَا قَالَ اَعْطُوْهُ إِيَّاهَا قَالَ وَغُلَامًا يَقُوْدُ الْكَلْبَ وَيَصِيْدُ بِهٖ قَالَ اَعْطُوْهُ غُلَامًا قَالَ جَارِيَةً تَصْلُحُ الصَّيْدَ وَتُطْعِمُنَا مِنْهُ قَالَ اَعْطُوْهُ جَارِيَةً قَالَ هٰؤُلَاءِ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! عَبِيْدُكَ فَلَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ دَارٍ يَسْكُنُوْنَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ دَارًا تَجْمَعُهُمْ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ ضَيْعَةً فَمِنْ أَيْنَ يَعِيْشُوْنَ قَالَ قَدْ اَقْطَعْتُكَ عَشَرَ ضِيَاعٍ عَامِرَةٍ وَعَشَرَ ضِيَاعٍ غَامِرَةٍ قَالَ وَمَاالْغَامِرَةُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ مَالَا نَبَاتَ فِيْهَا قَالَ قَدْ اَقْطَعْتُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مِائَةَ ضَيْعَةٍ غَامِرَةٍ مِنْ فَيَافِيْ بَنِيْ اَسْدٍ فَضَحِكَ مِنْهُ وَقَالَ اِجْعَلُوْهَا كُلَّهَا عَامِرَةً. (الاتليدی)

(۲۴۱) يُحْكٰى أَنَّهٗ قِيْلَ لِبَعْضِ الْبُخَلَاءِ إِنَّ لِكُلِّ رَئِيسٍ عَلَامَةً يَنْصَرِفُ بِهَا نُدَمَاءُوْهُ فَمَا عَلَامَتُكَ قَالَ إِذَا قُلْتُ يَاغُلَامُ هَاتِ الطَّعَامَ. (النواجی)

حلِ لغات: ضَيْعَةٌ: کھیت، جمع تکسیر ضِيَاعٌ (مادہ ضیع، اجوف یائی)۔ عَامِرَةٌ: آباد (مادہ عمر، صحیح)۔ غَامِرَةٌ: غیر آباد (مادہ غمر، صحیح)۔ فَيَافِيْ: وہ جنگلات جن میں پانی نہ ہو

،واحد فَيْفىٰ (مادہ فیفی،لفیف مفروق،مضاعف رباعی)۔ نُدَمَاءُ:ہم نشین ،ساتھی ،واحد نَدِيْمٌ (مادہ ندم،صحیح)۔هَاتِ:اسم فعل بمعنی امر تودے (مادہ ھیت،اجوف یائی)۔

ابودلامہ اور خلیفہ سفاح کا واقعہ

(۲۴۱) ترجمہ:۔بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن ابودلامہ شاعر خلیفہ سفاح کے سامنے کھڑا ہوا تھا، خلیفہ نے اس سے کہا، اپنی ضرورت مجھ سے طلب کرو اس پر ابودلامہ نے سفاح سے کہا، میں ایک شکاری کتا چاہتا ہوں ،خلیفہ نے (اپنے خادموں سے) کہا اسے یہ دیدو، پھر اس نے کہا اور ایک سواری چاہتا ہوں جس پر سوار ہو کر شکار کر سکوں ،خلیفہ نے کہا، اسے یہ بھی دیدو، شاعر نے کہا ایک غلام کی ضرورت ہے جو کتے کو لے کر چلے اور اس سے شکار کرے ،خلیفہ نے کہا اسے غلام بھی دیدو ،شاعر نے کہا اور ایک باندی درکار ہے جو شکار کو بنائے اور اسے ہمیں کھلائے ،خلیفہ نے کہا اسے باندی بھی دیدو، شاعر نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ سب آپ کے غلام ہیں لہذا ان کے لیے گھر بھی ضروری ہے جس میں وہ رہ سکیں ،اس پر خلیفہ نے کہا، اسے ایک گھر بھی دیدو جس میں وہ سب لوگ رہیں، شاعر نے کہا اور اگر ان کے لیے زمین نہیں ہوگی تو یہ زندگی کہاں سے بسر کریں گے ؟خلیفہ نے کہا، میں نے تمہیں دس عامرہ(آباد) اور دس غامرہ(غیر آباد) کھیت دیے، شاعر نے کہا، اے امیر المؤمنین! میں نے آپ کو بنی اسد کے جنگلات میں سے سو غامرہ(غیر آباد) کھیت پیش کیے، اس بات سے مامون ہنس پڑا اور حکم دیا کہ اسے سب آباد زمین دے دو۔(آتلیدی)

(۲۴۲): بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بخیل سے کہا گیا کہ ہر مال دار کی کوئی علامت ہوتی ہے جس کو لے کر اس کے دوست ساتھی رخصت ہوتے ہیں، تو آپ کی علامت کیا ہے ؟اس نے کہا: جب میں کہوں، اے غلام !کھانا لا (تو یہ بات سن کر میرے دوستوں کو مجھ سے رخصت ہو جانا چاہیے۔)(نواجی)

اَلْمَامُوْنُ وَالطُّفَيْلِيْ

(۲۴۳) رَوٰى اِبْنُ عَامِرُ الْفَهْرِيْ عَنْ اَشْيَاخِهٖ قَالَ اَمَرَ الْمَامُوْنُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَشْرَةُ رِجَالٍ كَانُوْا قَدْ رَمَوْا عِنْدَهٗ بِالزَّنْدَقَةِ

فَحَمَلُوْا إِلَيْهِ فَمَرَّ بِهِمْ طُفَيْلِيٌّ فَرَأَهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ فَظَنَّ خَيْرًا وَمَضٰى مَعَهُمْ إِلَى السَّاحِلِ وَقَالَ مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ إِلَّا لِوَلِيْمَةٍ فَانْسَلَّ وَدَخَلَ الزَوْرَقَ وَقَالَ لَا شَكَّ إِنَّهَا نُزْهَةٌ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا يَسِيْرٌ حَتّٰى قَيَّدُوْا القَوْمَ وَقُيِّدَ مَعَهُمْ فَعَلِمَ أَنَّهُ وَقَعَ فِيْمَا لَا طَاقَةَ لَهُ بِهٖ وَرَامَ الْخَلَاصَ فَلَمْ يَقْدِرْ وَسَارُوْا إِلٰى أَنْ وَصَلُوْا إِلٰى بَغْدَادٍ وَأُدْخِلُوْا عَلَى الْمَامُوْنِ فَاسْتَدْعٰى بِهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَاحِدٍ وَجَعَلَ يُذَكِّرُهُ بِفِعْلِهٖ وَبِقَوْلِهٖ وَ يَضْرِبُ عُنُقَهُ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا الطُّفَيْلِيْ وَفُرِغَتِ الْعَشَرَةُ فَقَالَ الْمَامُوْنُ لِلْمُتَوَكِّلِ مَنْ هٰذَا فَقَالَ لَا اَعْلَمُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! غَيْرَ أَنَّنَا رَأَيْنَاهُ مَعَهُمْ فَجِئْنَا بِهٖ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! لَمْ اَعْرِفْ مِنْ اَحْوَالِهِمْ شَيْئًا وَإِنَّمَا رَأَيْتُهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ فَظَنَنْتُ أَنَّهَا وَلِيْمَةٌ يُدْعَوْنَ إِلَيْهَا فَلَحِقْتُ بِهِمْ فَضَحِكَ الْمَامُوْنُ وَقَالَ اَوْقَدْ بَلَغَ مِنْ شُؤْمِ التَّطُّفُلِ أَنْ يَحْمَلَ بِصَاحِبِهٖ هٰذَا الْمَحَلَّ لَقَدْ سَلِمَ هٰذَا الْجَاهِلُ مِنَ الْقَتْلِ وَلٰكِنْ يُؤَدَّبُ حَتّٰى لَا يَعُوْدَ إِلٰى مِثْلِهَا . (الاتلیدی)

حل لغات: اَلطُّفَيْلِيْ: بے بلائے دعوت میں شریک ہونے والا، اور یہ ایک شخص کا نام ہے جس کا نام طفیلی تھا اس کی طرف منسوب ہے (مادہ طفل، صحیح) ۔زَنْدَقَةٌ: الحاد، بے دینی (مادہ زندق، رباعی مجرد) ۔اِنْسَلَّ فعل ماضی معروف واحد مذکر غائب: چپکے سے داخل ہوگیا، (انفعال) (ماہ سلل، مضاعف ثلاثی) ۔ زَوْرَقٌ: چھوٹی کشتی، جمع تکسیر زَوَارِقُ (مادہ زورق، اجوف واوی، رباعی مجرد) ۔ اَلْمَحَلٌّ : اترنے کی جگہ، جمع مَحَالٌّ (مادہ حلل، مضاعف ثلاثی) ۔

مامون اور طفیلی کا واقعہ

(۲۴۳) ترجمہ:۔ابن عامر فہری نے اپنے شیوخ سے روایت کی، اس نے کہا کہ مامون نے حکم دیا کہ اس کے پاس بصرہ والوں میں سے ان دس آدمیوں کو لایا جائے جن پر الحاد و بے دینی کا الزام لگایا گیا ہے ، نوکروں نے لانے کا بندوبست کیا، تو ان دس لوگوں کے پاس سے ایک طفیلی کا گزر ہوا، اس نے ان سب کو اکھٹا دیکھا تو بھلائی کا گمان کیا اور ان کے

ساتھ (دریا کے) کنارے تک گیا اور (دل میں) کہا، کہ یہ لوگ کسی ولیمے کے لیے اکھٹا ہوئے ہیں، اس لیے وہ چپکے سے کھسکا اور (جانے والے بے دینوں کی) کشتی میں سوار ہو گیا اور خیال کیا کہ بلا شبہ یہ کوئی بہترین تفریح ہوگی (لیکن ابھی) تھوڑا ہی وقت گزرا تھا، کہ سپاہیوں نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا (جو کشتی میں سوار تھے) اوران کے ساتھ یہ بھی (طفیلی) گرفتار کر لیا گیا، اب اس کو اندازہ ہوا کہ وہ ایسی مصیبت میں پڑ گیا ہے جس کو برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں ہے، اس نے چھٹکارا پانے کی کوشش کی، لیکن وہ کامیاب نہیں ہوا، وہ لوگ چلے یہاں تک کہ بغداد پہنچے اور مامون کے دربار میں حاضر کیے گیے، (جب سب حاضر ہو گیے) تو مامون ان میں سے ہر ایک کو اس کا نام لے کر بلاتا اور اسے اس کا قول وفعل یاد دلاتا اور اس کی گردن اڑا دیتا یہاں تک کہ اس طفیلی کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا اور دسوں لوگ قتل کر دیے گیے پھر مامون نے متوکل سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ اس نے کہا، اے امیر المؤمنین! میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ ہم نے اسے ان کے ساتھ دیکھا تو ہم اسے لے آے، اس پر طفیلی بول پڑا، اے امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کی حالتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، میں نے انھیں اکھٹا دیکھا تو میں نے گمان کیا کہ کوئی ولیمہ ہوگا جس کے لیے یہ لوگ بلائے گیے ہیں تو میں ان کے ساتھ جاملا، اس پر مامون ہنس پڑا اور کہا، کہ کیا طفیلی ہونے کی نحوست اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ وہ طفیلی کو اس جگہ اٹھالائے، یہ جاہل قتل ہونے سے تو بچ گیا ہے لیکن سزا دی جائے گی تا کہ یہ دوبارہ اس طرح کی حرکت نہ کرے۔ (اتلیدی)

اَللِصَّانِ وَالْحِمَارُ

(۲۴۴) قِيْلَ إِنَّ لِصَّيْنِ سَرَقَا حِمَارًا وَمَضىٰ اَحَدُهُمَا لِيَبِيْعَهُ فَقَابَلَهُ رَجُلٌ مَعَهُ طَبَقٌ فِيْهِ سَمَكٌ فَقَالَ لَهُ أَتَبِيْعُ هٰذَاالْحِمَارَ قَالَ نَعَمْ، قَالَ لَهُ اِمْسِكْ هٰذَاالطَّبَقَ حَتّٰى اَرْكَبَهُ وَاُجَرِّبَهُ فَإِنْ اَعْجَبَنِيْ اِشْتَرَيْتُهُ بِثَمَنٍ يُعْجِبُكَ فَأَمْسَكَ اللِصُّ الطَّبَقَ وَرَكِبَ الرَّجُلُ الْحِمَارَ وَاَخَذَ يُرَدِّدُهُ وَيُجَرِّبُهُ ذَهَابًا وَإِيَابًا حَتّٰى اِبْتَعَدَ عَنِ اللِصِّ كَثِيْرًا فَدَخَلَ بَعْضَ الْأَزِقَّةِ وَمَا زَالَ يَقْطَعُ بِهٖ مِنْ زُقَاقٍ إِلٰى آخَرَ حَتّٰى اِخْتَفٰى عَنْهُ بِالكُلِّيَةِ فَأَخَذَتِ اللِصُّ الْحَيْرَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَعَرَفَ آخِيْرًا إِنَّهَا حِيْلَةٌ عَلَيْهِ فَرَجَعَ بِالطَّبَقِ فَالْتَقَاهُ رَفِيْقُهُ فَقَالَ مَافَعَلْتَ بِالْحِمَارِ

هَلْ بِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قَالَ بِرَأسِ مَالِهِ وَهٰذَاالطَّبَقُ رِبْحٌ فَقَالَ مُتَمَثِّلًا وَلَكُمْ مَنْ سَعىٰ لِيَصْطَادَ فَاصْطِيْدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خَفِيٍّ حَنِيْنٍ .

حل لغات: إِيَابًا: واپسی (مادہ اوب، مہموز فا، اجوف واوی) ۔ اَزِقَّةٌ: جمع تکسیر، گلی، واحد زُقَاقٌ (مادہ زقق، مضاعف ثلاثی)۔ حَنِيْنٌ: غم یا خوشی سے آواز نکالنا، آہ، (ض) (مادہ حنن، مضاعف ثلاثی)۔

دو چور اور گدھے کا واقعہ

(۲۴۴) ترجمہ: ۔بیان کیا گیا ہے کہ دو چوروں نے ایک گدھا چرایا اور ان میں سے ایک اسے بیچنے کے لیے چلا گیا، اتنے میں ایک ایسا آدمی اس کے سامنے ہوا جس کے ساتھ ایک طشتری تھی جس میں مچھلی تھی، اس آدمی نے چور سے کہا، کیا تم اس گدھے کو بیچو گے؟ اس نے کہا، ہاں، اس نے چور سے کہا، تم اس طشتری کو پکڑو یہاں تک کہ میں اس پر سوار ہو کر اسے آزمالوں، پھر اگر مجھے پسند آیا تو میں اسے اتنی قیمت سے خرید لوں گا جو تم کو خوش کرے گی ، چنانچہ چور نے طشتری پکڑ لی اور وہ آدمی گدھے پر سوار ہو گیا اور اسے چکر دینے لگا اور آگے پیچھے بھگانے لگا یہاں تک کہ وہ چور سے کافی دور ہو گیا، پھر ایک گلی میں داخل ہوا اور گدھے کے ساتھ برابر ایک گلی سے دوسری گلی میں جاتا رہا یہاں تک کہ وہ اس کی نظروں سے بالکل روپوش ہو گیا، اس واقعہ سے چور حیرت میں پڑھ گیا اور بالآخر اس نے سمجھ لیا کہ یہ اس کے خلاف ایک چال ہے ، پھر وہ طشتری لے کر واپس ہوا تو اسے اس کا ساتھی چور ملا ، اس نے پوچھا، تو نے گدھے کا کیا کیا ؟ کیا تو نے اسے بیچ دیا؟ کہا، ہاں، اس نے کہا، کتنے میں ؟ کہا، اسی کے راس المال میں (یعنی جس طرح ہم نے بغیر قیمت کے چوری کر لیا تھا اسی طرح دوسرے شخص نے بھی ہم سے بغیر قیمت کے دھوکا دے کر لے لیا) (لیکن) اور یہ طشتری نفع میں ہے، اس پر اس نے مثل بیان کرتے ہوئے کہا اور یہ مثل (مشہور بات) تمھارے جیسے ہی لوگوں کے لیے کہا گیا ہے، جو لوگ شکار کرنے کے لیے جاتے ہیں وہ خود شکار ہو جاتے ہیں اور انھیں پوشیدہ آہ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اَلْقَاضِيْ وَالتَّاجِرُ

(۲۴۵) كَانَ الْقَاضِيْ اِبْنُ حَدِيْدٍ نَاظِرَ الدِّيْوَانِ بِالْأَسْكَنْدَرِيَّةِ وَ قَاضِيْهَا فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الدِّيْوَانِ اَحْضَرَ التَرْجُمَانُ بَعْضَ تُجَّارِ الْفَرَنْجِ الْوَاصِلِيْنَ وَلِحْيَتُهُ مَحْلُوْقَةٌ وَشَوَارِبُهُ سَالِمَةٌ وَكَانَ اِبْنُ حَدِيْدٍ لَهُ لِحْيَةٌ طَوِيْلَةٌ وَشَوَارِبُهُ خَفِيْفَةٌ لَا تَكَادُ أَنْ تَتَبَيَّنَ إِلَّا مِنْ قُرْبٍ فَسَأَلَ اِبْنُ حَدِيْدٍ اَلتَّاجِرَ عَنْ بِضَاعَتِهٖ وَ بَلَدِهٖ وَالتَّرْجُمَانُ يُفَسِّرُ لَهُ ثُمَّ قَالَ لِلتَّرْجَمَانِ قُلْ لَهُ لِأَيِّ مَعْنٰى حَلَقْتَ لِحْيَتَكَ وَتَرَكْتَ شَوَارِبَكَ فَسَأَلَهُ التَّرْجُمَانُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْفَرَنْجِيْ قُلْ لِلْقَاضِيْ إِنَّ الْأَسَدَ بِشَوَارِبَ بِلَا لِحْيَةٍ وَالتَّيْسَ بِلِحْيَةٍ بِلَا شَوَارِبَ فَخَجِلَ الْقَاضِيْ وَانْقَطَعَ عَنْ رَدِّ الْجَوَابِ. (القلیوبی)

(۲۴۶) كَانَ اَبُوْ دُلَّامَةَ مَعَ اَبِيْ مُسْلِمٍ فِيْ بَعْضِ حُرُوْبِهٖ فَدَعَا رَجُلٌ مِنَ الْأَعْدَاءِ إِلَى الْبِرَازِ قَالَ اَبُوْ مُسْلِمٍ لِاَبِيْ دُلَّامَةَ اُخْرُجْ إِلَيْهِ فَاَنْشَدَ يَقُوْلُ .

أَلَا لَا تَلُمْنِيْ إِنْ فَرِرْتُ فَإِنَّنِيْ ۞ اَخَافُ عَلٰى فَخَّارَتِيْ أَنْ تَحَطَّمَا
فَلَوْ إِنَّنِيْ فِي السُّوْقِ اَبْتَاعُ مِثْلَهَا ۞ وَجَدَّتُ مَا بَالَيْتُ أَنْ اَتَقَدَّمَا

فَضَحِكَ اَبُوْ مُسْلِمٍ وَاَعْفَاهُ. (الاصبهانی)

(۲۴۷) كَانَ لِلْفَرَزْدَقِ نَدِيْمٌ يُسَمّٰى زِيَادًا الْاَقْطَعْ فَاَتٰى بَابَهُ فَخَرَجَ اِبْنٌ لَهُ صَغِيْرٌ فَقَالَ لَهُ اِبْنُ مَنْ أَنْتَ قَالَ اِبْنُ الْفَرَزْدَقِ قَالَ فَمَا بَالُكَ حَبْشِيًّا قَالَ فَمَا بَالُ يَدِكَ مَقْطُوْعَةٌ قَالَ قَطَعَتْ فِيْ حَرْبِ الْحَرُوْرِيَةِ قَالَ بَلْ قَطَعَتْ فِيْ اللُّصُوْصِيَةِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ لَعْنَةُ اللهِ ثُمَّ اُخْبِرَ الْفَرَزْدَقُ بِالْخَبَرِ فَقَالَ اَشْهَدُ أَنَّهُ اِبْنِيْ حَقًّا .

(۲۴۸) قُدِّمَ لِأَعْرَابِيٍّ كَامِخٌ (وَهُوَ اُكْلَةٌ مَصْنُوْعَةٌ مِنَ الْحِنْطَةِ وَاللَّبَنِ) فَلَمْ يَسْتَطِبْهُ وَأَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا وَخَرَجَ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَالْكَامِخُ لَا تَنْسَهُ اَصْلَحَكَ اللهُ .

(۲۴۹) مَرَّ اِبْنُ حَمَامَةَ بِابْنِ هَرْمَةَ وَهُوَ جَالِسٌ بِفِنَاءِ بَيْتِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ قَدْ قُلْتَ مَالَا يُنْكِرُ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ اَهْلِيْ بِغَيْرِ زَادٍ

قَالَ مَا ضَمِنْتُ لِأَهْلِكَ قِرَاكَ قَالَ أَفَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ آتِيَ ظِلَّ بَيْتِكَ قَالَ دُوْنَكَ الْجَبَلَ يَفِيءُ عَلَيْكَ قَالَ أَنَا ابْنُ حَمَامَةَ قَالَ انْصَرِفْ وَكُنْ ابْنَ أَيِّ طَائِرٍ شِئْتَ .

حل لغات: اَلدِّيْوَانُ: عدالت، کچہری (مادہ دون، اجوف واوی)۔ لِحْيَةٌ : داڑھی، جمع تکسیر لُحِيٌّ (مادہ لحي، ناقص یائی)۔ مَحْلُوْقَةٌ: اسم مفعول واحد مؤنث مونڈی ہوئی (ض) (مادہ حلق، صحیح)۔ شَوَارِبُ : مونچھیں، واحد شَارِبٌ (مادہ شرب، صحیح)۔ بِضَاعَةٌ: مال تجارت، جمع تکسیر بَضَائِعُ (مادہ بضع، صحیح)۔ اَلتَّيْسُ: بکرا، جمع تکسیر اَتْيَاسٌ (مادہ تیس، اجوف یائی)۔ اَلْبِرَازُ: لڑائی کے لیے مقابلہ پر نکلنا، مصدر (مفاعلت)۔ فَخَّارَةٌ: پکی ہوئی مٹی ، ٹھیکرا، جمع مؤنث سالم فَخَّارَاتٌ (مادہ فخر، صحیح)۔ تَحَطَّمَ: ریزہ ریزہ ہوجانا (تفعل) (مادہ حطم، صحیح)۔ اَللُّصُوْصِيَةُ: چوری (مادہ لصص، مضاعف ثلاثی)۔ فِنَاءٌ: صحن، آنگن، جمع تکسیر اَفْنِيَةٌ (مادہ فني، ناقص یائی) ۔ زَادٌ: توشہ، جمع تکسیر اَزْوِدَةٌ (مادہ زود، اجوف واوی)۔ قِرًى : مہمان نوازی کرنا، مصدر (ض) (مادہ قري، ناقص یائی)۔

قاضی اور تاجر کا واقعہ

(۲۴۵) ترجمہ:۔ قاضی ابن جریر اسکندریہ میں کچہری کے نگراں اور وہاں کے قاضی تھے (ایک دن) اس درمیان کہ وہ کچہری میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ترجمان نے آنے والے ان چند انگریز تاجروں میں سے ایک کو (قاضی صاحب کے سامنے) پیش کیا، اس کی داڑھی مونڈی ہوئی اور اس کی مونچھیں محفوظ تھیں اور ابن جریر کی داڑھی لمبی اور مونچھیں چھوٹی تھیں جو صرف نزدیک سے ہی ظاہر ہوتی تھیں، ابن جریر نے اس کے مال تجارت اور شہر کے بارے میں پوچھا اور ترجمان اس کی بات کی وضاحت کرتا، پھر ابن جریر نے ترجمان سے کہا، اس سے کہو کہ تو نے اپنی داڑھی کس مقصد کے لیے مونڈھا دی ہے اور اپنی مونچھوں کو محفوظ چھوڑ دیا ہے ؟ چنانچہ ترجمان نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انگریز نے کہا ، آپ قاضی صاحب سے کہدیں کہ شیر مونچھوں والا بغیر داڑھی کا ہوتا ہے اور داڑھی والا بکرا بغیر مونچھوں کا ہوتا ہے (اس لیے میں نے شیر کی صورت اختیار کی ہے بکرے کی نہیں ، یہ بات سن کر) قاضی صاحب شرمندہ ہوگئے اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔ (قلیوبی)

(۲۴۶) ابودلامہ ابومسلم کے ساتھ اس کی کسی جنگ میں شریک تھے، چنانچہ دشمنوں میں سے ایک شخص نے لڑائی کے لیے مقابلہ پر نکلنے کے لیے بلایا، توابومسلم نے ابودلامہ سے کہا، تم اس کے مقابلے کے لیے جاؤ، تووہ (ابودلامہ) ان اشعار کو پڑھنے لگے:

(۱) اگر میں (دشمن کا مقابلہ کرنے سے) بھاگتا ہوں تو مجھے ملامت نہ کرو اس لیے کہ میں اپنے ٹھیکرے کے ٹوٹنے سے ڈرتا ہوں۔ (۲) پھر میں اس کا مثل بازار میں خرید سکتا تو آپ کے نصیبہ کی قسم میں آگے بڑھنے کی پرواہ نہ کرتا (یعنی میں مٹی کا ٹھیکرا ہوں اگر یہ ٹوٹ گیا تو اس جیسا بازار میں نہ ملے گا اس لیے مجھے جنگ میں نہ بھیجیں) اس پر ابومسلم کو ہنسی آگئی اور اسے معاف کردیا۔ (اصبہانی)

(۲۴۷) فرزدق شاعر کا ایک ساتھی تھا جو زیاد اقطع کے نام سے موسوم تھا (ایک دن) وہ فرزدق کے دروازے پر آیا تواس (فرزدق) کا ایک چھوٹا لڑکا نکلا، زیاد نے اس سے کہا، تم کس کے لڑکے ہو؟ اس نے کہا: فرزدق کا لڑکا ہوں، اس نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ تو کالا ہے؟ (جب کہ تمھارا باپ فرزدق گورا ہے) لڑکے نے کہا: آپ کے ہاتھ کا کیا حال ہے کہ وہ کٹا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ حروریہ کی جنگ میں کٹا ہے، لڑکے نے کہا (نہیں) بلکہ لصوصیہ (چوری) میں کٹا ہے، اس پر اس نے کہا تجھ پر اور تیرے باپ پر اللہ کی لعنت ہو، پھر فرزدق کو اس واقعہ کی جانکاری دی گئی تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ حقیقت میں وہ میرا ہی بیٹا ہے۔

(۲۴۸) ایک دیہاتی کو (کھانے کے لیے) کامخ دیا گیا (اور کامخ ایسا کھانا ہے جو دودھ اور گیہوں سے بنایا جاتا ہے) وہ اسے اچھا نہ لگا، اور اس نے اس میں سے تھوڑا سا کھانا کھا لیا اور چلا گیا، وہ مسجد میں داخل ہوا اس حال میں امام نماز میں (قرآن کی آیت) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ والدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ (یعنی تم پر مردار، خون اور سور کا گوشت حرام کیا گیا) پڑھ رہے تھے، اس پر دیہاتی نے کہا اور کامخ کو نہ بھولنا اللہ آپ کا بھلا کرے۔

(۲۴۹) ابن حمامہ ابن ہرمہ کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، ابن حمامہ نے کہا: السلام علیکم، ابن ہرمہ نے کہا: آپ نے وہ بات کہی ہے جو بری نہیں ہے، انھوں نے کہا میں اپنے گھر سے بغیر توشہ کے نکلا ہوں، ابن ہرمہ

نے جواب دیا میں نے آپ کے گھر والوں سے آپ کی مہمان نوازی کرنے کی ذمہ داری نہیں لی ہے، انھوں نے کہا: تو کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں آپ کے گھر کے سائے میں آجاؤں، انھوں نے کہا: پہاڑ کے پاس جاؤ وہ آپ کو سایہ دے گا، انھوں نے کہا: میں ابن حمامہ ہوں، وہ بولے واپس جاؤ تم چاہے جس پرندے کے بھی بچے ہو(اس سے مجھ پر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے)۔

اَلْمُتَشَوِّقُ إِلَى الْحَرْبِ

(۲۵۰) قَالَ اَفْلَحَ التُّرْكِيُّ خَرَجْنَا مَرَّةً إِلٰى حَرْبٍ لَنَا وَمَعَنَا رَجُلٌ كَانَ يَقُوْلُ أَنَا اَتَمَنّٰى أَنْ اَرٰى الْحَرْبَ كَيْفَ هِيَ فَأَخْرَجْنَاهُ مَعَنَا فَأَوَّلُ سَهْمٍ جَاءَ وَقَعَ فِيْ رَأْسِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا دَعَوْنَا لَهٗ مُعَالِجًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَقَالَ إِنْ خَرَجَ الزُّجُّ وَفِيْهِ شَيْءٌ مِنْ دِمَاغِهٖ مَاتَ وَإِنْ لَمْ يَخْرُجْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ دِمَاغِهٖ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ بَأْسٌ فَسَبَقَ فَقَبَّلَ رَأْسَهٗ وَقَالَ بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ انْزِعْهُ فَمَا فِيْ رَأْسِيْ دِمَاغٌ فَقَالَ الطَّبِيْبُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ كَانَ فِيْ ذَرَّةٍ مِنْ دِمَاغٍ مَاكُنْتُ هٰهُنَا . (الشريشی)

(۲۵۱) اِخْتَلَفَ اَعْرَابِيَّانِ فِي رَجُلٍ فَقَالَ الْأَوَّلُ مِنْ بَنِيْ رَاسِبٍ وَقَالَ الثَّانِيْ مِنْ بَنِيْ طَفَاوَةَ فَمَرَّ بِهِمَا بَاقِلُ الرَّبْعِيْ فَتَحَاكَمَا إِلَيْهِ فَقَالَ اَلْقُوْهُ فِي الْمَاءِ فَإِنْ رَسَبَ فَهُوَ مِنْ بَنِيْ رَاسِبٍ وَإِنْ طَفَا فَمِنْ بَنِيْ طَفَاوَةَ فَضُرِبَ الْمَثَلُ فِيْ حُكْمِهٖ .(القليوبی)

(۲۵۲) اَعْرَابِيٌّ لَقِيَ آخَرَ فَقَالَ مَااسْمُكَ ؟قَالَ فَيْضٌ فَقَالَ اِبْنُ مَنْ ؟قَالَ اِبْنُ الْفُرَاتِ، قَالَ اَبُوْ مَنْ؟ قَالَ اَبُوْ بَحْرٍ قَالَ لَيْسَ لَنَا أَنْ نُكَلِّمَكَ إِلَّا فِيْ زَوْرَقٍ .

حل لغات: سَهْمٌ: تیر، جمع تکسیر سِهَامٌ وَاَسْهُمٌ(مادہ سہم، صحیح)۔ اَلزُّجُّ: تیر کا پھل، جمع تکسیر زِجَاجٌ (مادہ زجج، مضاعف ثلاثی)۔ فَيْضٌ: سیلاب، طوفان(مادہ فیض، اجوف یائی)۔ طَفَا: تیرنا، پانی کے اوپر تیرنا، طَفَا(ن) طَفْوًا وَطُفُوًّا تیرنا(مادہ طفو، ناقص واوی)۔ رَسَبَ(ن) رُسُوْبًا، نیچے گرنا، تہ میں پہنچنا(مادہ رسب، صحیح)۔

لڑائی کے شوقین کا واقعہ

(۲۵۰) ترجمہ: ۔افلح ترکی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم اپنی کسی جنگ کے لیے نکلے اور ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جو کہتا تھا کہ میں اس بات کی آرزو کرتا ہوں کہ جنگ دیکھوں کہ وہ کیسے ہوتی ہے ؟ تو ہم اسے اپنے ساتھ لے چلے، تو پہلا وہ تیر جو آیا اس کے سر میں گھس گیا، جب ہم (جنگ سے) واپس ہوئے، تو ہم نے اس کے لیے ایک ڈاکٹر کو بلایا، چنانچہ اس نے اس کو دیکھا اور بولا اگر تیر کا پھل نکلا اور اس میں اس کے دماغ کا کچھ حصہ بھی نکلا تو یہ مرجائے گا، اور اگر دماغ کا کچھ حصہ نہیں نکلا تو کچھ حرج نہیں (یہ سن کر) وہ آگے بڑھا اور ڈاکٹر کے سر کو چوم لیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھلائی کی خوش خبری دے، اسے (بے خوف و خطر) نکالو اس لیے کہ میرے سر میں دماغ نہیں ہے، ڈاکٹر نے کہا وہ کیسے ؟ اس نے کہا: اگر (میرے سر میں) دماغ کا کچھ حصہ ہوتا تو میں یہاں نہ ہوتا۔ (شریسی)

(۲۵۱) دو دیہاتیوں نے ایک آدمی کے بارے میں اختلاف کیا، چناں چہ پہلے نے کہا کہ یہ بنی راسب قبیلہ کا ہے اور دوسرے نے کہا (نہیں) بلکہ یہ بنی طفاوہ قبیلہ کا ہے، (اسی بحث کے دوران) ان دونوں کے پاس سے باقل ربعی کا گزر ہوا تو ان دونوں نے (اپنے معاملہ کا) انھیں فیصل بنایا، باقل ربعی نے کہا: اسے پانی میں ڈالو اگر ڈوب جائے تو بنی راسب قبیلہ کا ہے اور اگر تیر تا رہے تو بنی طفاوہ قبیلہ کا ہے (کیوں کہ لفظی مناسبت یہی تھی کہ رسب کا معنیٰ تہ میں جانا اور طفا کا معنیٰ تیرنا ہے) چناں چہ (اسی واقعہ سے) ان کے فیصلے کی مثال دی جانے لگی۔ (قلیوبی)

(۲۵۲) ایک دیہاتی دوسرے دیہاتی سے ملا، تو پوچھا تمھارا نام کیا ہے ؟ اس نے جواب دیا: فیض، (سیلاب) پھر پوچھا کس کے بیٹے ہو؟ اس نے جواب دیا: فرات (نہر کا نام) کا بیٹا ہوں، اس نے پوچھا کس کے باپ ہو؟ اس نے جواب دیا: بحر (سمندر) کا باپ ہوں، اس نے کہا تب تو ہمیں تم سے کشتی ہی میں بات کرنا مناسب ہے (ورنہ ہم ڈوب جائیں گے۔ (شریسی)

اَلرَّاعِيْ وَالْجَرَّةُ

(۲۵۳) قِيْلَ إِنَّهُ كَانَ لِأَحَدِ الْأَغْنِيَاءِ رَاعٍ يَرْعىٰ غَنَمًا فِيْ اِحْدَى الْبَرَارِيِّ وَكَانَ قَدْعَيَّنَ لَهُ مَعَاشًا فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ السَّمَنِ فَكَانَ الرَّاعِيْ يَبْقِيْ السَّمَنَ وَ يَدَّخِرُهُ فِيْ جَرَّةٍ لَهُ كَانَتْ مُعَلَّقَةً فِيْ كُوْخِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلىٰ عَصَاهُ أَخَذَ يُفَكِّرُ بِمَا يَعْمَلَهُ فِيْمَا اجْتَمَعَ عِنْدَهُ مِنَ السَّمَنِ فَقَالَ فِيْ نَفْسِهٖ إِنِّيْ سَأَذْهَبُ بِهٖ غَدًا إِلَى السُّوْقِ وَ اَبِيْعُهُ وَاَشْتَرِيْ بِثَمَنِهٖ نَعْجَةً حَامِلًا فَتَضَعَ لِيْ نَعْجَةً أُخْرٰى ثُمَّ تَكْبُرُ هٰذِهٖ وَتَلِدُ مَعَ اُمِّهَا نِعَاجًا آخَرَ وَهٰكَذَا إِلىٰ أَنْ يَصِيْرَ عِنْدِيْ قَطِيْعٌ كَبِيْرٌ فَارُدُّ مَا عِنْدِيْ مِنَ الْغَنَمِ إِلىٰ صَاحِبِهٖ وَاتَّخِذُ لِيْ اَجِيْرًا يَرْعىٰ غَنَمِيْ وَاَبْتَنِيْ لِيْ قَصْرًا عَظِيْمًا فَاُزَيِّنُهُ بِالْمَفْرُوْشَاتِ الْحَسَنَةِ وَالْأَوَانِي الْمُرَصَّعَةِ وَالمَنْقُوْشَاتِ الْبَهْجَةِ وَمَتىٰ بَلَغَ رُشْدُ وَلَدِيْ اَحْضِرُ لَهُ مُعَلِّمًا اَدِيْبًا حَكِيْمًا يُعَلِّمُهُ الْأَدَبَ وَالْحِكْمَةَ وَأَمَرَهُ بِطَاعَتِيْ وَ اِحْتِرَامِيْ فَإِنِ امْتَثَلَ وَإِلَّا ضَرَبْتُهُ بِهٰذَاالْعَصَا وَرَفَعَ يَدَهُ بِعَصَاهُ فَأَصَابَتِ الْجَرَّةَ فَكَسَرَتْهَا فَسَقَطَ السَّمَنُ عَلىٰ رَأسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَثِيَابِهٖ مُتَبَدِّدًا فِيْ كُلِّ جِهَةٍ فَحَزِنَ لِذٰلِكَ حُزْنًا عَظِيْمًا قَائِلًا هٰذَا جَزَاءُ مَنْ يُصْغِيْ إِلىٰ تَخَيُّلَاتِهٖ .

(۲۵۴) حُكِيَ أَنَّ جِحىٰ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ وَهٰذَاالرَّجُلُ جَارُهُ هَلْ سَمِعْتَ يَا اَخِى الْبَارِحَةَ صُرَاخُنَا فَقَالَ لَهُ نَعَمْ وَاَىُّ شَيْءٍ نَزَلَ بِكُمْ قَالَ لَهُ سَقَطَ ثَوْبِيْ مِنْ اَعْلَى السَّطْحِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ لَهُ وَإِذَا سَقَطَ مَاالَّذِيْ يَضُرُّهُ ،قَالَ لَهُ يَا اَحْمَقُ ! لَو كُنْتُ فِيْهِ اَلَسْتُ كُنْتُ اَتَكَسَّرُ وَاَمُوْتُ . (القليوبی)

حل لغات: اَلرَّاعِيْ: چرواہا، جمع تکسیر رُعَاةٌ (مادہ رعي، ناقص یائی)۔ غَنَمٌ : بکری، جمع تکسیر اَغْنَامٌ (مادہ غنم، صحیح)۔ بَرَارِیٌّ: جنگل، بیابان، واحد بَرِیَّةٌ (مادہ برر، مضاعف ثلاثی)۔ جَرَّةٌ: گھڑا، جمع تکسیر جِرَارٌ (مادہ جرر، مضاعف ثلاثی)۔ کُوْخٌ: جھونپڑی، جمع تکسیر اَکْوَاخٌ (مادہ کوخ، اجوف واوی)۔ نَعْجَةٌ : بھیڑ، جمع تکسیر نِعَاجٌ (مادہ نعج ، صحیح)۔ قَطِیْعٌ: بکریوں اور چوپایوں کا ریوڑ، جمع قُطْعَانٌ (مادہ قطع، صحیح)۔ مُتَبَدِّدٌ: منتشر ہونا، بکھرنا (تفعل) (مادہ بدد، مضاعف ثلاثی)۔ صُرَاخٌ: چیخ (مادہ صرخ، صحیح)۔

چرواہے اور مشکیزہ کا واقعہ

(۲۵۳) ترجمہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ کسی مالدار کا ایک چرواہا تھا، وہ ایک جنگل میں بکریاں چرایا کرتا تھا، مالدار نے جو روزینہ (یعنی خوراک جو روزانہ دی جائے) اس کے لیے مقرر کیا تھا اس میں کچھ گھی بھی شامل تھا، چناں چہ چرواہا گھی کو باقی رکھتا تھا اور اسے اپنے اس مشکیزہ میں جو اس کی جھونپڑی میں لٹکا ہوا تھا جمع کرتا رہتا تھا پھر (ایک دن) اپنے سونٹے پر ٹیک لگائے ہوئے تھا اس گھی کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ اپنے پاس جمع ہوئے گھی کا کیا کرے گا، پھر اپنے دل میں کہا کہ کل میں اسے لے کر بازار جاؤں گا، اسے بیچوں گا اور اس کی قیمت سے ایک گابھن بھیڑ خریدوں گا، پھر وہ میرے لیے دوسری بھیڑ جنے گی، پھر یہ بڑی ہو جائے گی اور اپنی ماں کے ساتھ میرے لیے دوسری بھیڑیں جنے گی اور اسی طرح (وہ جنتی رہیں گی) یہاں تک کہ میرے پاس ایک بڑا ریوڑ ہو جائے گا، تو اس وقت وہ بکریاں جو میرے پاس ہیں ان کے مالک کو واپس کر دوں گا اور اپنا ایک نوکر رکھوں گا جو میری بکریاں چرائے گا، اور اپنے لیے ایک بڑا محل بناؤں گا اور اسے خوب صورت فرشوں اور (سونے چاندی سے) جڑے ہوئے برتنوں اور بہترین نقش و نگار سے آراستہ کروں گا، اور جب میرا لڑکا سمجھ دار ہو جائے گا تو اس کے لیے ایک ماہر عقلمند استاذ کا انتظام کروں گا جو اسے ادب اور دانائی کی باتیں سکھائے گا، اور اسے اپنی فرماں برداری اور احترام کا حکم دے گا، پھر اگر اس نے حکم کی پیروی کی تو ٹھیک ہے ورنہ میں اسے اسی ڈنڈے سے ماروں گا (جب لمبی آرزوئیں کرتا ہوا یہاں تک پہنچا) تو اپنا ڈنڈا لے کر اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تو وہ مشکیزہ کو لگا جس سے وہ مشکیزہ ٹوٹ گیا اور سارا گھی اس کے سر اور داڑھی اور کپڑوں پر گرا اور ہر طرف بکھر گیا، اس واقعہ سے وہ بہت غمگین ہوا، یہ کہتے ہوئے شاید یہی انجام ہے ان لوگوں کا جو خیالوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں (یعنی خیالی پلاؤ پکاتے ہیں)۔

(۲۵۴) بیان کیا گیا ہے کہ ایک جحی نامی شخص نے ایک دن ایک آدمی سے کہا اور یہ شخص اس کا پڑوسی تھا ''اے میرے بھائی گزشتہ رات آپ لوگوں نے ہماری چیخ پکار سنی تھی؟'' اس نے کہا ہاں، اور کون سا معاملہ تم لوگوں کے ساتھ پیش آیا تھا، اس نے کہا میرا کپڑا چھت

کے اوپر سے زمین پر گر پڑا، اس پر پڑوسی نے کہا: اگر وہ گر گیا تو اس سے اس کپڑے کا کیا نقصان ہوا؟ اس نے کہا: اے بے وقوف! اگر میں اس کپڑے میں ہوتا تو کیا میں ٹوٹ کر مر نہ جاتا۔ (قلیوبی)

اَلمَنْصُوْرُ وَابْنُ هَرْمَةَ

(۲۵۵) دَخَلَ اِبْنُ هَرْمَةَ عَلٰی الْمَنْصُوْرِ وَامْتَدَحَهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُوْرُ سَلْ حَاجَتَكَ فَقَالَ تَكْتُبُ إِلٰى عَامِلِكَ بِالْمَدِيْنَةِ إِنَّهٗ إِذَا وَجَدَنِيْ سَكْرَانَ لَا يَحُدُّنِيْ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُوْرُ هٰذَا حَدٌّ لَا سَبِيْلَ إِلٰى تَرْكِهٖ فَقَالَ مَالِيْ حَاجَةٌ غَيْرَهَا فَقَالَ لِكَاتِبِهٖ اُكْتُبْ إِلٰى عَامِلِنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَنْ اَتَاكَ بِإِبْنِ هَرْمَةَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَاجْلِدُوْهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَاَجْلِدْ اَلَّذِيْ جَاءَ بِهٖ مِائَةً فَكَانَ الشُّرْطَةُ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَكْرَانُ مَنْ يَشْتَرِيْ ثَمَانِيْنَ بِمِائَةٍ فَيَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ وَ يَتْرُكُوْنَ. (الاتلیدی)

(۲۵۶) قَالَ هِلَالُ الرَّائِيْ وَهُوَ هِلَالُ بْنُ عَطْيَةَ لِبَشَّارِ الشَّاعِرِ وَكَانَ لَهُ صَدِيْقًا يُمَازِحُهُ إِنَّ اللهَ لَمْ يُذْهِبْ بَصَرَ أَحَدٍ إِلَّا عَوَّضَهُ بِشَيْءٍ فَمَا عَوَّضَكَ قَالَ اَلطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ قَالَ وَمَا هٰذَا قَالَ أَنْ لَا اَرَاكَ وَلَا اَمْثَالَكَ مِنَ الثُّقَلَاءِ. (الاصبهانی)

حل لغات: اَجْلِدْ: فعل امر واحد حاضر، تو کوڑے مار (افعال) (مادہ جلد صحیح)۔ جَلْدَةٌ: کوڑا، کوڑے کی ایک ضرب۔ ثُقَلَاءُ: جمع مکسر، کند، ذہن، غبی، کم فہم، واحد ثَقِيْلٌ۔ (مادہ ثقل، صحیح)۔

منصور اور ابن ہرمہ کا واقعہ

(۲۵۵) ترجمہ:۔ ابن ہرمہ خلیفہ منصور کے پاس حاضر ہوا اور اس کی تعریف کی، منصور نے اس سے کہا اپنی حاجت طلب کرو، اس نے کہا، آپ اپنے مدینہ کے حاکم کو لکھ دیں کہ جب وہ مجھے نشہ میں پائے تو وہ مجھے سزا نہ دے، اس پر منصور نے کہا، یہ حد (شریعت کی مقرر کردہ سزا) ہے اسے چھوڑنے کی کوئی صورت نہیں ہے، تو اس نے کہا، اس کے علاوہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے،، منصور نے اپنے منشی سے کہا کہ ہمارے مدینہ کے حاکم کو لکھ دو کہ جو

ابن ہرمہ کو تمھارے پاس نشہ کی حالت میں لائے تو تم اب ہرمہ کو اسی کوڑے مارو اور جو اسے لے کر آئے اسے سو کوڑے مارو (جب یہ حکم نامہ مدینہ کے گورنر کے پاس پہنچا اور اس نے اعلان کیا) تو سپاہی اس کے پاس سے گزر جاتے تھے اس حال میں کہ وہ نشہ میں ہوتا تھا، تو وہ کہتے تھے، کون ہے جو اسیّ کے بدلے سو خریدے، چنانچہ سپاہی اس کے پاس سے گزر جاتے تھے اور (اس سے کچھ تعرض نہ کرتے) چھوڑ دیتے تھے۔ (آتلیدی)

(۲۵۶) ہلال رائی اور وہ ہلال بن عطیہ ہیں انھوں نے بشار شاعر سے جو ان کے دوست تھے مذاق کرتے ہوئے کہا (اور وہ دوست شاعر نابینا تھا) بے شک اللہ تعالیٰ کسی شخص کی بینائی ختم نہیں کرتا ہے مگر اس کے بدلے اس کو کوئی دوسری چیز عطا فرماتا ہے، تو آپ کو بدلے میں اس نے کیا دیا؟ بشار نے کہا، اس نے ہمیں بڑی لمبی چوڑی چیز عطا کی ہے، انھوں نے کہا اور وہ کیا ہے؟ بشار نے کہا، یہی کہ میں تجھے اور تجھ جیسے کند ذہن لوگوں کو نہ دیکھوں ۔ (اصبہانی)

حِكَايَةُ بَشَّارِ الطُّفَيْلِيْ

(۲۵۷) حُكِيَ عَنْ بَشَّارِ الطُّفَيْلِيْ إِنَّهُ قَالَ رَحِلْتُ يَوْمًا إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَا دَخَلْتُهَا قِيْلَ لِيْ إِنَّ هُنَا عَرِيْفًا لِلطُّفَيْلِيِّيْنَ يَبَرُّهُمْ وَ يَكْسُوْهُمْ وَ يُرْشِدُهُمْ إِلَى الْأَعْمَالِ وَ يُقَاسِمُهُمْ فَسِرْتُ إِلَيْهِ فَبَرَّنِيْ وَكَسَانِيْ وَاَقَمْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَهُ جَمَاعَةٌ يَصِيْرُوْنَ إِلَيْهِ بِالزَّلَّاتِ فَيَأْخُذُ وَ يُعْطِيْهِمُ النِّصْفَ فَوَجَّهَنِيْ مَعَهُمْ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ فَحَصَلْتُ فِيْ وَلِيْمَةٍ فَأَكَلْتُ وَاَزْلَلْتُ مَعِيْ شَيْئًا وَجِئْتُهُ بِهٖ فَأَخَذَ النِّصْفَ وَاَعْطَانِي النِّصْفَ فَبِعْتُ مَا وَقَعَ لِيْ بِدَرَاهِمَ فَلَمْ اَزِلْ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ أَيَّامًا ثُمَّ دَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى عُرْسٍ جَلِيْلٍ فَأَكَلْتُ وَخَرَجْتُ بِزِلَّةٍ حَسَنَةٍ فَلَقِيَنِيْ اِنْسَانٌ فَاشْتَرَاهَا بِدِيْنَارٍ فَأَخَذْتُهُ وَكَتَمْتُهُ وَكَتَمْتُ اَمْرَهَا فَدَعَا جَمَاعَةً مِنَ الطُّفَيْلِيِّيْنَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَاالبَغْدَادِيْ قَدْ خَانَ فَظَنَّ أَنِّيْ لَا اَعْلَمُ مَا فَعَلَ فَاَصْفَعُوْهُ وَعَرِّفُوْهُ مَا كَتَمْنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ شِئْتُ اَمْ اَبَيْتُ وَمَا زَالُوْا يَصْفَعُوْنِيْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَيَصْفَعَنِيْ الْأَوَّلُ مِنْهُمْ وَ يَشُمُّ

يَدِيْ وَ يَقُوْلُ اَكَلَ مَضِيْرَةً وَ يَضْعَفَنِي الْاٰخَرُ وَ يَشُمُّ يَدِيْ وَ يَقُوْلُ اَكَلَ كَذَا وَ يَضْعَفَنِيْ الْاٰخَرُ حَتّٰى ذَكَرُوا كُلَّ شَيْءٍ أَكَلْتُهٗ مَا غَلَطُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَفَعَنِيْ شَيْخٌ مِنْهُمْ صَفْحَةً عَظِيْمَةً وَقَالَ بَاعَ الزَّلَّةَ بِدِيْنَارٍ وَوَضَعَنِيْ آخَرُ وَقَالَ هَاتِ الدِّيْنَارَ فَدَفَعْتُهٗ إِلَيْهِ وَجَرَّدَنِيْ مِنَ الثِّيَابِ الَّتِيْ اَعْطَانِيْهَا وَقَالَ اُخْرُجْ يَا خَائِنُ فِيْ غَيْرِ حِفْظِ اللهِ فَخَرَجْتُ إِلٰى بَغْدَادٍ وَحَلَفْتُ أَنْ لَا اُقِيْمَ بِبَلَدٍ فِيْهِ طُفَيْلِيَّةٌ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ.

حل لغات: عَرِيْفٌ: مانیٹر، جمع مکسر عُرَفَاءُ (مادہ عرف، صحیح)۔ يَبَرُّهُمْ: فعل مضارع واحد مذکر غائب، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے، بَرَّ (ض) بِرًّا اچھا برتاؤ کرنا (مادہ برر، مضاعف ثلاثی)۔ اَلزَّلَاتُ: جمع مکسر، خوراک جو دوست یا رشتہ دار کے دستر خوان سے اٹھایا جائے، واحد زَلَّةٌ (مادہ زلل، مضاعف ثلاثی)۔ عُرْسٌ: شادی، جمع مکسر اَعْرَاسٌ (مادہ عرس، صحیح)۔ اِصْفَعُوْا: امر حاضر معروف، تم سب طمانچہ مارو (ف) (مادہ صفع، صحیح)۔

بشار طفیلی کی کہانی

(۲۵۷) ترجمہ:۔ بشار طفیلی کا قصہ بیان کیا گیا ہے، اس نے کہا کہ میں ایک روز بصرہ کی طرف روانہ ہوا، پھر جب میں بصرہ میں داخل ہوا تو مجھ سے کہا گیا کہ یہاں طفیلیوں کا ایک مانیٹر ہے جو ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اور انھیں کپڑے پہناتا ہے اور انھیں کاموں کا طریقہ بتاتا ہے اور ان سے حصہ وصول کرتا ہے، چنانچہ میں اس کے پاس گیا، تو اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور مجھے کپڑے پہنائے، میں اس کے پاس تین دن ٹھہرا، اس کے یہاں (طفیلیوں کی) ایک جماعت تھی جو اس کے پاس دستر خوان کی بچی ہوئی خوراک اٹھا کر لاتی تو وہ آدھا لے لیتا اور آدھا انھیں دے دیتا، چوتھے روز اس نے مجھے بھی ان کے ساتھ بھیجا، چنانچہ میں ایک ولیمہ میں پہنچا تو کھانا کھایا اور اپنے ساتھ بہت سا بچا ہوا کھانا اٹھا کر اس کے پاس لایا، اس نے آدھا لے لیا اور آدھا مجھے دے دیا، کھانے کے ملے ہوئے حصہ کو میں نے چند روپیے میں بیچ دیا کئی دنوں تک میں اسی حالت پر رہا، پھر ایک دن میں ایک بڑی شادی میں گیا چنانچہ کھانا کھایا اور صدقہ کا بچا ہوا کھانا لے کر نکلا (راستہ میں) مجھے ایک آدمی ملا

جس نے اس کو ایک اشرفی میں خرید لیا، میں نے اشرفی لی اور اسے چھپالیا اور اس کے معاملہ کو بھی چھپالیا، اس پر مانیٹر نے طفیلیوں کی ایک جماعت کو بلایا اور کہا کہ اس بغدادی نے خیانت کی ہے، اس کا گمان یہ ہے کہ جو کچھ اس نے کیا ہے اس سے میں انجان ہوں، چنانچہ اسے طمانچہ لگاؤ اور جو اس نے ہم سے چھپایا ہے اس کو معلوم کرو، چنانچہ ان لوگوں نے خواہی نخواہی مجھے بٹھایا اور یہ لوگ یکے بعد دیگرے مجھے تھپڑ مارنے لگے، چنانچہ ان میں سے پہلا شخص تھپڑ مارتا اور میرے ہاتھ کو سونگھتا اور کہتا کہ اس نے مضیرہ (یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھٹے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے) کھایا ہے اور دوسرا شخص مجھے تھپڑ مارتا اور میرے ہاتھ کو سونگھتا اور کہتا کہ اس نے فلاں چیز کھائی ہے اور (اسی طرح یک بعد دیگرے) مجھے دوسرا تھپڑ مارتا یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہر وہ چیز بیان کر دی جو میں نے کھائی تھی، اس میں سے کسی چیز کے بتانے میں ان لوگوں نے غلطی نہیں کی، پھر ان میں سے ایک بوڑھے آدمی نے مجھے ایک زور دار تھپڑ مارا اور کہا اس نے دستر خوان کا بچا ہوا کھانا ایک اشرفی میں بیچا ہے اور دوسرے نے تھپڑ مارا اور کہا اشرفی مجھے دے، چنانچہ میں نے اشرفی اس کو دیدی اور جو کپڑے مانیٹر نے مجھے دئے تھے وہ مجھ سے چھین لیے اور کہا اے بے ایمان! اللہ تعالیٰ تجھے امان نہ دے، چنانچہ میں بغداد کی طرف نکلا اور میں نے قسم کھائی کہ میں کسی ایسے شہر میں نہیں ٹھہروں گا جہاں ایسے طفیلی ہوں جو غیب جانتے ہوں۔

كَرَمُ مَعْنِ بْنِ زَائِدَةَ

(۲۵۸) حُكِيَ فِيْ اَخْبَارِ مَعْنِ بْنِ زَائِدَةَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اَحْمِلْنِيْ اَيُّهَا الْأَمِيْرُ ! فَأَمَرَ لَهٗ بِنَاقَةٍ وَفَرَسٍ وَبَغْلَةٍ وَحِمَارٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ اللهَ خَلَقَ مَرْكُوْبًا غَيْرَ هٰذَا لَحَمَلْتُكَ عَلَيْهِ وَقَدْ اَمَرْنَا لَكَ مِنَ الْخَزِّ بِجُبَّةٍ وَقَمِيْصٍ وَدُرَّاعَةٍ وَسَرَاوِيْلَ وَعِمَامَةٍ وَمِنْدِيْلٍ مِطْرَفٍ وَرِدَاءٍ وَكِسَاءٍ وَجَوْرَبٍ وَكِيْسٍ وَلَوْ عَلِمْنَا لِبَاسًا غَيْرَ هٰذَا مِنَ الْخَزِّ لَاَعْطَيْنَاكَهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِإِدْخَالِهٖ إِلَى الْخِزَانَةِ وَصَبَّ تِلْكَ الْخِلَعَ عَلَيْهِ.

حل لغات: نَاقَةٌ: اونٹنی، جمع نَاقٌ وَنُوْقٌ (مادہ نوق، اجوف واوی)۔ بَغْلٌ: خچر، جمع بِغَالٌ (مادہ بغل، صحیح)۔ اَلْخَزُّ: ریشم، جمع اَخْزَازٌ (مادہ خزز، مضاعف ثلاثی)۔ دُرَّاعَةٌ: جبہ، کوٹ، جمع دَرَارِيْعُ (مادہ درع، صحیح)۔ سَرَاوِيْلُ: پائجامہ، واحد سِرْوَالُ (مادہ سرول،

ناقص یائی، ملحق برباعی بروزن فعولۃ)۔مِنْدِیْلٌ: رومال، جمع مَنَادِیْلُ (مادہ ندل، صحیح) وَ مَنَادِیْلُ ۔ مِطْرَفٌ: نقش و نگاروالی ریشم کی چادر، جمع مَطَارِفُ (مادہ طرف، صحیح)۔ رِدَاءٌ :چادر، جمع اَرْدِيَةٌ (مادہ ردي، ناقص یائی)۔ کِسَاءٌ: کمبل، جمع اَكْسِيَةٌ (مادہ کسي، ناقص یائی) ۔جَوْرَبٌ :موزہ، جمع جَوَارِبُ (مادہ جورب، اجوف واوی ملحق برباعی بروزن فوعلۃ)۔ خِزَانَةٌ :ذخیرہ رکھنے کی جگہ، جمع خَزَائِنُ (مادہ خزن، صحیح)۔

معن بن زائدہ کی سخاوت کا واقعہ

(۲۵۸) ترجمہ:۔ معن بن زائدہ کے واقعات میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا، اے امیر! میرے لیے سواری کا انتظام کیجیے، اس پر انھوں نے اس کو اونٹنی ،گھوڑا، ایک خچر اور ایک گدھا دینے کا حکم دیا، پھر اس سے کہا اگر میں یہ جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ کوئی دوسری سواری بھی پیدا کی ہے تو ضرور میں تمھیں اس پر سوار کرتا، اور ہم نے حکم دیا ہے کہ تمھیں ریشم کا ایک جبہ، ایک قمیص ایک کوٹ، پائجامہ، عمامہ، نقش و نگار والا رومال، چادر، کمبل، موزہ اور بٹوہ دیدیا جائے (اس پر مزید کہا) اگر ریشم کے ان لباسوں کے علاوہ مجھے کوئی لباس معلوم ہوتا تو ہم اسے بھی تمھیں ضرور دیتے، پھر معن نے اس کو خزانے کے اندر لانے کا حکم دیا اور اس پر ان لباسوں کو ڈال دیا۔

طُفَيْلِيٌّ وَمُسَافِرٌ

(۲۵۹) صَحِبَ طُفَيْلِيٌّ رَجُلًا فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِبَعْضِ الْمَنَازِلِ قَالَ لَهُ الرَّجُلُ خُذْ دِرْهَمًا وَامْضِ اِشْتَرْ لَنَا لَحْمًا فَقَالَ لَهُ الطُّفَيْلِيْ قُمْ أَنْتَ وَاللهِ إِنِّيْ لَتَعْبٌ فَاشْتَرْ أَنْتَ فَمَضَى الرَّجُلُ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ الرَّجُلُ قُمْ فَاَطْبِخْهُ فَقَالَ لَا اَحْسَنُ فَقَامَ الرَّجُلُ فَطَبَخَهُ ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ لِلطُّفَيْلِيْ قُمْ فَاثْرُدْ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّيْ لَكَسْلَانُ فَثَرَدَ ثُمَّ قَالَ لَهُ قُمْ فَاغْتَرِفْ قَالَ اَخْشٰى أَنْ يَنْقَلِبَ عَلٰى ثِيَابِيْ فَغَرَفَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِرْتَوَى الثَّرِيْدَ فَقَالَ لَهُ قُمْ اَلْاٰنَ فَكُلْ

قَالَ نَعَمْ إِلیٰ مَتیٰ ھٰذَاالْخِلَافِ قَدْ وَاللهِ اِسْتَحْیَیْتُ مِنْ کَثْرَةِ خِلَافِكَ وَتَقَدَّمَ فَأَکَلَ . (الشريشی)

حل لغات: صَحِبَ:فعل ماضی واحد مذکر غائب، وہ ساتھی ہوا، صَحِبَ (س)صُحْبَةً ساتھ ہونا(مادہ صحب، صحیح)۔تَعَبٌ:تھکان۔اُثْرُدْ:فعل امر حاضر معروف تو ثرید تیار کر(ن)(مادہ ثرد، صحیح)۔اِغْتَرِفْ :امر حاضر معروف،ڈونگے یا چمچہ سے نکال (افتعال) (مادہ غرف،صحیح)۔اِرْتَوىٰ :ماضی معروف واحد مذکر غائب،وہ سیراب ہوگیا(افتعال)(مادہ روی،لفیف مقرون)۔ثَرِیْدٌ:شوربے میں تر کی ہوئی روٹی ،جمع ثَرَائِدُ وَثُرُوْدٌ(مادہ ثرد،صحیح)۔

ایک طفیلی اور ایک مسافر کا واقعہ

(۲۵۹)ترجمہ:۔ایک شخص سے کسی طفیلی کا سفر میں ساتھ ہوگیا پھر جب یہ لوگ کسی جگہ ٹھہرے تو اس شخص نے طفیلی سے کہا:ایک درہم لو اور جاؤ اور ہمارے لیے گوشت خرید لاؤ،اس پر طفیلی نے اس سے کہا،آپ ہی اٹھیے،اللہ کی قسم مجھے تھکان ہے،تو آپ ہی خرید لایئے،پھر وہ شخص گیا اور گوشت خرید لایا،پھر اس شخص نے طفیلی سے کہا،اٹھو اور اسے پکالو،اس نے کہا میں اچھا نہیں پکاتا ہوں،اس پر وہ شخص اٹھا اور اس کو پکایا،پھر اس شخص نے طفیلی سے کہا،اٹھو اور ثرید(یہ عربوں کا پسندیدہ کھانا جو شوربے میں روٹی ڈال کر تیار کرتے ہیں)تیار کرلو،اس نے کہا،خدا کی قسم مجھے بہت سستی ہے،چنانچہ اس نے ثرید کو تیار کیا پھر طفیلی سے کہا،اٹھو اور کھانا نکالو،اس نے کہا مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ میرے کپڑے پر نہ الٹ جائے ،پھر اس نے کھانا نکالا،یہاں تک کہ ثرید کھاکر آسودہ ہوگیا،پھر طفیلی سے کہا اب اٹھو اور کھانا کھالو،اس نے کہا،ہاں (ٹھیک ہے)کہاں تک آپ کی بات نہ مانوں،خدا کی قسم آپ کی بہت ساری باتیں نہ مان کر میں شرمندہ ہوچکا ہوں اور آگے بڑھا اور کھانا کھایا۔(شریشی)

اَلْمَهْدِيْ وَالْأَعْرَابِيْ

(۲۶۰) يُحْكىٰ أَنَّ الْمَهْدِيَّ خَرَجَ يَتَصَيَّدُ فَغَارَ بِهٖ فَرَسُهٗ حَتّٰی دَخَلَ إِلیٰ خِبَاءِ اَعْرَابِيٍّ فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ هَلْ مِنْ قِرًي قَالَ نَعَمْ فَاَخْرَجَ لَهٗ قُرْصَ

شَعِيْرٍ فَاَكَلَهُ ثُمَّ أَخْرَجَ لَهُ فُضْلَةً مِنْ لَبَنٍ فَسَقَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ بِنَبِيْذٍ فِيْ رَكْوَةٍ فَسَقَاهُ قَعْبًا فَلَمَّا شَرِبَ قَالَ يَا اَخَا الْعَرَبِ أَتَدْرِيْ مَنْ أَنَا قَالَ لَا وَاللهِ قَالَ أَنَا مِنْ خَدَمِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْخَاصَّةِ قَالَ لَهُ بَارَكَ اللهُ فِيْ مَوْضِعِكَ ثُمَّ سَقَاهُ قَعْبًا آخَرَ فَشَرِبَهُ فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ أَتَدْرِيْ مَنْ أَنَا قَالَ زَعَمْتُ أَنَّكَ مِنْ خَدَمِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْخَاصَّةِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ قُوَّادِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ رَحُبَتْ بِلَادُكَ وَطَابَ مُرَادُكَ ثُمَّ سَقَاهُ ثَالِثًا فَلَمَّا فَرِغَ مِنْهُ قَالَ يَا اَعْرَابِيُّ أَتَدْرِيْ مَنْ أَنَا قَالَ زَعَمْتُ أَنَّكَ مِنْ قُوَّادِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَخَذَ الْاَعْرَابِيُّ الرَّكْوَةَ وَاَوْكَاهَا وَقَالَ وَاللهِ لَوْ شَرِبْتَ الرَّابِعَ لَادَّعَيْتَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ فَضَحِكَ الْمَهْدِيْ حَتّٰى غَشِيَ عَلَيْهِ وَاَحَاطَتْ بِهِ الْخَيْلُ وَنَزَلَتْ إِلَيْهِ الْمُلُوْكُ وَالْاَشْرَافُ فَطَارَ قَلْبُ الْاَعْرَابِيِّ فَقَالَ لَهُ الْمَهْدِيْ لَا بَاسَ عَلَيْكَ وَلَا خَوْفَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِكَسْوَةٍ وَمَالٍ . (الاتليدی)

حل لغات: غَارَةُ الْفَرَسِ: گھوڑے کا تیز دوڑنا(ن) (مادہ غور، اجوف واوی) ۔خِبَاءٌ: خیمہ، جمع اَخْبِيَةٌ (مادہ خبي، ناقص یائی) ۔قِرًي: مہمان نوازی، ضیافت ۔ قُرْصٌ :روٹی، جمع اَقْرَاصٌ (مادہ قرص، صحیح) ۔ شَعِيْرٌ :جو(مادہ شعر، صحیح) ۔رَكْوَةٌ: نبیذ رکھنے کا برتن ،چھاگل ،جمع رَكَوَاتٌ(مادہ رکو ناقص واوی) ۔ قَعْبٌ:بڑا پیالہ، جمع اَقْعَبٌ (مادہ قعب، صحیح) ۔ خَدَمٌ:نوکر، غلام، واحد صفت خَادِمٌ(مادہ خلد، صحیح) ۔ قُوَّادٌ:فوج کا کمانڈر ،واحد قَائِدٌ(مادہ قود، اجوف واوی) ۔اَوْكي :اس نے چھاگل کو بندھن سے باندھ دیا، ماضی معروف (افعال)(مادہ وکي، لفیف مفروق) ۔ خَيْلٌ:گھوڑے (مجازاً گھوڑے سوار) ۔جمع خُيُوْلٌ(مادہ خیل، اجوف یائی) ۔اَلْكَسْوَةُ:لباس، جمع كُسيً (مادہ کسو، ناقص واوی) ۔

خلیفہ مہدی اور دیہاتی کا واقعہ

(۲۶۰) ترجمہ:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ مہدی (ایک بار) شکار کرتے ہوئے نکلا تو ان کا گھوڑا ان کو لے کر بھاگا، یہاں تک کہ وہ ایک دیہاتی کے خیمہ میں جا پہنچا، خلیفہ نے کہا ،اے دیہاتی! کیا تیرے پاس ضیافت کا کھانا ہے؟ اس نے کہا، ہاں، پھر اس نے خلیفہ کے

لیے جو کی روٹی نکالی، چنانچہ خلیفہ نے اسے کھایا، پھر ان کے لیے بچا ہوا دودھ نکالا، خلیفہ نے اسے پیا، پھر چھاگل میں خلیفہ کے پاس نبیذ (انگور یا کھجور کا نچوڑا ہوا رس) لایا، پھر ان کو پیالہ بھر پلایا، جب خلیفہ نے پی لیا تو کہا، اے عرب بھائی! کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا، نہیں، خدا کی قسم، خلیفہ نے کہا، میں امیر المؤمنین کے خاص خادموں میں سے ہوں، اس نے خلیفہ سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے مرتبہ میں برکت عطا فرمائے، پھر اس نے خلیفہ کو دوسرا پیالہ بھر کر پلایا، تو خلیفہ نے اسے پی لیا، پھر انھوں نے کہا، اے دیہاتی! کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا، میں نے گمان کیا کہ آپ امیر المؤمنین کے خاص خادم ہیں، انھوں نے کہا نہیں، بلکہ میں امیر المؤمنین کی فوج کا سپہ سالار ہوں، اس نے کہا، آپ کا ملک وسیع اور آپ کا مقصد اچھا ہو، پھر اس نے ان کو تیسری مرتبہ (نبیذ کا پیالہ) پلایا، پھر جب وہ پی کر فارغ ہو گیے، تو کہا، اے دیہاتی! کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا، کہ میں نے گمان کیا کہ آپ امیر المؤمنین کی فوج کے سپہ سالار ہیں، انھوں نے کہا، نہیں بلکہ میں امیر المؤمنین ہوں، اس پر دیہاتی نے چھاگل لیا اور اسے بندھن سے باندھ دیا اور کہا، خدا کی قسم اگر تو چوتھا پیالہ پی لے گا تو ضرور دعوی کرے گا کہ تو اللہ کا رسول ہے اس پر خلیفہ مہدی اتنا ہنسے کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اور سواروں نے ان کے گرد گھیرا ڈال دیا اور ان کے پاس بادشاہوں اور معزز لوگوں کا تانتا بندھ گیا (اس زبردست بھیڑ کو دیکھ کر) دیہاتی کے ہوش اڑ گیے، اس پر مہدی نے اس سے کہا، تمھیں خوف کرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، پھر انہوں نے اس کے لیے جوڑا اور مال دینے کا حکم صادر کیا۔ (آتلیدی)

اَبُوْ سَلْمَةَ الطُّفَيْلِيُّ

(۲۶۱) كَانَ بِالْبَصْرَةِ طُفَيْلِيٌّ يُكْنىٰ اَبَاسَلْمَةَ وَكَانَ إِذَا بَلَغَهٗ خَبْرُ وَلِيْمَةٍ لَبِسَ لُبْسَ الْقُضَاةِ وَأَخَذَ اِبْنَيْهِ مَعَهٗ وَعَلَيْهِمَا الْقَلَانِسُ الطُّوَّالُ وَالطَّيَالِسَةُ فَيَتَقَدَّمُ أَحَدُهُمَا فَيَدُقُّ الْبَابَ وَ يَقُوْلُ اِفْتَحْ يَا غُلَامُ لِاَبِيْ سَلْمَةَ ثُمَّ لَا يَلْبَثُ حَتىّٰ يَلْحَقَهٗ الْاٰخَرُ فَيَقُوْلُ اِفْتَحْ وَ يْلَكَ قَدْ جَاءَ اَبُوْ سَلْمَةَ وَ يَتْلُوْهُمَا فَإِنْ لَمْ يَعرِفْهُمُ الْبَوَّابُ فَتَحَ لَهُمْ وَإِنْ عَرَفَهُمْ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِمْ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِهْرٌ مُدُوْرٌ يَسُمُّوْنَهٗ كِيْسَانَ فَيَنْتَظِرُوْنَ مَنْ دَعيٰ فَإِذَا جَاءَ وَفُتِحَ لَهٗ طَرَحُوْا الْفِهْرَ فِيْ الْعَتْبَةِ حَيْثُ يَدُوْرُ الْبَابَ فَلَا يَقْدِرُوْنَ عَلىٰ اِغْلَاقِهٖ فَيَهْجُمُوْنَ

وَ يَدْخُلُوْنَ فَأَكَلَ اَبُوْ سَلْمَةَ يَوْمًا عَلٰى بَعْضِ الْمَوَائِدِ لُقْمَةً حَادَّةً مِنْ فَالُوْذِجٍ وَ بَلَعَهَا بِشِدَّةٍ حَرَارَتِهَا فَتَجَمَّعَتْ اَحْشَاءُوْهُ فَمَاتَ عَلَى الْمَائِدَةِ.(الشريشي)

حل لغات: قَلَانِسُ :ٹوپیاں،واحد قَلَنْسُوَةٌ(مادہ قلنس،صحیح،ملحق برباعی بروزن فَعْنَل)۔ اَلطَّيَالِسَةُ: سبز رنگ کی چادر جس کو علما ومشائخ استعمال کرتے ہیں،چوغا،واحد اَلطَّيْلَسَانُ:(مادہ طیلس،اجوف یائی،ملحق برباعی بروزن فیعل)يَتْلُوْهُمَا:مضارع معروف تثنیہ مذکرغائب،وہ دونوں پیچھے آتے تھے تَلَا (ن)تُلُوًّا پیچھے چلنا،تابع ہونا(مادہ تلو،ناقص واوی)۔بَوَّابٌ:دربان،گیٹ کیپر(مادہ بوب،اجوف واوی)۔فِهْرٌ:پتھر،جمع اَفْهَارٌ (مادہ فهر،صحیح)۔ طَرَحُوْا:فعل ماضی معروف جمع مذکرغائب انھوں نے ڈال دیا۔طَرَحَ (ف) طَرْحًا ڈالنا،پھینکنا(مادہ طرح،صحیح)۔اَلْعَتَبَةُ: پھاٹک،دروازہ(مادہ عتب،صحیح)۔بَلَعَ :اس نے نگل لیا،بَلَعَ(ف)بَلْعًا نگلنا (مادہ بلع،صحیح)۔ اَحْشَاءٌ:آنتڑیاں،واحد حَشَاءٌ(مادہ حشي،ناقص یائی)۔

ابو سلمہ طفیلی کا واقعہ

(۲۶۱)ترجمہ:۔بصرہ شہر میں ایک طفیلی تھا جس کی کنیت ابو سلمہ تھی جب اسے کسی ولیمہ کی خبر ملتی تو قاضیوں کا لباس پہنتا اور اپنے دونوں لڑکوں کو اپنے ساتھ لے لیتا اس حال میں کہ ان دونوں پر لمبی لمبی ٹوپیاں اور چوغے ہوتے تھے،پھر ان میں سے ایک آگے بڑھتا اور دروازہ کھٹکھٹاتا اور کہتا،اے لڑکے!ابو سلمہ کے لیے دروازہ کھول،پھر تھوڑی دیر نہ ہوتی کہ اس کے پاس آپہنچتا،تو وہ کہتا کہ تجھ پر برائی نازل ہو،دروازہ کھول،ابو سلمہ آگیے ہیں،اور ابو سلمہ ان دونوں کے پیچھے آجاتا،پھر اگر دربان ان لوگوں کو نہ پہچانتا تو ان کے لیے دروازہ کھول دیتا اور اگر ان کو پہچانتا تو ان کی طرف توجہ نہ دیتا اور ان میں ہر ایک کے پاس ایک گول چکنا پتھر ہوتا جس کو وہ لوگ ''کیسان'' کہتے تھے،پھر یہ لوگ اس آدمی کا انتظار کرتے جس کو اس(صاحب ولیمہ)نے دعوت دی ہے تو جب وہ آجاتا اور اس کے لیے دروازہ کھولا جاتا تو یہ لوگ اس پتھر کو چوکھٹ میں ڈال دیتے جہاں سے دروازہ گھومتا ہے،چنانچہ یہ لوگ دروازہ

بند کرنے پر قادر نہ ہوتے اور ٹوٹ پڑتے اور اندر گھس جاتے ،ایک دن ابو سلمہ نے کسی دستر خوان پر فالودہ کا گرم لقمہ کھالیا اور زیادہ گرم حالت میں اس کو نگل لیا جس سے اس کی آنتیں سمٹ گئیں تو وہ اسی دستر خوان پر مرگیا۔(شریشی)

حِكَايَةُ بَاقِلٍ

(۲۶۲) اَلْعَرْبُ تَقُوْلُ اَعْيَا مِنْ بَاقِلٍ وَمِنْ عَيِّهٖ أَنَّهُ اِشْتَرىٰ ظَبيًا فَحَمَلَهُ عَلىٰ عُنُقِهٖ فَسُئِلَ عَنْ ثَمَنِهٖ فَحَلَّ عَنْهُ يَدَيْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَهُ وَاَشَارَ بِهَا وَاَخْرَجَ لِسَانَهُ يُرِيْدُ إِنَّهُ بِأَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَهَرَبَ الظَبِيُ وَلَمْ يُلْهِمْ أَنْ يُخْبِرَ عَنْ سَوْمِهٖ بِلِسَانِهٖ وَلَـمَّا عُيِّرَ بَاقِلٌ بِفِعْلِهٖ قَالَ :

يَلُوْمُونَ فِيْ عَيِّهٖ بَاقِلًا　　　كَأَنَّ الْحَمَاقَةُ لَمْ يُخْلَقْ
فَلَا تَكْثُرُواالْعَتْبَ فِيْ عَيِّهٖ　　　فَلِلْعَيِّ اَجْمَلُ بِالْأَمْوَقِ
خُرُوْجُ اللِّسَانِ وَفَتْحُ الْبَنَانِ　　　اَخَفُّ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنْطِقِ

حل لغات: اَعْيَا: اسم تفضیل ،زیادہ عاجز ہونے والا(س)(مادہ عيي،لفیف مقرون)۔لَمْ يُلْهِمْ :واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم ،اسے توفیق نہیں ملی (افعال)(مادہ لھم،صحیح)۔ سَوْمٌ:سودا ،قیمت (مادہ سوم،اجوف واوی)۔عَيٌّ :عجز۔عَتْبٌ: ملامت (مادہ عتب،صحیح)۔اَلْأَمْوَقُ:اسم تفضیل ،بیوقوف (ن)(مادہ موق،اجوف واوی) ۔ بَنَانٌ : انگلیوں کے سرے(مادہ بنن،مضاعف ثلاثی)(مجازاً انگلیاں)۔

باقل کی کہانی

(۲۶۲)ترجمہ:۔ اہل عرب (مثل بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں ’’ باقل سے بھی زیادہ عاجز ہے ‘‘اور اس کے عجز کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے ایک ہرن خریدا اور اسے اپنی گردن پر اٹھایا(درمیان راہ جب وہ بیچنے جارہا تھا) تو اس سے اس کی قیمت پوچھی گئی ،تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ چھوڑدیے اور اپنی انگلیوں کو کھول دیا اور ان سے اشارہ کیا اور اپنی زبان باہر نکالی ’’مطلب یہ تھا کہ وہ ہرن کو گیارہ درہم میں بیچے گا‘‘ اتنے میں ہرن بھاگ گیا اور اسے

توفیق نہ ملی کہ وہ اس کا سودا اپنی زبان سے بتادے پھر جب باقل کو اس کے کام پر شرم دلائی گئی تو اس نے (مندرجہ ذیل اشعار) کہے:

(۱)-لوگ باقل کو اس کے عجز پر ملامت کرتے ہیں گویا کہ بے وقوفی پیدا ہی نہیں کی گئی ہے .(۲)-تو تم اس کے عجز پر زیادہ ملامت نہ کرو، اس لیے کہ بے وقوف کو عجز ہی زیادہ زیب دیتا ہے .(۳)-زبان کا نکالنا اور انگلیوں کا کھولنا ہمارے لیے بولنے سے زیادہ آسان ہے۔

اِسْحَاقُ الْمُوْصِلِيُّ وَالْكُلْثُوْمُ الْعِتَابِيُّ

(۲۶۳) مِنْ طُرَفٍ أَنَّ كُلْثُوْمًا الْعِتَابِيَّ كَانَ مِنَ الْعِلْمِ وَغَزَارَةِ الْأَدَبِ وَكَثْرَةِ الْحِفْظِ وَالتَّرَسُّلِ وَالنَّظْمِ عَلٰى مَالَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَحَضَرَ مَجْلِسَ الْمَامُوْنِ فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَغَمَزَ اِسْحَاقَ بِالْعَبْثِ بِهٖ فَأَقْبَلَ اِسْحَاقُ يُعَارِضُهٗ فِيْ كُلِّ بَابٍ وَ يَزِ يْدُ عَلَيْهِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ اِسْحَاقَ فَقَالَ أَيَأْذَنُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ نِسْبَةِ هٰذَاالرَّجُلِ وَالسُّؤَالِ عَنْ اِسْمِهٖ فَقَالَ اِفْعَلْ لَهٗ ،اَلْعِتَابِيُّ مَااسْمُكَ وَمَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ أَنَا مِنَ النَّاسِ وَاِسْمِيْ كُلْ بَصَلٍ فَقَالَ لَهٗ الْعِتَابِيُّ أَمَّاالنِسْبَةُ فَمَعْرُوْفَةٌ وَأَمَّاالْاِسْمُ فَمَنْكُوْرٌ فَقَالَ لَهٗ اِسْحَاقُ مَا اَقَلَّ اِنْصَافُكَ ؟ أَوَمَا كُلْ ثُوْمٍ مِنَ الْأَسْمَاءِ فَالْبَصَلُ اَطْيَبُ مِنَ الثُّوْمِ فَقَالَ لَهٗ الْعِتَابِيُّ قَاتَلَكَ اللهُ مَااَمْلَحَكَ مَارَأَيْتُ كَالرَّجُلِ حَلَاوَةً أَيَأْذَنُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ صِلَتِهٖ بِمَا وَصَلَنِيْ فَقَدْ وَاللهِ غَلَبَنِيْ ،فَقَالَ الْمَامُوْنُ بَلْ ذٰلِكَ مَوْفُوْرٌ عَلَيْكَ وَأَمَرَ لَهٗ بِمِثْلِهٖ فَانْصَرَفَ اِسْحَاقُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ وَنَادَمَهُ الْعِتَابِيُّ بِقِيَّةَ يَوْمِهٖ . (الاغاني)

(۲۶۴) ذَكَرَ اَحْمَدُ بْنُ دَلِيْلٍ مَرَرْتُ بِمُعَلِّمٍ يَضْرِبُ صَبِيًّا وَ يَقُوْلُ وَاللهِ لَأَضْرِبَنَّكَ حَتّٰى تَقُوْلَ لِيْ مَنْ حَفَرَ الْبَحْرَ،فَقَالَ اَعَزَّكَ اللهُ وَاللهِ لَاادْرِيْ أَنَا مَنْ حَفَرَ الْبَحْرَ فَقُلْ لِيْ حَتّٰى اَتَعَلَّمَ أَنَا،؟فَقَالَ حَفَرَ الْبَحْرَ كَرْدَمُ اَبُوْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .(الشر شی)

(۲۶۵) حُكِيَ أَنَّ الرَّشِيْدَ اَرَقٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَرَقًا شَدِيدًا فَاسْتَدْعٰى جَعْفَرًا وَقَالَ أُرِيْدُ مِنْكَ أَنْ تَزِيْلَ مَا بِقَلْبِيْ مِنَ الضَّجَرِ،فَقَالَ الْوَزِيْرُ

يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ ! كَيْفَ يَكُوْنُ عَلٰى قَلْبِكَ ضَجَرٌ وَقَدْ خَلَقَ اللّٰهُ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً تُزِيْلُ الْهَمَّ عَنِ الْمَهْمُوْمِ وَالْغَمَّ عَنِ الْمَغْمُوْمِ وَأَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّشِيْدُ وَمَا هِيَ يَاجَعْفَرُ! فَقَالَ لَهٗ قُمْ بِنَاالْآنَ حَتّٰى نَطْلَعَ إِلٰى فَوْقِ سَطْحِ هٰذَاالْقَصْرِ فَيَتَفَرَّجَ عَلَى النُّجُوْمِ وَاشْتِبَاكِهَا وَارْتِفَاعِهَا وَالْقَمَرَ وَالْحُسْنَ طَلْعَتِهٖ فَقَالَ الرَّشِيْدُ يَاجَعْفَرُ مَاتَّهِمُ نَفْسِيْ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِينَ ! اِفْتَحْ شُبَّاكَ الْقَصْرِ الَّذِيْ يَطَّلِعُ عَلَى الْبُسْتَانِ وَتَفَرَّجْ عَلٰى حُسْنِ تِلْكَ الْاَشْجَارِ وَاسْمَعْ صَوْتَ تَغْرِيْدِ الْاَطْيَارِ وَانْظُرْ إِلٰى هَدِيْرِ الْاَنْهَارِ وَشَمَّ رَوَائِحَ تِلْكَ الْاَزْهَارِ ،فَقَالَ يَا جَعْفَرُ مَاتَّهِمُ نَفْسِيْ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِفْتَحِ الشُّبَّاكَ الَّذِيْ يَطَّلِعُ عَلٰى دَجْلَةَ حَتّٰى تَنَفَرَّجَ عَلٰى تِلْكَ المَرَاكِبِ وَالمَلَّاحِيْنَ فَهٰذَا يَصْفُقُ وَهٰذَا يَنْشُدُ مَوَالِيٌّ ،فَقَالَ الرَّشِيْدُ مَاتَّهِمُ نَفْسِيْ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ جَعْفَرُ قُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! حَتّٰى نَنْزِلَ إِلَى الْاَصْطَبَلِ الْخَاصِّ وَنَنْظُرَ إِلَى الْخَيْلِ الْعَرَبِيَّاتِ وَ نَتَفَرَّجَ عَلٰى حُسْنِ اَلْوَانِهَا مَابَيْنَ اَدْهَمَ كَاللَّيْلِ إِذَا اَظْلَمَ وَاَشْقَرَ وَاَشْهَبَ وَكُمَيْتَ وَاَحْمَرَ وَاَبْيَضَ وَاَخْضَرَ وَاَبْلَقَ وَاَصْفَرَ وَاَلْوَانٍ تُحَيِّرُ الْعُقُوْلَ فَقَالَ الرَّشِيْدُ مَاتَّهِمُ نَفْسِيْ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ جَعْفَرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَا بَقِيَ إِلَّا ضَرْبُ عُنْقِ مَمْلُوْكِكَ جَعْفَرٍ فَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ عَجِزْتُ عَنْ إِزَالَةِ هَمِّ مَوْلَانَا فَضَحِكَ الرَّشِيْدُ وَطَابَتْ نَفْسُهٗ وَزَالَ عَنْهُ كَرْبُهٗ . (الاتليدی)

حل لغات: طُرَفٌ: دلچسپ باتیں، واحد طُرْفَةٌ (مادہ طرف، صحیح) ۔غَرَارَةٌ: زیادہ ہونا، فراوانی، مصدر (ن) (مادہ غرر، مضاعف ثلاثی)۔اَلتَّرَسُّلُ: خوش گفتاری (مادہ رسل، صحیح)۔غَمَزَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے اشارہ کیا، غَمَزَ (ض) غَمْزًا آنکھ سے اشارہ کرنا (مادہ غمز، صحیح)۔ بَصَلٌ: پیاز۔ثُوْمٌ: لہسن (مادہ ثوم، اجوف واوی)۔ نَادَمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب ہم نشین ہوئے (مفاعلت) (مادہ ندم، صحیح)۔ اَلضَّجَرُ: بیقراری (مادہ ضجر، صحیح)۔هَمٌّ: رنج وغم، جمع هُمُوْمٌ (مادہ همم، مضاعف ثلاثی) ۔غَمٌّ: رنج، ملال، جمع غُمُوْمٌ (مادہ غمم، مضاعف ثلاثی)۔نَطْلَعُ: مضارع معروف جمع متکلّم ہم چڑھتے ہیں، طَلَعَ (س) طَلْعًا چڑھنا (مادہ طلع، صحیح)۔ نَتَفَرَّجُ: مضارع معروف

جمع متکلّم ،ہم تماشہ دیکھتے ہیں (تفعل) (مادہ فرج، صحیح)۔ اِشْتِبَاکٌ: گھتم گھتم ہونا، الجھنا، مصدر (افتعال) (مادہ شبک، صحیح)۔ اَتَّھِمُ :مضارع معروف واحد متکلّم ، توجہ نہیں دیتا ہوں، دلچسپی نہیں لیتا ہوں (افتعال) (مادہ ھمم ،مضاعف ثلاثی)۔ تَغْرِیْدُ الطُّیُوْرِ: پرندوں کا چہچہانا۔ ھَدِیْرٌ: روانئ سمندر کی آواز۔ اَشْقَرُ: اسم تفضیل زرد رنگ والا (س)۔ اَشْھَبُ: اسم تفضیل ،سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والا (س)۔ کُمَیْتٌ: سرخ سیاہ رنگ والا (یہ خلاف قیاس اَکْمَتُ کی تصغیر ہے)۔ کَرْبٌ: غم، پریشانی، جمع کُرُوْبٌ۔

اسحاق موصلی اور کلثوم عتابی کا واقعہ

(۲۶۳) ترجمہ:۔ دلچسپ باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ کلثوم عتابی علم وادب کی فراوانی اور کثرت یادداشت ، خوش گفتاری اور قافیہ بندی میں ایسے مقام پر فائز تھے جہاں تک کوئی دوسرا نہ پہنچا تھا، پھر (ایک روز) وہ خلیفہ مامون کی مجلس میں حاضر ہوئے ، تو اس نے ان کے سامنے ایک ہزار دینار پیش کیے اور اسحاق کو آنکھ کے اشارے سے ان سے مذاق کرنے کو کہا، اس پر اسحاق ہر عنوان میں ان کی مخالفت کرنے لگے اور اس پر نئی معلومات کا اضافہ کرتے اور وہ اسحاق کو پہچانتے نہیں تھے اس لیے انھوں نے کہا، کیا امیر المؤمنین ان صاحب کی نسبت اور ان کا نام دریافت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے ؟ مامون نے کہا ،ان سے سوال کر لیجیے ، عتابی نے کہا آپ کا نام کیا ہے ؟ اور آپ کون ہیں ؟ اسحاق نے جواب دیا: میں انسانوں میں سے ہوں اور میرا نام ”کل بصل“ ہے ،اس پر عتابی نے ان سے کہا: رہی نسبت تو مشہور ومعروف ہے لیکن نام مجہول ہے ،(یعنی عجیب نام ہے) اس پر اسحاق نے ان سے کہا، آپ کا انصاف کم تر نہ ہو تو کیا ”کل ثوم“ ناموں میں سے نہیں ہے ؟ اور پیاز لہسن سے اچھی ہے (یعنی کلثوم نام ہو سکتا ہے تو کلبصل نام رکھنے میں کیا برائی ہے) اس پر عتابی نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو دشمن سے محفوظ رکھے (قاتل کا ترجمہ مقام مدح ہو تو وہاں مدح مراد ہوتا ہے نہ کہ قتل کی بددعا) آپ نے کتنی عمدہ بات کہی ہے ، میں نے آپ جیسا شیریں بیان دوسرا آدمی نہیں دیکھا ، کیا امیر المؤمنین اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں انھیں اس بات کے انعام میں وہ نوازش دیدوں جو مجھے دی گئی ہے ،اس لیے کہ اللہ کی قسم ! یہ مجھ

سے بازی لے گیے ہیں، اس پر مامون نے کہا، (نہیں) بلکہ وہ رقم آپ کو دی گئی ہے اور مامون نے اسحاق کے لیے اتنی ہی رقم دینے کا حکم جاری کیا، پھر اسحاق گھر لوٹے اور عتابی بقیہ دن ان کے ساتھ ساتھ رہے۔ (اغانی)

(۲۶۴)- احمد بن دلیل نے بیان کیا کہ میرا ایک ایسے استاذ کے پاس سے گزر ہوا جو ایک بچے کو مار رہا تھا، اور کہتا تھا، خدا کی قسم میں تجھے مارتا رہوں گا جب تک تو مجھے یہ نہ بتادے گا کہ سمندر کو کس نے کھودا ہے؟ بچے نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کا رتبہ بلند کرے، بخدا میں نہیں جانتا کہ سمندر کو کس نے کھودا ہے؟ تو آپ ہی مجھے بتادیں تاکہ میں بھی جان لوں ، اس پر استاذ نے کہا، سمندر کو آدم علیہ السلام کے باپ کردم نے کھودا ہے۔ (شریشی)

نوٹ: (شرعی رو سے یہ جملہ درست نہیں ہے کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام ابو البشر ہیں اور تمام نوع انسان انھیں کی اولاد ہیں، پھر بھلا کون ان کا باپ ہو سکتا ہے؟ از شارح)

(۲۶۵)- بیان کیا گیا ہے کہ ہارون رشید کو ایک رات سخت بے خوابی طاری ہوئی ، اس نے جعفر کو بلایا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تم اس بے چینی کو دور کرو جو میرے دل میں ہے ، اس پر وزیر (جعفر) نے کہا، اے امیر المؤمنین! آپ کے دل میں بیقراری کیسے ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے بہت سی ایسی چیزیں پیدا کی ہیں جو افسردہ دل سے افسردگی اور غم زدہ سے غم کو دور کر دیتی ہیں، اور آپ ان سب چیزوں پر قادر ہیں، ہارون رشید نے کہا: اے جعفر! وہ کیا ہیں؟ جعفر نے ان سے کہا، ابھی ہمارے ساتھ چلیے تاکہ اس محل کی چھت پر چڑھیں اور ستاروں اور ستاروں کی بلندی اور ان کے آپس میں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہونے اور چاند اور اس کی جگمگاہٹ کا تماشہ دیکھیں، اس پر ہارون رشید نے کہا، اے جعفر! میرا دل ان میں سے کسی چیز سے نہیں لگتا، پھر جعفر نے کہا، اے امیر المؤمنین! (اگر آپ کی طبیعت نہیں بہلتی ہے) آپ محل کی اس کھڑکی کو کھولیں جو باغ کی طرف کھلتی ہے، اور ان درختوں کی خوب صورتی کا نظارہ کریں اور چڑیوں کے چہچہانے کی آواز سنیں اور ندیوں کی روانی کا نظارہ کریں، اور ان پھولوں کی خوشبو سونگھیں، اس پر خلیفہ ہارون نے کہا، اے جعفر! ان میں سے کسی چیز سے میرا دل نہیں بہلتا ہے، پھر جعفر نے کہا، اے امیر المؤمنین! تو آپ وہ کھڑکی کھولیں جو دجلہ کی طرف کھلتی ہے تاکہ ہم ان کشتیوں اور ملاحوں کا تماشہ دیکھیں، تو اس طرف کوئی تالی بجارہا

ہے اور دوسری طرف غلام گانا گارہے ہیں، رشید نے کہا: ان چیزوں میں سے کسی چیز سے بھی میرا دل نہیں بہلتا ہے، پھر جعفر نے کہا، اٹھیے اے امیر المؤمنین! ہم خصوصی اصطبل میں چلیں اور عربی گھوڑوں کا نظارہ کریں اور ان کے خوب صورت رنگوں کا مشاہدہ کریں، کچھ اندھیری رات کی طرح کالے ہیں اور کچھ سرخ زرد رنگ والے ہیں، کچھ سیاہی ملی ہوئی سفید رنگ والے ہیں کچھ سرخ سیاہ رنگ والے ہیں کچھ سرخ ہیں اور کچھ سفید رنگ والے ہیں، کچھ سبز ہیں کچھ چتکبرے ہیں، کچھ پیلے ہیں، اور اتنے رنگ والے ہیں جن سے عقل حیران ہیں، اس پر ہارون رشید نے کہا، ان چیزوں میں سے کسی سے بھی دل نہیں بہلتا ہے، (آخر کار) جعفر نے کہا، اے امیر المؤمنین! اب اپنے غلام جعفر کی گردن مارنے کے علاوہ کوئی صورت باقی نہیں رہی، اس لیے کہ اللہ کی قسم! میں اپنے آقا کے غم کو زائل کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں، اس پر ہارون رشید ہنس پڑا اور اس کی طبیعت اچھی ہوگئی اور اس سے اس کی بے قراری چلی گئی۔ (اتلیدی)

اَلشَّيْخُ الْمُحْتَالُ وَالْمَرْأَةُ

(۲۶۶) حُكِيَ أَنَّ بَعْضَ الْمُجَاوِرِيْنَ كَانَ لَا يَعْرِفُ الْخَطَّ وَلَاالْقِرَاءَةَ وَإِنَّمَا كَانَ يَحْتَالُ عَلَى النَّاسِ بِحِيَلٍ يَأْكُلُ مِنْهَا الْخُبْزَ فَخَطَرَ بِبَالِهٖ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ أَنْ يَفْتَحَ لَهٗ وَ يُقْرِئُ فِيْهِ الصِّبْيَانَ فَجَمَعَ اَلْوَاحًا وَاَوْرَاقًا مَكْتُوْبَةً وَعَلَّقَهَا فِيْ مَكَانٍ وَكَبَّرَ عَمَامَتَهٗ وَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَكْتَبِ فَصَارَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ وَ يَنْظُرُوْنَ إِلٰى عِمَامَتِهٖ وَإِلَى الْاَلْوَاحِ وَالْاَوْرَاقِ فَيَظُنُّوْنَ أَنَّهٗ فَقِيْهٌ جَيِّدٌ فَيَأْتُوْنَ إِلَيْهِ بِاَوْلَادِهِمْ فَصَارَ يَقُوْلُ لِهٰذَا اُكْتُبْ وَلِهٰذَا اِقْرَأْ فَصَارَ الْاَوْلَادُ يُعَلِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ فِيْ بَابِ الْمَكْتَبِ عَلٰى عَادَتِهٖ وَإِذَا بِإِمْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ مِنْ بَعِيْدٍ وَبِيَدِهَا مَكْتُوْبٌ فَقَالَ فِيْ بَالِهٖ لَا بُدَّ أَنَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ تَقْصُدُنِيْ لِاَقْرَئَهَا الْمَكْتُوْبَ الَّذِيْ مَعَهَا فَكَيْفَ يَكُوْنُ عَمَلِيْ مَعَهَا وَأَنَا لَا اَعْرِفُ قِرَاءَةَ الْخَطِّ وَهَمَّ بِالنُّزُوْلِ لِيَهْرِبَ مِنْهَا فَلَحِقَتْهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَتْ لَهٗ إِلٰى أَيْنَ فَقَالَ لَهَا اُرِيْدُ أَنْ اُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَاَعُوْدَ فَقَالَتْ لَهٗ اَلظُّهْرُ بَعِيْدٌ فَأَقْرَأْ لِيْ هٰذَاالْكِتَابَ فَأَخَذَهٗ مِنْهَا وَجَعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهٗ وَصَارَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ يَهُزُّ عِمَامَتَهٗ تَارَةً وَ يُرْقِصُ حَوَاجِبَهٗ تَارَةً

أُخْرىٰ وَ يَظْهَرُ غَيْظًا وَكَانَ زَوْجُ الْمَرْأَةِ غَائِبًا وَالْكِتَابُ مُرْسَلٌ إِلَيْهَا مِنْ عِنْدِهٖ فَلَمَّا رَأَتِ الْفَقِيْهَ عَلىٰ تِلْكَ الْحَالَةِ قَالَتْ فِيْ نَفْسِهَا لَاشَكَّ أَنَّ زَوْجِيْ مَاتَ وَهٰذَاالْفَقِيْهُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَقُوْلَ لِيْ أَنَّهٗ مَاتَ فَقَالَتْ لَهٗ يَاسَيِّدِيْ إِنْ كَانَ مَاتَ فَقُلْ لِيْ فَهَزَّ رَأسَهٗ وَسَكَتَ فَقَالَتْ لَهٗ اَلْمَرْأَةُ هَلْ اَشُقُّ ثِيَابِيْ فَقَالَ لَهَا شَقِّيْ فَقَالَتْ لَهٗ اَلْطُمُ وَجْهِيْ فَقَالَ لَهَا اَلْطِمِيْ فَأَخَذَتِ الْكِتَابَ مِنْ يَدِهٖ وَعَادَتْ إِلىٰ مَنْزِلِهَا وَصَارَتْ تَبْكِيْ هِيَ وَاَوْلَادُهَا فَسَمِعَ بَعْضُ جِيْرَانِهَا اَلْبُكَاءَ فَسَأَلُوا عَنْ حَالِهَا فَقِيْلَ لَهُمْ إِنَّهٗ جَاءَهَا كِتَابٌ بِمَوْتِ زَوْجِهَا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذَاالْكَلَامَ كِذْبٌ لِأَنَّ زَوْجَهَا اَرْسَلَ لِيْ مَكْتُوْبًا بِالْأَمْسِ يُخْبِرُ فِيْهِ إِنَّهٗ طَيِّبٌ بِخَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَإِنَّهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَكُوْنُ عِنْدَهَا فَقَامَ مِنْ سَاعَتِهٖ وَجَاءَ إِلَى الْمَرْأَةِ وَقَالَ لَهَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِيْ جَاءَكِ فَجَاءَتْ بِهٖ إِلَيهِ فَأَخَذَ مِنْهَا وَقَرَأَهٗ وَإِذَا فِيْهِ :اَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ طَيِّبٌ بِخَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَبَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ اَكُوْنُ عِنْدَكُمْ وَقَدْ اَرْسَلْتُ إِلَيْكُمْ مِلْحَفَةً وَمِرْطًا فَأَخَذَتِ الْكِتَابَ وَعَادَتْ بِهٖ إِلىٰ الْفَقِيْهِ وَقَالَتْ لَهٗ مَاحَمَلَكَ عَلىٰ الَّذِيْ فَعَلْتَهٗ مَعِيْ وَاَخْبَرَتْهٗ بِمَا قَالَ جَارُهَا مِنْ سَلَامَةِ زَوْجِهَا إِنَّهٗ اَرْسَلَ إِلَيْهَا مِلْحَفَةً وَمِرْطًا فَقَالَ لَهَا صَدَقْتِ وَلٰكِنْ يَا حُرْمَةُ ! اَعْذِرِيْنِيْ فَإِنِيْ كُنْتُ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ مُغْتَاظًامَشْغُوْلَ الْخَاطِرِ وَرَأَيْتُ الْمِرْطَ مَلْفُوْفًا فِي الْمِلْحَفَةِ فَظَنَنْتُ أَنَّهٗ مَاتَ وَكَفَّنُوْهُ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَعْرِفُ الْحِيْلَةَ فَقَالَتْ لَهٗ أَنْتَ مَعْذُوْرٌ وَأَخَذَتِ الْكِتَابَ وَانْصَرَفَتْ عَنْهُ .

حل لغات: عِمَامَةٌ:عمامہ،پگڑی،جمع عَمَائِمُ(مادہ عمم،مضاعف ثلاثی)۔ يُرْقِصُ:مضارع معروف واحد مذکر غائب ،وہ گھماتا ہے،نچاتا ہے(افعال)(مادہ رقص ،صحیح)۔ حَوَاجِبُ:آبرو،بھوں،واحد حَاجِبٌ(مادہ حجب،صحیح)۔ مِلْحَفَةٌ:چادر ، جمع مَلَاحِفُ(مادہ لحف،صحیح)۔ مِرْطٌ:اون یا ریشم کی چادر ،جمع مُرُوْطٌ(مادہ مرط،صحیح)۔ كَفَّنُوْا:ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے کفن پہنایا ہے(تفعیل)(مادہ کفن،صحیح)۔

فریبی بوڑھے اور عورت کا واقعہ

(۲۶۶)ترجمہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مجاور لکھنا اور پڑھنا نہیں جانتا تھا، وہ لوگوں سے دھوکا کرتا تھا اور اس کے ذریعہ روٹی کھاتا تھا، ایک دن اس کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ اپنا ایک مکتب کھولے اور اس میں لڑکوں کو پڑھائے (چنانچہ اسی مقصد سے) اس نے تختیوں اور لکھے ہوئے کاغذوں کو اکٹھا کیا اور انھیں ایک جگہ لٹکا دیا اور بڑا سا صافہ باندھا اور مکتب کے دروازے پر بیٹھ گیا، تو لوگ اس کے پاس سے گزرتے اور اس کے صافے، تختیوں اور کاغذوں کو دیکھتے تو گمان کرتے یہ کوئی زبردست عالم ہے، چنانچہ لوگ اس کے پاس اپنے بچوں کو لاتے، پھر وہ ایک سے کہتا تھا لکھو اور دوسرے سے کہتا تھا پڑھو، اس طرح لڑکے ایک دوسرے کو پڑھانے لگے، (پھر یہ سلسلہ چل رہا تھا) ایک دن اس درمیان وہ مکتب کے دروازے پر اپنے عادت کے مطابق بیٹھا تھا (اس نے دیکھا) کہ ایک عورت دور سے آرہی ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں خط ہے اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ضرور یہ عورت میرے ہی پاس آرہی ہے تاکہ وہ خط جو اس کے پاس ہے میں پڑھ دوں، اب میں اس کے ساتھ کیسا معاملہ کروں، جبکہ میں خط پڑھنا جانتا نہیں ہوں، وہ اس سے بھاگنے کے لیے اترنا ہی چاہ رہا تھا کہ اترنے سے پہلے وہ عورت اس کے پاس پہنچ گئی اور اس سے کہا، آپ کہاں جارہے ہیں؟ اس نے عورت سے کہا نماز ظہر پڑھنا چاہتا ہوں، اور واپس آتا ہوں، عورت نے اس سے کہا، ظہر میں دیر ہے آپ مجھے یہ خط پڑھ کر سنادیں، چنانچہ خط اس عورت سے لیا اور خط کا اوپر والا حصہ نیچے کرلیا، اور اسے گھورنے لگا، اور کبھی اپنے صافہ کو ہلاتا اور کبھی اپنی بھؤوں کو گھماتا اور ناراضگی کا اظہار کرتا (ادھر) عورت کا شوہر پردیس میں تھا اور خط عورت کی طرف اس کے پاس سے آیا تھا، چنانچہ جب اس نے عالم کو اس حالت میں دیکھا تو اپنے دل میں خیال کیا کہ یقیناً میرا شوہر مرچکا ہے، اور یہ عالم مجھ سے بتاتے ہوئے شرمارہے ہیں کہ وہ مرگیا ہے، تو عورت نے اس سے کہا اے میرے سردار! اگر وہ مرگیا ہے تو مجھے بتادیں اس پر اس نے اپنا سر ہلایا اور خاموش رہا، عورت نے اس سے کہا، کیا میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالوں؟ اس نے کہا، پھاڑ ڈال، پھر عورت نے کہا کیا میں اپنا منھ پیٹ لوں؟ اس نے کہا، پیٹ لو، پھر اس نے خط اس کے ہاتھ سے لیا، اور اپنے گھر لوٹی، وہ اور اس کے سارے بچے رونے لگے

،اس کے رونے کی آواز اس کے بعض پڑوسیوں نے سنی تو ان لوگوں نے اس کا حال پوچھا ،اس پر ان سے کہا گیا کہ اس کے پاس اس کے شوہر کے مرنے کا خط آیا ہے، چنانچہ ایک آدمی نے کہا، کہ یہ بات جھوٹ ہے، اس لیے کہ اس کے شوہر نے میرے پاس گزشتہ کل خط بھیجا ہے جس میں اس بات کی خبر ہے کہ وہ اچھا ہے اور آرام سے ہے اور دس دن بعد عورت کے پاس آجائے گا، پھر وہ آدمی اسی وقت اٹھا اور اس عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا، وہ خط جو تمھارے پاس آیا ہے کہاں ہے؟ تو وہ عورت خط اس کے پاس لائی، چنانچہ اس نے خط اس عورت سے لے لیا اور اسے پڑھنے لگا، اس میں لکھا ہوا تھا، امابعد، دعا اور سلام کے بعد میں اچھا ہوں مکمل صحت اور آرام سے ہوں، اور دس دن کے پاس میں تم لوگوں کے پاس آجاؤں گا، اور تم لوگوں کے لیے میں نے ایک چادر اور شال بھیجی ہے، چنانچہ عورت نے خط لیا اور اسے لے کر عالم کے پاس گئی اور اس سے کہا کہ کس چیز نے تمھیں اس حرکت پر آمادہ کیا جو تم نے میرے ساتھ کی ہے، پھر اسے اس بات کی خبر دی (کہ میرا شوہر زندہ ہے) جو اس کے پڑوسی نے کہا تھا، یعنی اس کا شوہر اچھا ہے اور اس نے اس کے پاس ایک چادر اور شال بھیجی ہے، اس پر اس نے اس عورت سے کہا: تم ٹھیک کہتی ہو لیکن اے عورت! مجھے معاف کر اس لیے کہ میں اس وقت مراقبہ کی حالت جلال میں تھا اور میں نے دیکھا کہ شال چادر میں لپٹی ہوئی ہے تو مجھے گمان ہوا کہ وہ مر گیا ہے اور لوگوں نے اسے کفن پہنایا ہے، عورت اس دھوکہ کو نہیں جانتی تھی اس لیے اس سے کہا: آپ معذور ہیں اور خط لیا اور اس کے پاس سے چلی گئی۔

اَلمُغَفَّلُ وَالشَّاطِرُ

(۲٦۷) إِنَّ بَعْضَ المُغَفَّلِيْنَ كَانَ سَائِرًا وَبِيدِهِ مِقْوَدُ حِمَارِهِ وَهُوَ يَجُرُّهُ خَلْفَهُ فَنَظَرَهُ رَجُلَانِ مِنَ الشُّطَّارِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنَا آخُذُ هٰذَاالْحِمَارَ مِنْ هٰذَاالرَّجُلِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ تَأْخُذُهُ فَقَالَ لَهُ اتْبَعْنِي وَأَنَا أُرِيْكَ فَتَبِعَهُ فَتَقَدَّمَ ذٰلِكَ الشَّاطِرُ إِلَى الْحِمَارِ وَفَكَّ مِنْهُ الْمِقْوَدَ وَأَعْطَاهُ لِصَاحِبِهِ وَجَعَلَ الْمِقْوَدَفِيْ رَأسِهِ وَمَشٰى خَلْفَ الْمُغَفَّلِ حَتّٰى عَلِمَ أَنَّ صَاحِبَهُ ذَهَبَ بِالْحِمَارِ ثُمَّ وَقَفَ فَجَرَّهُ الْمُغَفَّلُ بِالْمِقْوَدِ فَلَمْ يَمْشِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَأىٰ

المِقْوَدَ فِيْ رَأسِ رَجُلٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ أَنْتَ فَقَالَ لَهُ أَنَا حِمَارُكَ وَلِيْ حَدِيْثٌ عَجِيْبٌ وَهُوَ أَنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَةٌ عَجُوْزٌ صَالِحَةٌ جِئْتُ إِلَيْهَا فِيْ بَعْضِ الْأَيَّامِ وَأَنَا سَكْرَانُ فَقَالَتْ لِيْ يَا وَلَدِيْ تُبْ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَعَاصِيْ فَأَخَذْتُ الْعَصَا وَضَرَبْتُهَا بِهَا فَدَعَتْ عَلَيَّ فَمَسَخَنِي اللهُ تَعَالىٰ حِمَارًا وَاَوْقَعَنِيْ فِيْ يَدِكَ فَمَكَثْتُ عِنْدَكَ هٰذَاالزَّمَانَ كُلَّهُ فَلَمَّا كَانَ هٰذَاالْيَوْمَ تَذَكَّرَتْنِيْ أُمِيّ وَحَنَّ قَلْبُهَا عَلَيَّ فَدَعَتْ لِيْ فَاَعَادَنِي اللهُ آدْمِيًّا كَمَا كُنْتُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِاللهِ عَلَيْكَ يَا اَخِيْ أَنْ تَجْعَلَنِيْ فِيْ حَلٍّ مِمَّا فَعَلْتُ بِكَ مِنَ الرُّكُوْبِ وَغَيْرِهٖ ثُمَّ خَلَّى سَبِيْلَهُ فَمَضَى وَرَجَعَ صَاحِبُ الْحِمَارِ إِلىٰ دَارِهٖ وَهُوَ سَكْرَانُ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ فَقَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ مَاالَّذِيْ دَهَاكَ وَأَيْنَ الْحِمَارُ فَقَالَ لَهَا أَنْتِ مَاعِنْدَكِ خَبْرُ بِاَمْرِ الْحِمَارِ فَأَنَا اُخْبِرُكِ بِهٖ ثُمَّ حَكىٰ لَهَا الْحِكَايَةَ فَقَالَتْ يَا وَ يْلَتَنَا مِنَ اللهِ تَعَالىٰ كَيْفَ مَضىٰ لَنَا هٰذَاالزَّمَانَ كُلَّهُ وَنَحْنُ نَسْتَخْدِمُ اِبْنَ آدَمَ ثُمَّ تَصَدَّقَتْ وَاسْتَغْفَرَت وَجَلَسَ الرَّجُلُ فِي الدَّارِ مُدَّةً مِنْ غَيْرِ شُغْلٍ اِمْضِ إِلَى السُّوْقِ وَاشْتَرْ حِمَارًا وَاشْتَغِلْ عَلَيْهِ فَمَضٰى إِلَى السُّوْقِ وَوَقَفَ يَنْظُرُ إِلَى الْحِمَارِ فَإِذَ هُوَ بِحِمَارِهٖ يُبَاعُ فَلَمَّا عَرَفَهُ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ وَوَضَعَ فَمَهُ عَلىٰ أُذْنِهٖ وَقَالَ لَهُ وَ يْلَكَ يَا مَشْئُوْمُ لَعَلَّكَ رَجَعْتَ إِلَى السُّكْرِ وَضَرَبْتَ اُمَّكَ وَاللهِ لَنْ اَشْتَرِيَكَ اَبَدًا .

حل لغات: اَلْمُغَفَّلُ: بے وقوف، ناتجربہ کار (مادہ غفل، صحیح، تفعیل)۔ شَطَّارٌ: مکار، واحد شَاطِرٌ (مادہ شطر، صحیح)۔ فَكَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے رسی کھول دی، فَكَّ (ن) فَكًّا کھولنا، ڈھیلا کرنا (مادہ فلک، مضاعف ثلاثی)۔ حَنَّ عَلَيَّ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ مہربان ہوا، حَنَّ (ض) حَنِيْنًا عَلىٰ شفقت کرنا، مہربان ہونا (مادہ حنن، مضاعف ثلاثی)۔ دَهَا: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مصیبت میں ڈالا (ف) (مادہ دھي، ناقص یائی)۔ اَلسُّكْرُ: نشہ، بیہوشی (مادہ سکر، صحیح)۔ مِقْوَدٌ: جانور کو کھینچنے کی رسی، اسم آلہ، جمع مَقَاوِدُ: (مادہ قود، اجوف واوی)۔

ناتجربہ کار اور چالاک کا واقعہ

(۲٦۷) ترجمہ:۔ ایک ناتجربہ کار شخص جارہا تھا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں اپنے گدھے کی رسی تھی اور وہ اس کو اپنے پیچھے کھینچ رہا تھا، چنانچہ اسے دو چالاک آدمیوں نے دیکھ لیا، پھران میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں اس آدمی سے اس گدھے کو لے لوں گا، اس پر اس کے ساتھی نے کہا، کہ تم اس کو کس طرح لوگے؟ اس نے کہا، تم میرے پیچھے رہو اور میں تمھیں دکھاتا ہوں، چنانچہ وہ اس کے پیچھے چلا، چالاک آدمی گدھے کی طرف بڑھا اور اس سے رسی کھول دی، گدھا اپنے ساتھی کو دیدیا اور رسی اپنے سر میں باندھ لی اور ناتجربہ کار شخص کے پیچھے پیچھے چلتا رہا یہاں تک کہ اسے یقین ہوگیا کہ اس کا ساتھی گدھا لے گیا، پھر وہ شخص ٹھہر گیا، اس پر ناتجربہ کار شخص نے اسے رسی سے کھینچا تو اس نے حرکت تک نہ کی، چنانچہ ناتجربہ کار شخص نے اس کی طرف دیکھا تو رسی کو ایک آدمی کے سر میں (بندھا ہوا) دیکھا، اس پر اس نے اس آدمی سے کہا، تو کون سی چیز ہے؟ اس نے کہا، میں تمھارا گدھا ہوں اور میرا عجیب وغریب واقعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میری ایک بوڑھی نیک ماں ہیں، ایک دن میں نشہ کی حالت میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا، اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان گناہوں سے توبہ کرلو، (یہ سن کر) میں نے لاٹھی اٹھائی اور ان کو اس سے مارا، اس پر انھوں نے مجھے بددعا دی، تو اللہ تعالیٰ نے میری شکل بدل کر گدھے کی کردی اور مجھے آپ کے ہاتھوں میں دیدیا، تو یہ پورا زمانہ میں آپ کے پاس ٹھہرا رہا، پھر جب آج کا دن ہوا تو میری ماں نے مجھے یاد کیا اور ان کا دل مجھ پر مہربان ہوگیا اور انہوں نے میرے لیے دعا کی تو دوبارہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آدمی کی شکل میں تبدیل کردیا جیسا کہ میں تھا، اس پر اس ناتجربہ کار آدمی نے ”لا حول و لا قوة إلا بالله العلي العظيم“ پڑھا اور کہا، اے میرے بھائی! میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے تم پر جو سواری وغیرہ میں کی ہے اسے تم (معاف کرکے) میرے لیے جائز کردو، پھر اس کو چھوڑ دیا، چنانچہ وہ چلا گیا اور گدھے کا مالک اپنے گھر واپس ہوا اس حال میں کہ وہ رنج وغم سے چور تھا، اس پر اس کی بیوی نے اس سے پوچھا، تمھیں کس چیز نے مصیبت میں ڈال دیا ہے، اور گدھا کہاں ہے؟ اس نے بیوی سے کہا، تمھیں گدھے کے واقعہ کا کچھ پتہ نہیں ہے، میں تمھیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، پھر اس نے اس سے پوری

کہانی بیان کی، اس پر بیوی نے کہا، ہائے رب کی بارگاہ میں ہماری ہلاکت ہوگی، ہمارے لیے یہ پورا زمانہ کس حالت میں گزرا، اور ہم ایک آدمی سے (گدھے کا) کام لیتے رہے، پھر اس نے صدقہ اور استغفار کیا، اور وہ شخص بغیر کام کے ایک زمانہ گھر میں بیٹھا رہا، (پھر اس سے اس کی بیوی نے کہا بغیر کام کے بیٹھنا کب تک رہے گا) بازار جاؤ اور کوئی گدھا خریدو اور اس سے کام کرو، چنانچہ وہ بازار گیا اور کھڑے ہو کر گدھوں کو دیکھنے لگا، اچانک (کیا دیکھتا ہے کہ) وہی اس کا گدھا بیچا جا رہا ہے، پھر جب اس نے اسے پہچان لیا تو اس کے پاس گیا اور اپنا منھ اس کے کان پر رکھا اور اس سے کہا، اے منحوس! شاید تو نے دوبارہ نشہ کر لیا اور اپنی ماں کو مارا (جس کی وجہ سے تیری ماں نے دوبارہ بددعا کر دی اور تو پھر گدھا بن گیا) خدا کی قسم اب میں تجھے کبھی نہیں خریدوں گا۔ (الف لیلہ ولیلہ)

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي النَّوَادِرِ

(۲۶۸) كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لَوْ كُنْتُ تَاجِرًا لَمَّا اِخْتَرْتُ عَلَى الْعِطْرِ فَإِنْ فَاتَنِيْ رِبْحُهُ لَمْ يَفُتْنِيْ رِيْحُهُ . (من لطائف الصحابة)

(۲۶۹) قِيْلَ فِي التُّفَّاحَةِ اَلصُّفْرَةُ الدُّرِّ يَةُ وَالْحُمْرَةُ الذَهْبِيَّةُ وَ بَيَاضُ الْفِضَّةِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَتَلَذَّذُ بِهَا مِنَ الْحَوَاسِ ثَلَاثٌ اَلْعَيْنُ بِلَوْنِهَا وَالْاَنْفُ بِعَرْفِهَا وَالفَمُ بِطَعْمِهَا . (للمستعصى)

حل لغات: رِبْحٌ: فائدہ، نفع (مادہ ربح، صحیح)۔ صُفْرَةٌ: زردی (مادہ صفر، صحیح)۔ دُرَّةٌ: موتی، جمع دُرَرٌ (مادہ درر، مضاعف ثلاثی)۔ عَرْقٌ: پسینہ، مراد خوشبو ہے (مادہ عرق، صحیح)۔ طَعْمٌ: مزہ، لذت (مادہ طعم، صحیح)۔ نَادِرٌ: نایاب، کمیاب، جمع نَوَادِرُ (مادہ ندر، صحیح)۔

آٹھواں باب نایاب باتوں کے بیان میں

(۲۶۸) ترجمہ:۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میں تاجر ہوتا تو عطر کے علاوہ (کسی چیز کی تجارت کو) پسند نہ کرتا اس لیے کہ اگر مجھ کو اس سے نفع نہ بھی ملتا تو اس کی خوشبو سے محروم نہ ہوتا۔ (لطائف صحابہ)

(۲۶۹)- بیان کیا گیا ہے کہ سیب میں موتی والی زردی اور سونے والی سرخی اور چاندی کی سفیدی اور چاند کی روشنی ہوتی ہے جس سے (انسان کے) تین حواس آنکھ اس کے رنگ سے ،ناک اس کی خوشبو سے اور منہ اس کے مزے سے لطف اندوز ہوتے ہیں ۔(مستعصی)

قُوَّةُ الْمُسْتَعْصِمِ

(۲۷۰) كَانَ الْخَلِيْفَةُ الْمُسْتَعْصِمُ بَطَلًا شُجَاعًا وَفَارِسًا صِنْدِيْدًا لَمْ يَكُنْ فِيْ بَنِيْ الْعَبَّاسِ اَشْجَعُ مِنْهُ وَلَا اَشَدُّ قَلْبًا،قَالَ اِبْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ كَانَ الْمُسْتَعْصِمُ يَقُوْلُ لِيْ يَااَبَا عَبْدِ اللهِ عَضِّ عَلٰى سَاعِدِيْ بِاَكْثَرِ قُوَّتِكَ فَاَقُوْلُ بِاللهِ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَا تُطَيِّبُ نَفْسِيْ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ مَا يَضُرُّنِيْ فَاَرُوْمُ ذٰلِكَ فَإِذَا هُوَ لَا تَعْمَلُ فِيْهِ الْأَسِنَّةُ فَكَيْفَ تَعْمَلُ فِيهِ الْأَسْنَانُ وَ يُقَالُ إِنَّهُ طَعَنَهُ بَعْضُ الْخَوَارِجِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ فَأَقَامَ الْمُسْتَعْصِمُ ظَهْرَهُ فَقَصِمَ الرُّمْحُ نِصْفَيْنِ وَكَانَ يَشُدُّ يَدَهُ عَلٰى كِتَابَةِ الدِّيْنَارِ فَيَمْحُوهَا وَ يَأْخُذُ عُمُوْدَ الْحَدِيْدِ فَيُلَوِّ يْهِ حَتّٰى يَصِيْرَ طَوْقًا فِى الْعُنُقِ .(الابشیهی)

(۲۷۱) ذُكِرَ أَنَّ اَهْلَ اَصْفَهَانَ مَوْصُوْفُوْنَ بِالشُّحِّ نُقِلَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ تَصَدَّقَ بِرَغِيْفٍ عَلٰى ضَرِيْرٍ بِاَصْفَهَانَ فَقَالَ الضَّرِيْرُ اَحْسَنَ اللهُ غَرْبَتَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ كَيْفَ عَرَفْتَ غُرْبَتِيْ قَالَ لِأَنِّيْ مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً مَااَعْطَانِيْ اَحَدٌ رَغِيْفًا صَحِيْحًا . (القزوینی)

(۲۷۲) حُكِيَ أَنَّ الْمُعْتَصِمَ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ وَحْدَهُ وَقَدِانْقَطَعَ عَنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ يَوْمِ مَطَرٍ إِذْ رَأَى شَيْخًا مَعَهُ حِمَارٌ عَلَيْهِ شَوْكٌ وَقَدْ زَلِقَ الْحِمَارُ وَسَقَطَ فِي الْاَرْضِ وَالشَّيْخُ قَائِمٌ فَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهٖ لِيُخَلِّصَ الْحِمَارَ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ بِاَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ لَا تَهْلِكْ ثِيَابَكَ فَقَالَ لَهُ لَا عَلَيْكَ ثُمَّ إِنَّهُ خَلَّصَ الْحِمَارَ وَجَعَلَ الشَّوْكَ عَلَيْهِ وَغَسَلَ يَدَهُ ثُمَّ رَكِبَ ،فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا شَابُّ ثُمَّ لَحِقَهُ اَصْحَابُهُ فَأَمَرَ لَهُ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى غَايَةِ مَايُمْكِنُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ طَيِّبِ اَعْرَاقِ الْمُلُوْكِ وَسَعَةِ اَخْلَاقِهِمْ . (لابی الفرج اللمطی)

حل لغات: صِنْدِیْدٌ: سردار، بہادر، جمع صَنَادِیْدُ (مادہ صند، صحیح)۔ عَضِّ : فعل امر واحد حاضر، تو دانت سے کاٹ (ف) (مادہ عضض، مضاعف ثلاثی)۔ سَاعِدٌ : بازو، ہاتھ، ہتھیلی سے کہنی تک کا حصہ، جمع سَوَاعِدُ (مادہ سعد، صحیح)۔ اَرُوْمُ: مضارع معروف واحد متکلّم میں قصد کرتا، رَامَ (ن) رَوْمًا قصد کرنا، چاہنا (مادہ روم، اجوف واوی)۔ اَلْأَسِنَّةُ : نیزہ کا پھل، دھار، واحد سِنَانٌ (مادہ سنن، مضاعف ثلاثی)۔ سِنٌّ: دانت، جمع اَسْنَانٌ (مادہ سنن، مضاعف ثلاثی)۔ طَعَنَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب، اس نے نیزہ مارا، طَعَنَ (ف، ن) طَعْنًا نیزہ مارنا (مادہ طعن، صحیح)۔ قَصِمَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ ٹوٹ گیا، قَصِمَ (س) قَصْمًا ٹوٹنا (مادہ قصم، صحیح)۔ رُمْحٌ: نیزہ، جمع رِمَاحٌ (مادہ رمح، صحیح)۔ یُلَوِّ یْہِ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، اس کو ٹیڑھا کردیتے اور موڑ دیتے تھے (تفعیل) (مادہ لوی، لفیف مقرون)۔ عُنُقٌ: گردن، جمع اَعْنَاقٌ (مادہ عنق، صحیح)۔ ضَرِیْرٌ: نابینا، جمع اَضِرَّ اءُ (مادہ ضرر، مضاعف ثلاثی)۔ الشِّحُّ: بخیلی کرنا، بخیلی مصدر (ن) (مادہ شحح، مضاعف ثلاثی)۔ زَلِقَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب، وہ پھسل گیا، زَلِقَ (س) زَلَقًا پیر پھسلنا (مادہ زلق، صحیح)۔ ☆

خلیفہ مستعصم کی طاقت کا واقعہ

(۲۷۰) ترجمہ: ۔ خلیفہ معتصم دلیر بہادر اور طاقتور شہسوار تھے، بنی عباس میں ان سے بڑا بہادر اور قوی دل والا کوئی نہ تھا، ابوداؤد نے بیان کیا کہ خلیفہ مستعصم مجھ سے کہتے تھے اے ابوعبداللہ! میرے بازو کو اپنی پوری طاقت سے کاٹو، تو میں کہتا، اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین! میرا دل اس کو نہیں چاہتا ہے، تو وہ کہتے، مجھے کچھ نقصان نہ دے گا، پھر میں کاٹنے کا ارادہ کرتا تو وہ ایسا (بازو) تھا کہ اس میں تیرا اثر نہیں کرتا تو دانت کس طرح اثر کریں گے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان کو کسی خارجی نے نیزہ مارا حالانکہ (اس وقت) ان کے بدن پر زرہ موجود تھی لیکن مستعصم نے اپنی پیٹھ کو سامنے کردیا تو نیزہ آدھے سے ٹوٹ گیا، (مستعصم کی طاقت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ) وہ دینار کی لکھاوٹ پر اپنے ہاتھ کو زور سے

رگڑتے تو اسے مٹا دیتے تھے اور لوہے کا ستون (کھمبا) لے لیتے تو اسے موڑ دیتے تھے یہاں تک کہ وہ گردن کا طوق ہو جاتا۔ (ابشیہی)

(۲۷۱)- بیان کیا گیا ہے کہ اصفہان والے بخیلی اور کنجوسی میں مشہور ہیں، ایک آدمی سے مروی ہے کہ اس نے ایک نابینا آدمی کو ایک روٹی خیرات کی، اس پر نابینا آدمی نے (دعا دیتے ہوئے) کہا، اللہ تعالیٰ آپ کی مسافرت کو اچھا بنائے، اس آدمی نے کہا، آپ نے میری مسافرت کو کیسے جانا؟ نابینا نے کہا اس لیے کہ میں تیس سال سے یہاں ہوں (لیکن ان تیس سالوں کے درمیان) مجھے کسی نے سالم (یعنی درست) روٹی نہیں دی۔ (قزوینی)

(۲۷۲)- بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ مستعصم بارش کے دن میں اکیلا چل رہا تھا اور وہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا اتنے میں اس نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ ایک گدھا ہے جس پر کانٹے لدے ہوئے ہیں، وہ گدھا پھسلا اور زمین پر گر گیا اور بوڑھا (بغیر مددگار کے) کھڑا ہے، (یہ دیکھ کر) مستعصم اپنی سواری سے اترا تاکہ گدھے کو اٹھائے، اس پر بوڑھے آدمی نے اس سے کہا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اپنے کپڑے خراب نہ کریں، مستعصم نے کہا کوئی بات نہیں ہے، پھر اس نے گدھے کو اٹھایا اور کانٹوں کو اس پر لاد دیا اور اپنے ہاتھ دھوئے پھر (جانے کے لیے) سوار ہوا، اس پر بوڑھے نے اس سے کہا، اے نوجوان! اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے، اتنے میں خلیفہ کے ساتھی اس سے آ ملے تو اس نے بوڑھے آدمی کو چار ہزار درہم دینے کا حکم دیا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مستعصم بادشاہوں میں حد درجہ نجیب الاصل اور کشادہ اخلاق والے تھے۔ (ابوالفرج لمطی)

اَلسّلْطَانُ وَنَاصِرُ الدَّوْلَةِ

(۲۷۳) اَخْبَرَنِي اَبُو الْفَضْلِ الْمُعْتَزُّ بِمِصْرَ قَالَ كَانَ بِمِصْرَ مُلُوْكُ آلِ حَمْدَانَ وَكَانَ الرَّئِيسُ نَاصِرُ الدَّوْلَةِ وَكَانَ يَشْكُوْ دُمَّلَةً فَاَعْيَا الْأَطِبَّاءُ وَلَمْ يَجِدْ لَهٗ شِفَاءٌ ثُمَّ إِنَّ السُّلْطَانَ دَسَّ عَلٰى قَتْلِهٖ فَاَرْصَدَ لَهٗ رَجُلًا مَعَهٗ خَنْجَرٌ فَلَمَّا جَاءَ فِيْ بَعْضِ دَهَالِيْزِ الْقَصْرِ وَثَبَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَضَرَبَهٗ بِالْخَنْجَرِ فَجَاءَتِ الضَّرْبَةُ اَسْفَلَ مِنْ خَاصِرَتِهٖ فَأَصَابَ طَرْفُ الْخَنْجَرِ الْدُمَّلَةَ فَخَرَجَ مَا فِيْهَا مِنَ الْخِلْطِ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَصَحَّ وَبَرِئَ كَاَحْسَنَ مَاكَانَ. (الطرطوشی)

حل لغات: دُمَّلَۃٌ: پھوڑا، جمع دَمَامِلُ (مادہ دمل، صحیح)۔ دَسَّ عَلَیْہِ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کے خلاف سازش کی۔ دَسَّ (ن) دَسَّ عَلَیْہِ سازش رچنا (مادہ دسس، مضاعف ثلاثی)۔ دَھَالِیْزُ: ڈیوڑھی، واحد دِھْلِیْزٌ۔ خَاصِرٌ: پہلو، کمزور، جمع خَوَاصِرُ (مادہ خصر، صحیح)۔ خِلْطٌ: ملی ہوئی، سیال چیز، مواد (مادہ خلط، صحیح)۔

بادشاہ اور ناصر الدولہ کا واقعہ

(۲۷۳) ترجمہ:۔ مجھے ابوالفضل نے خبر دی جو مصر میں باعزت شخص تھا، اس نے بتایا کہ مصر میں آل حمدان کی حکومت تھی اور ناصر الدولہ وزیر تھا، اسے ایک پھوڑے کی شکایت تھی، (جس کو ٹھیک کرنے سے) سارے طبیب عاجز آگیے، اور اس کو شفا نہ ملی، پھر (اسی زمانہ میں) بادشاہ نے اس کے قتل کی سازش رچی اور اس کے لیے ایک آدمی کو گھات میں لگادیا جس کے پاس ایک خنجر تھا جب ناصر الدولہ محل کی ایک دہلیز میں آیا تو اس آدمی نے اس پر حملہ کردیا اور خنجر سے اس کو مارا تو چوٹ اس کی کمر کے نیچے لگی اور خنجر کی نوک پھوڑے میں لگی، چنانچہ پھوڑے میں جو کچھ مواد تھا نکل گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمائی اور وہ پہلے کی طرح صحت منداور ٹھیک ہوگیا۔ (طرطوشی)

اَلْمُعْتَصِمُ وَالطَّبِیْبُ سَلْمَوِیَّۃُ

(۲۷۴) حَکٰی حُنَیْنٌ قَالَ إِنَّ سَلْمَوِیَّۃَ النَّصْرَانِيَّ کَانَ عَالِمًا بِصَنَاعَۃِ الطِّبِّ فَاضِلًا فِيْ وَقْتِہٖ وَلَمَّا مَرِضَ عَادَہُ الْمُعْتَصِمُ وَبَکٰی عِنْدَہٗ وَقَالَ لَہٗ اَشِرْ عَلَيَّ بَعْدَكَ بِمَنْ يَصْلُحُنِيْ فَقَالَ عَلَيْكَ بِهٰذَا الْفُضُوْلِيْ يُوْحَنَّا اِبْنُ مَاسْوِيَّۃَ وَإِذَا وَصَفَ شَيْئًا فَخُذْہُ وَلَمَّا مَاتَ سَلْمَوِیَّۃُ قَالَ الْمُعْتَصِمُ سَاَلْحَقُ بِہٖ لِأَنَّہٗ کَانَ یُمْسِكُ حَیَاتِيْ وَیُدَبِّرُ جِسْمِيْ عَنِ الْأَکْلِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَأَمَرَ بِإِحْضَارِ جَنَازَتِہٖ إِلَی الدَّارِ وَأَنْ یُصَلِّيَ عَلَیْهَا بِالشَّمْعِ وَالْبَخُوْرِ عَلٰی رأیِ النَّصَارٰی فَفُعِلَ ذٰلِكَ وَهُوَ یَرَاهُمْ. (لابی الفرج)

حل لغات: عَادَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے بیمار پرسی کی، عَادَ (ن) عِيَادَةً بیمار پرسی کرنا (مادہ عود، اجوف واوی۔ يُدَبِّرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ انتظام کرتا ہے (تفعیل) (مادہ دبر، صحیح)۔ شَمْعَةٌ: موم بتی، جمع شَمَعَاتٌ (مادہ شمع، صحیح)۔ بَخُوْرٌ: دھونی، جمع اَبْخِرَةٌ وَ بَخُوْرَاتٌ (مادہ بخر، صحیح)۔

خلیفہ معتصم اور طبیب سلمویہ کا واقعہ

(۲۷۴) ترجمہ:۔ حنین نے بیان کیا، اس نے کہا کہ سلمویہ نصرانی فن طب کا عالم اور اپنے زمانے میں باکمال شخص تھا، جب وہ بیمار ہوا تو خلیفہ معتصم اس کی بیمار پرسی کے لیے آیا اور اس کے پاس رو پڑا اور اس سے کہا، مجھے اپنے بعد ایسے شخص کے بارے میں بتاؤ جو (بیماریوں وغیرہ سے علاج کرنے میں) میری دیکھ بھال کرتا رہے، اس نے کہا، آپ پر لازم ہے اس بیکار آدمی یوحنا بن ماسویہ سے مشورہ کیجیے، اور جب یہ کوئی چیز بتائے تو اس پر عمل کیجیے، جب سلمویہ مر گیا تو معتصم نے کہا، ابھی میں اس کی موت میں شریک ہوتا ہوں اس لیے کہ وہ میری زندگی کو برقرار رکھتا اور میرے جسم (کے ٹھیک کرنے) کا انتظام کرتا تھا، وہ اس دن کھانے سے باز رہا اور اس نے اس کے جنازے کو محل تک لانے کا حکم دیا اور (یہ بھی حکم دیا) کہ نصاری کے عقیدے کے مطابق موم بتی اور دھونی دینے والی چیز کے ساتھ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، چنانچہ یہ کیا گیا اور خلیفہ معتصم انھیں دیکھ رہا تھا۔ (ابو الفرج)

اَلْبَخِيْلُ وَالدِّيْنَارُ

(۲۷۵) كَانَ بَعْضُ الْبُخَلَاءِ إِذَا وَقَعَ الدِّرْهَمُ فِيْ يَدِهٖ يُخَاطِبُهٗ وَ يَقُوْلُ لَهٗ أَنْتَ عَقْلِيْ وَدِيْنِيْ وَصَلَاتِيْ وَصِيَامِيْ وَجَامِعُ شَمْلِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ وَاُنْسِیْ وَ قُوَّتِيْ وَعُدَّتِيْ وَعِمَادِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ اَهْلًا وَسَهْلًا بِكَ مِنْ زَائِرٍ كُنْتُ إِلٰى وَجْهِكَ مُشْتَاقًا ثُمَّ يَقُوْلُ يَانُوْرُ عَيْنِيْ وَحَبِيْبُ قَلْبِيْ قَدْ صِرْتُ إِلٰى مَنْ يَصُوْنُكَ وَ يَعْرِفُ قَدْرَكَ وَ يُعَظِّمُ حَقَّكَ وَ يَرْعٰى قِيْمَتَكَ وَ يُشْفِقُ عَلَيْكَ وَ كَيْفَ لَا تَكُوْنُ كَذَالِكَ وَأَنْتَ تُعَظِّمُ الْاَقْدَارَ وَتُعَمِّرُ الدِّيَارَ وَتَسْمُو عَلٰى

الْاَشْرَافِ وَتَرْفَعُ الذِّكْرَ وَتُعْلِي الْقَدْرَ وَتُؤْنِسُ مِنَ الْوَحْشَةِ ثُمَّ يَطْرَحُهُ فِي الْكِيْسِ وَ يَقُوْلُ :

بِنَفْسِيْ مَحْجُوْبٌ عَنِ الْعَيْنِ شَخْصُهُ وَمَنْ لَيْسَ يَخْلُوْ مِنْ لِسَانِيْ وَلَا قَلْبِيْ

فَانْظُرْ يَا عَاقِلُ إِلٰى هٰذِهِ الْخَسَاسَةِ . (الشريشی)

حل لغات: شَمْلٌ: شیرازہ (مادہ شمل، صحیح)۔ قُرَّةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی ٹھنڈک (مادہ قرر، مضاعف ثلاثی)۔ عُدَّةٌ: سامان، جمع عُدَدٌ (مادہ عدد، مضاعف ثلاثی) ۔ يَصُوْنُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ حفاظت کرتا ہے صَانَ (ن) صَوْنًا حفاظت کرنا (مادہ صون، اجوف واوی)۔ يُشْفِقُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ مہربان کرتا ہے (افعال) (مادہ شفق، صحیح)۔

کنجوس اور دینار کا واقعہ

(۲۷۵) ترجمہ:۔ ایک کنجوس کے ہاتھ میں جب کوئی درہم آتا تو وہ اس سے مخاطب ہوتا اور کہتا تھا کہ تو میری عقل، میرا دین، میری نماز، میرا روزہ اور میرے شیرازہ کو جمع کرنے والا، میری آنکھ کی ٹھنڈک، میرا سکون، میری طاقت، میرا سامان اور میرا ستون ہے، پھر اس سے کہتا آنے والے تیرا آنا مبارک ہو، میں تمھاری زیارت کا مشتاق تھا، پھر کہتا اے میری آنکھ کی روشنی اور میرے دل کے دوست، تو ایسے شخص کے پاس آگیا ہے جو تیری حفاظت کرے گا اور تیری قدر پہچانے گا اور تیرا مرتبہ بڑھادے گا اور تیری قیمت کا لحاظ رکھے گا اور تجھ پر مہربانی کرے گا اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ تو لوگوں کے رتبے بڑھاتا ہے، گھروں کو آباد کرتا ہے اور باعزت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور شہرت کا سامان کرتا ہے، اور مرتبہ کو بلند کرتا ہے اور غم میں دل بہلاتا ہے، پھر اسے تھیلی میں ڈال لیتا اور کہتا:

(۱)- میری جان کی قسم اس (درہم) کا وجود میری آنکھوں سے پوشیدہ ہوگیا ہے، حالانکہ میں وہ آدمی ہوں کہ اس کا ذکر میری زبان سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہی میرے دل سے (اس کی یاد جاتی ہے)۔ تو اے عقل والو! اس کمینگی کی طرف نظر کرو (اور اندازہ کرو کہ یہ آدمی کتنا ذلیل تھا)۔ (شریشی)

ذِكْرُ وَفَاةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ المَلِكِ

(٢٧٦) كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ المَلِكِ كَثِيْرَ الْأَكْلِ حَجَّ مَرَّةً وَكَانَ الْحَرُّ فِي الْحِجَازِ إِذْ ذَاكَ شَدِيْدًا فَتوَجَّهَ إِلَى الطَّائِفِ طَلَبًا لِلْبُرُوْدَةِ وَأُتِيَ بِرُمَّانٍ فَأَكَلَ سَبْعِيْنَ رُمَّانَةً ثُمَّ أُتِيَ بِجَدْيٍ وَسِتِّ دَجَاجَاتٍ فَأَكَلَهَا ثُمَّ أُتِيَ بِزَبِيْبٍ مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ فَأَكَلَ مِنْهُ كَثِيْرًا وَنَعَسَ فَنَامَ ثُمَّ انْتَبَهُ فَاَتَوْهُ بِالْغَدَاءِ فَأَكَلَ عَلٰى عَادَتِهِ وَقِيْلَ كَانَ سَبَبُ مَوْتِهٖ إِنَّهُ اَتَاهُ نَصْرَانِيٌّ وَهُوَ نَازِلٌ عَلٰى دَالِقٍ بِزَنْبِلَيْنِ مَمْلُوْءَيْنِ تِيْنًا وَبَيْضًا فَأَمَرَ مَنْ يَقْشُرُ لَهُ الْبَيْضَ وَجَعَلَ يَاكُلُ بَيْضَةً وَتِيْنَةً حَتّٰى اَتٰى عَلَى الزَّنْبَلَيْنِ ثُمَّ اَتَوْهُ بِمُخٍّ وَسَكَرٍ فَأَكَلَهُ فَاتَّخَمَ وَمَرِضَ وَمَاتَ .
(لابی الفداء)

حل لغات: جَدْيٌ: بکری کا بچہ، جمع جِدَاءٌ (مادہ جدي، ناقص یائی)۔ زَبِيْبٌ: منقی، خشک انگور (مادہ زبب، مضاعف ثلاثی)۔ نَعَسَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس کو اونگھ آگئی، نَعَسَ (ف،ن) نَعْسًا اونگھنا (مادہ نعس، صحیح)۔ دَالِقٌ: تیز رفتار گھوڑا (مادہ دلق، صحیح)۔ زَنْبِيْلٌ: ٹوکری، جمع زَنَابِيْلُ ۔ يَقْشُرُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ چھیلے گا، قَشَرَ (ن،ض) قَشْرًا چھلکا اتارنا (مادہ قشر، صحیح)۔ مُخٌّ: دماغ، بھیجا، جمع مِخَاخٌ (مادہ مخخ، مضاعف ثلاثی)۔ سَكَرٌ: نشہ آور چیز، شراب (مادہ سکر، صحیح)۔ اِتَّخَمَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اسے بدہضمی ہوئی (افتعال) (مادہ وخم، مثال واوی)۔

سلیمان بن عبد الملک کی موت کا واقعہ

(٢٧٦) ترجمہ:۔ سلیمان بن عبد الملک زیادہ کھانے والا شخص تھا ایک مرتبہ اس نے حج کیا اور اس وقت حجاز میں سخت گرمی تھی، اس لیے وہ ٹھنڈک کی تلاش میں طائف گیا، اس کے پاس انار لائے گیے، تو اس نے ستر انار کھائے، پھر ایک بکری کا بچہ اور چھ مرغیاں لائی گئیں تو وہ انھیں بھی صاف کر گیا، پھر طائف کے عمدہ منقے لائے گیے تو اس نے اس میں سے بھی بہت سارا کھایا (اتنا کھانے کے بعد) اسے نیند آگئی اور وہ سو گیا، پھر جب وہ بیدار ہوا تو

اس کے پاس دوپہر کا کھانا لایا گیا، اسے بھی اپنی عادت کے مطابق خوب کھایا۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ اس کی موت کا سبب یہ ہوا کہ اس کے پاس ایک نصرانی آیا اور وہ تیز رفتار گھوڑے پر دو ٹوکریاں انڈوں اور انجیروں سے بھری ہوئی لے کر حاضر ہوا اس نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس کے لیے انڈے چھیلے ، وہ انڈے اور انجیر کھانے لگا یہاں تک کہ دونوں ٹوکریاں ختم ہوگئیں، پھر لوگوں نے اس کو شراب اور بھیجا پیش کیا تو اسے بھی کھا گیا، اس پر اس کو بدہضمی ہوگئی اور وہ بیمار ہو کر مر گیا۔ (ابوالفداء)

طِبَاعُ الْهُنُوْدِ

(۲۷۷) إِنَّ اَهْلَ الْهُنُوْدِ يَعِيْبُوْنَ الْمَلَاهِيَ وَلَا يَتَّخِذُوْنَهَا وَلَا يَشْرَبُوْنَ الشَّرَابَ وَلَا يَتَنَاوَلُوْنَ الْخَلَّ لِأَنَّهُ مِنَ الشَّرَابِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ دِيْنًا وَلٰكِنْ اَنَفَةٌ وَ يَقُوْلُوْنَ اَيُّ مَلِكٍ شَرِبَ الشَّرَابَ فَلَيْسَ بِمَلِكٍ وَذٰلِكَ أَنَّ حَوَلَهُمْ مُلُوْكًا يُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ كَيْفَ يُدَبِّرُ اَمْرَ مُلْكِهٖ مَنْ هُوَ سَكْرَانُ .

حل لغات: طِبَاعٌ: عادت، مزاج، واحد طَبْعٌ (مادہ طبع، صحیح)۔ هُنُوْدٌ: ہندوستانی ،واحد هِنْدِیٌّ (مادہ ھند، صحیح)۔ اَلْمَلَاهِیْ : کھیل کود، واحد مَلْهًی (مادہ لھو، ناقص واوی)۔ اَلْخَلُّ: سرکہ (مادہ خلل، مضاعف ثلاثی)۔ اَنَفَةٌ: نفرت، کراہت (مادہ انف، مہموز فا)۔

ہندوستانیوں کی عادت

(۲۷۷) ترجمہ:۔ ہندوستانی لوگ کھیل کود کی مذمت کرتے ہیں اور اسے اختیار نہیں کرتے ہیں ، اور نہ شراب پیتے ہیں اور نہ سرکہ استعمال کرتے ہیں ، کیونکہ (ان کے نزدیک) وہ بھی شراب ہی کی جنس سے ہے ، اور یہ چیز ان کا مذہب نہیں ہے بلکہ (اس وجہ سے ہے کہ ان کو شراب سے) نفرت ہے ، اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جو بادشاہ شراب پیتا ہے وہ (دراصل) بادشاہ نہیں ہے ، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ان کے ارد گرد بہت سارے بادشاہ ہوتے ہیں جن سے وہ جنگ کرتے رہتے ہیں اور وہ اس لیے کہتے ہیں کہ جو بادشاہ نشہ میں مست رہتا ہو وہ اپنے ملک کے معاملہ کا انتظام کیسے کر سکتا ہے۔

مَلْبُوْسُ مُلُوْكِ الْهِنْدِ

(۲۷۸) إِنَّ مُلُوْكَ الْهِنْدِ تَلْبَسُ فِيْ آذَانِهِمْ الْأَقْرَاطَ مِنَ الْجَوَاهِرِ النَّفِيْسِ الْمُرَكَّبِ فِي الذَّهَبِ وَتَضَعُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَلْقَلَائِدَ النَّفِيْسَةَ الْمُشْتَمِلَةَ عَلىٰ فَاخِرِ الْجَوَاهِرِ الْاَحْمَرِ وَالْاَخْضَرِ وَاللُّوْلُوْءُ مِمَّا يُعَظِّمُ قِيْمَتَهٗ وَهِيَ الْيَوْمَ كُنُوْزُهُمْ وَذَخَائِرُهُمْ وَتَلْبَسُهٗ قُوَّادُهُمْ وَوُجُوْهُهُمْ وَالرَّئِيْسُ مِنْهُمْ عَلىٰ عُنُقِ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ يُعْرَفُ بِالْجَتْرَةِ وَهِيَ مِظَلَّةٌ مِنْ رِيْشِ الطَّوَاوِيْسِ يَأْخُذُهَا بِيَدِهٖ فَيَتَّقِيْ بِهَا الشَّمْسَ وَاَصْحَابُهٗ مُحْدَقُوْنَ بِهٖ . (سلسلة التواريخ)

حل لغات: اَقْرَاطٌ: بالیاں، کانوں کا زیور، واحد قُرْطٌ (مادہ قرط، صحیح)۔ قَلَائِدُ: ہار، واحد قِلَادَةٌ (مادہ قلد، صحیح)۔ قُوَّادٌ: فوج کے کمانڈر، واحد قَائِدٌ (مادہ قود، اجوف واوی)۔ مِظَلَّةٌ: چھتری، جمع مِظِلَّاتٌ (مادہ ظلل، مضاعف ثلاثی)۔ رِيْشٌ: پر، جمع اَرْ يَاشٌ (مادہ ریش، اجوف یائی)۔ اَلطَّوَاوِيْسُ: مور، واحد طَاوُوْسٌ (مادہ طوس، اجوف واوی)۔ مُحْدَقُوْنَ: اسم فاعل جمع مذکر، وہ گھیرے ہوتے ہیں (افعال) (مادہ حدق، صحیح)۔

ہندوستانی راجاؤں کا پوشاک

(۲۷۸) ترجمہ:۔ ہندوستان کے راجہ اپنے کانوں میں سونے میں جڑی ہوئی عمدہ موتیوں کی بالیاں پہنتے ہیں اور اپنی گردن میں سرخ، ہرے شاندار ہیرے اور بیش قیمت موتی پر مشتمل عمدہ ہار ڈالتے ہیں، اور وہی اس وقت ان کے خزانے اور جمع کردہ مال ہوتے ہیں، اور ہار کو ان کی فوج کے کمانڈر اور معزز لوگ (بھی) پہنتے ہیں، اور ان کا سردار انھیں میں سے کسی آدمی کی گردن پر سوار ہوتا ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں ایک چیز ہوتی ہے جو ”جترہ“ کے نام سے مشہور ہے، اور وہ مور کے پر کی چھتری ہے جسے وہ اپنے ہاتھ میں لیے رہتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ دھوپ سے بچتا ہے، اور اس کے ساتھی اس کو گھیرے ہوتے ہیں۔ (سلسلۃ التواریخ)

ذِكْرُ عُمُوْدِ السَّوَارِيْ فِي الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ

(۲۷۹) مِنْ غَرَائِبِ مَدِيْنَةِ الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ عُمُوْدُ الرُّخَامِ الْهَائِلِ الَّذِيْ بِخَارِجِهَا اَلْمُسَمىّٰ عِنْدَهُمْ بِعُمُوْدِ السَّوَارِيْ وَهُوَ مُتَوَسِّطٌ فِيْ غَابَةِ نَخْلٍ وِقَدِ امْتَازَ عَنْ شَجَرَاتِهَا سُمُوًّا وَارْتِفَاعًا وَهُوَ قِطْعَةٌ وَاحِدَةٌ مُحْكَمَةُ النَّحْتِ قَدْ اُقِيْمَ عَلٰى حِجَارَةٍ مُرَبَّعَةٍ اَمْثَالَ الدَّكَاكِيْنَ الْعَظِيْمَةِ وَلَا تُعْرَفُ كَيْفِيَّةُ وَضْعِهٖ هُنَالِكَ وَعَلٰى يَتَحَقَّقُ مَنْ وَضَعَهٗ . (لابن بطوطه)

حل لغات: سَوَارِيْ:ستون،واحدسَارِيَةٌ(مادہ سري،ناقص یائی)۔اَلرُّخَامُ :سنگ مرمر(مادہ رخم،صحیح) ۔هَائِلٌ : زبردست مادہ هول،اجوف واوی) ۔ مُحْكَمَةُ النَّحْتِ:اچھی طرح تراشا ہوا، نَحَتَ (ض)نَحْتًا تراشنا (مادہ حکم،صحیح،مادہ نحت،صحیح)۔ دَكَاكِيْنُ:دکان،چبوترہ،واحددُكَّانٌ(مادہ دکن،صحیح)۔

اسکندریہ کی شہر پناہ کے ستونوں کا بیان

(۲۷۹)ترجمہ:۔ شہر اسکندریہ کے عجائبات میں سے زبردست سنگ مرمر کا وہ ستون ہے جو شہر کے باہر ہے،ان لوگوں میں ''عمود السواری'' کے نام سے موسوم ہے،اور وہ کھجوروں کے جنگل کے بیچ میں ہے،اور وہ اونچائی اور بلندی میں جنگل کے درختوں سے ممتاز (بلندوبالا)ہے،اور وہ اچھی طرح تراشا ہوا ایک ہی ٹکڑا ہے جو بڑے جبوتروں کی طرح چوکور پتھروں کی بنیاد پر جمایا گیا ہے،یہاں اس کے جمانے کی صفت معلوم نہیں ہو سکی ہے اور نہ اس بات کی تحقیق ہو سکی ہے کہ کس نے اسے جمایا ہے۔(ابن بطوطہ)

سَبَبُ مَوْتِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

(۲۸۰) وَقَعَ بَيْنَ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ(بَيْنَ)اَخِيْهِ سُلَيْمَانَ كَلَامٌ فَعَجَّلَ عَلَيْهِ سُلَيْمَانُ بِاَمْرٍ يُلْحَقُ اُمَّهٗ فَفَتَحَ فَاهُ لِيُجِيْبَهٗ وَإِذَا بِجَانِبِهٖ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاَمْسَكَ عَلٰى فِيْهِ وَرَدَّ كَلِمَتَهٗ وَقَالَ يَابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخُوْكَ وَابْنُ اُمِّكَ وَلَهُ السَّبَقُ عَلَيْكَ فَقَالَ يَااَبَا حَفْصٍ قَتَلْتَنِيْ قَالَ وَمَا صَنَعْتُ بِكَ ؟ قَالَ قَالَ رَدَدْتَ فِيْ صَدْرِيْ اَحَرَّ مِنَ الْجَمْرِ وَمَالَ لِجَنْبِهٖ فَمَاتَ .

حل لغات: فَوْہٌ: منھ، جمع اَفْوَاہٌ (مادہ فوہ، اجوف واوی)۔ اس کی تین حالتیں ہیں اس کا اعراب اسمائے ستہ کا اعراب ہے پہلی حالت میں فَوْہٌ، دوسری حالت میں الف کے ساتھ فَاہٌ، تیسری حالت میں یا کے ساتھ فِیْہِ ہوتا ہے۔ جَمْرٌ: انگارہ (مادہ جمر، صحیح)۔

ولید بن عبد الملک کی موت کا سبب

(۲۸۰) ترجمہ:۔ ولید بن عبد الملک اور اس کے بھائی سلیمان کے درمیان کچھ باتیں ہوگئیں، سلیمان نے ولید کو (فوراً) وہ بات کہی جو ان کی ماں پر پڑتی تھی، اس پر ولید نے اپنا منھ کھولا تاکہ اس کو جواب دے اتفاق سے ان کے بغل میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے، انھوں نے ولید کا منھ پکڑ لیا اور (منھ میں آئی ہوئی) ان کی بات لوٹا دی، اور فرمایا: اے عبد الملک کے صاحبزادے! سلیمان آپ کا بھائی اور آپ کی ماں کا بیٹا ہے، اور اسے (علم کی وجہ سے) آپ پر برتری حاصل ہے، خلیفہ ولید نے فرمایا: اے ابو حفص! (حضرت عمر بن عبد العزیز کی کنیت ابو حفص ہے) آپ نے مجھے مارڈالا، انھوں نے فرمایا، اور میں نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ خلیفہ ولید نے کہا، آپ نے میرے دل میں وہ بات واپس کردی جو انگارے سے زیادہ گرم ہے، (یہ کہتے ہوئے ولید بن عبد الملک) ایک طرف جھک گیے اور وصال ہوگیا۔ (طرطوشی)

دَيْرُ سَمْعَانَ

(۲۸۱) دَيْرُ سَمْعَانَ بِنَاحِيَةِ دِمِشْقَ فِيْ مَوْضِعٍ نَزْهٍ مُحْدَقَةٌ بِهِ الْبَسَاتِيْنُ وَالدُّوْرُ وَالْقُصُوْرُ وَكَانَ فِيْهِ حَبِيْسٌ مَشْهُوْرٌ مُنْقَطِعٌ عَنِ الْخَلْقِ جِدًّا وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنْ كُوَّةٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمًا مَعْلُوْمًا فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ بَصَرُهُ مِنَ الْمَرْضٰى وَالزَّمْنٰى عُوْفِىَ فَسَمِعَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ فَذَهَبَ إِلَيْهِ حَتّٰى يُشَاهِدَ ذٰلِكَ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ الدَّيْرِ خَلْقًا كَثِيْرًا مِنَ الْوَاقِفِيْنَ حِذَاءَ تِلْكَ الْكُوَّةِ وَ يَتَرَقَّبُوْنَ خُرُوْجَ رَأْسِ الْحَبِيْسِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ اَخْرَجَ رَأْسَهُ وَ نَظَرَ اِلَيْهِمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ نَظْرُهُ عَلَيْهِ قَامَ سَلِيْمًا مُعَافِيً . (للقزوینی)

حل لغات: دَيْرٌ: راہبوں کے رہنے کی جگہ، جمع اَدْيِرَةٌ (مادہ دیر، اجوف یائی)۔ نَزْهٌ: صحت افزا مقام، جمع اَنْزَاهٌ (مادہ نزہ، صحیح)۔ حَبِيْسٌ: دنیا سے بے تعلق آدمی، جمع حُبَسَاءُ (مادہ حبس، صحیح)۔ كُوَّةٌ: روشن دان، کھڑکی، جمع كُوًى وَكُوَّاتٌ (مادہ کوي، لفیف مقرون)۔ اَلزَّمنیٰ: لنجے، واحد زَمِيْنٌ (مادہ زمن، صحیح)۔

سمعان کے گرجا کا واقعہ

(۲۸۱) **ترجمہ:**۔ سمعان کا گرجا دمشق کے کنارے صحت افزا مقام میں واقع ہے جس کو باغات، گھر اور محلات گھیرے ہوئے ہیں، اس گرجا میں ایک مشہور گوشہ نشین تھا جو لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہتا تھا، وہ اپنا سر ہر سال میں ایک متعیّن دن روشن دان سے باہر نکالتا تھا، تو جن مریضوں اور لنجوں پر اس کی نظر پڑتی وہ صحت یاب ہو جاتے تھے، چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں سنا تو وہ سمعان کی طرف گیے تاکہ اس کا مشاہدہ کریں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے گرجا کے پاس بہت سے لوگوں کو دیکھا جو اس روشن دان کے مقابل کھڑے تھے، اور اس گوشہ نشین کے سر کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے، پھر جب وہ (متعیّن) دن آیا تو اس نے اپنا سر نکالا اور ان کی طرف دائیں اور بائیں دیکھا، چنانچہ جس پر بھی اس کی نظر پڑی وہ تندرست اور صحت یاب ہو گیا۔ (قزوینی)

ذِكْرُ مَوْتَى اَهْلِ الصِّيْنِ

(۲۸۲) إِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصِّيْنِ لَمْ يُدْفَنْ إِلَّا فِيْ الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْ مِثْلِهِ مِنْ قَابِلٍ يَجْعَلُوْنَهُ فِي التَّابُوْتِ وَيُخَلُّوْنَهُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وَيَجْعَلُوْنَ عَلَيْهِ النَّوْرَةَ وَأَمَّا الْمُلُوْكُ فَيَجْعَلُوْنَهُمْ فِي الصَّبِرِ وَالْكَافُوْرِ سِنِيْنَ وَمَنْ لَمْ يَبْكِ ضُرِبَ بِالْخَشَبِ كَذَالِكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ. (سلسلة التوار يخ)

حل لغات: نَوْرَةٌ: چونا، بال صفا (مادہ نور، اجوف واوی)۔ صَبِرٌ: ایلوا، جمع صُبُوْرٌ (مادہ صبر، صحیح)۔

چین والوں کے مُردوں کا بیان

(۲۸۲)ترجمہ:۔ ملک چین کے رہنے والوں میں سے جب کوئی مر جاتا تو اسے آئندہ سال اسی دن دفن کرتے جس دن وہ مرا ہے، وہ لوگ مردے کو ایک تابوت میں رکھتے اور اپنے اپنے گھروں میں چھوڑ دیتے تھے، اور اس پر چونہ ڈال دیتے تھے، (یہ سلوک عام لوگوں کے مردوں کے ساتھ ہوتا تھا) اور رہے بادشاہ تو لوگ انھیں ایلوا اور کافور میں کئی سال رکھتے (اسی طرح ان کا یہ بھی طریقہ تھا کہ) جو (مرنے والے پر) نہ روئے تو اسے لکڑی سے مارا جاتا، ایسا ہی (معاملہ) عورتوں اور مَردوں کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ (سلسلۃ التواریخ)

مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ وَمَلِكُ النَّوْبَةِ

(۲۸۳) ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ لِلْمَهْدِيْ قَالَ لَمَّا شَتَّتْ شَمْلُ بَنِيْ مَرْوَانَ وَقَعْتُ بِاَرْضِ النَّوْبَةِ فَاَحْبَبْتُ أَنْ يُمَكِّنَنِيْ مَلِكُهُمْ مِنَ الْمُقَامِ عِنْدَهُ زَمَانًا فَجَاءَنِيْ زَائِرًا وَهُوَ رَجُلٌ طَوِيْلٌ اَسْوَدُ اللَّوْنِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ مِنْ قُبَّتِيْ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَدْخُلَهَا فَاَبٰى أَنْ يَجْلِسَ إِلَّا خَارِجَ الْقُبَّةِ عَلَى التُّرَابِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى اَعْطَانِيْ الْمُلْكَ فَحَقَّ عَلَيَّ أَنْ أُقَابِلَهُ بِالتَّوَاضُعِ . (القزوینی)

حل لغات: شَتَّتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب منتشر ہوگیا، شَتَّ (ض) شَتًّا وَ شَتَاتًا منتشر ہونا (مادہ شتت، مضاعف ثلاثی)۔ قُبَّةٌ: گنبد، مراد خیمہ، جمع قِبَابٌ وَ قُبَبٌ (مادہ قبب، مضاعف ثلاثی)۔

محمد بن مروان اور نوبہ کے بادشاہ کا واقعہ

(۲۸۳)ترجمہ:۔ محمد بن مروان نے خلیفہ مہدی سے بیان کیا، اس نے کہا، کہ جب بنی مروان کا شیرازہ منتشر ہوگیا، تو میں نوبہ کی زمین میں گیا چنانچہ میں نے چاہا کہ ان کا بادشاہ مجھے اپنے یہاں کچھ مدت ٹھہرنے کی اجازت دیدے، (یہ بات معلوم ہونے پر) وہ مجھ سے ملاقات کے لیے آیا، اور وہ لمبے کالے رنگ کا آدمی تھا، میں اپنے خیمہ سے نکل کر اس کے پاس گیا، اور اس سے خیمہ کے اندر آنے کی گزارش کی، اس نے خیمہ میں بیٹھنے سے

انکار کیا، اور خیمہ کے باہر مٹی ہی پر بیٹھ گیا، میں نے اس کے بارے میں اس سے پوچھا، تو اس نے کہا، کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سلطنت عطا فرمائی ہے تو مجھ پر لازم ہے کہ عاجزی کے ذریعہ اس کا استقبال کروں۔ (قزوینی)

اَلطَّبِيْبُ وَالمَيِّتُ

(۲۸۴) حدَّثَ بَعْضُ الشَّامِيِّيْنَ إِنَّ رَجُلًا خَبَّازًا بَيْنَمَا هُوَ يَخْبِزُ فِيْ تَنُّوْرِهٖ بِمَدِيْنَةِ دِمِشَقْ إِذَا عَبَرَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَبِيْعُ الْمِشْمِشَ (قَالَ) فَاشْتَرَىٰ مِنْهُ وَجَعَلَ يَاكُلُهٗ بِالْخُبْزِ الْحَارِّ فَلَمَّا فَرَغَ سَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَنَظَرُوْهُ فَإِذَا هُوَ مَيِّتٌ فَجَعَلُوْا يَتَرَبَّصُوْنَ بِهٖ وَيَحْمِلُوْنَ إِلَيْهِ الْأَطِبَّاءَ فَيَلْتَمِسُوْنَ دَلَائِلَهٗ وَمَوَاضِعَ الْحَيَاةِ مِنْهُ فَقَضَوْا بِأَنَّهٗ مَيِّتٌ فَغَسَلَ وَكَفَّنَ وَحَمَلَ إِلَى الْجَبَّانَةِ فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنْ بَابِ الْمَدِيْنَةِ اِستَقْبَلَهُمْ رَجُلٌ طَبِيْبٌ يُقَالُ لَهٗ اَلْيَبْرُوْدِيْ وَكَانَ طَبِيْبًا مَاهِرًا حَاذِقًا بِالطِّبِّ فَسَمِعَ النَّاسُ يَلْهَجُوْنَ بِقِصَّتِهٖ فَقَالَ لَهُمْ حُطُّوْهُ حَتّٰى اَبْصَرَهُ فَحَطُّوْهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُهٗ وَ يَنْظُرُ فِيْ اَمَارَاتِ الْحَيَاةِ الَّتِيْ يَعْرِفُهَاثُمَّ فَتَحَ فَمَهٗ وَسَقَاهُ شَيْئًا وَإِذَاالرَّجُلُ قَدْ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَتَكَلَّمَ وَعَادَ كَمَا كَانَ إِلٰى دُكَّانِهٖ. (الطرطوشی)

حل لغات: خَبَّازٌ: نان بائی (مادہ خبز، صحیح)۔ اَلمِشْمِشُ: زرد آلو، (ہندی میں اسے آڑو کہتے ہیں یہ ایک قسم کا پھل ہے) واحد مِشْمِشَةٌ (مادہ مش مش، مضاعف رباعی۔ جَبَّانَةٌ: قبرستان، جمع جَبَابِيْنُ (مادہ جبن، صحیح)۔ يَلْهَجُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب لوگ بار بار ذکر کرتے ہیں، لَهَجَ (س) لَهَجًا بار بار یاد کرنا (مادہ لھج، صحیح)۔ حُطُّوْا: فعل امر جمع حاضر نیچے رکھو (ن) (مادہ حطط، مضاعف ثلاثی)۔ اَمَارَاتٌ: علامتیں، واحد اَمَارَةٌ (مادہ امر، مہموز فا)۔

حکیم اور مردے کا واقعہ

(۲۸۴) ترجمہ:۔ ملک شام کے رہنے والے ایک آدمی نے بیان کیا کہ شہر دمشق میں ایک نان بائی (روٹی پکانے والا) اپنے تنور میں روٹی پکا رہا تھا، اچانک اس کے قریب سے

ایک آدمی کا گزر ہوا جو زرد آلو بیچ رہا تھا چنانچہ اس نے اس آدمی سے زرد آلو خریدے اور اسے گرم روٹی سے کھانے لگا، جب کھا کر فارغ ہوا تو بیہوش ہو کر گر پڑا، لوگوں نے اس کو دیکھا تو وہ مر چکا تھا، لوگ اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ اس کے پاس طبیبوں کو لائیں تا کہ وہ لوگ اس کی زندگی کے آثار اور اس کی علامتوں کا پتہ لگا سکیں (جب طبیبوں نے دیکھا) تو ان لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ مردہ ہے، چنانچہ اسے نہلایا اور کفن پہنایا اور قبرستان کی طرف (لے جانے کے لیے) اٹھایا، پھر جب لوگ اسے لے کر شہر کے دروازے سے باہر نکلے تو ایک حکیم آدمی ان کے سامنے آیا، اس (حکیم) کو "بیرودی" کہا جاتا تھا وہ فن طب میں تجربہ کار ماہر طبیب تھا، اس نے لوگوں کو سنا کہ وہ اس کے واقعہ کا بار بار ذکر کر رہے ہیں، اس نے لوگوں سے کہا، کہ اس (جنازے) کو نیچے رکھو تا کہ میں اس کو دیکھوں، لوگوں نے اسے نیچے رکھ دیا، اور وہ اس (جنازے) کو الٹنے پلٹنے لگا، اور زندگی کی ان علامتوں کو دیکھنے لگا جن کو وہ جانتا تھا پھر اس نے اس کا منہ کھولا اور اس کو کوئی چیز پلائی تو اچانک اس آدمی نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور بات چیت کی اور اپنی دکان پر اسی طرح واپس ہوا جیسا کہ وہ (پہلے) تھا۔ (طرطوشی)

اَلْمُسْتَحْسَنُ مِنْ اَفْعَالِ السُّوْدَانِ

(۲۸۵) مِنْ اَفْعَالِهِمِ الْحَسَنَةِ قِلَّةِ الظُّلْمِ فَهُمْ اَبْعَدُ النَّاسِ عَنْهُ وَ سُلْطَانُهُمْ لَا يُسَامِحُ اَحَدًا فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ وَمِنْهَا شُمُوْلُ الْاَمَنِ فِيْ بِلَادِهِمْ فَلَا يَخَافُ الْمُسَافِرُ فِيْهَا وَلَاالْمُقِيْمُ مِنْ سَارِقٍ وَلَا غَاصِبٍ وَمِنْهَا عَدْمُ تَعَرُّضِهِمْ لِمَالٍ مَنْ يَمُوْتُ مِنَ الْبِيْضَانِ وَلَوْ كَانَ الْقَنَاطِيْرُ الْمُقَنْطَرَةُ إِنَّمَا يَتْرُكُوْنَهُ بِيَدِ ثِقَةٍ مِنَ الْبِيْضَانِ حَتّٰى يَأْخُذَهُ مُسْتَحِقُّهُ وَمِنْهَا مُوَاظَبَتُهُمْ لِلصَّلَوَاتِ وَالْتِزَامُهُمْ لَهَا فِيْ الْجَمَاعَاتِ وَضَرْبُهُمْ اَوْلَادَهُمْ عَلَيْهَا وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ إِنْ لَمْ يُبَكِّرِ الْإِنْسَانُ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ يَجِدْ أَيْنَ يُصَلِّيْ لِكَثْرَةِ الزِّحَامِ . (ابن بطوطه)

حل لغات: اَلسُّوْدَانُ: سوڈان کا باشندہ، سیاہ رنگ کے لوگ۔ لَا يُسَامِحُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ معاف نہیں کرتا ہے (مفاعلت) (مادہ سمح، صحح)۔

اَلْبِيْضَانُ :سفید فام لوگ (مادہ بیض،اجوف یائی)۔اَلْقَنَاطِيْرُ:زیادہ مال ، واحد قِنْطَارٌ (مادہ قنطر،رباعی مجرد،صحیح)۔

سوڈان والوں کے عمدہ کام

(۲۸۵)ترجمہ:۔سوڈان والوں کے عمدہ کاموں میں ظلم وزیادتی کی کمی ہے ،وہ لوگ دوسرے لوگوں کی بہ نسبت ظلم سے کافی دور رہتے ہیں،اور ان کا بادشاہ ذرہ بھر ظلم کے معاملہ میں کسی کو معاف نہیں کرتا ہے ،اور ان کے اچھے کاموں میں سے ان کے ملک میں امن وامان کا عام ہونا ہے ،اس لیے (ان کے) ملک میں مسافر اور مقیم چور اور زبردستی چھیننے والے آدمی سے بے خوف ہوتے ہیں،اور ان کے اچھے کاموں میں سے ان کا اس آدمی کے مال سے تعرض نہ کرنا ہے جو سفید فام آدمی ان کے ملک میں مرجائے اگرچہ وہ مال کافی مقدار میں ہو،وہ لوگ اس(مال)کوکسی قابل اعتماد سیاہ فام آدمی کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں تاکہ اس سے اس(مرنے والے)کاوارث لے لے،(یعنی جب سیاہ فام زیادہ مال چھوڑ کر مرتا ہے تواس کامال کسی قابل اعتماد شخص کے سپرد کردیتے ہیں اور وہ اس میں خیانت نہیں کرتے ہیں تاکہ وہ شخص مرنے والے کے وارث تک اس کا مال پہنچادے)۔ان لوگوں کے اچھے کاموں میں سے ان کا نماز کی پابندی اور جماعت میں حاضر رہنااور نماز چھوڑنے پر اپنی اولاد کومارنا ہے ،اور جمعہ کے دن اگر کوئی انسان صبح سویرے مسجد نہ پہنچے توزیادہ بھیڑ کی وجہ سے نماز پڑھنے کی جگہ (مسجد میں)نہیں پائے گا۔(ابن بطوطہ)

غِنَاءُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ المَهْدِيْ

(۲۸٦) حَكىَ الْمُنْجِمُ قَالَ حُكِيَ لِيْ أَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ المَهْدِيْ كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ غِنَاءً وَذٰلِكَ إِنِّى كُنْتُ اَرَاهُ فِيْ مَجَالِسِ الْخُلَفَاءِ مِثْلُ الْمَامُوْنِ وَالْمُعْتَصِمِ يُغَنِّي الْمُغَنُّوْنَ فَإِذَا اِبْتَدَأَ هُوَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِنَ الْغِلْمَانِ وَالمُتَصَرِّفِيْنَ وَاَصْحَابِ الصِّنَاعَاتِ وَالمِهَنِ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ إِلَّا وَقَدْ تَرَكَ مَافِيْ يَدِهٖ وَصَارَ بَاَقْرَبَ مَوْضِعٍ يُمْكِنُهُ أَنْ يَسْمَعَهُ فَلَا يَزَالُ مُصْغِيًا إِلَيْهِ لَاهِيًا عَمَّا كَانَ فِيْهِ مَادَامَ يُغَنِّيْ فَإِذَا اَمْسَكَ وَغَنّٰى غَيْرُهُ رَجَعُوا إِلىٰ اَشْغَالِهِمْ

وَقَدْ رَأَيْتُ مِنْهُ شَيْئًا عَجِيْبًا لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ مَا صَدَقَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ يُغَنِّيْ اَصْغَتِ الْوَحْشُ وَمَدَتْ اَعْنَاقُهَا وَلَمْ تَزَلْ تَدْنُو مِنْهُ حَتّٰى تَضَعَ رُؤُوْسَهَا عَلَى الدُّكَانِ الَّذِيْ كُنَّا عَلَيْهِ فَإِذَا سَكَتَ نَفَرَتْ عَنَّا حَتّٰى تَنْتَهِيْ إِلٰى اَبْعَدَ غَايَةٍ يُمْكِنُهَا التَّبَاعَدُ فِيْهَا عَنَّا .

(۲۸۷) قَدْ جَاءَ فِي النَّوَادِرِ عَنْ لَيْلَى الْاَخِيْلِيَّةِ إِنَّ قَالَ الْحَجَّاجُ يَاغُلَامُ إِذْهَبْ إِلٰى فُلَانٍ فَقُلْ لَهٗ يَقْطَعُ لِسَانَهَا فَأَمَرَ بِإِحْضَارِ الْحَجَّامِ فَقَالَتْ ثَكَلَتْكَ اُمُّكَ إِنَّمَا اَمَرَكَ أَنْ يَقْطَعَ لِسَانِيْ بِالصِّلَةِ وَهِيَ لَفْظَةٌ مُسْتَعْمَلَةٌ عِنْدَ مَنْ لَهٗ اَمْرٌ وَنَهْيٌ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَكَائِهَا . (الشریشی)

حل لغات: غِنَاءٌ: گانا(مادہ غني، ناقص یائی)۔ مَغَنُّوْنٌ: اسم فاعل گانے والے ،گوۓ (مادہ غني، ناقص یائی)۔ اَلْمِهَنُ :پیشہ، واحد مِهْنَةٌ (مادہ مهن، صحیح)۔ مُصْغِيًا: اسم فاعل غور سے سننے والا (افعال) (مادہ صغي، ناقص یائی)۔ لَاهِيًا: اسم فاعل غافل ہونے والا (ن)۔ وَحْشٌ: جنگلی جانور، جمع وُحُوْشٌ (مادہ وحش، مثال واوی)۔

ابراہیم بن مہدی کے گانے کا واقعہ

(۲۸۶) ترجمہ: ۔منجم نے بیان کیا: اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ ابراہیم بن مہدی گانے کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے اچھا تھا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں مامون اور معتصم جیسے خلفا کی مجلسوں میں ابراہیم کو دیکھتا تھا (جہاں) گانے والے گاتے رہتے تھے ،پھر جب یہ گانا شروع کرتا تو بچے اور کاروباری، چھوٹے بڑے اور کاریگری والے ان میں سے جس کے ہاتھ میں جو رہتا اسے چھوڑ دیتا اور قریب سے قریب جگہ میں ہوجاتا جہاں سے اسے سن سکے، پھر جب تک وہ گاتا تو وہ اسے غور سے سنتا اس کام سے غافل ہوکر جس میں وہ مشغول ہوتا تھا، (یعنی کام کی طرف دھیان نہ دیتا تھا) پھر جب وہ (گانا گانا) بند کرتا اور کوئی دوسرا گانے لگتا تو سارے لوگ اپنے کاموں کی طرف واپس لوٹ جاتے ،اور مزید اس کے

گانے میں میں نے ایک عجیب چیز دیکھی کہ اگر میں اسے بیان کروں تو کوئی تصدیق نہیں کرے گا (اور وہ عجیب بات یہ ہے) کہ جب وہ گانا شروع کرتا تو جنگل کے جانور بھی کان لگا دیتے اور اپنی گردنیں دراز کر دیتے اور اس سے قریب ہوتے جاتے یہاں تک کہ اپنے سروں کو اس چبوترے پر رکھ دیتے جس پر ہم لوگ بیٹھے ہوتے تھے پھر جب وہ خاموش ہوجاتا تو سارے جانور ہم سے بھاگ جاتے یہاں تک کہ وہ اتنی دور چلے جاتے جتنا ان کا ہم سے دور ہونا ممکن ہوتا۔

(۲۸۷)۔ لیلی اخیلیہ کے تعلق سے نوادر (انوکھے کلام) میں آیا ہے کہ حجاج نے (اپنے غلام سے) کہا: اے غلام! فلاں آدمی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ لیلی اخیلیہ کی زبان کاٹ دے، (جب غلام نے حجاج کا پیغام اس آدمی کو دیا) تو اس نے حجام کے حاضر کرنے کا حکم دیا، اس پر لیلی اخیلیہ نے کہا، تیری ماں تجھ کو گم کردے (یعنی تیرا برا ہو) حجاج نے تجھے حکم دیا ہے کہ تو انعام دے کر میری زبان کاٹ دے، (یعنی میرا منھ بند کر دے تاکہ میں اس کے خلاف کچھ نہ بولوں) "اور یہ ایسا لفظ ہے جو ان لوگوں کے یہاں استعمال ہوتا ہے جنھیں حکم دینے اور روکنے کا اختیار ہے" (یعنی لیلی اخیلیہ کا یہ مقولہ صاحب اقتدار لوگوں کے یہاں اس معنی میں بولا جاتا ہے) چنانچہ وہ لیلی اخیلیہ کی ذہانت سے تعجب میں پڑ گیا، (اس لیے کہ اس آدمی نے "زبان کاٹنے" کا حقیقی معنی مراد لیتے ہوئے حجام کو بلوایا تھا اور یہی مطلب حجاج کا بھی تھا لیکن لیلی اخیلیہ نے اپنی ذہانت کی بنیاد پر "زبان کاٹنے" کا مجازی معنی "منھ بند کرنا" لیا؛ کیوں کہ جب آدمی کو انعام دیا جاتا ہے تو اس کا منھ بند ہوجاتا ہے اس طرح گویا کہ اس کی زبان کٹ گئی اب وہ اس کے خلاف کچھ نہیں بول سکتا)۔ (شریشی)

اِنْصَافُ هُرْمُزْ لِرَعِيَّتِهٖ

(۲۸۸) كَانَ هُرْمُزْ بْنُ نَوْشِرْوَان عَادِلًا يَأْخُذُ لِلأَدْنىٰ مِنَ الشَّرِيْفِ وَبَالَغَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى اَبْغَضَهُ خَوَاصُّهُ وَاَقَامَ الْحَقَّ عَلٰى بَنِيْهِ وَمُحِبِّيْهِ وَاَفْرَطَ فِي الْعَدْلِ وَالتَّشْدِيْدِ عَلَى الْاَكَابِرِ وَقَصَرَ اَيْدِيَهُمْ عَنِ الضُّعَفَاءِ إِلَى الْغَايَةِ وَوَضَعَ صُنْدُوْقًا فِيْ اَعْلَاهُ خَرْقٌ وَأَمَرَ أَنْ يُلْقِيَ الْمُتَظَلِّمُ قِصَّتَهُ فِيْهِ وَالصُّنْدُوْقُ مَخْتُوْمٌ بِخَاتَمِهٖ وَكَانَ يَفْتَحُ الصُّنْدُوْقَ وَ يَنْظُرُ فِي الْمَظَالِمِ خَوْفًا مِنْ أَنْ لَا تُوْصَلَ إِلَيْهِ الشَّكَاوىٰ عَلٰى بِطَانَتِهٖ وَاَهْلِهٖ ثُمَّ طَلَبَ أَنْ يَعْلَمَ بِظُلْمِ

الْمُتَظَلِّمِ سَاعَةً فَسَاعَةً بِإِتِّخَاذِ سِلْسِلَةٍ مِنَ الطَّرِيْقِ وَخَرَقَ لَهَا فِيْ دَارِهٖ إِلٰى مَوْضِعِ جُلُوْسِهٖ وَقْتَ خَلْوَتِهٖ وَجَعَلَ فِيْهَا جَرَسًا فَكَانَ الْمُتَظَلِّمُ يَجِيءُ مِنْ ظَاهِرِ الدَّارِ فَيُحَرِّكُ السِّلْسِلَةَ فَيَعْلَمُ بِهٖ فَيَتَقَدَّمُ بِإِحْضَارِهٖ وَإِزَالَةِ ظُلَامَتِهٖ .

حل لغات: قَصَرَ :ماضی معروف واحد مذکر غائب ،اس نے روک دیا،قَصَرَ (ن)قَصْرًا روکنا ،منحصر کرنا(مادہ قصر،صحیح)۔ خَرْقٌ:سوراخ،شگاف(مادہ خرق،صحیح) ۔اَلْمُتَظَلِّمُ:اسم فاعل ظلم برداشت کرنے والا(تفعل)(مادہ ظلم،صحیح)۔سِلْسِلَةٌ:زنجیر،جمع سَلَاسِلُ(مادہ سلسل،مضاعف رباعی)۔خَاتَمٌ:مہر،مہر کرنے کاآلہ،جمع خَوَاتِمُ(مادہ ختم،صحیح).شَکَاوٰی:شکایتیں،واحد شَکْوٰی(مادہ شکو،ناقص واوی)۔ بِطَانَةٌ: رازدار، خاص لوگ،جمع بَطَائِنُ(مادہ بطن، صحیح)۔ جَرَسٌ :گھنٹی ،جمع اَجْرَاسٌ(مادہ جرس،صحیح)۔ ظُلَامَةٌ:ظلم(مادہ ظلم،صحیح)۔

اپنی رعایا کے ساتھ ہرمز کا انصاف

(۲۸۸)ترجمہ:۔ ہُرمز بن نوشروان ایسا انصاف کرنے والا شخص تھا جو ادنی لوگوں کی وجہ سے اعلی لوگوں کو سزا دیتا تھا اور اس میں وہ مبالغہ کرتا(یعنی سزا دینے پر سختی سے پابند تھا)یہاں تک کہ اس سے (اس سزا کی وجہ سے)اس کے خاص لوگ بھی ناراض ہو گئے۔(صرف خاص لوگوں پر ہی سزا مقرر نہیں کی)بلکہ اپنی اولاد اور اپنے دوستوں پر بھی حق قائم کیا اور بڑے لوگوں پر انصاف اور سختی کرنے میں اس نے خوب مبالغہ کیا اور بڑے لوگوں کے ہاتھوں کو ایک حد تک کمزوروں پر (ظلم کرنے سے)روک دیا۔(ظالموں سے انصاف دلانے کے لیے)اس نے ایک صندوق رکھوایا جس کے بالائی حصے میں ایک سوراخ تھا اور حکم دیا کہ ظلم برداشت کرنے والا اپنے قصے کو اس میں ڈالے اور صندوق اس کی مہر سے مہر بند تھا،وہ صندوق کھولتا تھا اور شکوۂ ظلم کے بارے میں غور کرتا تھا،وہ اپنے خاص لوگوں اور گھر والوں سے مطمئن نہ تھا کہ (ہو سکتا ہے کہ)اس تک شکایتوں کو نہ پہنچایا جائے،پھر اس نے چاہا کہ ظلم برداشت کرنے والے کے ظلم کو پل پل جانتا رہے،اس لیے اس نے راستہ میں ایک زنجیر لگانے کا حکم دیا،اور اس کے لیے اپنے گھر میں علاحدگی کے وقت اپنے بیٹھنے کی جگہ

ایک سوراخ کر دیا، اور اس میں ایک گھنٹی لگادی، تواب ظلم کو جھیلنے والا محل کے باہر ہی سے زنجیر ہلا دیتا تو وہ اسے جان لیتا، چنانچہ وہ خود اس کو لانے اور اس پر ہونے والے ظلم کو ختم کرنے کے لیے آگے بڑھتا۔

شَهَادَةُ جَالِيْنُوْسَ لِلنَّصَارىٰ

(٢٨٩) قَدْ اَدْرَكَ جَالِيْنُوْسُ عَهْدَ قُوْمُوْذُوْسَ وَكَانَ دِيْنُ النَّصَارىٰ قَدْ ظَهَرَ فِيْ اَيَّامِهٖ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ جَالِيْنُوْسُ فِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَوَامِعِ كِتَابِ اَفْلَاطُوْنَ فِيْ سِيَاسَةِ المُدْنِ فَقَالَ إِنَّ جُمْهُوْرَ النَّاسِ لَا يُمْكِنُهُمْ أَنْ يَفْهَمُوْا سِيَاقَةَ الْاَقَاوِيْلِ الْبُرْهَانِيَّةِ وَلِذٰلِكَ صَارُوا مُحْتَاجِيْنَ إِلىٰ رُمُوْزٍ يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا (يَعْنِيْ بِالرُّمُوْزِ الْأَخْبَارِ عَنِ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ فِي الدَّارِ الْاٰخِرَةِ) مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا نَرىٰ الْآنَ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ نَصَارىٰ إِنَّمَا اَخَذُوْا اِيْمَانَهُمْ عَنِ الرُّمُوْزِ وَقَدْ يَظْهَرُ مِنْهُمْ اَفْعَالٌ مِثْلَ اَفْعَالِ مَنْ تَفَلْسَفَ بِالْحَقِيْقَةِ وَذَاكَ إِنَّ عَدْمَ جَزَاعِهِمْ مِنَ الْمَوْتِ اَمْرٌ قَدْ نَرَاهُ كَلَّنَا وَكَذٰلِكَ أَيْضًا عَفَافُهُمْ فَإِنَّ مِنْهُمْ قَوْمًا رِجَالًا وَنِسَاءً أَيْضًا قَدْ اَقَامُوْا جَمِيْعَ أَيَّامَ حَيَاتِهِمْ مُمْتَنِعِيْنَ عَنِ الْمَاٰثِمِ وَمِنْهُمْ قَوْمٌ قَدْ بَلَغَ مِنْ ضَبْطِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ فِي التَّدْبِيْرِ وَشِدَّةِ حِرْصِهِمْ عَلىٰ الْعَدْلِ إِنَّ صَارُوْا غَيْرُ مُقَصِّرِيْنَ عَنِ الْعَدْلِ يَتَفَلْسَفُوْنَ بِالْحَقِيْقَةِ اِنْتَهىٰ كَلَامُ جَالِيْنُوْسَ. (ابو الفداء)

حل لغات: سِيَاقَةٌ: سلسلہ، طرز (مادہ سوق، اجوف واوی)۔ رُمُوْزٌ: اشارہ، دلیل، واحد رَمْزٌ (مادہ رمز، صحیح)۔ كَلٌّ: مصیبت، جمع كُلَالٌ (مادہ کلل، مضاعف ثلاثی)۔ عَفَافٌ: پاکدامنی (مادہ عفف، مضاعف ثلاثی)۔ مَاٰثِمٌ: گناہ، واحد مَاثِمَةٌ بمعنی اِثْمٌ (مادہ اثم، مہموز فا)۔ يَتَفَلْسَفُوْن: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ فلسفی بنتے ہیں (تفعلل) (مادہ فلسف، صحیح، رباعی مزید فیہ)۔

نصاریٰ کے لیے جالینوس کی گواہی

(۲۸۹)**ترجمہ:۔** جالینوس (مشہور یونانی حکیم) نے قوموذوس کا زمانہ پایا تھا، اور اس کے زمانے میں نصاری کا دین ظاہر ہوچکا تھا، جالینوس نے اپنی کتاب ''جوامع کتاب افلاطون''میں شہروں کی سیاست کے بارے میں نصاریٰ کا تذکرہ کیا ہے، چنانچہ اس نے کہا ہے، عام لوگوں کو برہانی (دلیل والے) اقوال کا طرز سمجھنا ممکن نہیں ہے اور اسی وجہ سے لوگ ایسے اشاروں کے محتاج ہوتے ہیں جن سے وہ فائدہ اٹھائیں (یعنی جالینوس اشاروں سے آخرت میں ثواب وعذاب کی خبروں کو مراد لیتا ہے) اسی وجہ سے آج ہم ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جو نصاریٰ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنا ایمان دلیلوں سے حاصل کیا ہے، اور ان سے ان لوگوں کے افعال کی طرح افعال ظاہر ہوتے ہیں جو واقعی میں فلسفی ہیں ، وہ یہ ہے (یعنی ان کاموں کی تفصیل یہ ہے) کہ ان کا موت سے نہ گھبرانا ایسا معاملہ ہے جن کو ہم اپنی مصیبت سمجھتے ہیں ، ایسے ہی (ان کے کاموں میں سے) ان کا پاکدامن ہونا بھی ہے، اس لیے کہ ان میں سے کچھ مرد اور عورتیں ایسے بھی ہیں جنھوں نے اپنی پوری زندگی گناہوں سے باز رہ کر گزاری ہے، اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں تدبیر کے ذریعہ اپنے نفس پر قابو رکھنے اور ان کی انصاف کرنے کی زیادہ خواہش اس انتہا کو پہنچ گئی ہے کہ وہ ان سے (قابلیت کے اعتبار سے) کم نہیں ہیں جو حقیقت میں فلسفی ہیں، جالینوس کی بات پوری ہوئی۔ (ابوالفداء)

مُحَمَّدُ بنِ الزَّيَّاتُ

(۲۹۰) قِيْلَ إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ الزَّيَّاتِ عَمِلَ تَنُّوْرًا مِنْ حَدِيْدٍ وَوَضَعَ مَسَامِيْرَ فِيْ دَاخِلِهٖ لِيُعَذِّبَ مَنْ يُرِيْدُ عَذَابَهٗ فَكَانَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَعَلَ فِيْهِ وَقِيْلَ لَهٗ ذُقْ مَا رُمْتَ أَنْ تَذِيْقَ النَّاسَ. (ابن طقطقی)

حل لغات: مَسَامِیْرُ: کیلیں، واحد مِسْمَارٌ (مادہ سمر، صحیح)۔ ذُقْ: فعل امر واحد مذکر حاضر تو چکھ (ن) (مادہ ذوق، اجوف واوی)۔ زَیَّاتٌ: تیل فروش (مادہ زیت، اجوف یائی)۔

محمد بن زیات کا واقعہ

(۲۹۰) ترجمہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ محمد بن عبد الملک زیات (تیل فروش) نے لوہے کا ایک تنور تیار کیا اور اس کے اندر لوہے کی کیلیں نصب کیں تاکہ وہ جس کو سزا دینا چاہے (اس میں) سزا دے سکے، (مگر اتفاق ایسا ہوا کہ) پہلا وہ شخص جو اس میں گرا یہی (محمد بن عبد الملک زیات) تھا، اور (اس وقت) اس سے کہا گیا، کہ اس چیز کا مزہ چکھو جو تم نے دوسرے لوگوں کو چکھانے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ (ابن طقطقی)

ظُلْمُ اَبِي رِغَالٍ

(۲۹۱) كَانَ اَبُوْ رِغَالٍ مَلِكًا بِالطَّائِفِ وَكَانَ يَظْلِمُ رَعِيَّتَهٗ فَمَرَّ بِإِمْرَأَةٍ تُرْضَعُ صَبِيًّا يَتِيْمًا بِلَبَنٍ عَنْزَهَا فَأَخَذَهَا مِنْهَا وَكَانَتْ سَنَةً مُجْدِبَةً فَبَقِيَ الصَّبِيُّ بِلَا مُرْضِعَةٍ فَمَاتَ فَرَمِيَ اللّٰهُ اَبَارِغَالٍ بِقَارِعَةٍ فَاَهْلَكَهٗ فَرَجَمَتِ الْعَرَبُ قَبْرَهٗ وَهُوَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ. (الاصفهانی)

حل لغات: تُرْضِعُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ دودھ پلا رہی تھی (افعال) (مادہ رضع، صحیح)۔ عَنْزٌ: بکری (مادہ عنز، صحیح)۔ قَارِعَةٌ: سخت مصیبت، جمع قَوَارِعُ (مادہ قرع، صحیح)۔

ابو رغال کے ظلم کا واقعہ

(۲۹۱) ترجمہ:۔ ابو رغال طائف کا بادشاہ تھا، وہ اپنی رعایا پر ظلم کرتا تھا، چنانچہ اس کا گزر ایک ایسی عورت کے پاس سے ہوا جو ایک یتیم بچہ کو اپنی بکری کا دودھ پلا رہی تھی، تو اس نے اس بکری کو اس عورت سے لے لیا، حالانکہ وہ قحط کا زمانہ تھا، تو بچہ بغیر دودھ پلانے والی (بکری) کے ہوگیا، اس لیے وہ مر گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابو رغال پر ایک ہلاک کرنے والی سخت مصیبت ڈال دی جس نے اسے ہلاک کر دیا، (جب وہ مر گیا) تو اہل عرب نے اس کی قبر کو سنگسار کر دیا، اور وہ (یعنی قبر) مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ (اصبہانی)

اَلْمُتَظَلِّمُوْنَ فِيْ بِلَادِ الصِّيْنِ

(۲۹۲) فِي كُلِّ مَدِيْنَةٍ مِنْ مُدْنِ الصِّيْنِ شَيْئٌ يُدْعىٰ الدَّارُ وَهُوَ جَرَسٌ عَلىٰ رَأسِ مَلِكِ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ مَرْبُوْطٌ بِخَيْطٍ مَارٌّ عَلىٰ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ لِلْعَامَّةِ كَافَّةٌ وَبَيْنَ الْمَلِكِ وَبَيْنَهُ نَحْوَ مِنْ فَرْسَخٍ فَإِذَا حُرِّكَ الْخَيْطُ الْمَمْدُوْدُ اَدْنىٰ حَرْكَةً تُحَرِّكُ الْجَرَسُ فَمَنْ كَانَتْ لَهُ ظُلَامَةٌ حَرَّكَ هٰذَا الْخَيْطَ فَيَتَحَرَّكُ الْجَرَسُ مِنْهُ عَلىٰ رَأسِ الْمَلِكِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فِي الدُّخُوْلِ حَتّٰى يَنْهىٰ حَالَهُ بِنَفْسِهٖ وَيَشْرَحُ ظُلَامَتَهُ وَجَمِيْعُ الْبِلَادِ فِيْهَا مِثْلُ ذٰلِكَ. (سلسلة التواريخ)

ملک چین میں ظلم کی شکایت کرنے والوں کا بیان

(۲۹۲) ترجمہ:۔ ملک چین کے شہروں میں سے ہر شہر میں ایک چیز ہوتی ہے جسے "دار" کہا جاتا ہے، اور وہ ایک گھنٹی ہے جو اس شہر کے حاکم کے سر کے اوپر لٹکتی رہتی ہے، اور ایسے دھاگے سے بندھی ہوئی ہوتی ہے جو عام لوگوں کے لیے شاہراہ عام سے گزرتی ہے، حاکم اور اس (دھاگے) کے درمیان تقریبًا ایک فرسخ (تین میل یا تقریبًا آٹھ کلو میٹر) کا فاصلہ ہوتا ہے، پھر جب اس دراز کیے ہوئے دھاگے کو تھوڑی سی بھی حرکت دی جائے تو وہ گھنٹی بجنے لگتی ہے، چنانچہ جس پر ظلم ہوا کرتا ہے وہ اس دھاگے کو کھینچتا ہے جس کی وجہ سے وہ گھنٹی جو حاکم کے سر کے اوپر لٹکتی ہے بجنے لگتی ہے، اس پر اس کو اندر آنے کی اجازت دی جاتی

تاکہ وہ اپنا حال خود بیان کرے اور اپنے اوپر ظلم کی وضاحت کرے ملک چین میں تمام شہر اسی کی طرح ہیں۔(یعنی ان شہروں میں بھی یہ سہولت میسر ہے)۔(سلسلۃ التواریخ)

نِظَامُ الْمَلِكِ وَالشَّيْخُ الْفَقِيْرُ

(۲۹۳) كَانَ نِظَامُ المَلِكِ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَئِمَّةُ الْأَكَابِرُ يَقُوْمُ لَهُمْ وَيَجْلِسُ فِي مَسْنَدِهٖ وَكَانَ لَهُ شَيْخٌ فَقِيْرٌ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ يَقُوْمُ لَهُ وَيُجْلِسُهُ فِيْ مَكَانِهٖ وَيَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ أُوْلٰئِكَ إِذَا دَخَلُوْا عَلَيَّ يَثْنُوْنَ عَلَيَّ بِمَا لَيْسَ فِيَّ فَيَزِيْدُنِيْ كَلَامُهُمْ عُجْبًا وَتِيْهًا وَهٰذَا يَذْكُرُنِيْ عُيُوْبُ نَفْسِيْ وَمَاأَنَا فِيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَتَتَكَسَّرُ نَفْسِيْ لِذٰلِكَ فَارْجِعُ عَنْ كَثِيْرٍ مِمَّا أَنَا فِيْهِ .(ابو الفرج)

حل لغات: عُجْبًا: غرور، خود پسندی (مادہ عجب، صحیح)۔تِيْهًا: تکبر کرنا، مصدر (ض)(مادہ ت ي ه، اجوف یائی)۔

نظام الملک اور غریب استاذ کا واقعہ

(۲۹۳) ترجمہ:۔ بادشاہ نظام الملک کے پاس جب بڑے بڑے ائمہ حضرات تشریف لاتے تو وہ ان (کی تعظیم) کے لیے کھڑا ہوجاتا اور (کھڑا ہونے کے بعد) اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا، اور نظام الملک کے ایک غریب استاذ تھے، جب وہ اس کے پاس تشریف لاتے تو وہ ان (کی تعظیم) کے لیے کھڑا ہوجاتا اور ان کو اپنی نشست گاہ پر بٹھاتا، اور خود ان کے سامنے بیٹھتا، چنانچہ اس کے تعلق سے اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا، کہ وہ (یعنی میرے استاذ کے علاوہ باقی علما حضرات) لوگ جب میرے پاس تشریف لاتے ہیں تو وہ میری وہ خوبی بیان کرتے ہیں جو مجھ میں نہیں ہے، تو ان لوگوں کا کلام میرے اندر غرور اور تکبر کو زیادہ کرتا ہے، اور یہ حضرت (یعنی میرے استاذ) میرے عیبوں کو مجھ سے بیان کرتے ہیں اور اس ظلم و زیادتی کو بیان کرتے ہیں جو میری طرف سے ہوئی ہے، اسی وجہ سے میرے اندر عاجزی پیدا ہوتی ہے، چنانچہ میں بہت سی خامیوں سے باز آجاتا ہوں جو مجھ سے ہو رہی ہیں۔(ابوالفرج)

قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَعْرَابِيُّ

(۲۹۴) قِيْلَ لِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ هَلْ رَأَيْتَ قَطُّ اَسْخىٰ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ نَزَلْنَا بِالْبَادِيَةِ عَلىٰ اِمْرَأَةٍ فَحَضَرَ زَوْجُهَا فَقَالَتْ إِنَّهٗ نَزَلَ بِكَ ضَيْفَانِ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ فَنَحَرَهَا وَقَالَ شَانُكُمْ فَلَمَّا جَاءَ الْغَدُ جَاءَ بِأُخْرىٰ وَنَحَرَهَا وَقَالَ شَأْنُكُمْ فَقُلْتُ مَا اَكَلْنَا مِنَ الَّتِيْ نَحَرْتَ الْبَارِحَةَ إِلَّا الْيَسِيْرُ فَقَالَ إِنِّي لَا اُطْعِمُ اَضْيَافِيْ اَلْغَابَّ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ اَيَّامًا وَالسَّمَاءُ تُمْطِرُ وَهُوَ يَفْعَلُ كَذَالِكَ فَلَمَّا اَرَدْنَا الرَّحِيْلَ وَضَعْنَا فِيْ بَيْتِهٖ مِائَةَ دِيْنَارٍ وَقُلْنَا لِلْمَرْأَةِ اِعْتَذِرِيْ لَنَا مِنْهُ وَمَضَيْنَا فَلَمَّا مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَجُلٌ يَصِيْحُ خَلْفَنَا قِفُوْا اَيُّهَاالْمَرْكَبُ اللِّئَامُ اَعْطَيْتُمُوْنَا ثَمَنَ الْقِرىٰ لَتَأْخُذُنَّهَا وَإِلَّا طَعَنْتُكُمْ بِرُمْحِيْ فَاَخَذْنَاهَا وَانْصَرَفَ.(الطرطوشی)

حل لغات: نَحَرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے ذبح کیا، نَحَرَ (ف) نَحْرًا ذبح کرنا (مادہ نحر، صحیح)۔ اَلْغَابُّ: اسم فاعل، باسی کھانا (ض)۔ مَتَعَ النَّهَارُ: دن بلند ہوا، ماضی معروف واحد مذکر غائب مَتَعَ (ف) مُتُوْعًا بلند ہونا (مادہ متع، صحیح، نھر، صحیح) ۔ قِفُوْا: پیچھے چلنا، مصدر (ن) (مادہ قفو، ناقص واوی)۔

قیس بن سعد اور دیہاتی کا واقعہ

(۲۹۴) ترجمہ:۔ قیس بن سعد سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے کبھی اپنے سے زیادہ سخی کسی آدمی کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، (اور واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ) ہم جنگل میں ایک عورت کے مہمان بنے، اتنے میں عورت کا شوہر حاضر ہوا تو اس عورت نے کہا، کہ آپ کے پاس دو مہمان تشریف لائے ہیں، چنانچہ وہ ایک اونٹنی لایا اور اسے ذبح کر دیا اور بولا، آپ لوگ اپنی اسی حالت پر رہیں (یعنی آپ مہمان بنے رہیں اور میں ضیافت کرتا رہوں گا) پھر جب دوسرا دن آیا تو دوسری اونٹنی لایا اور اسے ذبح کر دیا اور کہا، آپ لوگ اسی حالت پر برقرار رہیں، اس پر میں نے کہا: آپ نے وہ اونٹنی جو کل ذبح کی تھی ابھی ہم اس کا کچھ حصہ ہی کھا پائے ہیں (اس لیے دوسری اونٹنی ذبح کرنے کی ضرورت نہ تھی) اس نے کہا، میں اپنے مہمانوں کو باسی کھانا نہیں کھلاتا ہوں، چنانچہ ہم اس کے پاس کئی دن ٹھہرے اس حال میں کہ

بارش ہو رہی تھی، اور وہ ایسا ہی کرتا رہا، (یعنی ہمارے لیے اچھی طرح کھانا بناتا رہا) پھر جب ہم نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے گھر میں سو دینار رکھ دیئے اور اس کی عورت سے کہا کہ ہماری طرف سے اپنے شوہر سے معذرت پیش کرنا، اور ہم چل دیئے، پھر جب دن چڑھا تو اچانک ایک آدمی ہمارے پیچھے چیخ رہا ہے کہ اے کمینے مسافرو! ٹھہرو، تم نے ہمیں ضیافت کی قیمت دی ہے، اسے لے لو ورنہ میں تمہیں اپنے نیزے سے مار دوں گا، چنانچہ ہم نے اسے لے لیا تو وہ واپس ہوا۔ (طرطوشی)

قَلْعَةُ مَارِدِيْنَ

(۲۹۵) قَالَ الْقَزْوِينِيْ هِيَ قَلْعَةٌ مَشْهُوْرَةٌ عَلٰى قُلَّةِ جَبَلٍ بِالْجَزِيْرَةِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَلْعَةٌ اَحْسَنُ مِنْهَا وَلَا اَحْكَمُ وَلَا اَعْظَمُ وَهِيَ مُشْرِفَةٌ عَلٰى دَنِيْسَرَ وَدَارَا وَنَصِيْبَيْنِ وَقُدَّامَهَا رَبَضٌ عَظِيْمٌ فِيْهِ اَسْوَاقٌ وَفَنَادِقُ وَمَدَارِسُ وَرُبُطٌ وَضْعُهَا وَضْعٌ عَجِيْبٌ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْبُلْدَانِ مِثْلُهَا وَذٰلِكَ أَنَّ دُوْرَهُمْ كَالدُّرْجِ كُلَّ دَارٍ فَوْقَ اُخْرٰى وَجَلُّ شِرْبُهُمْ مِنَ الصَّهَارِيْجِ الْمُعَدَّةِ فِيْ دُوْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُ الظُّرَفَاءِ.

لَوْ لَا الضَّرُوْرَةُ مَا فَارَقْتُهَا نَفَسًا ‏ ‏ ‏ فِيْ مَارِدِيْنَ حَمَاهَا اللّٰهُ لِيْ سَكَنٌ

حل لغات :قَلْعَةٌ:قلعہ، جمع قِلَاعٌ (مادہ قلع، صحیح)۔قُلَّةٌ:چوٹی، جمع قُلَلٌ (مادہ قلل، مضاعف ثلاثی)۔مُشْرِفَةٌ:قریب ، سامنے (مادہ شرف، صحیح)۔اَلرَّبَضُ:قوم کے رہنے کی جگہ ،آبادی ،جمع اَرْبَاضٌ (مادہ ربض، صحیح)۔فَنَادِقُ:ہوٹل، واحد فُنْدُقٌ (مادہ فندق، صحیح)۔رُبُطٌ:سرائے ،واحد رِبَاطٌ (مادہ ربط، صحیح)۔اَلدُّرْجُ:سنگاردان، جمع اَدْرَاجٌ (مادہ درج، صحیح)۔اَلصَّهَارِيْجُ :پانی کے حوض، واحد صِهْرِيْجٌ۔

ماردین کے قلعہ کا واقعہ

(۲۹۵) ترجمہ:۔ قزوینی نے کہا ہے کہ وہ (ماردین کا قلعہ) ایک مشہور قلعہ ہے جو جزیرے میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے ،روئے زمین پر اس سے خوب صورت اور مضبوط کوئی بڑا قلعہ نہیں ہے، اور یہ قلعہ ''دنیسر، دارا اور نصیبین'' کے سامنے ہے، اس کے

سامنے ایک بڑی آبادی ہے جس میں بازار، ہوٹل، مدرسے اور سرائے ہیں، جن کی بناوٹ عجیب ہے کسی شہر میں اس کی نظیر نہیں ہے، اور وہ اس لیے ہے کہ ان کے گھر سنگاردان کی طرح ہیں، ہر گھر دوسرے کے اوپر ہے، اور ان کے پینے کا بڑا حصہ ان پانی کے حوضوں سے ہوتا ہے جو ان کے گھروں میں تیار کیے جاتے ہیں، کسی ہوشیار شاعر نے کہا ہے:

(۱)-قلعہ ماردین میں میرے لیے ایسی امن وامان حاصل کرنے والی چیز ہے "اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے" کہ اگر ضرورت نہ ہو تو میں خود اس سے جدا نہ ہوں۔

مَوْتُ مُلُوْكِ السُّوْدَانِ

(۲۹۲) إِذَا مَاتَ مَلِكُ السُّوْدَانِ عَقَّدُوْا لَهُ قُبَّةً عَظِيْمَةً مِنْ خَشَبِ السَّاجِ وَوَضَعُوْهَا فِيْ مَوْضِعِ قَبْرِهِ ثُمَّ اَتَوْا بِهٖ عَلٰى سَرِيْرٍ قَلِيْلِ الْفَرْشِ وَالْوِطَاءِ فَاَدْخَلُوْهُ فِيْ تِلْكَ الْقُبَّةِ وَوَضَعُوْا مَعَهُ حِلْيَتَهُ وَسَلاَحَهُ وَآنِيَتَهُ الَّتِيْ كَانَ يَأْكُلُ فِيْهَا وَ يَشْرَبُ وَاَدْخَلُوْا فِيْهَا الْاَطْعِمَةَ وَالْأَشْرِبَةَ وَاَدْخَلُوْا مَعَهُ رِجَالًا مِمَّنْ كَانَ يَخْدِمُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ بَابَ الْقُبَّةِ وَجَعَلُوْا فَوْقَ الْقُبَّةِ اَلْحُصُرَ وَالْاَمْتِعَةَ ثُمَّ اِجْتَمَعَ النَّاسُ فَرَدَمُوْا فَوْقَهَا بِالتُّرَابِ حَتّٰى تَأْتِيَ كَالْجَبَلِ الضَخْمِ ثُمَّ يُخَنْدِقُوْنَ حَوْلَهَا حَتّٰى لَا يُوْصَلَ إِلٰى ذٰلِكَ الْكُوْمِ إِلَّا مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَهُمْ يَذْبَحُوْنَ لِمَوْتَاهُمُ الذَّبَائِحَ .(ابن عبد العزیز البکری)

حل لغات: اَلسَّاجُ: ساکھو کا درخت، جمع سِيْجَانٌ (مادہ سوج، اجوف واوی)۔ سَرِيْرٌ: تخت، جمع سُرُرٌ (مادہ سرر، مضاعف ثلاثی)۔ اَلْوِطَاءُ: فرش (مادہ وطء، مہموز لام)۔ حِلْيَةٌ: زیور، جمع حُلِيٌّ (مادہ حلي، ناقص یائی)۔ اَلْحُصُرُ: چٹائیاں، واحد حَصِيْرٌ (مادہ حصر صحیح)۔ رَدَمُوْا: ماضی معروف جمع مذکر غائب انھوں نے مٹی ڈالی، رَدَمَ (ض) رَدْمًا گڑھے وغیرہ کو بھرنا، پاٹنا (مادہ ردم، صحیح)۔ يُخَنْدِقُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ خندق کھودتے ہیں (رباعی مجرد فعلل، مادہ خندق، صحیح)۔ اَلْكُوْمُ: ٹیلہ، جمع كِيْمَانٌ (مادہ کوم، اجوف واوی)۔ ذَبَائِحُ: قربانی، قربانی کا جانور، واحد ذَبِيْحٌ (مادہ ذبح، صحیح)۔

سوڈان کے بادشاہوں کے مرنے کا واقعہ

(۲۹۶) ترجمہ:۔ ملک سوڈان میں جب کوئی بادشاہ مرجاتا تو اس کے لیے ساکھو کی لکڑی سے ایک بڑا گنبد بناتے اور اسے اس کی قبر کی جگہ میں رکھ دیتے، پھر اس کو مختصر بچھونا اور فرش والے تخت پر رکھ دیتے پھر مردے کو اس گنبد میں رکھ دیتے، اور اس کے ساتھ اس کے زیور، ہتھیار اور وہ برتن رکھ دیتے جس میں وہ کھاتا پیتا تھا، اور اس گنبد میں کھانے پینے کی چیزیں بھی رکھ دیتے اور اسی مردے کے ساتھ ان لوگوں کو بھی داخل کر دیتے تھے، جو (زندگی میں) اس کے کھلانے اور پلانے کی خدمت پر مامور تھے، اور ان کو داخل کر کے گنبد کا دروازہ بند کر دیتے، اور گنبد کے اوپر چٹائیاں اور سامان رکھ دیتے تھے، پھر لوگ جمع ہوتے اور گنبد پر مٹی ڈالتے یہاں تک کہ وہ زبردست پہاڑ کی طرح ہو جاتا، پھر وہ لوگ اس کے اردگرد خندق کھودتے تاکہ اس ٹیلہ تک صرف ایک ہی راستہ سے پہنچا جا سکے اور (ان کا یہ بھی اصول ہے کہ) یہ لوگ اپنے مردوں کے لیے جانوروں کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ (ابن عبد العزیز بکری)

ضُعْفُ رَأْيِ الْخَلِيْفَةِ الْاَمِيْنِ

(۲۹۷) مِمَّا يُحْكِيْ مِنْ تَفْرِيْطِ الْاَمِيْنِ وَجَهْلِهٖ إِنَّهٗ كَانَ قَدْ اَرْسَلَ إِلٰى حَرْبِ اَخِيْهِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْهِ يُقَالُ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ مَاهَانَ وَاَرْسَلَ مَعَهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفًا، وَكَانَ اَوَّلُ بَعْثٌ بَعَثَهٗ إِلٰى اَخِيْهِ فَمَضٰى عَلِيُّ بْنُ عَيْسٰى بْنِ مَاهَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَسْكَرِ الْكَثِيْفِ وَكَانَ شَيْخًا مِنْ شُيُوْخِ الدَّوْلَةِ جَلِيْلًا وَمُهِيبًا فَالْتَقٰى بِطَاهِرِ بْنِ الْحُسَيْنِ ظَاهِرَ الرَيْ وَعَسْكَرُ طَاهِرِ نَحْوُ اَرْبَعَةُ آلَافِ فَارِسٍ فَاقْتَتَلُوْا قِتَالًا شَدِيْدًا كَانَتِ الْغَلَبَةُ فِيهِ لِطَاهِرِ وَقُتِلَ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى فَاَرْسَلَ طَاهِرٌ رَاْسَهٗ إِلَى الْمَامُوْنِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ كِتَابًا نُسْخَتُهٗ: اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا كِتَابِيْ إِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَطَالَ اللهُ بَقَاءَهٗ وَرَأْسُ عَلِيِّ بْنُ عِيْسٰى بَيْنَ يَدَيَّ وَخَاتِمُهٗ فِي يَدِيْ وَجُنْدُهٗ تَحْتَ اَمْرِيْ وَالسَّلَامُ وَاَرْسَلَ الْكِتَابَ عَلَى الْبَرِيْدِ فَوَصَلَ إِلَى الْمَامُوْنِ فِيْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَبَيْنَهَا مَسِيْرٌ مَائِتَيْنِ وَ خَمْسِيْنَ فَرْسَخًا ثُمَّ إِنَّ خَبْرَ عَلِيِّ بْنِ عِيْسٰى وَرَدَ إِلَى الْاَمِيْنِ وَهُوَ يَصْطَادُ السَّمَكَ

فَقَالَ لِلّذِيْ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ دَعْنِيْ فَإِنَّ كَوْثَرًا قَدِاصْطَادَ سَمْكَتَيْنِ وَأَنَا إِلَى الْآنَ مَا اصْطَدْتُ شَيْئًا وَكَانَ كَوْثَرٌ خَادِمًا لَهُ وَكَانَ يُحِبُّهُ . (الفخری)

حل لغات: بَعْثٌ: وفد، لشکر، جمع بُعُوْثٌ (مادہ بعث، صحیح)۔ عَسْكَرٌ: فوج، لشکر، جمع عَسَاكِرُ (مادہ عسکر، صحیح)۔ يَصْطَادُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب، وہ شکار کر رہا ہے (افتعال) (مادہ صید، اجوف یائی)۔

خلیفہ امین کی رائے کی کمزوری کا واقعہ

(۲۹۷) ترجمہ:۔ وہ واقعہ جو خلیفہ امین کی کوتاہی اور نادانی کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس نے اپنے بھائی (مامون) سے جنگ کرنے کے لیے اپنے باپ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو بھیجا جس کو علی بن عیسیٰ بن ماہان کہا جاتا تھا، اور اس کے ساتھ پچاس ہزار کا لشکر روانہ کیا، اور یہ پہلا لشکر تھا جو اس نے اپنے بھائی کی طرف بھیجا تھا، چنانچہ علی بن عیسیٰ بن ماہان اس زبردست لشکر کو لے کر چلا، اور علی حکومت کے سرداروں میں سے ایک اہم اور بارعب شخص تھا، چنانچہ طاہر بن حسین (جو مامون کی فوج کے ایک حصہ کا کمانڈر تھا) سے شہر ''رے'' کے باہر مقابلہ ہو گیا، اور طاہر کی فوج تقریبًا چار ہزار گھوڑا سواروں کی تھی، (پیدل فوج اس کے علاوہ تھی) اب دونوں فوجوں میں زبردست لڑائی ہوئی جس میں طاہر فتحیاب ہوا اور علی بن عیسیٰ قتل کر دیا گیا، طاہر نے اس کا سر مامون کے پاس بھیجا اور اس کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا ''امابعد تو یہ میرا خط ہے امیر المؤمنین کی بارگاہ میں، اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے'' اس حال میں کہ علی بن عیسیٰ کا سر میرے سامنے ہے، اور اس کی انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہے، اور اس کی فوج میرے تابع فرمان ہے، ''والسلام'' اس نے خط ڈاک سے بھیجا تھا تو وہ مامون کو تین دن میں مل گیا، حالانکہ ان دونوں کے درمیان دو سو پچاس فرسخ (تقریبًا چھ سو نوے کلومیٹر) کا فاصلہ تھا، پھر علی بن موسیٰ کی خبر امین کے پاس پہنچی اس حال میں کہ وہ مچھلی کا شکار کر رہا تھا، اس پر امین نے خبر دینے والے شخص سے کہا، مجھے چھوڑ دو، (مچھلی کا شکار کرنے دو) اس لیے کہ کوثر نے دو مچھلیوں کا شکار کر لیا ہے، اور میں نے اب تک کوئی شکار بھی نہیں کیا ہے اور کوثر امین کا خادم تھا، اور وہ کوثر سے محبت کرتا تھا۔ (فخری)

مَوْتُ مُلُوْكِ بِلَادِ سَرَنْدِيْبِ

(۲۹۸) إِذَا مَاتَ الْمَلِكُ بِبِلَادِ سَرَنْدِيْبٍ صُيِّرَ عَلىٰ عَجَلَةٍ قَرِيْبًا مِنَ الْاَرْضِ وَعُلِّقَ فِيْ مُؤَخِّرِهَا مُسْتَلْقِيًا عَلىٰ ظَهْرِهٖ يَجُرُّ شَعْرُ رَأْسِهِ التُّرَابَ عَنِ الْاَرْضِ وَاِمْرَأَةٌ بِيَدِهَا مِكْنَسَةٌ تَحْثُو التُّرَابَ عَلىٰ رَأْسِهٖ وَتُنَادِيْ اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا مَلِكُكُمْ بِالْاَمْسِ قَدْ مَلَكَكُمْ وَكَانَ اَمْرُهٗ نَافِذًا فِيْكُمْ وَقَدْ صَارَ إِلىٰ مَاتَرَوْنَ مِنْ تَرْكِ الدُّنْيَا وَأَخَذَ رُوْحَهٗ مَلَاكُ المَوْتِ فَلَا تَغْتَرُّوْا بِالْحَيَاةِ بَعْدَهٗ وَكَلَامُ نَحْوِ هٰذَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ يُهَيَّأُ لَهُ الصَّنْدَلُ وَالْكَافُوْرُ وَالزَّعْفَرَانُ فَيُحْرَقُ بِهٖ ثُمَّ يُرْمىٰ بِرَمَادِهٖ فِي الرِّيْحِ وَالْهِنْدُ كُلُّهُمْ يُحْرِقُوْنَ مَوْتَاهُمْ بِالنَّارِ وَسَرَنْدِيْبِ آخِرُ الْجَزَائِرِ وَهِيَ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَرُبَّمَا اَحْرَقَ الْمَلِكُ فَتَدْخُلُ نِسَاءُوْهُ النَّارَ فَيَحْتَرِقْنَ مَعَهٗ .

حل لغات: صُيِّرَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب، ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل دیا گیا، صَيَّرَ تَصْيِيْرًا ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا (تفعیل) (مادہ صیر، اجوف یائی)۔ عَجَلَةٌ: گاڑی، جمع عَجَلَاتٌ (مادہ عجل، صحیح)۔ مُسْتَلْقِيًا: چت لیٹنا، مصدر (استفعال) (مادہ لقي، ناقص یائی)۔ مِكْنَسَةٌ: جھاڑو، جمع مَكَانِسُ (مادہ کنس، صحیح)۔ تَحْثُوْ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ مٹی ڈالتی، حَثَا (ن) حَثْوًا گرد ڈالنا، مٹی ڈالنا (مادہ حثو، ناقص واوی)۔ مَلَاكٌ: مَلَائِكُ کا مخفف، بمعنی فرشتہ (مادہ ملک، صحیح)۔

ملک سراندیپ کے بادشاہوں کی موت کا واقعہ

(۲۹۸) ترجمہ: ۔ ملک سراندیپ میں جب کوئی بادشاہ مرجاتا تو اسے ایسی گاڑی پر منتقل کردیا جاتا جو زمین سے قریب ہوتی اور اسے گاڑی کے پچھلے حصہ میں پیٹھ کے بل چت لٹاکر اس طرح لٹکا دیا جاتا کہ اس کے سر کے بال زمین پر گھسٹتے اس حال میں کہ ایک عورت جس کے ہاتھ میں جھاڑو ہوتی وہ مردہ بادشاہ کے سر پر مٹی ڈالتی رہتی اور پکارتی رہتی کہ اے لوگو! یہ کل تمھارا بادشاہ تھا، تم پر حکومت کرتا تھا، اور اس کا حکم تم پر نافذ تھا، اور اب یہ ایسی حالت میں ہوگیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو، یعنی دنیا چھوڑ چکا ہے، اور اس کی روح ملک الموت

قبض کر چکے ہیں، اس لیے تم لوگ اس کے بعد دنیاوی زندگی سے دھوکا مت کھاؤ، اور اس طرح کی دوسری باتوں کا سلسلہ تین دن تک جاری رہتا، پھر اس کے لیے صندل (ایک خوشبو دار لکڑی کا نام ہے) کافور اور زعفران تیار کیا جاتا اور اس سے مردہ کو جلا دیا جاتا، پھر اس کی راکھ ہوا میں پھینک دی جاتی، اور ہندوستان کے لوگ اپنے مردوں کو آگ میں جلاتے ہیں، اور سراندیپ آخری جزیرہ ہے، اور یہ ملک ہندوستان کا ایک حصہ ہے، کبھی کبھی جب بادشاہ کو جلایا جاتا تو ان کی عورتیں بھی آگ میں داخل ہو جاتیں اور اس کے ساتھ جل جاتیں۔

حَذَاقَةُ اَهْلِ الصِّيْنِ

(٢٩٩) اَهْلُ الصِّيْنِ مِنْ اَحْذَقَ خَلْقِ اللهِ كَفًّا بِنَقْشٍ وَصَنَاعَةٍ وَكُلِّ عَمَلٍ لَا يُقَدِّمُهُمْ فِيْهِ اَحَدٌ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ يَصْنَعُ بِيَدِهِ مَايُقَدِّرُ اِنَّ غَيْرَهُ يُعْجِزُ عَنْهُ فَيَقْصُدُ بِهِ بَابَ الْمَلِكِ يَلْتَمِسُ الْجَزَاءَ عَلٰى لَطِيْفٍ مَاابْتَدَعَ فَيَامُرُ الْمِلِكُ بِنَصَبِهٖ عَلٰى بَابِهٖ مِنْ وَقْتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى سَنَةٍ فَاِنْ لَمْ يُخْرِجْ اَحَدٌ فِيْهِ عَيْبًا جَازَاهُ وَاَدْخَلَهُ فِيْ جُمْلَةِ صُنَّاعِهٖ وَاِنْ اَخْرَجَ فِيْهِ عَيْبٌ اَطْرَحَهُ وَلَمْ يُجَازِهٖ وَاِنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ صُوَرَ سُنْبُلَةٍ عَلَيْهَا عُصْفُوْرٌ فِيْ ثَوْبِ حَرِيْرٍ لَا يَشُكُّ النَّاظِرُ اِلَيْهَا اَنَّهَا سُنْبُلَةٌ وَاِنَّ عُصْفُوْرًا عَلَيْهَا فَبَقِيَتْ مُدَّةً ثُمَّ اجْتَازَ بِهَا رَجُلٌ اَحْدَبُ فَعَابَهَا فَاُدْخِلَ اِلٰى مَلِكِ ذٰلِكَ الْبَلَدِ وَحُضِرَ صَانِعُهَا فَسُئِلَ الْاَحْدَبُ عَنِ الْعَيْبِ فَقَالَ الْمُتَعَارَفُ عِنْدَ النَّاسِ جَمِيْعًا اَنَّهُ لَا يَقَعُ عُصْفُوْرٌ عَلٰى سُنْبُلَةٍ اِلَّا اَمَالَهَا وَاِنَّ هٰذَاالْمُصَوِّرَ صُوَرَ السُّنْبُلَةِ قَائِمَةً لَا مَيْلَ لَهَا وَاَثْبَتَ الْعُصْفُوْرَ فَوْقَهَا مُنْتَصِبًا فَاَخْطَأَ فَصُدِّقَ وَلَمْ يُثِبِ الْمَلِكُ صَانِعَهَا بِشَيْءٍ. (سلسلة التواريخ)

(٣٠٠) حَدَّثَ اِبْنُ بَطُوْطَةَ بِهٰذَاالشَّانِ قَالَ وَاَهْلُ الصِّيْنِ اَعْظَمُ الْاُمَمِ اَحْكَامًا لِلصَّنَاعَاتِ وَاَشَدُّهُمْ اِتْقَانًا فِيْهَا وَذٰلِكَ مَشْهُوْرٌ مِنْ حَالِهِمْ قَدْ وَصَفَهُ النَّاسُ فِيْ تَصَانِيْفِهِمْ فَاَطْنَبُوا فِيْهِ وَاَمَّا التَّصْوِيْرُ فَلَا يُجَارِيُهُمْ اَحَدٌ فِيْ اَحْكَامِهٖ بِاَنَّ لَهَا فِيْهِ اِقْتِدَارًا عَظِيْمًا وَمِنْ عَجِيْبِ مَا شَاهَدْتُ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ مَا دَخَلْتُ قَطُّ مَدِيْنَةً مِنْ مُدْنِهِمْ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهَا اِلَّا وَرَأَيْتُ

صُوْرَتِيْ وَصُوَرَ اَصْحَابِيْ مَنْقُوْشَةً فِي الْحِيْطَانِ وَالْكَوَاغِذِ مَوْضُوْعَةً فِيْ الْاَسْوَاقِ وَلَقَدْ دَخَلْتُ إِلىٰ مَدِيْنَةِ السُّلْطَانِ فَمَرَرْتُ عَلىٰ سُوْقِ النَّقَّاشِيْنَ وَوَصَلْتُ إِلىٰ قَصْرِ السُّلْطَانِ مَعَ اَصْحَابِيْ وَنَحْنُ عَلىٰ زِيِّ الْعِرَاقِيِّيْنَ فَلَمَّا عُدْتُ مِنَ الْقَصْرِ عَشِيًّا مَرَرْتُ بِالسُّوْقِ الْمَذْكُوْرَةِ فَرَأَيْتُ صُوْرَتِيْ وَصُوَرَ اَصْحَابِيْ مَنْقُوْشَةً فِيْ كَاغِذٍ قَدْ اَلْصَقُوْهُ بِالْحَائِطِ فَجَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَنْظُرُ إِلىٰ صُوْرَةِ صَاحِبِهٖ لَا نُخْطِئُ شَيْئًا مِنْ شِبْهِهٖ وَذُكِرَ لِيْ أَنَّ السُّلْطَانَ أَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَأَنَّهُمْ اَتَوْا إِلَى الْقَصْرِ وَنَحْنُ بِهٖ فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْنَا وَ يُصَوِّرُوْنَ صُوْرَنَا وَنَحْنُ لَمْ نَشْعُرْ بِذٰلِكَ وَتِلْكَ عَادَةٌ لَهُمْ فِيْ تَصْوِيرِ كُلِّ مَنْ يَمُرُّ بِهِمْ وَتَنْتَهِيْ حَالُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ إِلىٰ أَنَّ الْغَرِيْبَ إِذَا فَعَلَ مَا يُوْجِبُ فِرَارُهٗ عَنْهُمْ بَعَثُوا صُوْرَتَهٗ إِلَى الْبِلَادِ وَبَحَثَ عَنْهُ فَحَيْثُمَا وَجَدَ شِبْهُهٗ تِلْكَ الصُّوْرَةِ أَخَذَ .

(ابن بطوطة)

حل لغات: حَذَاقَةٌ: مہارت (مادہ حذق، صحیح)۔ کَفٌّ: ہتھیلی، مراد، ہاتھ، جمع اَکُفٌّ (مادہ کفف، مضاعف ثلاثی)۔ صُنَّاعٌ: کاریگر، واحد صَانِعٌ (مادہ صنع، صحیح)۔ صُوَرٌ: تصویر، واحد صُوْرَةٌ (مادہ صور، اجوف واوی)۔ سُنْبُلَةٌ: بالی، جمع سَنَابِلُ (مادہ سنبل، صحیح)۔ عُصْفُوْرٌ: چڑیا، جمع عَصَافِيْرُ (مادہ عصفر، صحیح)۔ اَحْدَبُ: کبڑا، جمع حُدُبٌ (مادہ حدب، صحیح)۔ مَيْلٌ: جھکاؤ (مادہ میل، اجوف یائی)۔ لَمْ يُثِبْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب اس نے بدلہ نہیں دیا، لَمْ کی وجہ سے حرف علت یا درمیان سے گر گیا ہے اصل میں يُثِيْبُ تھا (افعال) (مادہ ثوب، اجوف واوی)۔ اَطْنَبُوْا فِيْهِ: ماضی معروف جمع مذکر غائب ان لوگوں سے حد سے زیادہ تعریف کی (افعال) (مادہ طنب، صحیح)۔ اَلْحِيْطَانُ: دیوار، واحد حَائِطٌ (مادہ حوط، صحیح)۔ شِبْهٌ: تصویر (مادہ شبہ، صحیح)۔

چینیوں کی مہارت کا واقعہ

(۲۹۹) ترجمہ:۔ چین کے لوگ اللہ کی مخلوق میں ہاتھ کے ذریعہ نقش و نگار، کاریگری اور ہر کام میں سب سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں، باقی دوسری قوموں اور لوگوں

میں سے کوئی اس (نقاشی) میں ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے، ان میں سے ایک آدمی اپنے ہاتھ سے کچھ ایسا بناتا جس کے متعلق اس کا اندازہ ہوتا کہ دوسرا آدمی اس کے بنانے سے عاجز رہے گا، پھر وہ اسے لے کر بادشاہ کے دروازے پر جاتا تاکہ وہ اپنی انوکھی چیز کی ایجاد پر انعام طلب کرے، چنانچہ بادشاہ اسے اس وقت سے لے کر ایک سال تک اپنے دروازے پر لگانے کا حکم دیتا، پھر اگر کوئی شخص اس میں عیب نہ نکالے تو وہ اس کو انعام دیتا، اور اس (تصویر) کو اپنے کاریگروں کی جماعت کے مجموعہ میں شامل کرلیتا اور اگر اس میں کوئی عیب نکل جاتا تو وہ اس کو پھکوادیتا، اور اسے انعام بھی نہیں دیتا، (ایک مرتبہ) انھیں میں سے ایک آدمی نے ایک ایسی بالی کی تصویر بنائی جس پر ریشم کے کپڑے کی چڑیا بنی ہوئی تھی، اس کی طرف دیکھنے والا کوئی بھی شک نہیں کرتا کہ یہ بالی نہیں ہے، اور اس پر چڑیا بیٹھی ہوئی نہیں ہے، چناں چہ یہ ایک زمانے تک نمائش پر لگی رہی پھر (ایک دن) اس کے پاس سے ایک کبڑا آدمی گزرا تو اس نے اسے عیب دار بتایا چناں چہ اسے اس ملک کے بادشاہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور اس کے بنانے والے کو بھی پیش کیا گیا، اب اس کبڑے آدمی سے عیب کے بارے میں دریافت کیا گیا، اس پر اس نے کہا: تمام لوگوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ جو چڑیا کسی بالی پر بیٹھے گی تو وہ اس کو جھکادے گی، اور اس تصویر بنانے والے نے بالی کی تصویر کھڑی بنائی ہے جس میں کچھ بھی جھکاؤ نہیں ہے اور چڑیا کو اس کے اوپر سیدھا کھڑا کر دیا ہے، یہ اس تصویر بنانے والے نے غلطی کی ہے چناں چہ اس کی تصدیق کی گئی اور بادشاہ نے اس کے بنانے والے کو کوئی انعام نہیں دیا۔ (سلسلۃ التواریخ)

(۳۰۰)- اس واقعہ کو ابن بطوطہ نے بیان کیا ہے، اس نے کہا کہ چین والے لوگ صنعت وحرفت کے کام کو اچھے طریقے پر کرنے میں دوسرے لوگوں سے بڑھ کر ہیں، اور اس میں وہ کافی مہارت رکھتے ہیں، اور ان کی یہ صفت مشہور ہے جسے لوگوں نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے، اور ان لوگوں نے اس میں حد سے زیادہ تعریف کی ہے، رہا تصویر سازی کا معاملہ تو اس کام کو ٹھیک طور پر انجام دینے میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے، اور ان لوگوں کو اس میں زبردست قدرت حاصل ہے، اور اس (تصویر سازی) کے بارے میں وہ عجیب وغریب چیز جس کا میں نے ان کے یہاں مشاہدہ کیا ہے، یہ ہے کہ جب کبھی میں ان کے شہروں میں سے کسی شہر میں داخل ہوا تو پھر دوبارہ اس شہر میں واپس آیا تو یہی دیکھا کہ میری اور میرے

ساتھیوں کی تصویریں دیواروں میں نقش کی ہوئی ہیں، اور کاغذوں میں نقش کی ہوئی بازاروں میں رکھی ہوئی ہیں، (اسی طرح کا ایک واقعہ اور ہے کہ) بادشاہ کے شہر میں داخل ہوا تو میرا گزر نقش و نگار بنانے والوں کے بازار سے ہوا، اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ شاہی محل تک جا پہنچا اس حال میں کہ ہم سب عراقی لباس میں تھے، پھر جب شام کو محل سے واپس لوٹا تو اسی مذکورہ بازار سے گزرا، چناں چہ میں نے دیکھا کہ میری اور میرے ساتھیوں کی تصویریں کاغذ میں نقش کی ہوئی ہیں، جن کو لوگوں نے دیواروں پر چپکا دیا ہے، اس پر ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصویر دیکھنے لگا، اور اس تصویر میں سے ہم کسی چیز کو غلط نہیں ٹھہرا سکے۔ اور مجھ سے بیان کیا گیا کہ بادشاہ نے انھیں (اس تصویر بنانے) کا حکم دیا تھا، اور وہ لوگ شاہی محل میں آئے اور ہم اسی جگہ تھے، تو وہ لوگ ہمیں دیکھنے لگے اور ہماری تصویریں بنانے لگے، اور ہم اس کو جان نہ سکے، اور یہی ان کی عادت ہے ہر اس شخص کی تصویر بنانے میں جو ان کے پاس سے گزرے، (یعنی جو شخص بھی ان کے پاس سے گزرتا ہے تو اس کی تصویر بنا دیتے ہیں اور اس کو خبر بھی نہیں ہوتی ہے) اور اس بارے میں ان کا حال اس درجہ کو پہنچ گیا ہے کہ کوئی پردیسی اگر ایسی حرکت کرے جس کی وجہ سے اس کے لیے ان کے یہاں سے بھاگ جانا ضروری ہو (اور وہ اپنے شہر چلا جائے) تو یہ لوگ اس کی تصویر اس کے شہر روانہ کر دیتے اور اس تصویر کو لے کر اس کی تلاش کی جاتی، پھر جہاں اس تصویر کا ہم شکل مل جاتا تو اس کو گرفتار کر لیا جاتا۔ (ابن بطوطہ)

عَدْلُ نُوْرِ الدِّيْنِ

(۳۰۱) لَمْ يَكُنْ فِيْ سِيَرِ الْمُلُوْكِ اَحْسَنُ مِنْ سِيْرَةِ نُوْرِ الدِّيْنِ وَلَا اَكْثَرُ تَحَرِّيًا لِلْعَدْلِ مِنْهُ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ وَلَا يَلْبَسُ وَلَا يَتَصَرَّفُ فِي الَّذِيْ يَخُصُّهُ إِلَّا مِنْ مَلِكٍ كَانَ لَهُ قَدِ اشْتَرَاهُ مَنْ سَهْمِهِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَلَقَدْ شَكَا إِلَيْهِ زَوْجَتُهُ مِنَ الضِيْقَهِ فَاَعْطَاهَا ثَلَاثَةَ دَكَاكِيْنَ فِيْ حَمْصٍ كَانَتْ لَهُ يَحْصُلُ مِنْهَا فِي السَّنَةِ نَحْوَ الْعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا اِسْتَقَلَّتْهَا قَالَ لَيْسَ لِيْ إِلَّا هٰذَا وَجَمِيْعُ مَافِيْ يَدِيْ أَنَا خَازِنٌ فِيْهِ لِلْمُسْلِمِينَ لَا اَخُوْنُهُمْ فِيْهِ وَلَا اَخُوْضُ نَارَ جَهَنَّمَ لِأَجَلِكَ. (ابو الفرج)

حل لغات: سِيَرٌ: عادت، واحد سِيْرَۃٌ (مادہ سیر، اجوف یائی)۔ سَھْمٌ: حصہ، جمع سِھَامٌ (مادہ سھم، صحیح)۔ ضِیْقَۃٌ: غربت (مادہ ضیق، اجوف یائی)۔ اِسْتَقَلَّتْھَا: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے اس کو تھوڑا سمجھا (استفعال) (مادہ قلل، مضاعف ثلاثی) ۔لَا اَخُوْضُ: مضارع منفی معروف واحد متکلّم، میں داخل نہیں ہوں گا، خَاضَ (ن) خَوْضًا خطرات میں پڑنا (مادہ خوض، اجوف واوی)۔

بادشاہ نور الدین کے انصاف کا واقعہ

(۳۰۱) ترجمہ: ۔بادشاہ نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت سے اچھی عادت کسی دوسرے بادشاہ کی نہ تھی اور انصاف کے لیے ان سے بڑھ کر حقیقت کو معلوم کرنے والا کوئی شخص نہ تھا، اور اپنے خاص معاملہ میں جو کھاتے، پہنتے اور خرچ کرتے تو وہ اسی جائداد سے تھا جو ان کی تھی جس کو انھوں نے اپنے مالِ غنیمت کے حصہ سے خرید لیا تھا، (ایک مرتبہ) ان سے ان کی بیوی نے غربت کی شکایت کی، اس پر نور الدین زنگی نے حمص کی تین دکانیں جو خود ان کی تھیں بیوی کو دیدیں، جن سے سالانہ تقریباً بیس ہزار دینار حاصل ہوتے تھے، پھر جب بیوی نے اسے بھی تھوڑا سمجھا، تو نور الدین زنگی نے فرمایا کہ میرے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، اور جو کچھ میرے پاس ہے اس میں میں مسلمانوں کا خازن ہوں، جس میں آپ کی خیانت نہیں کروں گا، اور نہ تمھاری وجہ سے جہنم کی آگ میں داخل ہوں گا۔

(ابو الفرج)

اَلشَّیْخُ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ وَالْفِیْلَۃُ

(۳۰۲) يُحْكِيْ أَنَّ الشَّيْخَ اَبَا عَبْدِ اللهِ بْنِ خَفِيْفٍ قَصَدَ مَرَّةً جَبْلَ سَرَنْدِيْبٍ وَمَعَهٗ نَحْوَ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْفُقَرَاءِ فَاَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ فِيْ طَرِيْقِ الْجَبَلِ حَيْثُ لَا عِمَارَةَ وَتَاهُوْا عَنِ الطَّرِيْقِ وَطَلَبُوْا مِنَ الشَّيْخِ أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ فِي الْقَبْضِ عَلٰى بَعْضِ الْفِيْلَةِ الصِّغَارِ وَهِيَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَحَلِّ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَمِنْهُ تُحْمَلُ إِلٰى حَضْرَةِ مَلِكِ الْهِنْدِ فَنَهَاهُمُ الشَّيْخُ عَنْ ذٰلِكَ فَغَلَبَ عَلَيْهِمُ الْجَوْعُ فَتَعَدُّوا قَوْلَ الشَّيْخِ وَقَبَضُوْا عَلٰى فِيْلٍ صَغِيْرٍ مِنْهَا وَذَكَّوْهُ وَاَكَلُوْا لَحْمَهٗ

وَامْتَنَعَ الشَّيْخُ مِنْ اَكْلِهٖ فَلَمَّا نَامُوْا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اِجْتَمَعَتِ الْفِيْلَةُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَاَتَتْ إِلَيْهِمْ فَكَانَتْ تَشُمُّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ وَتَقْتُلُهٗ حَتّٰى اَتَتْ عَلٰى جَمِيْعِهِمْ وَشَمَّتِ الشَّيْخَ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهٗ وَأَخَذَهٗ فِيْلٌ مِنْهَا وَلَفَّ عَلَيْهِ خُرْطُوْمَهٗ وَرَمٰى بِهٖ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَاَتٰى بِهِ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ فِيْهِ اَلْعِمَارَةَ فَلَمَّا رَأٰهُ اَهْلُ تِلْكَ النَّاحِيَةِ عَجِبُوا مِنْهُ وَاسْتَقْبَلُوْهُ لِيَتَعَرَّفُوا اَمْرَهٗ فَلَمَّا قَرُبَ مِنْهُمْ اَمْسَكَهُ الْفِيْلُ بِخُرْطُوْمِهٖ وَوَضَعَهٗ عَنْ ظَهْرِهٖ إِلَى الْأَرْضِ بِحَيْثُ يَرَوْنَهٗ فَجَاؤُوْا إِلَيْهِ وَذَهَبُوا بِهٖ إِلٰى مَلِيْكِهِمْ فَعَرَّفُوْهُ خَبْرَهٗ وَهُمْ كُفَّارٌ وَاَقَامَ عِنْدَهُمْ اَيَّامًا . (ابن بطوطة)

حل لغات: مَجَاعَةٌ: بھوک، جمع مَجَاوِعُ (مادہ جوع، اجوف واوی)۔ تَاهُوا: ماضی معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ بھٹک گیے، تَاهَ (ض) تَيْهًا وَتِيْهًا بھٹکنا (مادہ ت ي ه، اجوف یائی)۔ فِيْلَةٌ: ہاتھی، واحد فِيْلٌ (مادہ فیل، اجوف یائی)۔ مَحَلٌّ: جگہ، مقام، جمع مَحَالٌّ (مادہ حلل، مضاعف ثلاثی)۔ تَعَدُّوا: ماضی معروف جمع مذکر غائب ان لوگوں نے خلاف ورزی کی (تفعل) (مادہ عدد، مضاعف ثلاثی)۔ ذَكَّوا: ماضی معروف جمع مذکر غائب ان لوگوں نے ذبح کیا (تفعیل) (مادہ ذکي، ناقص یائی)۔ خُرْطُوْمٌ: سونڈ، جمع خَرَاطِيْمُ۔

شیخ ابوعبداللہ اور ہاتھیوں کا واقعہ

(۳۰۲) ترجمہ:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ ابوعبداللہ بن خفیف نے ایک مرتبہ سر اندیپ کے پہاڑ کے سفر کا ارادہ کیا، اور ان کے ساتھ تقریباً تیس فقیر تھے، چناں چہ پہاڑ کے راستہ میں جہاں کوئی آبادی نہ تھی، ان لوگوں کو بھوک لگ گئی، اور یہ لوگ راستہ سے بھٹک گئے، ان لوگوں نے شیخ سے درخواست کی کہ وہ انھیں ایک چھوٹا سا ہاتھی پکڑنے کی اجازت دیں، اور اس جگہ میں ہاتھی بہت زیادہ تھے اور اس جگہ سے ہندوستانی بادشاہ کی بارگاہ میں لائے جاتے تھے، شیخ نے انھیں (ہاتھی پکڑنے) سے منع کیا، جب ان پر بھوک غالب ہوئی توانھوں نے شیخ کے قول کی خلاف ورزی کی، اور ان میں سے ایک چھوٹا ہاتھی پکڑ لیا اور اسے ذبح کیا، اور اس کا گوشت کھایا، (لیکن) شیخ نے اس کے کھانے سے انکار کیا، پھر جب یہ لوگ

اس رات سوئے، تو ہر طرف سے ہاتھی اکٹھا ہوئے اور ان کے پاس آئے، تو وہ ان میں سے ایک ایک آدمی کو سونگھتے تھے اور اسے مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ان سب کو مار ڈالا، (لیکن) ہاتھیوں نے شیخ کو سونگھا تو انھیں کوئی تکلیف نہ دی، اور ان میں سے ایک ہاتھی نے شیخ کو پکڑا، ان پر اپنا سونڈ لپیٹا اور اپنی پیٹھ پر بٹھا لیا، اور ان کو اس جگہ لایا جہاں آبادی تھی، چناں چہ جب شیخ کو اس طرف کے لوگوں نے دیکھا تو اس واقعہ سے حیرت میں پڑ گئے، اور انھوں نے شیخ کا استقبال کیا، تاکہ ان کے معاملہ کو جان لیں، پھر جب شیخ ان لوگوں سے قریب ہو گئے، تو ہاتھی نے ان کو اپنی سونڈ سے پکڑا اور اپنی پیٹھ سے زمین پر اتار دیا، جہاں لوگ ان کو دیکھ لیں، تو لوگ ان کے پاس آئے اور ان کو اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے، لوگوں نے شیخ کے واقعہ سے بادشاہ کو واقف کرایا، (حالاں کہ) یہ سب کافر تھے، اور شیخ ان کے پاس کچھ دنوں تک ٹھہرے۔ (ابن بطوطہ)

مَوْتُ الْمَنْصُوْرِ

(۳۰۳) اَخْبَرَ الْفَضْلُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْمَنْصُوْرِ فِي السَّفَرِ اَلَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَنَزَلْنَا بَعْضَ الْمَنَازِلِ فَدَعَانِيْ وَهُوَ فِيْ قُبَّتِهٖ إِلىٰ حَائِطٍ وَقَالَ اَلَمْ اَنْهَاكُمْ أَنْ تَدْعُوَا الْعَامَّةَ تَدْخُلُ هٰذِهِ المَنَازِلِ فَيَكْتُبُوْنَ فِيْهَا مَالَا خَيْرَ فِيْهِ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ اَلَا تَرىٰ مَاعَلَى الْحَائِطِ مَكْتُوْبًا .

اَبَا جَعْفَرٍ حَانَتْ وَفَاتُكَ وَانْقَضَتْ　　　سِنُوْكَ وَاَمْرُ االلهِ لَابُدَّ نَازِلُ

اَبَا جَعْفَرٍ هَلْ كَاهِنٌ اَوْ مُنَجِّمٌ　　　يَرُدُّ قَضَاءَ اللهِ اَمْ أَنْتَ جَاهِلُ

فَقُلْتُ وَاللهِ مَاعَلَى الْحَائِطِ شَيْئٌ وَإِنَّهٗ لَنَقِيٌّ اَبْيَضُ قَالَ إِنَّهَا وَاللهِ نَفْسِيْ نَعَيْتُ إِلَى الرَّحِيْلِ فَرَحَلْنَا وَثَقُلَ حَتّىٰ بَلَغَ بِئْرَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ دَخَلْتُ الْحَرَمَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَقُبِضَ مِنْ يَوْمِهٖ وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ السُّلْطَانُ مَنْ لَا يَمُوْتُ . (الشريشى)

حل لغات: مُنَجِّمٌ: نجومی (مادہ نجم، صحیح)۔ نَقِيٌّ: صاف ستھرا، جمع نِقَاءٌ (مادہ نقي، ناقص یائی)۔ نَعَيْتُ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب اس نے موت کی خبر دی، نَعَى

(ف، ض) نَعْيًا وفات کی خبر دینا (مادہ نعي، ناقص یائی)۔ ثَقُلَ: ماضی معروف واحد غائب وہ سخت بیمار ہو گیا، ثَقُلَ (ک) ثِقَلًا سخت بیمار ہونا (مادہ ثقل، صحیح)۔

خلیفہ منصور کی موت کا واقعہ

(۳۰۳) ترجمہ:۔ فضل بن ربیع نے خبر دی اس نے کہا کہ میں خلیفہ منصور کے ساتھ اس سفر میں تھا جس میں اس کی موت ہوئی، ہم ایک مقام پر اترے، تو اپنے قبہ (گنبد) میں رہتے ہوئے اس نے مجھے دیوار کے پاس بلایا، اور کہا کہ کیا میں نے تمھیں عام لوگوں کو بلانے سے منع نہیں کیا تھا جو ان گھروں میں داخل ہوں تو ان میں وہ باتیں لکھ دیں جن میں کوئی بھلائی نہ ہو، میں نے کہا، اور وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: کیا تم دیوار پر لکھی ہوئی تحریر کو نہیں دیکھتے

(۱)- اے ابو جعفر! تیری موت کا وقت قریب ہو چکا ہے اور تیری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں اور اللہ کا حکم ضرور واقع ہو گا۔ (۲) اے ابو جعفر! کیا کوئی کاہن یا نجومی اللہ کے فیصلہ کو لوٹا دے گا یا تم جاہل ہو۔

اس پر میں نے کہا: اللہ کی قسم دیوار پر تو کوئی تحریر نہیں ہے، وہ تو بالکل صاف ستھری سفید ہے، اس نے کہا، بلاشبہ وہی لکھا ہوا ہے، خدا کی قسم، میری جان (مجھے دنیا سے) کوچ کرنے کی خبر دے چکی ہے، اب ہم (اس جگہ سے) روانہ ہوئے اور وہ (اسی جگہ) سخت بیمار ہو گیا یہاں تک کہ وہ بئر میمون (ایک کنوئیں کا نام) تک پہنچا، اس پر میں نے اس سے کہا، کہ آپ حرم (کے حدود) میں داخل ہو گئے ہیں، (یہ سن کر) اس نے الحمد للہ کہا، اور اسی دن انتقال کر گیا، (راوی کا بیان ہے) جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا، تو کہا، بادشاہ (تو حقیقت میں) وہی ہے جو نہ مرے۔ (شریشی)

يَحْيَ بْنُ خَالِدٍ وَالْفَصُّ

(۳۰۴) قِيْلَ لِيَحْيَ بْنِ خَالِدِ بْنِ بَرْمَكٍ اَيُّهَاالْوَزِيْرُ اَخْبَرْنَا بَاَحْسَنَ مَارَأَيْتَ فِيْ اَيَّامِ سَعَادَتِكَ قَالَ رَكِبْتُ يَوْمًا فِيْ بَعْضِ الْأَيَّامِ فِيْ سَفِيْنَةٍ اُرِيْدُ التَنَزُّهَ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِرِجْلِي لِاَصْعَدَ اِتَّكَأْتُ عَلٰى لَوحٍ مِنْ اَلْوَاحِهَا وَكَانَ بِإِصْبَعِيْ خَاتَمٌ فَطَارَ فَصُّهُ مِنْ يَدِيْ وَكَانَ يَاقُوْتًا اَحْمَرَ قِيْمَتُهُ اَلْفَ مِثْقَالٍ مِنَ

الذَّهَبَ فَتَطَيَّرْتُ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ عُدْتُ إِلىٰ مَنْزِلِيْ وَإِذَا بِالطَّبَاخِ قَدْ اَتیٰ بِذٰلِكَ الْفَصِّ بِعَيْنِهٖ وَقَالَ اَيُّهَاالْوَزِيْرُ ! لَقِيْتُ هٰذَاالْفَصَّ فِيْ بَطْنِ حَوْتٍ وَذٰلِكَ لِأَنِّيْ اِشْتَرَيْتُ حِيْتَانًا لِلْمَطْبَخِ فَشَقَقْتُ بَطْنَهَا فَرَأَيْتُ هٰذَ الْفَصَّ فَقُلْتُ لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِوَزِيْرٍ اَعَزَّ اللهُ تَعَالٰی فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ هٰذَا بُلُوْغُ الْغَايَةِ .

حل لغات: فَصٌّ: نگینہ، جمع فُصُوْصٌ (مادہ فصص، مضاعف ثلاثی)۔
تَطَيَّرْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے بری فال لی (تفعل) (مادہ طیر، اجوف یائی)۔
حُوْتٌ: مچھلی، جمع حِيْتَانٌ (مادہ حوت، اجوف واوی)۔

یحیٰ بن خالد اور نگینہ کا واقعہ

(۳۰۴) ترجمہ: ۔یحیٰ بن خالد بن برمک سے کہا گیا کہ اے وزیر! ہمیں وہ اچھا واقعہ بتائیے جو آپ نے اپنی خوش بختی کے زمانے میں دیکھا ہو، وزیر نے کہا، ایک دن میں تفریح کے ارادہ سے ایک کشتی میں سوار ہوا، جب چڑھنے کے لیے میں نے اپنا پیر نکالا تو اس کے تختوں میں سے ایک تختے پر ٹیک لگایا، اور میری انگلی میں ایک انگوٹھی تھی، جس کا نگینہ میرے ہاتھ سے گر گیا، اور وہ (نگینہ) سرخ یاقوت کا تھا، جس کی قیمت ایک ہزار مثقال سونا تھی، چناں چہ اس سے میں نے بدفالی لی، پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا، (جب گھر پہنچا) تو باورچی بعینہ وہی نگینہ لے کر آیا، اور کہا، اے وزیر! میں نے یہ نگینہ ایک مچھلی کے پیٹ میں پایا ہے، اور وہ اس طرح کہ میں نے باورچی خانہ کے لیے مچھلیاں خریدیں، پھر ان کا پیٹ چاک کیا، تو اس نگینہ کو دیکھا، اس پر میں نے سوچا کہ یہ تو عزت مآب وزیر صاحب ہی کے لائق ہے، (وزیر کا بیان ہے) کہ اس پر میں نے کہا، الحمد للہ یہ مقصد کا پالینا ہے (یعنی اللہ کا شکر ہے کہ میرا کھویا ہوا قیمتی نگینہ مجھے مل گیا اور اس طرح میں نے اپنے مقصد کو پالیا)۔

اَلذِّلُّ بَعْدَ الْعِزَّةِ

(۳۰۵) قِيْلَ لِيَحْيٰ اَخْبِرْنَا بِبَعْضِ مَا لَقِيْتَ مِنَ الْمِحَنِ قَالَ اِشْتَهَيْتُ لَحْمًا فِيْ قِدْرٍ طَبَّاخٍ وَأَنَا فِي السِّجْنِ فَغَرِمْتُ اَلْفَ دِيْنَارٍ فِيْ شَهْوَتِيْ حَتّٰی اُتِيْتَ بِقِدْرٍ وَلَحْمٍ مَقْطَّعٍ فِيْ قَصْبَةٍ فَارْسِيَّةٍ وَالْخَلُّ وَسَائِرُ حَوَائِجِهَا فِيْ

قَصْبَةٍ اُخْرىٰ وَتَرَكُوْا عِنْدِيْ مَا اَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَاُتِيْتُ بِنَارٍ فَاَوْقَدْتُ تَحْتَ الْقِدْرِ وَ نَفَخْتُ وَلِحْيَتِيْ فِي الْأَرْض، حَتىّٰ كَادَتْ رُوْحِيْ تَخْرُجُ فَلَمَّا نَضِجَتْ تَرَكْتُهَا تَفُوْرُ وَتُغْلِيْ وَفَتَّتُّ الْخُبْزَ وَعَمِدْتُ لِأُنْزَلَهَا فَانْفَلَتَتْ مِنْ يَدِيْ وَانْكَسَرَتِ الْقِدْرُ عَلىَ الْأَرْضِ فَبَقَيْتُ اَلْتَقِطُ اللَّحْمَ وَاَمْسَحُ مِنْهُ التُّرَابَ وَاَكْلُهُ وَذَهَبَ الْمَرَقُ الَّذِيْ كُنْتُ اِشْتَهَيْتُهُ وَهٰذَا اَعْظَمُ مَا مَرَّ بِيْ .

حل لغات: مِحَنٌ: آزمائش، سختی، واحد مِحْنَةٌ (مادہ محن، صحیح)۔ لِحْيَةٌ: داڑھی، جمع لُحًي (مادہ لحي، ناقص یائی)۔ نَضِجَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ پک گئی، نَضِجَ (س) نَضْجًا پکنا، تیار ہونا (مادہ نضج، صحیح)۔ تَفُوْرُ: مضارع معروف واحد مؤنث غائب جوش مار رہی تھی، فَارَ (ن) فَوْرًا وَ فَوَرَانًا ابلنا، جوش مارنا (مادہ فور، اجوف واوی) ۔فَتَّتُّ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے توڑا (تفعیل) (مادہ فتت، مضاعف ثلاثی)۔ اِنْفَلَتَتْ: ماضی معروف واحد مؤنث غائب وہ چھوٹ گئی (انفعال) (مادہ فلت، صحیح) ۔ اَلْتَقِطُ: مضارع معروف واحد متکلّم میں زمین سے اٹھاتا تھا (افتعال) (مادہ لقط، صحیح) ۔ اَلمَرَقُ: شوربا (مادہ مرق، صحیح)۔

عزت کے بعد ذلت کا بیان

(۳۰۵) ترجمہ:۔ یحیٰی سے کہا گیا کہ وہ پریشانیاں جو آپ کو درپیش ہوئیں ان میں سے کسی کے بارے میں ہمیں خبر دیجیے، اس نے کہا، باورچی کی ہانڈی میں گوشت دیکھ کر میں نے (کھانے کی) خواہش کی، جبکہ میں جیل میں تھا، چناں چہ میں نے اپنی خواہش کو پورا کرنے کی خاطر ہزار دینار قرض لیے، یہاں تک کہ میرے پاس ہانڈی اور کٹا ہوا گوشت ایک ایرانی برتن میں لایا گیا، سرکہ اور گوشت کی باقی ضروری چیزیں دوسرے برتن میں لائی گئیں، اور میری ضروری چیزوں کو لوگوں نے میرے پاس رکھ دیا، اور میرے پاس آگ لائی گئی، پھر میں نے اسے ہانڈی کے نیچے جلایا، اور پھونک ماری، اس حال میں کہ میری داڑھی زمین پر لٹک رہی تھی، یہاں تک کہ قریب تھا کہ میری جان نکل جائے، پھر جب وہ چیزیں (جو ہانڈی میں تھیں) پک گئیں، تو میں نے اسے ابلتے اور جوش مارتے ہوئے چھوڑ دیا، اور روٹی توڑی، اور

اسے اتارنے کا ارادہ کیا، تو وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور ہانڈی زمین پر گر کر ٹوٹ گئی، تو میں زمین سے گوشت کو اٹھاتا رہا اور اس سے مٹی صاف کرتا رہا اور اسے کھاتا رہا، اور سارا شوربا بہ گیا جس کی میں نے خواہش کی تھی، یہ سب سے بڑی پریشانی تھی جو مجھ پر گزری۔

اَلْخَطِيْبُ وَالتِّلْمِيْذُ

(٣٠٦) اِشْتَهَرَ فِيْ جَزِيْرَةِ صَقْلِيَّةٍ اَرْخِيْلُو خُوْش اَلْخَطِيْبُ اَلْمُلَقَّبُ بِالْغُرَابِ وَسَارَ إِلَيْهِ الطَّلَبَةُ لِإِسْتِفَادَةِ الْخِطَابَةِ مِنْهُ وَكَانَ مِنْ جُمْلَةِ قَاصِدِيْهِ فَتيٌ مِنَ الْيُوْنَانِ يُقَالُ لَهٗ تِيْسِيَاسُ وَرَغِبَ إِلَيْهِ فِيْ تَعْلِيْمِ هٰذَاالْفَنِّ وَضَمِنَ لَهٗ عَنْ ذٰلِكَ مَالًا مُعَيَّنًا فَاَجَابَهٗ بِرَغْبَتِهٖ وَعَلَّمَهٗ فَلَمَّا اَتْقَنَهَا حَاوَلَ الْغَدْرَ بِهٖ رَامَ فَسَخَ مَاوَافَقَهٗ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ يَا مُعَلِّمُ! مَاحَدُّ الْخِطَابَةِ ؟ فَقَالَ إِنَّهَا الْمُفِيْدَةُ لِلإِقْنَاعِ قَالَ إِنِّيْ اُنَاظِرُكَ الْآنَ فِي الْاُجْرَةِ فَإِنْ اَقْنَعْتُكَ بِأَنَّنِيْ لَا اَدْفَعُهَا إِلَيْكَ لَمْ اَدْفَعْهَا إِذْ قَدْ اَقْنَعْتُكَ بِذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَسْتُ اَعْطِيْكَ شَيْئًا لِأَنَّنِيْ لَمْ اَتَعَلَّمْ مِنْكَ الْخِطَابَةَ الَّتِيْ هِيَ مُفِيْدَةٌ لِلإِقْنَاعِ فَاَجَابَهُ الْمُعَلِّمُ وَقَالَ وَأَنَا أَيْضًا اُنَاظِرُكَ فَإِنْ اَقْنَعْتُكَ بِأَنَّهٗ يَجِبُ لِيْ اٰخُذُ حَقِّيْ مِنْكَ اَخَذْتُهٗ اَخْذَ مَنْ اَقْنَعُ وَإِنْ لَمْ اَقْنَعْكَ فَيَجِبُ أَيْضًا اٰخُذُهٗ مِنْكَ إِذْ قَدْ نَشَأَتْ تِلْمِيْذًا يَسْتَظْهِرُ عَلٰى مُعَلِّمِهٖ قَدْ قِيْلَ فِي الْمَثَلِ بَيْضٌ رَدِئٌ لِغُرَابٍ ردِئٍ . (ابو الفرج)

حل لغات: صَقْلِيَّةٌ: جزیرۂ سسلی جو اٹلی کے جنوب میں واقع ہے۔رَامَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے قصد کیا، رَامَ (ن) رَوْمًا قصد کرنا (مادہ روم، اجوف واوی) ۔اَلْإِقْنَاعُ: قائل کرنا، منوانا، مصدر (افعال) (مادہ قنع، صحیح)۔

مقرر اور شاگرد کا واقعہ

(٣٠٦) ترجمہ:۔ جزیرۂ سسلی میں ارخیلو خوس "غراب" لقب کا خطیب مشہور تھا، اس کی خطابت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے طلبہ اس کے پاس آتے تھے، اس کے پاس جانے والوں میں ایک یونانی نوجوان بھی تھا، جسے "تیسیاس" کہا جاتا ہے، تیسیاس نے معلم سے اس فن کو سیکھنے کی خواہش کی، اور اس نے ارخیلو خوس سے تعلیم دینے کے لیے

ایک متعیّن رقم دینے کا ذمہ لیا، ارخیلو خوس نے اس (تیسیاس کی درخواست) کو اس کی خواہش کی وجہ سے قبول کرلیا، اور اس کو تعلیم دی، پھر جب وہ خطابت میں ماہر ہوگیا، تو استاذ کے ساتھ دھوکا کرنے کی کوشش کی، اور اسے دھوکا دینے کا ارادہ کیا، (اس وقت اسے) وہ بات پیش ہوئی جس نے اسے استاذ کے موافق کردیا، چناں چہ اس نے استاذ سے کہا، اے استاذ! خطابت کی تعریف کیا ہے؟ استاذ نے جواب دیا، کہ خطابت وہ ہے جو (مخاطب کو) منوانے کا فائدہ دے، (یعنی خطیب اپنی خطابت سے مخاطب کو مطمئن کردے تو وہ خطابت ہے ورنہ نہیں) شاگرد نے کہا، کہ اب میں آپ سے اجرت (یعنی تعلیم کے عوض جو مال متعیّن دینے کا وعدہ کیا ہے) کے متعلق مناظرہ کروں گا، پھر اگر میں نے آپ کو قائل کردیا کہ مجھے مالِ متعیّن آپ کو نہیں دینا ہے تو میں اسے نہیں دوں گا، اس لیے کہ میں آپ سے اس (مالِ متعیّن نہ دینے کی بات) کو منوا چکا ہوں گا، اور اگر میں اس پر قادر نہ ہوا (یعنی آپ کو مطمئن نہ کرسکا) تب بھی میں آپ کو کچھ نہیں دوں گا، اس لیے کہ میں نے آپ سے خطابت سیکھی ہی نہیں جو بات منوانے کا فائدہ دیتی ہے، (کیوں کہ خطابت وہی ہے جس سے مخاطب مطمئن ہوجائے اور جب میں آپ کو مطمئن نہ کرسکا تو گویا میں نے آپ سے خطابت سیکھی ہی نہیں) اس پر استاذ نے شاگرد کو جواب دیا، اور کہا میں بھی تم سے مناظرہ کروں گا، پھر اگر میں تم سے اس بات کو منوالوں گا کہ مجھے تم سے اپنا حق حاصل کرنا ضروری ہے تو میں اس (حق) کو تم سے لے لوں گا، اس لیے کہ میں حق اس سے لوں گا جو حق دینے پر قائل ہوچکا ہوگا، (یعنی تم کو حق دینے پر قائل کرچکا ہوں گا اس لیے میں تم سے حق لوں گا) اور اگر میں تم کو مطمئن نہ کرسکا تب بھی تم سے مالِ متعیّن حاصل کرنا ضروری ہوگا، اس لیے کہ میں نے ایسا شاگرد بنایا ہے جو اپنے استاذ پر فتح حاصل کرتا ہے، (اسی واقعہ سے) مثل بیان کی جانے لگی (اور اہلِ عرب میں یہ خوب مشہور ہوئی) ”خراب کوّے کا خراب انڈا“ ' (ارخیلو خوس کا لقب غراب تھا جس کا معنی کوّے کے ہیں، یعنی جیسا استاذ ویسا شاگرد)۔ (ابوالفرج)

صِفَةُ مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ وَذِكْرُ خَطِيْبِهَا

(۳۰۷) مَسْجِدُ الْبَصْرَةِ مِنْ اَحْسَنِ الْمَسَاجِدِ وَصَحْنُهُ مُتَنَاهِي الْإِنْفِسَاخِ مَفْرُوْشٌ بِالْحَصْبَاءِ الْحَمْرَاءِ الَّتِيْ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ وَادِي السِّبَاعِ شَهِدْتُ مَرَّةً بِهٰذَاالْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَامَ الْخَطِيْبُ بِهٖ إِلَى الْخُطْبَةِ

وَسَرَدَهَا لَحَنَ فِيْهَا لَحْنًا كَثِيْرًا جَلِيًّا فَعَجِبْتُ مِنْ اَمْرِهٖ وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلْقَاضِيْ حُجَّةُ الدِّيْنِ فَقَالَ لِيْ إِنَّ هٰذَاالْبَلَدَ لَمْ يَبْقَ بِهٖ مَنْ يَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ عِلْمِ النَّحْوِ وَهٰذِهٖ عِبْرَةٌ لِمَنْ تَفَكَّرَ فِيْهَا سُبْحَانَ مُغَيِّرُ الْأَشْيَاءِ وَمُقَلِّبُ الْأُمُوْرِ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ الَّتِيْ إِلٰى اَهْلِهَا اِنْتَهَتْ رِيَاسَةُ النَّحْوِ وَفِيْهَا اَصْلُهٗ وَفَرْعُهٗ وَ مِنْ اَهْلِهَا اِمَامُهٗ الَّذِيْ لَا يُنْكِرُ سَبْقُهٗ لَا يُقِيْمُ خَطِيْبُهَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ عَلٰى دَوْبِهٖ عَلَيْهَا . (ابن بطوطة)

حل لغات: صَحْنٌ: آنگن (مادہ صحن، صحیح)۔ اَلْحَصْبَاءُ : سنگریزہ، کنکر، واحد حَصَبَةٌ (مادہ حصب، صحیح)۔ سَرَدَهَا: ماضی معروف واحد غائب اس نے خطبہ پڑھا، بیان کیا سَرَدَ (ن) سَرْدًا بیان کرنا (مادہ سرد، صحیح)۔ لَحَنَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے غلطی کی، لَحَنَ (ف) لَحْنًا اعراب میں غلطی کرنا (مادہ لحن، صحیح)۔ دَوَبٌ: کوشش کرنا، مصدر (ن) (مادہ دوب، اجوف واوی)۔

بصرہ کی مسجد کی حالت اور اس کے خطیب کا واقعہ

(۳۰۷) ترجمہ:۔ بصرہ کی مسجد تمام مسجدوں سے زیادہ خوب صورت اور اس کا صحن انتہائی کشادہ ہے، جو ان سرخ سنگریزوں سے بنا ہوا ہے جنہیں "وادی سباع" سے لایا جاتا ہے، (ابن بطوطہ کا بیان ہے) کہ ایک مرتبہ میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے حاضر ہوا، پھر جب خطیب خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا اور خطبہ بیان کیا اس نے خطبہ میں بہت ساری واضح غلطیاں کیں، چناں چہ مجھے اس کے معاملہ سے تعجب ہوا، اور اسے قاضی حجت الاسلام سے بیان کیا، اس پر قاضی صاحب نے مجھے بتایا کہ (اس وقت) اس شہر میں کوئی بھی نہیں بچا ہے جسے علم نحو کی کچھ معلومات ہو، اور یہ عبرت ہے اس شخص کے لیے جو شہر بصرہ میں غور وفکر کرے، پاک ہے وہ ذات جو چیزوں کو بدلنے والی اور معاملات کو پلٹنے والی ہے، یہ وہی بصرہ ہے جس کے رہنے والوں پر علم نحو کی سرداری ختم ہوئی، اور اسی بصرہ میں اس

علم نحو کا اصل اور اس کا فرع ہے، اور اسی بصرہ کے رہنے والوں میں (فن نحو کے) وہ امام (سیبویہ) تھے جن کی (اس فن میں) اولیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، (آج اس بصرہ کا حال یہ ہے کہ) اس کا خطیب اپنی کوشش کے باوجود جمعہ کا خطبہ پورے طور پر نہیں پڑھ رہا ہے ۔(ابن بطوطہ)

حِلْمُ الْمَامُوْنِ

(۳۰۸) إِنَّهُ كَانَ لِلْمَامُوْنِ خَادِمٌ يَسْرِقُ طَاسَاتَهُ اَلَّتِيْ يَشْرَبُ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ المَامُوْنُ إِذَا سَرَقْتَ شَيْئًا فَأْتِنِيْ بِمَا تَسْرِقُهُ فَاشْتَرِيْهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهُ الْخَادِمُ اِشْتَرِ مِنِّيْ هٰذِهِ وَاَشَارَ إِلَى الَّتِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ بِكَمْ قَالَ بِدِيْنَارَيْنِ قَالَ عَلٰى شَرْطِ أَنَّكَ لَا تَسْرِقُهَا قَالَ نَعَمْ فَاَعْطَاهُ دِيْنَارَيْنِ فَلَمْ يَعِدُ الْخَادِمُ يَسْرِقُ بَعْدَهَا شَيئًا لِمَا رَأيَ مِنْ حِلْمِهِ .(الاتليدى)

حل لغات: حِلْمٌ: صبر وتحمل (مادہ حلم، صحیح)۔ طَاسَاتٌ: پانی پینے کے برتن، واحد طَاسٌ (مادہ طوس، اجوف واوی)۔

مامون کے صبر وتحمل کا واقعہ

(۳۰۸) ترجمہ: ۔ خلیفہ مامون کا ایک خادم تھا وہ ان برتنوں کو چرالیتا تھا جن میں وہ پانی پیتے تھے، اس پر مامون نے اس سے کہا، جب تم کسی چیز کو چراؤ تو چرائی ہوئی چیز کو میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اسے تم سے خرید لوں، اس پر خادم نے مامون سے کہا، مجھ سے یہ (پیالہ) خرید لو، اور اس پیالہ کی طرف اشارہ کیا جو اس کے سامنے رکھا ہوا تھا، تو خلیفہ مامون نے کہا، کتنے میں؟ خادم نے کہا، دو دینار میں، مامون نے کہا، (میں یہ پیالہ خریدوں گا) لیکن اس شرط پر کہ تم اسے (کبھی) نہیں چراؤ گے، خادم نے کہا، ٹھیک ہے، مامون نے اس کو دو دینار دیدیئے، چناں چہ خادم نے اس کے بعد کسی چیز کی چوری نہیں کی اس وجہ سے جو اس نے خلیفہ کا صبر وتحمل دیکھا۔ (اتلیدی)

ذِكْرُ الْعَجَلَاتِ الَّتِيْ يُسَافِرُ عَلَيْهَا بِبِلَادِ الرُّوْمِ

(۳۰۹) اَلرُّوْمُ يَسُمُّوْنَ الْعَجْلَةَ عَرَبَةً وَهِيَ عَجَلَاتٌ تَكُوْنُ لِلْوَاحِدَةِ مِنْهُنَّ اَرْبَعُ بَكَرَاتٍ كِبَارٍ وَمِنْهَا مَا يَجُرُّهُ فَرَسَانِ وَمِنْهَا مَا يَجُرُّهُ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَيَجُرُّهَا اَيْضًا اَلْبَقَرَةُ وَالْجِمَالُ عَلٰى حَالِ الْعَرَبَةِ فِيْ ثِقْلِهَا أَوْ خِفَّتِهَا وَالَّذِيْ يَخْدِمُ الْعَرَبَةَ يَرْكَبُ اَحَدَ الْأَفْرَاسِ الَّتِيْ تَجُرُّهَا وَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ سُرْجٌ وَفِيْ يَدِهٖ سَوْطٌ يُحَرِّكُهَا لِلْمَشْيِ وَعُوْدٌ كَبِيْرٌ يَصُوْبُهَا بِهٖ إِذَا عَاجَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَ يَجْعَلُ عَلَى الْعَرَبَةِ شِبْهَ قُبَّةٍ مِنْ قُضْبَانَ خَشَبٍ مَرْبُوْطٍ بَعْضِهَا إِلٰى بَعْضٍ بِسُيُوْرِ جِلْدٍ رَقِيْقٍ وَهِيَ خَفِيْفَةُ الْحَمْلِ وَتُكْسٰى بِاللِّبَدِ أَوْ بِالْمِلَفِّ وَ يَكُوْنُ فِيْهَا طِيْقَانُ مُشَبَّكَةٌ وَ يَرَى الَّذِيْ بِدَاخِلِهَا النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ وَ يَتَقَلَّبُ فِيْهَا كَمَا يُحِبُّ وَ يَنَامُ وَ يَأْكُلُ وَ يَقْرَأُ وَ يَكْتُبُ وَهُوَ فِيْ حَالِ سَيْرِهٖ وَالَّتِيْ تَحْمِلُ الْاَثْقَالَ وَالْاَزْوَادَ وَخَزَائِنَ الْاَطْعِمَةِ مِنْ هٰذِهِ الْعَرَبَاتِ يَكُوْنُ عَلَيْهَا شِبْهُ الْبَيْتِ كَمَا ذَكَرْنَا وَعَلَيْهِ قُفْلٌ . (ابن بطوطة)

حل لغات: بَكَرَاتٌ:وزنی سامان اتارنے چڑھانے کی چرخیاں ،واحد بَكْرَةٌ (مادہ بکر،صحیح)۔يَجُرُّ:مضارع معروف واحد مذکر غائب کھینچتے ہیں ،جرَّ (ن) جرًّا کھینچنا (مادہ جرر،مضاعف ثلاثی)۔جِمَالٌ:اونٹ ،واحد جَمَلٌ (مادہ جمل،صحیح)۔قُضْبَانٌ:کٹی ہوئی شاخیں،واحد قَضِيْبٌ (مادہ قضب،صحیح)۔سُيُوْرٌ:تسمے،واحد سَيْرٌ (مادہ سیر،اجوف یائی)۔ اَللِّبْدُ:بال یا اون ،تہ بتہ اون کا بچھونا،جمع لُبُوْدٌ (مادہ لبد،صحیح)۔اَلْمِلَفُّ: چادر،اسم آلہ (مادہ لفف،مضاعف ثلاثی)۔طِيْقَانٌ:کئی طاق،واحد طاق (مادہ طوق،اجوف واوی) ۔ مُشَبَّكَةٌ:جالی دار (مادہ شبک،صحیح) ۔اَزْوَادٌ:توشہ سفر،زاد راہ ،واحد زَادٌ (مادہ زود،اجوف واوی)۔

ان گاڑیوں کا بیان جن پر ملک روم میں سفر کیا جاتا ہے

(۳۰۹) ترجمہ:۔روم والے عجلہ (سامان لادنے کی گاڑی) کو عربہ (سواری گاڑی) کہتے ہیں،اور وہ ایسی گاڑیاں ہیں کہ ان میں سے ایک ایک میں چار بڑی بڑی چرخیاں ہوتی ہیں

،اور ان میں سے کچھ گاڑیاں ایسی ہوتی ہیں جنھیں دو گھوڑے کھینچتے ہیں،اور ان میں سے کچھ ایسی ہوتی ہیں جنھیں اس سے بھی زیادہ گھوڑے کھینچتے ہیں، گاڑی کے وزنی یا ہلکا ہونے میں گاڑی کی حالت کے مطابق اسے گائے اور اونٹ بھی کھینچتے ہیں ،اور وہ شخص جو گاڑی کو چلاتا ہے انھیں گھوڑوں میں سے کسی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے جو گاڑی کو کھینچتے ہیں،اور اس گھوڑے پر (جس پر وہ سوار ہوتا ہے)زین ہوتی ہے ،اور اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا ہوتا ہے،جس کو وہ (گھوڑوں کے) چلنے کے لیے ہلاتا ہے،اور ایک بڑی لکڑی ہوتی ہے جس سے وہ گھوڑوں کو سیدھا کرتا ہے جب وہ راستہ سے ہٹتے ہیں،اور گاڑی پر لکڑی کی کٹی ہوئی شاخوں سے ان میں سے ایک دوسرے کو باریک چمڑے کے تسمے سے باندھ کر گنبد جیسا بنایا جاتا ہے،اور یہ لادنے میں ہلکا ہوتا ہے اور اس پر بچھونا یا کمبل چڑھادیا جاتا ہے،اور اس میں بہت سے جالی دار طاق ہوتے ہیں،اور وہ آدمی جو اس کے اندر ہوتا ہے باہر کے لوگوں کو دیکھتا ہے اور باہر کے لوگ اس کو نہیں دیکھتے ہیں،اور وہ اس میں جس طرح چاہے کروٹیں لیتا ہے،سوتا ہے،کھاتا ہے،لکھتا ہے اور پڑھتا ہے حالاں کہ وہ اپنے سفر کی حالت میں ہوتا ہے،اور وہ گاڑیاں جو ان میں سے بوجھ اور توشۂ سفر اور کھانے کے سامان ڈھوتی ہیں ان پر گھر جیسا بنا ہوتا ہے، جیساکہ ہم نے ذکر کیا،اور اس میں تالا دیا جاتا ہے۔(ابن بطوطہ)۔

كَرَمُ حَسَنِ بْنِ سَهْلٍ

(۳۱۰) كَانَ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ وَزِيْرًا لِلْمَامُوْنِ وَتَزَوَّجَ الْمَامُوْنُ اِبْنَتَهٗ بُوْرَانَ وَانْحَدَرَ فِيْ اَهْلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَسَاكِرِهٖ وَاُمَرَائِهٖ إِلٰى فَمِّ الصُّلْحِ بِوَاسِطٍ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ فِيْ اِنْزَالِهِمْ قِيَامًا عَظِيْمًا وَ بَذَلَ مِنَ الْاَمْوَالِ وَنَثَّرَ مِنَ الدُّرَرِ مَا يَفُوْتُ حَدَّ الْكَثْرَةِ حَتّٰى إِنَّهٗ عَمِلَ بَطَاطِيْخَ مِنْ عَنْبَرٍ وَجَعَلَ فِيْ وَسْطِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا رُقْعَةً بِضَيْعَةٍ مِنْ ضِيَاعِهٖ وَنَثَّرَهَا فَمَنْ وَقَعَتْ فِيْ يَدِهٖ بِطِّيْخَةٌ مِنْهَا فَتَحَهَا وَتَسَلَّمَ الْضَّيْعَةَ الَّتِيْ فِيْهَا وَكَانَتْ دَعْوَةٌ عَظِيْمَةٌ تَتَجَاوَزُ حَدَّ الْكَثْرَةِ حَتّٰى إِنَّ الْمَامُوْنَ نَسَبَ وَزِيْرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى السَّرْفِ وَقَالُوْا جُمْلَةً مَا اَخْرَجَ عَلٰى دَعْوَةِ فَمِ الصُّلْحِ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ

سَهْلٍ قَدْ فَرَشَ لِلْمَامُوْنِ حَصِيْرًا مَنْسُوْجًا مِنْ ذَهَبٍ وَنَثَّرَ عَلَيْهِ اَلْفَ لُؤلُؤَةٍ مِنْ كِبَارِ الُّؤْلُؤِ.(الفخري)

حل لغات: اِنْحَدَرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب وہ اترا (انفعال) (مادہ حدر صحیح)۔ عَسَاكِرُ: فوج، لشکر، واحد عَسْكَرٌ۔ نَثَّرَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے بکھیرا (تفعیل) (مادہ نثر، صحیح)۔ بَطَاطِيْخُ: خربوزہ، واحد بِطِّيْخٌ (مادہ بطخ، صحیح)۔

حسن بن سہل کی فیاضی کا واقعہ

(۳۱۰) ترجمہ:۔ حسن بن سہل خلیفہ مامون کا وزیر تھا، اس کی لڑکی "بوران" سے مامون نے شادی کی، (شادی کے موقع پر بارات لے کر) مامون اپنے گھر والوں، اپنے دوستوں، اپنی فوج اور اپنے افسروں کے ساتھ شہر واسط میں "فم صلح" پر اترا، تو حسن بن سہل نے ان کی مہمانی کے لیے زبردست انتظام کیا، اور کافی مال خرچ کیا، اور اتنے موتی بکھیرے جو کثرت کی حد سے بڑھ گئے، یہاں تک کہ اس نے عنبر سے خربوزے بنائے، اور ان میں سے ہر ایک کے درمیان میں اپنی جائدادوں میں سے کسی جائداد کو لکھ کر ایک کاغذ رکھا، اور اسے (باراتیوں پر) بکھیر دیا، پھر جس کے ہاتھ میں اس میں سے جو خربوزہ پڑا اور اس کو کھولا تو اس میں لکھی ہوئی جائداد اس کو دے دی گئی، اور یہ ایک بڑی دعوت تھی جو کثرت کی حد کو پار کر گئی تھی، یہاں تک کہ مامون نے اس بارے میں اپنے وزیر کو حد اعتدال سے تجاوز کرنے کی طرف منسوب کیا، (یعنی فضول خرچ کہا) لوگوں نے بیان کیا ہے کہ "فم صلح" کی دعوت پر جو اس نے خرچ کیا وہ پانچ کروڑ درہم تھے، اور حسن بن سہل نے مامون (دولہا) کے لیے ایسی چٹائی بچھائی جو سونے کے تاروں سے بنی ہوئی تھی اور اس پر ایک ہزار بڑے بڑے موتی پھیلائے۔ (فخری)۔

مَلِكُ الرُّوْمِ وَحَاتِمُ الطَّائِيُّ

(۳۱۱) مِنْ اَعْجَبِ مَا حُكِيَ عَنْ حَاتِمِ الطَّائِيِّ هُوَ إِنَّ اَحَدَ قَيَاصِرَةِ الرُّوْمِ بَلَغَتْهُ اَخْبَارُ حَاتِمٍ فَاسْتَغْرَبَ ذٰلِكَ وَكَانَ قَدْ بَلَغَهُ إِنَّ لِحَاتِمٍ فَرَسًا مِنْ كِرَامِ الْخَيْلِ عَزِيْزَةٌ عِنْدَهُ فَاَرْسَلَ إِلَيْهِ بَعْضَ حُجَّابِهٖ يَطْلُبُ مِنْهُ الْفَرَسَ

هَدِيَّةً إِلَيْهِ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَمْتَحِنَ سَمَاحَتَهُ بِذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَاجِبُ دِيَارَ طَيْئٍ سَأَلَ عَنْ اَبْيَاتِ حَاتِمٍ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَاسْتَقْبَلَهُ وَرَحَّبَ بِهٖ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ إِنَّهُ حَاجِبُ الْمَلِكِ وَكَانَتِ الْمَوَاشِيْ حِيْنَئِذٍ فِي الْمَرَاعِيْ فَلَمْ يَجِدْ إِلَيْهَا سَبِيْلًا لِقِرَى ضَيْفِهٖ فَنَحَرَ الْفَرَسَ وَاَضْرَمَ النَّارَ ثُمَّ دَخَلَ إِلٰى ضَيْفِهٖ يُحَادِثُهُ فَاَعْلَمَهُ إِنَّهُ رَسُوْلُ قَيْصَرَ وَقَدْ حَضَرَ يَسْتَمِيْحُهُ الْفَرَسَ فَسَاءَ ذٰلِكَ حَاتِمًا وَقَالَ هَلَّا اَعْلَمْتَنِيْ قَبْلَ الْآنَ فَإِنِّيْ قَدْ نَحَرْتُهَا لَكَ إِذْ لَمْ اَجِدْ جُزُوْرًا غَيْرَهَا بَيْنَ يَدَيَّ فَعَجِبَ الرَّسُوْلُ مِنْ سَخَائِهٖ وَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْنَا مِنْكَ اَكْثَرَ مِمَّا سَمِعْنَا . (ابن عبد ربه)

حل لغات: حُجَّابٌ: گیٹ کیپر ،دربان،واحد حَاجِبٌ (مادہ حجب، صحیح)۔ سَمَاحَةٌ :عالی ظرفی،رواداری، سخاوت (مادہ سمح، صحیح)۔مَوَاشٍ : چوپایہ ،واحد مَاشِيَةٌ (مادہ مشي، ناقص یائی)۔ مَرَاعٍ: چراگاہ،واحد مَرْعىٰ (مادہ رعي، ناقص یائی)۔اَضْرَمَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب اُس نے آگ جلائی (افعال)(مادہ ضرم، صحیح)۔يَسْتَمِيْحُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب عطیہ مانگے (استفعال)(مادہ میح،اجوف یائی)۔جَزُوْرٌ :ذبح کے لیے اونٹ یا بکری جمع جُزُرٌ (مادہ جزر، صحیح)۔

روم کے بادشاہ اور حاتم طائی کا واقعہ

(۳۱۱)**ترجمہ:**۔ان تعجب خیز واقعات میں سے جو حاتم طائی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ روم کے بادشاہوں میں سے ایک کو حاتم کی خبریں پہنچیں تو اس نے اسے عجیب سمجھا،اور اسے خبر پہنچی کہ حاتم کے پاس عمدہ گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ہے جو اسے محبوب ہے،چناں چہ اس نے اپنے ایک دربان کو حاتم کے پاس بھیجا کہ وہ اپنے لیے بطور ہدیہ اس سے وہی گھوڑا طلب کرے،اور وہ اس سے حاتم کی سخاوت کا امتحان لینا چاہتا تھا، پھر جب دربان قبیلہ طے کے علاقے میں داخل ہوا تو حاتم کا گھر پوچھا یہاں تک کہ وہ حاتم کے

پاس پہنچا، اس پر حاتم نے اس کا استقبال کیا، اور اسے خوش آمدید کہا، حالاں کہ حاتم نہیں جانتا تھا کہ یہ روم کے بادشاہ کا دربان ہے، اور اس وقت حاتم کے تمام جانور چراگاہ میں تھے، چناں چہ حاتم اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنے کی وجہ سے وہاں تک نہ جاسکا، (کیوں کہ اس کے اخلاق سے بعید تھا کہ وہ مہمان کو تنہا چھوڑ کر چراگاہ میں جانور لینے کے لیے جائے) اس لیے اس نے وہی گھوڑا (جو اسے محبوب تھا) ذبح کردیا، اور (گوشت پکنے کے لیے) آگ جلادی، پھر اپنے مہمان کے پاس آیا کہ اس سے بات کرے، اب اس نے بتایا کہ وہ بادشاہ قیصر کا ایلچی ہے اور وہ حاضر ہوا ہے کہ اس سے گھوڑا عطیہ مانگے، اس بات نے حاتم کو غمگین کردیا، حاتم نے کہا، آپ نے اس سے پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا اس لیے کہ میں نے اسی گھوڑے کو تمھاری (ضیافت) کے لیے ذبح کردیا ہے جبکہ اپنے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا جانور نہیں پایا، اس پر ایلچی حاتم کی سخاوت سے متعجّب ہوا اور کہا، خدا کی قسم، ہم نے جتنا سنا تھا اس سے زیادہ آپ کو پایا۔ ابن عبد ربہ)

وَفَاةُ نَجْعَلْ مَلِكِ اِيْذَجْ

(۳۱۲) لَمَّا دَخَلْتُ مَدِيْنَةَ اِيْذَجْ اَرَدْتُّ رُؤْيَةَ السُّلْطَانِ فَلَمْ يَتَأَتَّ لِيْ ذٰلِكَ بِسَبَبِ إِنَّهٗ لَا يَخْرُجُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ لَهٗ اِبْنٌ هُوَ وَلِيُّ عَهْدِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ سِوَاهُ فَمَرِضَ فِيْ تِلْكَ الْأَيَّامِ وَلَمَّا اِنْتَصَفَ الَّيْلُ فِيْ اِحْدَى اللَّيَالِيْ سَمِعْنَا الصُّرَاخَ وَالنَّوَاحَ وَقَدْمَاتَ الْمَرِيْضُ الْمَذْكُوْرُ وَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلَ عَلَيَّ شَيْخُ الزَّاوِيَةِ وَاَهْلُ الْبَلَدِ وَقَالُوْا إِنَّ كُبَرَاءَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْقُضَاةِ وَالْفُقَهَاءِ وَالاَشْرَافِ وَالْأُمَرَاءِ قَدْ ذَهَبُوا إِلٰى دَارِ السُّلْطَانِ لِلْعَزَّاءِ فَيَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَذْهَبَ فِيْ جُمْلَتِهِمْ فَاَنْفَتُّ مِنْ ذٰلِكَ فَعَزَمُوْا عَلَيَّ فَلَمْ يَكُنْ لِيْ بُدٌّ مِنَ الْمَسِيْرِ فَسِرْتُ مَعَهُمْ فَوَجَدْتُ مَشُوْرَ دَارِ السُّلْطَانِ مُمْتَلِئًا رِجَالًا وَصِبْيَانًا مِنَ الْمَمَالِيْكِ وَاَبْنَاءِ الْمُلُوْكِ وَالْوُزَراءِ وَالْاَجْنَادِ وَقَدْ لَبِسُوا التَّلَالِيْسَ وَجِلَالَ الدَّوَابِ وَجَعَلُوا فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ التُّرَابَ وَالتِّبْنَ وَبَعْضُهُمْ قَدْ جَزَّ نَاصِيَتَهٗ وَانْقَسَمُوا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ بِاَعْلَى الْمَشُوْرِ وَفِرْقَةٌ بِاَسْفَلِهٖ وَتَزْحَفُ كُلُّ فِرْقَةٍ إِلٰى جِهَةِ الْاُخْرٰى وَهُمْ ضَارِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى صُدُوْرِهِمْ قَائِلُوْنَ مَوْلَانَا فَرَأَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ اَمْرًا هَائِلًا وَمَنْظَرًا فَظِيْعًا لَمْ اَعْهَدْ مِثْلَهٗ وَلَمَّا دَخَلْتُ

رَأَيْتُ جِهَاتِ الْمَشُوْرِ غَاصَّةٌ بِالنَّاسِ وَنَظَرْتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لِاَرْتَادَ مَوْضِعًا لِجُلُوْسِيْ فَرَأَيْتُ هُنَالِكَ سَقِيْفَةً مُرْتَفِعَةً عَنِ الْاَرْضِ بِمِقْدَارِ شِبْرٍ وَفِيْ اِحْدٰى زَوَايَاهَا رَجُلٌ مُنْفَرِدٌ عَنِ النَّاسِ قَاعِدٌ عَلَيْهِ ثَوْبُ صُوْفٍ شِبْهَ اللِّبْدِ يَلْبَسُهٗ بِتِلْكَ الْبِلَادِ ضُعَفَاءُ النَّاسِ اَيَّامَ المَطَرِ وَالثَّلْجِ وَفِي الْأَسْفَارِ فَتَقَدَّمْتُ إِلٰى حَيْثُ الرَّجُلِ وَانْقَطَعَ عَنِّيْ اَصْحَابِيْ لَمَّا رَأَوا اِقْدَامِيْ نَحْوَهٗ وَعَجِبُوا مِنِّيْ وَأَنَا لَا اَعْلَمُ عِنْدِيْ بِشَيْءٍ مِنْ حَالِهٖ فَصَعِدْتُّ السَّقِيْفَةَ وَسَلَّمْتُ عَلٰى الرَّجُلِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَارْتَفَعَ عَنِ الْاَرْضِ كَأَنَّهٗ يُرِيْدُ الْقِيَامَ وَهُمْ يَسُمُّوْنَ ذٰلِكَ نِصْفَ الْقِيَامِ وَقَعَدْتُ فِي الرُّكْنِ الْمُقَابِلِ لَهٗ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ رَمَوْنِيْ بِاَبْصَارِهِمْ جَمِيْعًا فَعَجِبْتُ مِنْهُمْ وَرَأَيْتُ الْفُقَهَاءَ وَالمَشَائِخَ وَالْاَشْرَافَ مُسْتَنِدِيْنَ إِلٰى الْحَائِطِ تَحْتَ السَّقِيْفَةِ وَاَشَارَ إِلَيَّ اَحَدُ الْقُضَاةِ أَنْ اَنْحَطَّ إِلٰى جَانِبِهٖ فَلَمْ اَفْعَلْ وَحِيْنَئِذٍ اِسْتَشْعَرْتُ إِنَّهٗ السُّلْطَانُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ اَتِيَ شَيْخُ الْمَشَائِخِ نُوْرُ الدِّيْنِ الْكِرْمَانِيْ فَصَعِدَ إِلَى السَّقِيْفَةِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَامَ إِلَيْهِ وَجَلَسَ فِيْهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَحِيْنَئِذٍ عَلِمْتُ أَنَّ الرَّجُلَ هُوَ السُّلْطَانُ ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَازَةِ وَهِيَ بَيْنَ اَشْجَارِ الْأَتْرُجِّ وَاللَّيْمُوْنِ وَالنَّارَنْجِ وَقَدْ مَلَاءُوا اَغْصَانَهَا بِثِمَارِهَا وَالْاَشْجَارِ بِاَيْدِي الرِّجَالِ فَكَأَنَّ الْجَنَازَةَ تَمْشِيْ فِي بُسْتَانٍ وَالْمَشَاعِلُ فِيْ رِمَاحٍ طُوَّالٍ بَيْنَ يَدَيْهَا وَالشَّمْعُ كَذَالِكَ فَصَلِّي عَلَيْهَا وَذَهَبَ النَّاسُ مَعَهَا إِلَى مَدْفَنِ الْمُلُوْكِ وَهُوَ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهٗ هَلَافِيْحَانُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَهُنَالِكَ مَدْرَسَةٌ عَظِيْمَةٌ يَشُقُّهَاالنَّهْرُ وَبِدَاخِلِهَا مَسْجِدٌ تُقَامُ فِيْهِ الْجُمُعَةُ وَبِخَارِجِهَا حَمَّامٌ وَيَحُفُّ بِهَا بُسْتَانٌ عَظِيْمٌ وَبِهَا الطَّعَامُ لِلْوَارِدِ وَلِلصَّادِرِ وَلَمْ اَسْتَطِعْ أَنْ اَذْهَبَ مَعَهُمْ إِلٰى مَدْفَنِ الْجَنَازَةِ لِبُعْدِ الْمَوْضِعِ فَعُدْتُّ إِلٰى الْمَدْرَسَةِ. (ابن بطوطة)

حل لغات: رُؤْيَةٌ: دیدار، زیارت کرنا مصدر (ف) (مادہ رءي، مہموز عین، ناقص یائی)۔ فَلَمْ يَتَأَتَّ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب آسان نہیں ہوا (تفعل) (مادہ اتي، مہموز فا، ناقص یائی)۔ اَلصُّرَاخُ: چیخ، چیخ وپکار (مادہ صرخ، صحیح)۔ زَاوِيَةٌ: خانقاہ، جمع زَوَايَا (مادہ

زوي،لفیف مقرون)۔ عَزَاءٌ:مصدر ،صبر تسلی دینا (ن)(مادہ عزو،ناقص واوی) ۔ اَلمَشُوْرُ:اسم مفعول ،آراستہ ،مزین (مادہ شور،اجوف واوی)۔ جِلَالٌ : جھولیں ،واحد جُلٌّ(مادہ جلل،مضاعف ثلاثی)۔اَلتِّبْنُ:بھوسہ،جمع اَتْبَانٌ(مادہ تبن،صحیح) ۔ جَزَّ :ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے کاٹ لیا،جَزَّ (ن)جَزًّا کاٹنا(مادہ جزز،مضاعف ثلاثی) ۔نَاصِیَۃٌ:پیشانی کے بال،جمع نَوَاصِی (مادہ نصي،ناقص یائی)۔تَزْحَفُ:مضارع معروف واحد مؤنث غائب وہ آہستہ آہستہ چلتا ہے ،زَحَفَ(ف)زَحْفًا آہستہ چلنا(مادہ زحف ،صحیح)۔فَظِیْعٌ:گریہ وزاری،برا(مادہ فظع،صحیح)۔غَاصَّۃٌ:اسم مفعول بھرا ہوا (س) (مادہ غصص،مضاعف ثلاثی)۔لِاَرْتَادَ:فعل امر واحد متکلّم تاکہ میں طلب کروں ،تلاش کروں (افتعال)(مادہ رود،اجوف واوی)۔سَقِیْفَۃٌ:سائبان ، چھت ،جمع سَقَائِفُ (مادہ سقف ،صحیح)۔شِبْرٌ: بالشت ، جمع اَشْبَارٌ (مادہ شبر،صحیح)۔لِبْدٌ:اون کا نمدہ(مادہ لبد،صحیح)۔ثَلْجٌ : برف،جمع ثُلُوْجٌ ،مراد سردی(مادہ ثلج،صحیح)۔اَنْحَطُّ:مضارع معروف واحد متکلّم میں اترتا ہوں (انفعال)(مادہ حطط،مضاعف ثلاثی)۔اَلْاُتْرُجُّ:ترنج،اسے چکوترا بھی کہتے ہیں یہ نارنگی کے قسم کا ایک پھل ہے ۔مَشَاعِلُ:قندیلیں،واحد مَشْعَلٌ (مادہ شعل ،صحیح)۔رَمَاحٌ:نیزے کی گرہیں اور پورے(مادہ رمح،صحیح)۔طُوَّالٌ:بڑا،بہت لمبا(مادہ طول،اجوف واوی)۔یَحُفُّ:مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ گھیرتا ہے،حَفَّ (ن)حَفًّا گھیرنا(مادہ حفف،مضاعف ثلاثی)۔

ایذج کے بادشاہ نجعل کی موت کا واقعہ

(۳۱۲) ترجمہ:۔(ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ)جب میں شہر ایذج میں داخل ہوا تو بادشاہ کی زیارت کرنی چاہی(لیکن)یہ مجھ پر آسان نہ ہوا(یعنی زیارت نہ کر سکا)اس لیے کہ وہ صرف جمعہ ہی کو نکلتا تھا،اور اس کا ایک بیٹا تھا وہی ولی عہد تھا،اس کے علاوہ اس کا کوئی رشتہ دار نہ تھا،چناں چہ وہ انھیں دنوں میں بیمار ہوگیا،انھیں راتوں میں سے کسی رات میں جب آدھی رات گزری تو ہم نے رونے اور چلّانے کی آواز سنی،اور وہ بیمار مذکور مر چکا تھا،جب اگلا دن ہوا تو ایک خانقاہ کے شیخ اور شہر کے لوگ میرے پاس آئے اور بولے کہ شہر کے بڑے

بڑے حضرات قاضی، فقیہ، شریف اور امیر بادشاہ کے گھر تعزیت کے لیے گیے ہیں، لہٰذا آپ کے لیے بھی مناسب ہے کہ ان کے ساتھ جائیں، میں نے اس (جانے) کو ناپسند کیا، اس پر ان لوگوں نے مجھ سے اصرار کیا اس لیے مجھے چلنا ہی پڑا، چناں چہ میں ان کے ساتھ گیا، (جب وہاں پہنچا) تو بادشاہ کا مزین دیوان خانہ غلاموں، شہزادوں، وزیروں اور فوجیوں سے اور مردوں اور بچوں سے بھرا ہوا دیکھا اس حال میں کہ وہ لوگ ٹوپیاں اور جانوروں کی کھالیں پہنے ہوئے ہیں اور اپنے سروں پر مٹی اور بھوسہ ڈالے ہوئے ہیں، ان میں سے بعض اپنی پیشانی کے بال کاٹے ہوئے ہیں، وہ لوگ دو گروہ میں بٹے ہوئے تھے ایک گروہ مزین دیوان خانہ کے اوپری حصہ میں تھا اور دوسرا اس کے نچلے حصہ میں تھا، اور ہر گروہ دوسرے کی طرف آہستہ چلتا، اور وہ سب اپنے ہاتھوں سے سینوں کو کوٹتے یہ کہتے ہوئے ''ہائے ہمارے آقا! (اب کون ہماری امداد کرے گا؟)'' میں نے اس طرح کا خوف ناک معاملہ اور بُرا منظر دیکھا کہ اس کا مثل (ابھی تک) نہیں جانتا ہوں، جب میں اندر گیا تو پورا مزین دیوان خانہ لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا، میں نے دائیں اور بائیں نظر ڈالی تاکہ اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ تلاش کروں، تو وہاں میں نے دیکھا کہ زمین سے ایک بالشت کی مقدار اونچی ایک چھت ہے اور اس کے ایک گوشہ میں ایک آدمی لوگوں سے الگ تھلگ بیٹھا ہے اس کے بدن پر نمدہ کی شکل کا ایک اونی کپڑا پڑا ہے، جس کو اس ملک میں غریب لوگ بارش، سردی اور سفر کے زمانے میں پہنتے ہیں، چناں چہ میں اس آدمی کی طرف آگے بڑھا تو مجھ سے میرے ساتھی جدا ہو گیے جب ان لوگوں نے اس آدمی کی طرف مجھے بڑھتے ہوئے دیکھا اور مجھ پر تعجب بھی کیا، حالاں کہ میں اس آدمی کی حالت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا، میں چھت پر چڑھ گیا اور اس آدمی کو سلام کیا، اس پر اس نے میرے سلام کا جواب دیا اور زمین سے اٹھا گویا کہ وہ کھڑا ہونا چاہتا ہو، اور وہ اس کو آدھا قیام کہتے ہیں، اب میں اس آدمی کے مقابل کونے میں بیٹھ گیا، پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مجھے گھور رہے ہیں، مجھے ان پر تعجب ہوا، مزید میں نے فقہا مشائخ اور شرفا کو دیکھا کہ وہ سب چھت کے نیچے دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے ہیں (اس وقت ایک قاضی صاحب نے مجھے اشارہ کیا کہ میں ان کے پاس نیچے اتر آؤں (لیکن) میں نے نہیں کیا، اور اس وقت مجھے احساس ہوا کہ وہی بادشاہ ہے۔ پھر کچھ دیر بعد شیخ المشائخ نور الدین کرمانی تشریف لائے تو وہ اسی چھت پر چڑھے اور اس آدمی کو سلام کیا تو وہ ان (کی تعظیم) کے لیے

کھڑا ہو گیا، اور وہ چھت پر میرے اور اس کے درمیان بیٹھ گیے چناں چہ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ یہ آدمی بادشاہ ہی ہے، پھر جنازہ لایا گیا اس حال میں کہ وہ چکوترا اور لیمون اور نارنگی کے درختوں کے درمیان تھا، جن کی شاخیں ان کے پھلوں سے لدی ہوئی تھیں اور درخت لوگوں کے ہاتھ میں تھے، تو گویا جنازہ ایک باغ میں چل رہا تھا اس حال میں جنازے کے آگے آگے لمبے لمبے نیزوں میں قندیلیں اور ایسے ہی موم بتیاں لوگ اٹھائے ہوئے تھے، پھر جنازے کی نماز پڑھی گئی اور لوگ جنازہ کے ساتھ شاہی قبرستان کے لیے گیے، شاہی قبرستان ایسی جگہ ہے جسے ''ہلافیجان'' کہا جاتا ہے جو شہر سے چار میل کے فاصلے پر ہے، اور وہاں (شہر میں) ایک بڑا مدرسہ ہے جس کے بیچ میں ایک نہر اور مدرسے کے اندر ایک مسجد ہے جس میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، مدرسہ سے باہر ایک حمام ہے اور مدرسہ کو ایک بڑا باغ گھیرے ہوئے ہے، مزید اس میں آنے اور جانے والوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے، قبرستان تک اس کی دوری کی وجہ سے میں لوگوں کے ساتھ نہ جا سکا اس لیے میں مدرسہ واپس آگیا۔ (ابن بطوطہ)

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِي الْاَسْفَارِ

سَفَرُ ابْنِ بَطُوْطَةَ إِلىَ مَدِيْنَةِ بَلْغَار

(۳۱۳) قَالَ اِبْنُ بَطُوْطَةَ كُنْتُ سَمِعْتُ بِمَدِيْنَةِ يَلْغَار فَارَدْتُّ التَوَجُّهَ إِلَيْهَا لِاَرَي مَا ذُكِرَ عَنْهَا مِنْ اِنْتِهَاءِ قَصْرِ اللَّيْلِ بِهَا وَقَصْرِ النَّهَارِ أَيْضًا فِي عَكْسِ ذٰلِكَ الْفَصْلِ وَكَانَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ مَحَلَّةِ السُّلْطَانِ اَوْزِ بْك خَان سُلْطَانُ الْاتْرَاكِ مَسِيْرَةُ عَشَرَ فَطَلَبْتُ مِنْهُ مَنْ يُوْصِلُنِيْ إِلَيْهَا فَبَعَثَ مَعِيْ مَنْ اَوْصَلَنِي إِلَيْهَا وَرَدَّنِي إِلَيْهِ وَوَصَلْتُهَا فِي رَمْضَانَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا الْمَغْرِب اَفْطَرْنَا وَأُذِّنَ بِالْعِشَاءِ فِي أَثْنَاءِ اَفْطَارِنَا فَصَلَّيْنَاهَا وَاَتْمَمْنَا بَاقِيَ الصَّلَوَاتِ فَطَلَعَ الْفَجْرُ فِي اَثْرِ ذٰلِكَ وَ يَقْصُرُ كَذَالِكَ النَّهَارُ بِهَا فِيْ فَصْلِ قَصْرِهٖ وَاَقَمْتُ بِهَا ثَلَاثًا وَكُنْتُ اَرَدْتُّ الدُّخُوْلَ إِلىٰ اَرْضِ الظُّلْمَةِ وَالدُّخُوْلَ إِلَيْهَا مِنْ يَلْغَار وَ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ اَرْ بَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ اَضْرَبْتُ عَنْ ذٰلِكَ لِعَظْمِ الْمَؤُوْنَةِ فِيْهِ وَقِلَّةِ الْجَدْوِيْ وَالسَّفَرُ إِلَيْهَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي عَجَلَاتٍ صِغَارٍ تَجُرُّهَا كِلَابٌ كِبَارٌ فَإِنَّ تِلْكَ الْمَفَازَةَ فِيْهَا الْجَلِيْدُ فَلَا تَثْبُتُ قَدَمُ الْآدْمِيِّ وَلَا حَافِرُ الدَّابَّةِ

فِيْهَا وَالْكِلَابُ لَهَا اَظْفَارٌ فَتَثْبُتُ اَقْدَامُهَا فِي الْجَلِيْدِ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا الْأَقْوِيَاءُ مِنَ التُّجَّارِ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ لِأَحَدِهِمْ مِائَةُ عَجَلَةٍ اَوْ نَحْوِهَا مَوْقِرَةٌ بِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَحَطَبِهٖ فَإِنَّهَا لَا شَجَرَ فِيْهَا وَلَا مَدَرَ وَالدَّلِيْلُ بِتِلْكَ الْاَرْضِ هُوَ الْكَلْبُ الَّذِيْ قَدْ سَارَ فِيْهَا مِرَارًا كَثِيْرَةً وَتَنْتَهِيْ قِيْمَتُهٗ إِلٰى اَلْفِ دِيْنَارٍ وَنَحْوِهَا وَتُرْبَطُ الْعَرَبَةُ إِلٰى عُنُقِهٖ وَيُقْرِنُ مَعَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْكِلَابِ وَيَكُوْنُ هُوَ الْمُقَدَّمُ وَتَتَّبِعُهٗ سَائِرُ الْكِلَابِ بِالْعَرَبَاتِ فَإِذَا وَقَفَ وَقَفَتْ وَإِذَا كَمُلَتْ لِلْمُسَافِرِيْنَ بِهٰذِهِ الْفَلَاةِ اَرْبَعُوْنَ مَرْحَلَةً نَزَلُوْا عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَتَرَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَا جَاءَ بِهٖ مِنَ الْمَتَاعِ هُنَالِكَ وَعَادُوا إِلٰى مَنْزِلِهِمُ الْمُعْتَادُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ عَادُوا لِتَفَقُّدِ مَتَاعِهِمْ فَيَجِدُوْنَ بِإِزَائِهٖ مِنَ السَّمُّوْرِ السُّنْجَابِ وَالْقَاقُمِ فَإِنْ رَضِيَ صَاحِبُ الْمَتَاعِ مَا وَجَدَهٗ اَزَاءِ مَتَاعِهٖ اَخَذَهٗ وَإِنْ لَمْ يَرْضِهٖ تَرَكَهٗ.

حل لغات اَلمَؤُوْنَةُ: سختی ،جمع مُؤَنٌ (مادہ مؤن، مہموز عین) ۔ اَلْجَدْوَیٰ: فائدہ (مادہ جدو، ناقص واوی) ۔مَفَازَۃٌ: جنگل، بے آب و گیاہ میدان، جمع مَفَازَاتٌ (مادہ فوز، اجوف واوی) ۔ اَلْجَلِيْدُ: برف، پالا (مادہ جلد، صحیح) ۔مَوْقِرَۃٌ: ایک خاص گاڑی جو برف پر چلتی ہو اور سامان رکھنے کے کام آتی ہو، (مادہ وقر، مثال واوی) ۔ مَدَرٌ : گاؤں ، واحد مَدَرَۃٌ (مادہ مدر ، صحیح) ۔ تُرْبَطُ :مضارع مجہول واحد مؤنث غائب باندھی جاتی ہے ، رَبَطَ (ن) رَبْطًا باندھنا (مادہ ربط، صحیح) ۔فَلَاۃٌ: بیابان ، جمع فَلَاوَاتٌ (مادہ فلو، ناقص واوی) ۔ اَلسَّمُّوْرُ :ایک جانور جو نیولے کے مشابہ اور اس سے کچھ بڑا ہوتا ہے اس کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس کی کھال سے بہت بیش قیمت پوستین تیار ہوتی ہے ، جمع سَمَامِيْرُ (مادہ سمر، صحیح) ۔ اَلسُّنْجَابُ :چوہے سے ایک بڑا جانور جس کی دم بہت گچھے دار بالوں اور اوپر کو اٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں (مادہ سنجب، صحیح) ۔ اَلْقَاقُمْ: ایک جانور ہے جو نیولے کی شکل کا اور اس سے کچھ بڑا ہوتا ہے اور اس کا رنگ گرمی میں سرخ سیاہی مائل اور جاڑے میں بہت سفید ہوتا ہے (مادہ ققم ،مضاعف ثلاثی) ۔

نواں باب سفروں کے بیان میں

شہر بلغاریہ کی طرف ابن بطوطہ کا سفر

(۳۱۴) ترجمہ:۔ ابن بطوطہ نے بیان کیا کہ میں شہر بلغاریہ کے متعلق (عجیب باتیں) سنتا تھا، اس لیے وہاں جانے کا ارادہ کیا تاکہ جو باتیں اس کے متعلق بیان کی گئی ہیں انھیں دیکھوں، یعنی رات کا چھوٹا ہونا اور اس کے خلاف موسم میں دن کا بھی چھوٹا ہونا، شہر بلغاریہ اور ترکوں کے بادشاہ سلطان اوزبک خان کے محلہ کے درمیان دس دن کی مسافت تھی، چناں چہ میں نے بادشاہ سے ایک ایسے آدمی کی فرمائش کی جو مجھے وہاں تک پہنچا دے، اس پر اس نے میرے ساتھ ایک آدمی کو بھیجا جو مجھے بلغاریہ پہنچائے اور پھر اس کے پاس واپس لائے، میں وہاں رمضان کے مہینے میں پہنچا، تو جب ہم نے مغرب کی نماز پڑھ لی تو کھانا کھایا اور ہمارے کھانا کھانے کے درمیان ہی عشا کی اذان دے دی گئی، چناں چہ ہم نے عشا کی نماز پڑھی اور باقی نمازیں پوری کیں، اس کے بعد ہی طلوع فجر ہو گیا، ایسے ہی وہاں دن بھی چھوٹا ہوتا ہے، موسم چھوٹا ہونے کے وقت میں بلغاریہ میں تین دن ٹھہرا اور میں ارض ظلمت و تاریکی (یعنی وہ علاقہ جہاں ہمیشہ تاریکی رہتی ہے) میں جانا چاہتا تھا اور وہاں جانا شہر بلغاریہ سے ہوتا ہے، شہر بلغاریہ اور ارض ظلمت کے درمیان چالیس دن کی مسافت ہے، پھر میں تکلیف کی زیادتی اور فائدہ کی کمی کی وجہ سے اس ارادہ سے باز رہا، ارض ظلمت تک سفر صرف چھوٹی چھوٹی گاڑیوں ہی میں ہوتا ہے جنھیں بڑے بڑے کتے کھینچتے ہیں، اس لیے کہ اس بے آب گیاہ میدان میں برف ہوتا ہے جس میں نہ آدمی کے قدم ٹھہرتے ہیں نہ جانوروں کے کھر (البتہ) کتوں کے ناخن ہوتے ہیں اس لیے ان کے قدم برف میں ٹھہر جاتے ہیں اور اس جگہ صرف وہی طاقت ور تاجر جاتے ہیں جن کے پاس سو سو یا اس کے مثل گاڑیاں ہوں جن پر ان کے کھانے کی چیزیں اور (جلانے کے لیے) لکڑی لادی گئی ہوں، اس لیے کہ اس جگہ نہ کوئی درخت ہے اور نہ ہی کوئی گاؤں، اس زمین کی طرف رہنمائی کرنے والا وہی کتا ہوتا ہے جو وہاں کئی بار جا چکا ہو، اور اس کتے کی قیمت ہزار دینار یا اسی کے قریب قریب ہوتی ہے، گاڑی اس کتے کی گردن میں باندھی جاتی ہے، نیز اس کے ساتھ تین کتے اور باندھے جاتے ہیں اور وہ کتا آگے ہوتا ہے، اور دوسرے کتے گاڑیاں لیے اس کے پیچھے ہوتے ہیں تو جب وہ رک جاتا

ہے تو سارے کتے رک جاتے ہیں، اس بیابان میں مسافروں کے لیے جب چالیس منزلیں پوری ہوجاتی ہیں تو یہ ارض ظلمت کے پاس اترتے ہیں اور ان میں سے ہر شخص وہ سامان جو اپنے ساتھ لاتا ہے وہیں چھوڑ دیتا ہے، اور وہ سب اپنی مقررہ منزل تک جاتے ہیں، پھر جب اگلا دن ہوتا ہے تو اپنے سامانوں کی تلاش میں واپس پلٹتے ہیں (جب لوگ سامان رکھنے کی جگہ پہنچتے ہیں) تو سامان کے بدلے ''سمور، سنجاب'' اور قالم (یعنی چوہے اور نیولے کے برابر جانور ہیں) پاتے ہیں، چناں چہ سامان کا مالک ان جانوروں سے جو اپنے سامانوں کے بدلے میں پاتا ہے اگر وہ راضی ہوتا ہے تو اسے لے لیتا ہے اور اگر راضی نہیں ہوتا تو چھوڑ دیتا ہے۔

رِحْلَةُ اِبْنِ بَطُّوْطَةَ إِلَى الصِّيْنِ وَمِحْنَتُهُ بِالأَسْرِ

(۳۱۴) اَحَبَّ مَلِكُ الْهِنْدِ أَنْ يَبْعَثَ هَدَايَا نَفِيْسَةً لِمَلِكِ الصِّيْنِ فَعَيَّنَ السُّلْطَانُ لِلسَّفَرِ مَعِي الْأَمِيْرَ ظَهِيْرَ الدِّيْنَ الزَّنْجَانِيْ وَهُوَ مِنْ فُضَلَاءِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَتىٰ كَافُوْرًا وَإِلَيْهِ سُلِّمَتِ الْهَدِيَّةُ وَبَعثَ مَعَنَا الْاَمِيْرَ مُحَمَّدَاالْهَرْوِيّ فِي اَلْفِ فَارِسٍ لِيُوْصِلَنَا إِلىٰ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ نَرْكُبُ مِنْهُ البَحْرَ وَكَانَ سَفَرُنَا فِي السَّابِعِ عَشَرَ لِشَهْرِ صَفْرٍ سَنَةَ سَبْعَ مِائَةٍ وَثَلَاثٍ وَاَرْ بَعِيْنَ وَكَانَ نُزُوْلُنَا فِيْ اَوَّلِ مَرْحلَةٍ بِمَنْزِلَةِ تِبَّتْ وَرَحلْنَا مِنْهُ إِلىٰ مَنْزِلِ اَوْثِمِ إِلىٰ بِيَانَةٍ ثُمَّ سِرْنَا مِنْهَا إِلىٰ مَدِيْنَةِ كُوْلٍ وَلَمَّا اِنْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَلَغْنَا أَنَّ بَعْضَ كُفَّارِ الْهُنُوْدِ حَاصَرُوا بَلْدَةَ الْجَلَالِيْ وَاَحَاطُوا بِهَا وَهِيَ عَلىٰ مَسَافَهِ سَبْعَةِ اَمْيَالٍ مِنْ كُوْلٍ فَقَصَدْنَاهَا وَالْكُفَّارُ يُقَاتِلُوْنَ اَهْلَهَا وَقَدْ اَشْرَفُوا عَلَى التَّلْفِ وَلَمْ يَعْلَمِ الْكُفَّارُ بِنَا حَتّٰى صَدَفنَا الْحَمْلَةَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِيْ نَحْوِ اَلْفِ فَارِسٍ وَثَلَاثَةُ آلَافِ رَاجِلٍ فَقَتَلْنَاهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ وَاحْتَوَيْنَا عَلىٰ خَيْلِهِمْ وَاَسْلِحَتِهِمْ وَاسْتَشْهَدَ مِنْ اَصْحَابِنَا ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ فَارِسًا وَخَمْسَةٌ وَ خَمْسُوْنَ رَاجِلًا وَاسْتَشْهَدَ الْفَتىٰ كَافُوْرُ السَّاقِيْ اَلَّذِيْ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ مُسَلَّمَةً بِيَدِهٖ فَكَتَبْنَا إِلَى السُّلْطَانِ بِخَبْرِهٖ وَاَقَمْنَا فِيْ اِنْتِظَارِ الْجَوَابِ وَكَانَ الْكُفَّارُ فِيْ اَثْنَاءِ ذٰلِكَ يَنْزِلُوْنَ مِنْ جَبَلٍ هُنَالِكَ مَنِيْعٍ فَيُغِيْرُوْنَ عَلىٰ نَوَاحِي بَلْدَةِ الْجَلَالِيْ وَكَانَ

اَصْحَابُنَا يَرْكَبُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ مَعَ اَمِيْرِ تِلْكَ النَّاحِيَةِ لِيُعِيْنُوْهُ عَلٰى مُدَافَعَتِهِمْ وَفِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ رَكِبْتُ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِيْ .

حل لغات: مِحْنَةٌ: آزمائش، سختی، جمع مِحَنٌ (مادہ محن، صحیح)۔ فَارِسٌ: گھوڑا سوار، شہسوار، جمع فُرْسَانٌ (مادہ فرس، صحیح)۔ رَحَلْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم نے سفر کیا، رَحَلَ (ف) رَحْلًا کوچ کرنا، سفر کرنا (مادہ رحل، صحیح)۔ صَدَفْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم نے اچانک زوردار حملہ کیا (ن) (مادہ صدف، صحیح)۔ اِحْتَوَيْنَا: ماضی معروف جمع متکلّم ہم نے قبضہ کیا (افتعال) (مادہ حوي، لفیف مقرون)۔ رَاجِلٌ: پیادہ پا، جمع رَجُلٌ وَ رِجَالٌ (مادہ رجل، صحیح)۔ مَنِيْعٌ: مضبوط، محفوظ (مادہ منع، صحیح)۔ يُغِيْرُوْنَ: مضارع معروف جمع مذکر غائب وہ حملہ کرتے ہیں (افعال) (مادہ غور، اجوف واوی)۔ نَوَاحٍ: اطراف، کنارے، واحد نَاحِيَةٌ (مادہ نحي، ناقص یائی)۔

چین کی طرف ابن بطوطہ کا سفر اور اس کی قید با مشقت کا واقعہ

(۳۱۴) **ترجمہ:۔** (ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ) ہندوستان کے بادشاہ کی خواہش ہوئی کہ وہ چین کے بادشاہ کے لیے عمدہ تحفہ بھیجے، چناں چہ بادشاہ نے میرے ساتھ امیر ظہیر الدین زنجانی جو علم والوں میں صاحب کمال تھے اور نوجوان کافور کو متعیّن کیا، اور کافور ہی کو تحفہ سپرد کیا گیا، نیز بادشاہ نے امیر محمد ہروی کو ایک ہزار فوج دے کر ہمارے ساتھ بھیجا تاکہ وہ ہمیں اس جگہ تک پہنچا دے جہاں سے ہم سمندر میں سوار ہوں، ہمارا سفر ۱۷ر صفر ۷۴۳ھ میں ہوا، اور پہلی مرتبہ ہمارا پڑاؤ تبت کے مقام میں ہوا، تبت سے مقام اوثم کی طرف پھر بیانہ کی طرف سفر کیا، پھر وہاں سے ہم سب شہر کول کی طرف چلے، جب ہم سب وہاں پہنچے تو ہمیں خبر ملی کہ کچھ ہندوستانی کافروں نے شہر جلالی کا محاصرہ اور اسے گھیر لیا ہے، شہر جلالی شہر کول سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے، چناں چہ ہم وہاں گیے اس حال میں کہ کفار وہاں کے لوگوں سے لڑ رہے ہیں اور وہاں کے لوگ ہلاک ہونے کے قریب ہیں، کافروں کو ہمارے متعلق علم نہ ہو سکا یہاں تک کہ ہم نے ان پر اچانک ایک زوردار حملہ کیا، وہ لوگ ایک ہزار گھڑ سوار اور تین ہزار پیادہ پا (پیدل) تھے چناں چہ ہم نے ان میں سے ایک ایک کو

قتل کر دیا اور ان کے گھوڑوں اور ان کے ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا، اور ہمارے ساتھیوں میں سے تیئس سوار اور پچپن پیادہ شہید ہوئے، اور نوجوان کافور ساقی بھی شہید ہو گیا جس کے ہاتھ میں تحفہ سپرد کیا گیا تھا، چناں چہ ہم نے بادشاہ کو اس حادثہ کے متعلق لکھا اور جواب کے انتظار میں رک گیے، اس درمیان کفار وہیں کے ایک پہاڑ سے اترتے اور شہر جلالی کے اطراف پر حملہ کرتے تھے اور ہمارے ساتھی ہر دن اس طرف کے امیر کے ہمراہ سوار ہوجاتے تاکہ وہ کفار کی مزاحمت کرنے پر اس کی مدد کریں، انھیں دنوں میں ایک دن میں بھی اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ چلا۔

وَدَخَلْنَا بُسْتَانًا نَقِيْلُ فِيْهِ وَذٰلِكَ فَصْلُ الْقَيْظِ فَسَمِعْنَا الصِّيَاحَ فَرَكِبْنَا وَلَحِقْنَا كُفَّارًا اَغَارُوا عَلٰى قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْجَلَالِيْ فَاتَّبَعْنَاهُمْ فَتَفَرَّقُوا وَتَفَرَّقَ اَصْحَابُنَا فِيْ طَلَبِهِمْ وَانْفَرَدتُّ فِيْ خَمْسَةٍ مِنْ اَصْحَابِيْ فَخَرَجَ جُمْلَةٌ مِنَ الْفُرْسَانِ وَالرِّجَالِ مِنْ غَيْضَةٍ هُنَالِكَ فَفَرَرْنَا مِنْهُمْ لِكَثْرَتِهِمْ وَاتَّبَعْنِيْ نَحْوَ عَشَرَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ انْقَطَعُوا عَنِّيْ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ وَلَا طَرِيقَ بَيْنَ يَدَيَّ وَتِلْكَ الْأَرْضُ كَثِيْرَةُ الْحِجَارَةِ فَنَشِبَتْ يَدَا فَرَسِيْ بَيْنَ الْحِجَارَةِ فَنَزَلْتُ عَنْهُ وَاقْتَلَعْتُ يَدَهٗ وَعُدْتُّ إِلٰى رُكُوْبِهٖ وَالْعَادَةُ بِالْهِنْدِ أَنْ يَكُوْنَ مَعَ الْإِنْسَانِ سَيْفَانِ اَحَدُهُمَا مُعَلَّقٌ بِالسَّرْجِ وَ يُسَمَّى الرُّكَابِيْ وَالْاٰخَرُ فِي التَّرْكَشِ فَسَقَطَ سَيْفِي الرُّكَّابِيْ مِنْ غِمْدِهٖ وَكَانَتْ حِيْلَتُهٗ ذَهَبًا فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهٗ وَتَقَلَّدْتُهٗ وَرَكِبْتُ وَهُمْ فِيْ اَثْرِيْ، ثُمَّ وَصَلْتُ إِلٰى خَنْدَقٍ عَظِيْمٍ فَنَزَلْتُ وَدَخَلْتُ فِيْ جَوْفِهٖ فَكَانَ آخِرُ عَهْدِيْ بِهِمْ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلٰى وَادٍ فِيْ وَسْطِ شُعَرَاءَ مُلْتَفَةٍ فِيْ وَسْطِهَا طَرِيْقٌ فَمَشَيْتُ عَلَيْهِ وَلَا اَعْرِفُ مُنْتَهَاهُ فَبَيْنَمَا أَنَا فِيْ ذٰلِكَ خَرَجَ عَلٰى نَحْوِ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ بِاَيْدِيْهِمُ الْقُسِيُّ فَاَحْدَقُوا بِيْ وَخِفْتُ أَنْ يَرْمُوْنِيْ رَمِيَّةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ فَرَرْتُ مِنْهُمْ وَكُنْتُ غَيْرَ مُتَدَرِّعٍ فَاَلْقَيْتُ بِنَفْسِيْ إِلَى الْأَرْضِ وَاسْتَاسَرْتُ وَهُمْ لَا يَقْتُلُوْنَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَأَخَذُوْنِيْ وَسَلَبُوْنِيْ جَمِيعَ مَا عَلٰى غَيْرِ جُبَّةٍ وَقَمِيصٍ وَسِرْوَالٍ وَدَخَلُوا بِيْ إِلٰى تِلْكَ الْغَابَةِ فَانْتَهُوا بِيْ إِلٰى مَوْضِعِ جُلُوْسِهِمْ، مِنْهَا عَلٰى حَوْضِ مَاءٍ بَيْنَ تِلْكَ الْاَشْجَارِ وَأَتُوْنِيْ بِخُبْزِ مَاشٍ وَهُوَ الْجُلُبَّانُ فَأَكَلْتُ مِنْهُ وَشَرِبْتُ مِنَ الْمَاءِ وَ

كَانَ مَعَهُمْ مُسْلِمَانِ كَلَّمَانِيْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَسَأَلَانِيْ عَنْ شَأْنِيْ فَأَخْبَرْتُهُمَا بِبَعْضِهٖ وَكَتَمْتُهَا إِنِّيْ مِنْ جِهَةِ السُّلْطَانِ فَقَالَا لِيْ لَا بُدَّ أَنْ يَقْتُلَكَ هٰؤُلَاءِ اَوْ غَيْرُهُمْ وَلٰكِنْ هٰذَا مُقَدِّمُهُمْ وَأَشَارَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَكَلَّمْتُهُ بِتَرْجَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَلَطَّفْتُ لَهٗ فَوَكَّلَ بِيْ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ اَحَدُهُمْ شَيْخٌ وَمَعَهٗ اِبْنُهٗ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ خَبِيْثٌ وَكَلَّمَنِيْ اُوْلٰئِكَ الثَّلَاثَةُ فَفَهِمْتُ مِنْهُمْ إِنَّهُمْ اُمِرُوا بِقَتْلِيْ .

حل لغات: نَقِيْلُ:مضارع معروف جمع متکلّم ہم قیلولہ کرتے ہیں، قَالَ (ض) قَيْلُوْلَةً قیلولہ کرنا (مادہ قیل،اجوف یائی)۔اَلْقَيْظُ:گرمی کی شدت ،جمع اَقْيَاظٌ (مادہ قیظ،اجوف یائی)۔قَرْيَةٌ: گاؤں ،بستی،جمع قُرىً (مادہ قري،ناقص یائی): غَيْضَةٌ : جھاڑی ،جمع غَيَاضٌ (مادہ غیض،اجوف یائی)۔نَشِبَتْ : ماضی معروف واحد مؤنث وہ اٹکا،نَشِبَ (س) نَشْبًا اٹکنا،لگنا(مادہ نشب، صحیح)۔ اِقْتَلَعْتُ:ماضی معروف واحد متکلّم میں نے نکالا (افتعال)(مادہ قلع،صحیح)۔ سُرُجٌ: زین، جمع سُرُوْجٌ (مادہ سرج،صحیح)۔غِمْدٌ:میان،جمع غُمُوْدٌ وَاَغْمَادٌ(مادہ غمد،صحیح)۔تَقَلَّدْتُ:ماضی معروف واحد متکلّم میں نے گلے میں ڈال دیا (تفعل)(مادہ قلد،صحیح)۔اَلْقِسِيُّ:کئی کمان ،واحد قَوْسٌ (مادہ قوس،اجوف واوی)۔ مُتَدَرِّعٌ:زرہ پوش(مادہ درع،صحیح)۔مَاشٌ :ارڑ، واحد مَاشَةٌ(مادہ موش،اجوف واوی)۔ اَلْجُلُبَّانُ :مٹر(مادہ جلب،صحیح)۔تَلَطَّفْتُ:ماضی معروف واحد متکلّم میں نے نرمی برتنے کی درخواست کی(تفعل)(مادہ لطف،صحیح)۔

ترجمہ:۔اور ہم سب ایک باغ میں داخل ہوئے تاکہ اس میں قیلولہ کریں،اور وہ سخت گرمی کا موسم تھا،اتنے میں ہم نے چیخنے چلانے کی آواز سنی،چناں چہ ہم سوار ہوئے اور ان کفار کے نزدیک پہنچ گئے جنھوں نے جلالی کے گاؤں میں سے ایک گاؤں میں حملہ کر دیا تھا،پھر ہم نے ان کا پیچھا کیا تو وہ سب منتشر ہوگیے،اور ان کی تلاش میں ہمارے ساتھی بھی بکھر گئے،اور میں اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ علاحدہ ہوگیا،اتنے میں بہت سارے گھڑ سوار اور پیادے وہیں کی ایک جھاڑی سے نکلے،چناں چہ ان کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہم سب بھاگ نکلے، ان میں سے تقریبًا دس لوگوں نے میرا پیچھا کیا،پھر ان میں سے تین کے علاوہ سب رک گئے، اور میرے سامنے ان سے بچنے کا کوئی راستہ نہ رہا،اور وہ زمین بڑی پتھریلی تھی،چناں چہ میرے گھوڑے کے اگلے دونوں قدم پتھروں کے درمیان اٹک گئے اس پر

میں گھوڑے سے اترا اور اس کے قدم کو باہر نکالا، نیز اپنی سواری پر دوبارہ سوار ہوا، ہندوستان میں عادت یہ ہے کہ ایک آدمی کے پاس دو تلواریں ہوتی ہیں، ان میں سے ایک زین کے ساتھ لٹکائی جاتی ہے اور اسے ''رکابی'' کہا جاتا ہے اور دوسری تلوار ترکش (تیر رکھنے کا تھیلہ) میں ہوتی ہے، چناں چہ میری رکابی تلوار اس کے میان سے گر گئی جس کا دستہ سونے کا تھا اس لیے میں اترا پھر اسے اٹھایا اور گلے میں ڈال لیا اور سوار ہو گیا، حالاں کہ وہ لوگ (یعنی کافر) میرے پیچھے تھے، پھر میں ایک بڑے خندق کے پاس پہنچا تو اترا اور اس کے اندر داخل ہو گیا، اس وقت میں نے انھیں آخری بار دیکھا، (پھر وہ لوگ کہاں گیے معلوم نہ ہو سکا) پھر میں مقام شعراء کے بیچ میں ایک نالے کی طرف دائیں بائیں دیکھتے ہوئے نکلا جس کے بیچ میں ایک راستہ تھا، چناں چہ میں اس راستے پر چلا حالاں کہ مجھے اس کی آخری حد معلوم نہ تھی، اس درمیان کہ میں اسی میں تھا کافروں کے تقریبًا چالیس آدمی میرے سامنے آگیے جن کے ہاتھوں میں کمانیں تھیں، پھر انھوں نے مجھے گھیر لیا، اور مجھے خوف ہوا کہ اگر میں ان سے بھاگوں تو ان میں سے کسی نہ کسی آدمی کا نشانہ مجھ کو لگ جائے گا اور (اس وقت) میں زرہ پہنے ہوئے بھی نہیں تھا اس لیے میں زمین پر لیٹ گیا اور قیدی بننے کے لیے اپنے آپ کو حوالہ کر دیا، وہ لوگ اس آدمی کو جو ایسا کرے (یعنی زمین پر لیٹ جائے) قتل نہیں کرتے ہیں، چناں چہ انھوں نے مجھے پکڑا اور جبہ، قمیص اور پائجامہ کے علاوہ سب کچھ چھین لیا، اور مجھے لے کر اسی جھاڑی کی طرف لے چلے، پھر وہ لوگ میرے ساتھ اسی جھاڑی میں اپنے بیٹھنے کی جگہ پہنچے جو درختوں کے درمیان پانی کے حوض کے پاس بنائی گئی تھی، اور وہ لوگ میرے پاس اڑد (مونگ) کی دال لائے اور ماش مٹر ہے (یعنی ماش اڑد کو کہتے ہیں) چناں چہ میں اس کو کھایا اور پانی پیا، ان لوگوں کے ساتھ دو مسلمان تھے جنھوں نے مجھ سے فارسی میں گفتگو کی اور مجھ سے میری کیفیت دریافت کی، اس پر میں نے ان دونوں سے اپنا کچھ حال بیان کیا اور اس بات کو پوشیدہ رکھا کہ میں بادشاہ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں، ان دونوں نے مجھے بتایا کہ یہ لوگ یا ان کے علاوہ دوسرے لوگ تمھیں ضرور قتل کر دیں گے، لیکن یہ ان لوگوں کا قائد ہے (اس سے بات کرو شاید تمھیں چھٹکارا مل جائے) اور ان دونوں نے انھیں میں سے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا (یعنی مجھے اشارہ کر کے بتایا کہ یہ ان کا قائد ہے) پھر میں نے اس سے مسلمانوں کی زبان میں بات کی اور اس سے مہربانی کی درخواست کی، اس پر اس نے مجھے

انھیں میں تین آدمیوں کے سپرد کر دیا، ان میں سے ایک بوڑھا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اور دوسرا کالا کلوٹا تھا، ان تینوں نے مجھ سے بات کی تو ان کی باتوں سے میں نے سمجھا کہ انھیں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَاحْتَمَلُوْنِيْ عَشِيَ النَّهَارِ إِلٰى كَهْفٍ وَسَلَّطَ اللهُ عَلَى الأَسْوَدِ مِنْهُمْ حُمَّي مَرْعَدَةٌ فَوَضَعَ رِجْلَيْهِ عَلَيَّ وَنَامَ الشَّيْخُ وَابْنُهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ تَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَاَشَارُوا إِلَيَّ بِالنُّزُوْلِ مَعَهُمْ إِلَى الْحَوْضِ وَفَهِمْتُ أَنَّهُمْ يُرِيدُوْنَ قَتْلِيْ فَكَلَّمْتُ الشَّيْخَ وَتَلَطَّفْتُ إِلَيْهِ فَرَقَّ لِيْ وَقَطَعْتُ كُمَّي قَمِيْصِيْ وَاَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُمَا لِكَيْ لَا يَأْخُذَهُ اَصْحَابُهُ فِي أَنْ فَرَرْتُ وَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الظُّهْرِ سَمِعْنَا كَلَامًا عِنْدَ الْحَوْضِ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ اَصْحَابُهُمْ وَاَشَارُوا إِلَيَّ بِالنُّزُوْلِ مَعَهُمْ فَنَزَلْنَا وَوَجَدْنَا قَوْمًا آخَرِيْنَ فَاَشَارُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يَذْهَبُوا فِيْ صُحْبَتِهِمْ فَاَبُوا وجَلَسَ ثَلَاثَتُهُمْ اَمَامِيْ وَأَنَا مُوَاجِهٌ لَهُمْ وَوَضَعُوا حَبْلَ قُنَّبٍ كَانَ مَعَهُمْ بِالْأَرْضِ وَأَنَا اَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ بِهٰذَا الْحَبْلِ يَرْبُطُوْنَنِيْ عِنْدَ الْقَتْلِ وَاَقَمْتُ كَذَالِكَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ ثَلَاثَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِمِ الَّذِيْنَ أَخَذُوْنِيْ فَتَكَلَّمُوا مَعَهُمْ وَفَهِمْتُ إِنَّهُمْ قَالُوا لَهُمْ لِأَيِّ شَيْءٍ مَاقَتَلْتُمُوْهُ فَاَشَارَ الشَّيْخُ إِلٰى الْأَسْوَدِ كَأَنَّهُ اَعْتَذِرُ بِمَرَضِهٖ وَكَانَ اَحَدُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ شَابًّا حُسْنَ الْوَجْهِ فَقَالَ لِيْ أَتُرِيْدُ أَنْ اَسْرَحَكَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِذْهَبْ فَأَخَذْتُ الْجُبَّةَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيَّ فَاَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا وَاَعْطَانِيْ مُنَيْرَةً بَالِيَةً عِنْدَهُ وَاَرَانِي الطَّرِيْقَ فَذَهَبْتُ وَخِفْتُ أَيَبْدُلُوْنَهُمْ فَيُدْرِكُوْنِيْ فَدَخَلْتُ غَيْضَةَ قَصْبٍ وَاخْتَفَيْتُ فِيْهَا إِلٰى أَنْ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ خَرَجْتُ وَسَلَكْتُ الطَّرِيْقَ الَّتِي اَرَانِيْهَا الشَّابُّ فَاَفَضَتْ بِيْ إِلٰى مَاءٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَسِرْتُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَوَصَلْتُ إِلٰى جَبَلٍ فَنِمْتُ تَحْتَهُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَلَكْتُ الطَّرِيْقَ فَوَصَلْتُ ضُحًى إِلٰى جَبَلٍ مِنَ الصَّخْرِ عَالٍ فِيْهِ شَجَرٌ أَمْ غَيْلَانُ وَالسِّدْرُ فَكُنْتُ اَجْنِيْ النَّبَقَ فَاَكَلَهُ حَتّٰى اَثَرُ الشَّوْكِ فِيْ ذِرَاعَيْ آثَارًا هِيَ بَاقِيَةٌ بِهٖ حَتَّى الْآنَ ثُمَّ نَزَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ إِلٰى اَرْضٍ مَزْرَعَةٍ قُطْنًا وَبِهَا اَشْجَارُ الْخِرْوعِ وَهُنَالِكَ بَائِنٌ وَالبَائِنُ عِنْدَهُمْ بِئْرٌ مُتَّسِعَةٌ حَدًّا مَطْوِيَّةٌ بِالْحِجَارَةِ لَهَا دَرَجٌ يَنْزِلُ عَلَيْهَا إِلٰى

وَرْدِ الْمَاءِ وَ بَعْضُهَا يَكُوْنُ فِيْ وَسْطِهٖ وَجَوَانِبِهٖ الْقِبَابُ مِنَ الْحَجَرِ وَالسَّفَائِفُ وَالمَجَالِسُ وَ يَتَفَاخَرُ مُلُوْكُ الْبِلَادِ وَاُمَرَءُوهَا بِعِمَارَتِهَا فِي الطُّرُقَاتِ الَّتِيْ لَا مَاءَ بِهَا وَسَنَذْكُرُ بَعْضَ مَارَأَيْنَاهُ مِنْهَا فِيْمَا بَعْدُ.

حل لغات: كَهْفٌ:غار،کھوہ،جمع كُهُوْفٌ(مادہ کھف،صحیح)۔حُمّٰی:بخار،جمع حُمَّيَاتٌ(مادہ حمي،ناقص یائی)۔مَرْعَدَةٌ:کپکپی(مادہ رعد،صحیح)۔رَقَّ لِيْ:ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مجھ پر رحم کیا،رَقَّ (ض) رِقًّا رحم کرنا(مادہ رقق،مضاعف ثلاثی)۔ كَمٌّ:آستین،جمع اَكْمَامٌ وَكِمَمَةٌ(مادہ کمم،مضاعف ثلاثی)۔قُنَّبٌ:سن(مادہ قنب،صحیح)۔ بَالِيَةٌ:اسم فاعل پرانی (س)(مادہ بلي،ناقص یائی) قَصَبٌ: بانس(مادہ قصب ،صحیح) ۔ اَلْغَيْلَانُ :وادی جس میں چشمے جاری ہوں ،واحد غَيْلٌ (مادہ غیل،اجوف یائی) ۔سِدْرٌ :بیری کا درخت (مادہ سدر،صحیح)۔نَبَقٌ:بیر (مادہ نبق،صحیح)۔شَوْكٌ:کانٹے ،واحد شَوْكَةٌ (مادہ شوک،اجوف واوی)۔ذِرَاعٌ :بازو،جمع اَذْرُعٌ(مادہ ذرع،صحیح)۔مَذْرَعَةٌ :کھیت (مادہ ذرع،صحیح)۔قُطْنٌ: روئی (مادہ قطن،صحیح)۔خِرْوَعٌ:ارنڈی کا وہ پودا جس سے کسٹرائل تیار ہوتا ہے ،واحد خِرْوَعَةٌ (مادہ خرع،صحیح)۔دَرَجٌ :سیڑھیاں،واحد دَرَجَةٌ (مادہ درج،صحیح) ۔قِبَابٌ:گنبد،واحد قُبَّةٌ(مادہ قبب،مضاعف ثلاثی)۔سَفَائِفُ :کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چیز،واحد سَفِيْفَةٌ(مادہ سفف،مضاعف ثلاثی)۔

ترجمہ:۔وہ لوگ شام کے وقت ایک غار کی طرف لے گیے (جہاں) اللہ تعالیٰ نے ان میں کالے کلوٹے کو کپکپی والے بخار میں مبتلا کر دیا،چناں چہ اس نے اپنے دونوں پیروں کو مجھ پر رکھ دیا(اور لپٹ گیا)اور بوڑھا اور اس کا بیٹا سو گیے ،پھر جب صبح ہوئی تو ان لوگوں نے آپس میں باتیں کیں ،اور مجھے اپنے حوض کی طرف چلنے کا اشارہ کیا،میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں، چناں چہ میں نے بوڑھے سے بات کی اور اس سے مہربانی کی درخواست کی، تو اسے مجھ پر ترس آگیا، میں نے اپنی قمیص کی دونوں آستینیں کاٹیں اور اس بوڑھے کو دے دیں تاکہ اسے اس کے ساتھی اس بات پر گرفت نہ کر سکیں کہ میں بھاگ گیا(اور وہ کچھ نہ کر سکا) جب ظہر کا وقت ختم ہوا تو ہم نے حوض کے پاس کچھ باتیں سنیں تو انھیں گمان ہوا کہ وہ لوگ ان کے ساتھی ہیں اس لیے ان لوگوں نے مجھے ان کے پاس (جو حوض کے پاس بیٹھے ہوئے تھے)چلنے کا اشارہ کیا،ہم گیے تو ہم نے (وہاں) دوسرے لوگوں

کو پایا (اور وہ لوگ ان کے ساتھی نہیں تھے) پھر انھوں نے (جو حوض کے پاس بیٹھے ہوئے تھے) مشورہ دیا کہ یہ لوگ ان کے ساتھ چلیں اس پر ان لوگوں نے انکار کر دیا، یہ تینوں میرے سامنے بیٹھے اور میں ان کی طرف رخ کیے ہوئے تھا، انھوں نے سن کی رسی جو ان کے پاس تھی زمین پر رکھی اور میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا، اور اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ اسی رسّی سے مجھے قتل کے وقت باندھیں گے، میں ایک گھنٹہ ایسے ہی رہا پھر ان کے علاوہ تین ساتھی جنھوں نے مجھے گرفتار کیا تھا آگیے اور ان سے بات چیت کی، (ان کی بات چیت کا مطلب) میں نے یہ سمجھا کہ ان لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ کس وجہ سے تم لوگوں نے اس شخص کو قتل نہیں کیا؟ اس پر بوڑھے نے کالے کی طرف اشارہ کیا، گویا کہ اس نے اس کے مرض کا عذر بیان کیا، ان تینوں میں ایک آدمی خوب صورت جوان تھا اس نے مجھ سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو چھوڑ دوں؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: جاؤ، اس پر میں نے ایک جبہ جو میرے بدن پر تھا لیا اور اسے اس شخص کو دے دیا، اور اس نے پرانی ٹارچ جو اس کے پاس تھی مجھے دے دی، اور مجھے راستہ دکھایا، اب میں چل پڑا (البتہ) مجھے اندیشہ تھا کہ اگر میرا حال ان پر ظاہر ہو جائے گا تو وہ لوگ مجھے پکڑ لیں گے، چناں چہ میں ایک بانس کی جھاڑی میں گھس گیا اور اسی میں چھپ گیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر میں نکلا اور اسی راستہ پر چل پڑا جو اس جوان نے دکھایا تھا، اس راستے نے مجھے پانی کے پاس پہنچایا تو میں نے اسے پیا اور تہائی رات تک سفر جاری رکھا، بالآخر میں ایک پہاڑ کے پاس پہنچا اور اس کے نیچے سو گیا، پھر جب صبح ہوئی تو اسی راستے پر میں روانہ ہوا، چناں چہ چاشت کے وقت پتھروں کے ایک بلند پہاڑ تک پہنچا جہاں درخت، وادی اور بیری کے درخت تھے، میں بیروں کو چنتا رہا اور انھیں کھاتا رہا یہاں تک کہ میرے بازؤوں میں کانٹوں کے نشان پڑ گیے، اور وہ نشانات ان پر اب تک باقی ہیں، پھر میں اس پہاڑ سے ایسے کھیت میں اترا جس میں روئی بوئی گئی تھی، اور اس کھیت میں ارنڈی کے درخت تھے، اور وہیں ایک بائن بھی تھا، بائن ان کے یہاں اس انتہائی کشادہ کنوئیں کو کہتے ہیں جس پر پتھروں سے من (منڈیر) بنا ہوتا ہے، نیز اس میں سیڑھیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ پانی تک پہنچا جاتا ہے، ان میں سے بعض کنوؤں کے بیچ اور ان کے کناروں میں پتھروں کے گنبد اور کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چیزیں اور بیٹھنے کی جگہیں ہوتی ہیں، ان ملکوں کے بادشاہ اور ان کے امرا ان راستوں میں جن میں پانی کا نام و نشان

نہیں ہوتا ہے ان کنوؤں کی تعمیر کر کے فخر کرتے ہیں" بادشاہوں کے بارے میں جو چیزیں ہم نے دیکھیں ان کا تذکرہ بعد میں کریں گے۔

وَلَمَّا وَصَلْتُ إِلَى الْبَائِنِ شَرِبْتُ مِنْهُ وَوَجَدْتُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ عَسَالِيْجِ الْخَرْدَلِ قَدْ سَقَطَتْ لِمَنْ غَسَلَهَا وَاَكَلْتُ مِنْهَا وَاَذْخَرْتُ بَاقِيَهَا وَنِمْتُ تَحْتَ شَجَرَةِ خِرْوْعٍ فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَالِكَ إِذْ وَرَدَ الْبَائِنَ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ فَارِسًا مُدَرَّ عِيْنَ فَدَخَلَ بَعْضُهُمْ إِلَى الْمَزْرَعَةِ ثُمَّ ذَهَبُوْا طَمَسَ اللهُ اَبْصَارَهُمْ دُوْنِيْ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَهُمْ نَحْوُ خَمْسِيْنَ فِي السَّلَاحِ وَنَزَلُوا إِلَى الْبَائِنِ وَاَتٰى اَحَدُهُمْ إِلٰى شَجَرَةِ إِزَاءِ الشَّجَرَةِ الَّتِيْ كُنْتُ تَحْتَهَا فَلَمْ يَشْعُرْ بِي وَ دَخَلْتُ إِذْ ذَاكَ فِي مَزْرَعَةِ الْقُطْنِ وَاَقَمْتُ بِهَا بِقِيَّةَ نَهَارِي وَاَقَامُوْا عَلَى الْبَائِنِ يَغْسِلُوْنَ ثِيَابَهُمْ وَ يَلْعَبُوْنَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ هَدَأَتْ اَصْوَاتُهُمْ فَعَلِمْتُ اَنَّهُمْ قَدْ مَرُّوا اَوْ نَامُوا فَخَرَجْتُ حِيْنَئِذٍ وَاتَّبَعْتُ اَثَرَ الْخَيْلِ وَاللَّيْلُ مُقْمِرٌ وَسِرْتُ حَتّٰى اِنْتَهَيْتُ إِلٰى بَائِنٍ آخَرَ عَلَيْهِ قُبَّةٌ فَنَزَلْتُ إِلَيْهِ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهِ وَاَكَلْتُ مِنْ عَسَالِيْجِ الْخَرْدَلِ الَّتِيْ كَانَتْ عِنْدِيْ وَدَخَلْتُ الْقُبَّةَ فَوَجَدْتُّهَا مَمْلُوْءَةً بِالْعُشْبِ مِمَّا يَجْمَعُهُ الطَّيْرُ فَنِمْتُ بِهَا وَكُنْتُ اَحُسُّ حَرَكَةَ حَيَوَانٍ فِي ذٰلِكَ الْعُشْبِ اَظُنُّهُ حَيَّةً فَلَا اُبَالِي بِهَا لِمَا بِيْ مِنَ الْجُهْدِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَلَكْتُ طَرِيقًا وَاسِعَةً تُفْضِي إِلَى قَرْيَةٍ خِرْبَةٍ وَسَلَكْتُ سِوَاهَا فَكَانَتْ كَمِثْلِهَا وَاَقَمْتُ كَذَالِكَ اَيَّامًا وَفِيْ بَعْضِهَا وَصَلْتُ إِلٰى اَشْجَارٍ مُلْتَفِةٍ بَيْنَهَا حَوْضُ مَاءٍ وَدَاخِلِهَا شِبْهُ بَيْتٍ وَعَلٰى جَوَانِبِ الْحَوْضِ نَبَاتُ الْاَرْضِ كَالنَّجِيْلِ وَغَيْرِهِ فَاَرَدتُّ أَنْ اَقْعَدَ هُنَالِكَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللهُ مَنْ يُوْصِلُنِيْ إِلَى الْعِمَارَةِ ثُمَّ إِنِّي وَجَدتُّ يَسِيْرَ قُوَّةٍ فَنَهَضْتُ عَلٰى طَرِيقٍ وَجَدْتُّ بِهَا اَثَرَ الْبَقَرَةِ وَوَجَدْتُّ ثَوْرًا عَلَيْهِ بَرْدَعَةٌ وَمِنْجَلٌ فَإِذَا تِلْكَ الطَّرِيْقُ تُفْضِيْ إِلٰى قُرَى الْكُفَّارِ فَاتَّبَعْتُ طَرِيْقًا اُخْرٰى فَاَفَضَتْ بِي إِلٰى قَرْيَةٍ خِرْبَةٍ وَرَأَيْتُ بِهَا اَسْوَدَيْنِ فَخِفْتُهُمَا وَاَقَمْتُ تَحْتَ اَشْجَارٍ هُنَالِكَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ دَخَلْتُ الْقَرْيَةَ وَوَجَدتُّ دَارًا فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِهَا شِبْهَ خَابِيَةٍ كَبِيْرَةٍ يَصْنَعُوْنَهَا لِاِخْتِزَانِ الزَّرْعِ وَفِي اَسْفَلِهَا نَقْبٌ يَسَعُ الرَّجُلَ فَدَخَلْتُهَا وَوَجَدْتُ دَاخِلَهَا

مَفْرُوْشًا بِالتِّبْنِ وَفِيْهِ حَجَرٌ جَعَلْتُ رَأْسِي عَلَيْهِ وَنِمْتُ وَكَانَ فَوْقَهَا طَائِرٌ يُرَفْرِفُ بِجَنَاحَيْهِ اَكْثَرَ اللَّيْلِ وَاَظُنُّهُ كَانَ يَخَافُ فَاجْتَمَعْنَا خَائِفِيْنَ وَاَقَمْتُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ سَبْعَةَ اَيَّامٍ مِنْ يَوْمٍ اُسِرْتُ وَهُوَ يَوْمَ السَّبْتِ وَفِي السَّابِعِ مِنْهَا وَصَلْتُ إِلٰى قَرْيَةٍ لِلْكُفَّارِ عَامِرَةٍ وَ فِيْهَا حَوْضُ مَاءٍ وَمَنَابِتِ خَضِرٍ فَسَأَلْتُهُمْ الطَّعَامَ

حل لغات: عَسَالِيْجُ:نرم ٹہنیاں،واحد عُسْلُوْجٌ(مادہ عسلج،صحیح)۔خَرْدَلٌ :رائی ،واحد خَرْدَلَةٌ(مادہ خردل،صحیح)۔مُدَرَّعِيْنَ:زرہ پوش(مادہ درع،صحیح)۔طَمَسَ : ماضی معروف واحد مذکر غائب اس نے مٹادیا،برباد کردیا۔طَمَسَ (ض)طَمْسًا مٹانا(مادہ طمس،صحیح)۔ هَدَأَتْ:ماضی معروف واحد مؤنث غائب سکون پزیر ہوگئی ، هَدَأَ(ف) هُدُوءً تھمنا،کم ہونا(مادہ ھدء،مہموز لام)۔تُفْضِيْ:مضارع معروف واحد مؤنث غائب پہنچاتا ہے (افعال)(مادہ فضي،ناقص یائی)۔خِرْبَةٌ:ویران جگہ ،ویرانہ(مادہ خرب،صحیح)۔ اَلنَّجِيْلُ:ایک قسم کی ترش گھاس ۔جمع نُجُلٌ (مادہ نجل،صحیح)۔ بَرْدَعَةٌ: پالان کے نیچے ڈالنے کا کمبل (مادہ بردع،صحیح)۔مِنْجَلٌ:درانتی،جمع مَنَاجِلُ(مادہ نجل،صحیح)۔خَابِيَةٌ:بڑا مٹکا،جمع خَوَابِي(مادہ خبي،ناقص یائی)۔اِخْتِزَانٌ:ذخیرہ کرنا،جمع کرنا مصدر (افتعال)(مادہ خزن،صحیح)۔نَقْبٌ:سوراخ (مادہ نقب،صحیح۔تِبْنٌ:بھوسا (مادہ تبن،صحیح۔ يُرَفْرِفُ :مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ پروں کو ہلا رہا ہے (رباعی مجرد فعلل)(مادہ رفرف،مضاعف رباعی)۔

ترجمہ: ۔جب میں بائن (کنوئیں) پر پہنچا تو اس سے پانی پیا،اور اس پر مجھے رائی کی کچھ نرم ٹہنیاں ملیں جو ان لوگوں سے گر گئی ہوں گی جنھوں نے اسے دھویا ہوگا،تو میں نے ان میں سے کھایا اور باقی کو جمع کر لیا اور ایک ارنڈی کے درخت کے نیچے سو گیا،اسی درمیان کہ میں ایسا ہی ہوں (یعنی سو رہا ہوں) اچانک تقریبًا چالیس زرہ پوش سوار اس کنوئیں پر آئے ،پھر ان میں سے کچھ اس کھیت میں داخل ہوئے اور چلے گیے اور اللہ نے میرے متعلق ان کی آنکھیں بے نور کردیں(کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے) پھر ان کے بعد تقریبًا پچاس ہتھیار بند آدمی آئے،اور اس کنوئیں کے پاس اترے،ان میں سے ایک آدمی اس درخت کے پاس آیا جو اس درخت کے سامنے تھا جس کے نیچے میں سویا تھا،(لیکن) وہ جان نہ سکا،اس وقت میں ایک

روئی کے کھیت میں گھس گیااور باقی دن وہیں رہا،اور وہ لوگ اس کنوئیں پر اپنے کپڑے دھوتے اور کھیلتے رہے، پھر جب رات ہوئی توان کی آوازیں کم ہوگئیں،اس پر میں نے جان لیا کہ وہ لوگ چلے گیے ہیں یا سوچکے ہیں،اس وقت میں نکلااور گھوڑوں کے نشان کے پیچھے چلا اس حال میں کہ چاندنی رات تھی، میں چلتا رہا یہاں تک کہ ایک دوسرے کنوئیں پر پہنچا،اس پر ایک گنبد تھا، چنانچہ میں اس کنوئیں پر اترااور اس کا پانی پیااور رائی کی نرم ٹہنیاں کھائیں جو میرے پاس موجود تھیں ،اور گنبد میں داخل ہوا تو اسے ان گھاسوں سے بھرا ہوا پایا جسے پرندے جمع کرتے ہیں، چنانچہ میں اس میں سوگیا،اور میں اس گھاس میں کسی جانور کی حرکت محسوس کررہا تھا جس کو میں سانپ گمان کررہا تھا (لیکن) میں اس کی پرواہ نہیں کررہا تھا اس لیے کہ میں تھکا ہوا تھا، پھر جب صبح ہوئی تو میں ایک چوڑے راستہ پر چلا جو ایک ویران گاؤں میں جاتا تھا (اس لیے اسے چھوڑ دیا) اور اس کے علاوہ دوسرے راستہ پر چلا تو وہ بھی اسی کی طرح تھا، یونہی میں نے کئی دن گزارے ،انھیں دنوں میں سے ایک دن میں جھکے ہوئے درختوں کے پاس پہنچا جن کے درمیان پانی کا ایک حوض تھا اور اس کے اندر گھر جیسا تھا اور حوض کے کنارے کنارے نجیل کی طرح اور اس کے علاوہ زمین کی گھاس تھی، چناں چہ میں نے ارادہ کیا کہ یہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو بھیجے جو مجھے آبادی تک پہنچا دے، پھر میں نے تھوڑی سی طاقت محسوس کی تو میں اس راستہ پر چلنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا، جس پر گائے کے کھر کا نشان پایا، مزید ایک بیل ملا جس پر کمبل اور درانتی رکھا ہوا تھا، اتفاق سے وہ راستہ بھی کافروں کے گاؤں میں جاتا تھا اس لیے ایک دوسرے راستہ پر چلا، اس نے مجھے ایک ویران گاؤں تک پہنچایا، میں نے اس جگہ دو کالے سانپ دیکھے، چنانچہ میں ان سے ڈرا، اور وہیں درختوں کے نیچے ٹھہر گیا، پھر جب رات ہوئی تو اس گاؤں میں داخل ہوا ، میں نے اس کے گھروں میں سے ایک گھر میں کمرہ کو بڑے مٹکا کی طرح پایا جسے لوگ کھیتی کو ذخیرہ کرنے کے لیے بناتے ہیں، اس کے نیچے حصہ میں ایک سوراخ تھا جس میں ایک آدمی کی گنجائش تھی اس لیے میں اس میں گھس گیا، اور اس کے اندر بھوسا بچھا ہوا پایا نیز اس میں ایک پتھر تھا جس پر میں نے اپنا سر رکھا اور سوگیا، اس کے اوپر ایک پرندہ رات کے اکثر حصہ میں اپنے پروں کو ہلاتا تھا اور میرا خیال تھا کہ وہ ڈر رہا تھا، چناں چہ ہم ڈرنے والے اکٹھا ہوگیے تھے، اور جس دن سے میں قید کیا گیا وہ ہفتہ کا دن تھا اس دن سے سات دن تک میں اسی

حال میں رہا، اور اس کے ساتویں دن کافروں کے ایک آباد گاؤں میں پہنچا، وہاں پانی کا حوض اور سرسبز و شاداب کھیتیاں تھیں میں نے ان لوگوں سے کھانا مانگا۔

فَاَبَوا أَنْ يُعْطُوْنِيْ فَوَجدتُّ حَوْلَ بِئْرٍ بِهَا اَوْرَاقَ فُجْلٍ فَاَكَلْتُهَا وَجِئتُ الْقَرْيَةَ فَوَجدتُّ جَمَاعَةَ كُفَّارٍ لَهُمْ طَلِيْعَةٌ فَدَعَانِي طَلِيْعَتُهُمْ فَلَمْ اَجِبْهُ وَقَعدتُ إِلَى الْأَرْضِ فَاَتىَ اَحدُهُمْ بِسَيْفٍ مَسْلُوْلٍ وَرَفَعَهُ لِيَضْرِبُنِيْ بِهٖ فَلَمْ اَلْتَفِتْ إِلَيْهِ لِعَظِيْمِ مَابِيْ مِنَ الْجُهْدِ فَفَتَّشَنِيْ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدِيْ شَيئًا فَأَخَذَ الْقَمِيْصَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعْطَيْتُ كُمَّيْهِ لِلشَّيْخِ مُوَكَّلٌ بِيْ وَلَـمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّامِنُ اِشْتَدَّ بِي الْعَطَشُ وَعَدِمْتُ الْمَاءَ وَوَصَلْتُ إِلىٰ قَرْيَةٍ خَرَابٍ فَلَمْ اَجِدْ بِهَا حَوْضًا وَعَادَتُهُمْ بِتِلْكَ الْقُرىٰ أَنْ يَصْنَعُوْا اَحْوَاضًا يَجْتَمِعُ بِهَا مَاءُ الْمَطَرِ فَيَشرَبُوْنَ مِنْهُ جَمِيْعَ السَّنَةِ فَاتَّبَعْتُ طَرِيْقًا فَاَفَضَتْ بِي إِلىٰ بِئرٍ غَيْرِ مَطْوِيَّةٍ عَلَيْهَا حَبْلٌ مَصْنُوْعٌ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ وَلَيْسَ فِيْهِ آنِيَةٌ يَسْتَقِيْ بِهَا مِنَ الْمَاءِ فَرَبطَتُّ خِرْقَةً كَانَتْ عَلىٰ رَأسِيْ فِي الْحَبْلِ وَامْتَصَصْتُ مَاتَعَلَّقَ بِهَا مِنَ الْمَاءِ فَلَمْ يَرْوِنِيْ فَرَبطَتُّ خُفِّي وَاسْتَقَيْتُ بِهٖ فَلَمْ يَرْوِنِي فَاسْتَقَيْتُ بِهٖ ثَانِيًا فَانْقَطَعَ الْحَبلُ وَوَقَعَ الْخُفُّ فِي الْبِئرِ فَرَبطَتُّ الْخُفَّ الْاٰخَرَ وَشَرِبْتُ حَتّٰى رَوِيْتُ ثُمَّ قَطَعْتُهُ فَرَبطْتُّ اَعْلَاهُ فِي رِجْلِيْ بِحَبلِ الْبِئْرِ وَبِخِرَقٍ وَجدْتُّهَا هُنَالِكَ فَبَيْنَمَا أَنَا اَرْبَطُهَا وَاُفَكِّرُ فِيْ حَالِيْ إِذْ لَاحَ لِي شَخْصٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ اللَّوْنِ بِيَدِهٖ اِبْرِيقٌ وَعُكَّازٌ وَعَلىٰ كَاهِلِهٖ جِرَابٌ فَقَالَ لِيْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ لَهٗ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ لِيْ بِالْفَارْسِيَّةِ مَنْ أَنْتَ ؟فَقُلْتُ لَهٗ أَنَا تَائِهٌ فَقَالَ لِيْ وَأَنَا كَذَالِكَ ثُمَّ رَبَطَ اِبْرِيْقَهٗ بِحَبْلٍ كَانَ مَعَهٗ وَاسْتَقىٰ مَاءً فَاَرَدْتُّ أَنْ اَشْرَبَ فَقَالَ لِيْ اِصْبِرْ ثُمَّ فَتَحَ جِرَابَهٗ فَاَخْرَجَ مِنْهٗ غُرْفَةَ حِمَّصٍ اَسْوَدَ مَقْلُوٍّ مَعَ قَلِيْلِ اَرُزٍّ فَاَكَلتُ مِنْهٗ وَشَرِبْتُ وَسَأَلَنِي عَنْ اِسْمِيْ فَقُلْتُ مُحَمَّدٌ وَسَأَلْتُهٗ عَنْ اِسْمِهٖ فَقَالَ لِيْ اَلْقَلْبُ الْفَارِحُ فَتَفَاءَلْتُ بِذٰلِكَ وَسُرِرْتُ بِهٖ ثُمَّ قَالَ لِيْ بِسْمِ اللهِ تُرَافِقْنِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ قَلِيلًا ثُمَّ وَجَدْتُّ فُتُوْرًا فِي اَعْضَائِيْ وَلَمْ اَسْتَطِعِ النُّهُوْضَ فَقَعَدتُّ فَقَالَ مَاشَأْنُكَ فَقُلْتُ لَهٗ كُنْتُ قَادِرًا عَلَى الْمَشْيِ قَبْلَ أَنْ اَلْقَاكَ فَلَمَّا لَقِيْتُكَ عَجِزْتُ فَقَالَ

سُبْحَانَ اللهِ اِرْكَبْ فَوْقَ عُنُقِيْ فَقُلْتُ لَهٗ إِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يُقَوِّيْنِي اللهُ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ ذٰلِكَ فَرَكِبْتُ عَلٰى عُنُقِهٖ وَقَالَ لِيْ قُلْ حَسْبُنَااللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَاَكْثَرْتُ مِنْ ذٰلِكَ وَغَلَبَنِيْ عَيْنِيْ فَلَمْ اَفِقْ إِلَّا لِسُقُوْطِيْ عَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَيْقَظْتُ وَلَمْ اَرَ لِلرَّجُلِ اَثَرًا وَإِذَا أَنَا فِيْ قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَدَخَلْتُهَا فَوَجَدْتُهَا لِرَعِيَّةِ الْهُنُوْدِ وَحَاكِمُهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَعْلَمُوْهُ بِيْ فَجَاءَ إِلَيَّ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اِسْمُ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ فَقَالَ لِيْ تَاج بُوْره وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ مَدِيْنَةِ كُوْلٍ حَيْثُ اَصْحَابُنَا فَرْسَخَانِ وَحَمَلَنِيْ ذٰلِكَ الْحَاكِمُ إِلٰى بَيْتِهٖ فَاَطْعَمَنِيْ طَعَامًا سُخْنًا وَاغْتَسَلْتُ وَقَالَ لِيْ عِنْدِيْ ثَوْبٌ وَعِمَامَةٌ .

حل لغات: فُجْلٌ: مولی (مادہ فجل، صحیح)۔ اَلطَّلِيْعَةُ: ہراول، مقدمۃ الجیش جو لشکر کے پہلے بھیجا جائے تاکہ دشمن کے احوال وکوائف کی تفتیش کرے، واحد وجمع دونوں میں مستعمل ہے، جمع طَلَائِعُ (مادہ طلع، صحیح)۔ خَرَابٌ: ویران (مادہ خرب، صحیح)۔ اَحْوَاضٌ: تالاب، پانی کی ٹنکی، واحد حَوْضٌ (مادہ حوض، اجوف واوی)۔ يَسْتَقِيْ بِهَا: مضارع معروف واحد مذکر غائب جس سے پانی نکالا جائے (افتعال) (مادہ سقي، ناقص یائی)۔ خِرْقَةٌ: وہ کپڑا جو سر پر باندھا جاتا ہے، (مادہ خرق، صحیح) اِمْتَصَصْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے چوسا (افتعال) (مادہ مصص، مضاعف ثلاثی)۔ فَلَمْ يَرْوِنِيْ: نفی جحد بلم واحد مذکر غائب اس نے مجھے سیراب نہیں کیا، رَوِيَ (س) رِوىً سیراب ہونا، پیاس بجھنا (مادہ روي، لفیف مقرون)۔ خُفٌّ: موزہ، جمع اَخْفَافٌ (مادہ خفف، مضاعف ثلاثی)۔ خِرَقٌ: چیتھڑا، پرانے کپڑے کا ٹکڑا، واحد خِرْقَةٌ (مادہ خرق، صحیح)۔ لَاحَ: ماضی معروف واحد مذکر غائب ظاہر ہوا، لَاحَ (ن) لَوْحًا ظاہر ہونا (مادہ لوح، اجوف واوی)۔ اِبْرِيْقٌ: لوٹا، جمع اَبَارِيْقُ۔ عُكَّازٌ: چھڑی، لاٹھی، ڈنڈا، جمع عَكَاكِيْزُ (مادہ عکز، صحیح)۔ كَاهِلٌ: پیٹھ کا بالائی حصہ، جمع كَوَاهِلُ (مادہ کھل، صحیح)۔ جِرَابٌ: چمڑے کا تھیلا، جمع اَجْرِبَةٌ وَجُرْبٌ (مادہ جرب، صحیح)۔ تَائِهٌ: بھٹکا ہوا (ض) (مادہ تیہ اجوف یائی)۔ اَلْغُرْفَةُ: چلو، جمع غِرَافٌ (مادہ غرف، صحیح)۔ حِمَّصٌ: چنا۔ (مادہ حمص، صحیح مَقْلِيٌّ: اسم مفعول بھنا ہوا (ض) (مادہ قلي ناقص یائی)۔ تَفَاءَلْتُ: ماضی معروف واحد متکلّم میں نے اچھا شگون لیا (تفاعل) (مادہ فئل، مہموز

عین۔ فُتُوْرًا: کمزور نرم جوڑوں والا ہونا(ن) (مادہ فتر، صحیح)۔ فَلَمْ اَفَقْ: نفی جحد بلم واحد متکلّم مجھے ہوش نہ آیا (افعال) (مادہ فوق، اجوف واوی)۔ سُخْنٌ: گرم۔ (مادہ سخن، صحیح)

ترجمہ:۔ توانہوں نے دینے سے انکار کردیا، میں نے اس گاؤں میں ایک کنوئیں کے پاس مولی کے کچھ پتے پائے توانھیں کھالیا اور گاؤں میں آیا تو مجھے کافروں کی ایک جماعت ملی جن کا ایک ہراول تھا، ان کے ہراول نے مجھے بلایا تو میں نے بلانے کا جواب نہیں دیا اور زمین پر بیٹھ گیا، اس پر ان کا ایک آدمی ننگی تلوار لے کر آیا اور مجھے مارنے کے لیے تلوار اٹھائی (لیکن) میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اس لیے کہ میں بہت تھکا ہوا تھا، پھر اس نے میری تلاشی لی تو میرے پاس اسے کچھ نہ ملا، اس پر اس نے (میری) وہ قمیص لے لی جس کی آستینیں میں اس بوڑھے کو دے چکا تھا جو مجھ پر (گرفتار ہونے کے بعد) مقرر کیا گیا تھا، اور جب آٹھواں دن ہوا تو مجھے سخت پیاس لگی اس حال میں کہ میرے پاس پانی نہیں تھا، میں ایک ویران گاؤں میں پہنچا تو اس جگہ مجھے کوئی حوض نہ ملا حالانکہ اس طرف کے گاؤں میں لوگوں کی عادت یہ ہے کہ وہ کئی حوض بناتے ہیں جس میں بارش کا پانی اکٹھا ہوتا ہے جس سے وہ لوگ پورے سال پانی پیتے ہیں، پھر میں ایک راستہ پر چلا، اس نے مجھے ایک ایسے کنوئیں پر پہنچایا جو بغیر من (منڈیر) کے تھا اس پر ایک رسی تھی جو زمین کے کسی پودے سے بنائی گئی تھی (لیکن) اس جگہ کوئی برتن (جیسے ڈول یا بالٹی کنوئیں سے پانی نکالنے کے لیے) نہ تھا جس سے پانی نکالا جاسکے، تو میں نے اس کپڑے کو جو میرے سر سے بندھا ہوا تھا رسی میں باندھا، اور وہ پانی جو اس میں لگ کر آیا اسے چوسا (لیکن) میری پیاس نہ بجھی، پھر میں نے اپنے موزہ کو باندھا اور اس کے ذریعہ پانی نکالا پھر بھی پیاس نہ بجھی، تو اس سے دوبارہ پانی نکالا اتنے میں رسی ٹوٹ گئی اور موزہ کنوئیں میں گر گیا، پھر میں نے دوسرے موزہ کو باندھا اور پانی پیا یہاں تک کہ میری پیاس بجھ گئی، پھر میں نے موزہ کو کاٹا اور اس کے اوپری حصہ کو کنوئیں کی رسی اور ان چیتھڑوں سے جو مجھے وہاں ملے اپنے پیر میں باندھا اسی درمیان کہ میں اسے باندھ رہا ہوں اور اپنی حالت کے بارے میں سوچ رہا ہوں اچانک مجھے ایک شخص دکھائی دیا، تو میں نے اس کی طرف غور سے دیکھا وہ کالے رنگ کا آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک لوٹا، ڈنڈا اور پیٹھ کے بالائی حصہ پر چمڑے کا ایک تھیلا تھا، اس نے مجھ سے کہا، السلام علیکم، اس کے جواب میں میں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر اس نے مجھ سے فارسی زبان میں پوچھا

، آپ کون ہیں ؟ میں نے کہا: میں راستہ میں بھٹکا ہوا انسان ہوں، اس پر اس نے مجھ سے کہا ، میں بھی ایسا ہی ہوں، پھر اس نے اپنے لوٹے کو اس رسی سے باندھا جو اس کے پاس تھی، اور پانی نکالا، میں نے چاہا کہ پانی پیو تو اس نے کہا، ذرا رک جائیے، پھر اس نے اپنا تھیلا کھولا اور اس سے مٹھی بھر بھنے ہوئے چنے کچھ چاول کے ساتھ نکالے، میں نے اسے کھایا اور پانی پیا، اس نے مجھ سے میرا نام پوچھا، تو میں نے کہا: ''محمد'' اور میں نے اس کا نام پوچھا، تو اس نے جواب دیا ''دلشاد'' چناں چہ میں نے اس سے اچھا شگون لیا، اور اس سے مجھے خوشی ہوئی، پھر اس نے مجھ سے کہا، اللہ کا نام لے کر میرے ساتھ چلیے، اس پر میں نے کہا، ٹھیک ہے، پھر میں اس کے ساتھ تھوڑی دور چلا تو میں نے اپنے اعضا کی کمزوری محسوس کی، اور کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی، اس لیے میں بیٹھ گیا، اس پر اس نے کہا، تمھارا حال کیا ہے ؟ میں نے کہا، آپ کی ملاقات سے پہلے میں چلنے پر قادر تھا، پھر جب آپ سے ملاقات ہوئی تو عاجز ہو گیا، اس پر اس نے کہا، سبحان اللہ ! تم میری گردن پر سوار ہو جاؤ، میں نے کہا تم خود ہی کمزور ہو تمھیں اس کی طاقت نہیں، اس پر اس نے کہا، اللہ تعالیٰ مجھے طاقت عطا فرمائے گا، تمھارے لیے یہ (یعنی میری گردن پر سوار ہونا) ضروری ہے، چناں چہ میں اس کی گردن پر سوار ہو گیا ، اس نے مجھ سے کہا کہ ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل'' (ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے) کہو، تو میں نے اس کلمہ کو کثرت سے کہا، اور مجھے نیند آگئی، پھر زمین پر گرنے کے وقت مجھے ہوش آیا تب میں جاگا اور اس آدمی کا کوئی نشان نہ دیکھا، اور اس وقت میں ایک آباد گاؤں میں تھا، اب میں اس میں داخل ہوا تو اسے قوم ہنود سے بھرا ہوا پایا، (یعنی اس میں ہندو زیادہ تھے، البتہ) اس کا حاکم مسلمان تھا، لوگوں نے اسے میرے بارے میں اطلاع دی تو وہ میرے پاس آیا، میں نے اس سے دریافت کیا کہ اس گاؤں کا نام کیا ہے ؟ اس نے مجھ سے کہا: ''تاجپورہ'' اس گاؤں اور شہر کول کے درمیان جہاں ہمارے ساتھی تھے دو فرسخ کا فاصلہ تھا، وہ حاکم مجھے اپنے گھر لے گیا اور گرم گرم کھانا کھلایا، پھر میں نے غسل کیا، اس نے مجھ سے کہا، کہ میرے پاس ایک کپڑا اور صافہ ہے۔

أَوْدَعَهُمَا عِنْدِيْ رَجُلٌ عَرَبِيٌّ مِصْرِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِيْ بِكُوْلٍ فَقُلْتُ لَهٗ هَاتِيْهِمَا اَلْبَسُهُمَا إِلٰى أَنْ اَصِلَ إِلَى الْمَحَلَّةِ فَأَتٰى بِهِمَا فَوَجَدْتُهُمَا مِنْ ثِيَابِيْ كُنْتُ قَدْ وَهَبْتُهُمَا لِذٰلِكَ الْعَرَبِيِّ لَمَّا قَدِمْنَا إِلٰى كُوْلٍ فَطَالَ تُعْجبِي مِنْ

ذٰلِكَ وَفَكَّرْتُ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلٰى عُنُقِهٖ فَتَذَكَّرْتُ مَا اَخْبَرَنِيْ بِهٖ وَلِيُّ اللهِ اَبُو عَبْدُ اللهِ الْمُرْشِدِيْ حَسْبَمَا ذَكَرْنَاهُ فِي السَّفَرِ الْأَوَّلِ إِذْ قَالَ لِيْ سَتَدْخُلُ اَرْضَ الْهِنْدِ وَتَلْقٰي بِهَا اَخِيْ دِلْشَاد وَيُخَلِّصُكَ مِنْ شِدَّةٍ تَقَعُ فِيْهَا وَتَذَكَّرْتُ قَوْلَهُ لَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلْقَلْبُ الْفَارِحُ وَتَفْسِيْرُهُ بِالْفَارِسِيَّةِ دِلْشَاد فَعَلِمْتُ أَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ بِلِقَائِهٖ وَإِنَّهُ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَلَمْ يَحْصُلْ لِيْ مِنْ صُحْبَتِهٖ إِلَّاالْمِقْدَارُ الَّذِيْ ذَكَرْتُهُ وَكَتَبْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلٰى اَصْحَابِيْ بِكُوْلٍ مُعَلِّمًا لَهُمْ بِسَلَامَتِيْ فَجَاءُوا إِلَيَّ بَفَرَسٍ وَثِيَابٍ وَاسْتَبْشَرُوْا بِيْ وَوَجْدتُّ جَوَابَ السُّلْطَانِ قَدْ وَصَلَهُمْ وَبَعَثَ بِفَتيً يُسَمّٰي بِسُنْبُلِ الْجَامْدَارِ عِوَضًا مِنْ كَافُوْرِ الْمُسْتَشْهَدِ وَاَمَرَنَا أَنْ نَتَمَادَي عَلٰى سَفَرِنَا وَ وَجدتُهُمْ اَيْضًا قَدْ كَتَبُوا لِلسُّلْطَانِ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِيْ وَتَشَاءَمُوا بِهٰذِهِ السَّفَرَةِ لِمَا جَرٰي فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلٰى كَافُورٍ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَرْجِعُوا فَلَمَّا رَأَيْتُ تَأْكِيْدَ السُّلْطَانِ فِي السَّفَرِ اَكَدْتُّ عَلَيْهِمْ وَقَوِيَ عَزْمِيْ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا اتَّفَقَ فِيْ بِدَايَةِ هٰذِهِ السَّفَرَةِ وَالسُّلْطَانُ يَعْذِرُكَ فَلْنَرْجِعْ إِلَيْهِ أَوْ نَقُمْ حَتّٰى يَصِلَ جَوَابُهُ فَقُلْتُ لَهُمْ لَا يُمْكِنُ الْمَقَامُ وَحَيْثُمَا كُنَّا اَدْرَكْنَا الْجَوَابَ فَرَحَلنَا عَنْ كُوْلٍ وَاَتْمَمْنَا سَفَرُنَا إِلَي الصِّيْنِ حَتّٰى اِنْتَهَيْنَا إِلَيْهَا .(ابن بطوطة)

حل لغات: تَلْقٰي: مضارع معروف واحد مذکر حاضر تو ملے گا، لَقِيَ (س) لِقَاءً ملنا (مادہ لقي، ناقص یائی)۔ يُخَلِّصُكَ: مضارع معروف واحد مذکر غائب وہ تم کو نجات دلائے گا (تفعیل) (مادہ خلص، صحیح)۔ اِسْتَبْشَرُوا: ماضی معروف جمع مذکر غائب وہ لوگ خوش ہوئے (استفعال) (مادہ بشر، صحیح)۔ نَتَمَادَي: مضارع معروف جمع متکلّم ہم جاری رکھتے ہیں (تفاعل) (مادہ مدي، ناقص یائی)۔ تَشَاءَمُوا: ماضی معروف جمع مذکر غائب ان لوگوں نے برا شگون لیا (تفاعل) (شؤم، مہموز عین)۔

ترجمہ: ۔ان دونوں چیزوں کو میرے پاس ایک عربی مصری آدمی امانت رکھ گیا ہے جو شہر کول کے ایک محلہ کا باشندہ ہے، اس پر میں نے اس سے کہا، ان دونوں کو لاؤ، میں انھیں محلہ میں پہنچنے تک پہنے رہوں گا، چناں چہ وہ ان دونوں چیزوں کو لایا تو وہ میرے ہی کپڑے تھے جو میں نے کول پہنچتے وقت اس عربی کو ہبہ کردئے تھے، چناں چہ مجھے اس واقعہ سے بڑا

تعجب ہوا اور اس آدمی کے بارے میں سوچنے لگا جس نے مجھے اپنی گردن پر سوار کیا تھا، پھر مجھے وہ بات یاد آگئی جو مجھے میرے پیر، اللہ کے ولی ابو عبد اللہ نے بتائی تھی بالکل اسی کے مطابق جیسا کہ ہم نے اسے پہلے سفر میں بیان کیا ہے، جب انہوں نے مجھ سے کہا تھا تم عنقریب ملک ہندوستان جاؤ گے اور وہاں میرے بھائی دلشاد سے ملاقات کرو گے اور وہ تمہیں اس مصیبت سے نجات دلائے گا جس میں تم پڑے ہوگے، اور مجھے ان کی (یعنی جو مجھے گردن پر سوار کرکے لائے تھے) بات یاد آئی جب میں نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے بتایا تھا "القلب الفارح" جس کا مطلب فارسی میں "دلشاد" ہے، اب میں نے جان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی ملاقات کی خبر انہوں نے (مرشدی ابو عبد اللہ) مجھے دی تھی، اور یہ کہ وہ اولیائے کرام میں سے ہیں، اور مجھے ان کی اتنی ہی صحبت حاصل ہوئی جس کا میں نے تذکرہ کیا، اسی رات میں نے اپنے ساتھیوں کو جو کول میں تھے اپنی سلامتی کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا، تو وہ لوگ میرے پاس ایک گھوڑا اور کپڑا لے کر آئے اور مجھے دیکھ کر خوش ہوئے، (اس وقت) بادشاہ کا جواب بھی ملا جو ان کے پاس پہنچ چکا تھا، اور شہید کافور کے بدلے میں ایک جوان کو بھیجا جس کا نام "سنبل جامدار" تھا، اور ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنا سفر جاری رکھیں، نیز ان سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے میرے حادثہ کے بارے میں بادشاہ کو لکھ دیا ہے، ان لوگوں نے اس سفر میں اس معاملہ سے جو میرے اور کافور کے ساتھ پیش آئے بدشگونی لی اور لوٹنے کا ارادہ کر رہے تھے، (لیکن) جب میں نے سفر کے متعلق بادشاہ کی تاکید دیکھی تو میں نے بھی ان لوگوں پر زور دیا (کہ سفر جاری رکھیں) اور میرے سفر کا ارادہ مضبوط ہو گیا، اس پر ان لوگوں نے کہا، کیا آپ اس حادثہ کو نہیں دیکھتے ہیں جو اس سفر کے شروع میں واقع ہوا؟ بادشاہ آپ کے عذر کو قبول کر لے گا، لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس کے پاس لوٹ چلیں یا ٹھہرے رہیں جب تک اس کا جواب نہ مل جائے، اس پر میں نے ان لوگوں سے کہا، ٹھہرنا میرے اختیار میں نہیں، ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے جواب ہمیں مل جائے گا، چناں چہ ہم نے شہر کول سے کوچ کیا اور اپنا سفر چین تک مکمل کیا یہاں تک کہ ہم وہاں پہنچ گئے۔ (ابن بطوطہ)

نَبْذَةٌ مِنْ كِتَابِ مُرَوِّجِ الذَّهَبِ لِلْمَسْعُوْدِيْ

(باختصار)

(٣١٥) إِنَّمَا نَذْكُرُ فِيْ هٰذَاالْبَابِ جُمْلًا مِنْ اَخْبَارِ مَااتَّصَلَ بِنَا مِنَ الْبَحْرِ الْحَبْشِيِّ وَالْمَمَالِكِ وَالْمُلُوْكِ وَجُمْلًا مِنْ تَرْتِيبِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْعَجَائِبِ فَنَقُوْلُ إِنَّ بَحْرَ الصِّيْنِ وَالْهِنْدِ وَفَارَسَ وَالْيَمَنِ مُتَّصِلَةٌ مِيَاهُمَا غَيْرُ مُنْفَصِلَةٍ إِلَّا إِنَّ هِيْجَانَهَا وَرَكُوْدَهَا يَخْتَلِفُ لِإِخْتِلَافِ مَهَّابِ رِيَاحِهَا وَاِبَّانِ ثَوْرَانِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَبَحْرُ فَارَسٍ تَكْثُرُ اَمْوَاجُهُ وَ يَصْعُبُ رُكُوْبُهُ عِنْدَ لَيِّنِ بَحْرِ الْهِنْدِ وَاِسْتِقَامَةِ الرَّكُوْبِ فِيْهِ وَقِلَّةِ اَمْوَاجِهِ وَ يَلِيْنُ بَحْرُ فَارَسٍ وَتَقِلُّ اَمْوَاجُهُ وَ يَسْهَلُ رَكُوْبُهُ عِنْدَ اِرْتِجَاجِ بَحْرِ الْهِنْدِ وَاِضْطِرَابِ اَمْوَاجِهِ وَ ظُلْمَتِهِ وَصُعُوْبَتِهِ عِنْدَ رُكُوْبِهِ وَالْغَوْصُ عَلَى اللُّؤْلُوْءِ فِيْ بَحْرِ فَارِسٍ إِنَّمَا يَكُوْنُ فِيْ اَوَّلِ نَيْسَانَ إِلَى آخَرَ اَيْلُوْلَ وَمَا عَدَا ذٰلِكَ مِنْ شُهُوْرِ السَّنَةِ فَلَا غَوْصَ فِيْهَا وَتُطْلَقُ الْمَرَاكِبُ مِنْ بَحْرِ فَارِسَ إِلَى الْبَحْرِ الثَّانِيْ وَهُوَ الْمَعْرُوْفُ بِلَارَوِيْ لَا يُدْرِكُ قَعْرُهُ وَلَا يَحْصُرُ كَثْرُهُ مِنْ نِهَايَاتِهِ وَلَا تُضْبَطُ غَايَاتُهُ لِغَزِّ رِمَائِهِ وَاِتِّسَاع فَضَائِهِ وَكَثِيْرٌ مِنَ الْبَحْرِيِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْوَصْفَ لَا يُحِيْطُ بِأَقْطَارِهِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ تَشَعُّبِهِ وَرُبَّمَا تَقْطَعُهُ السُّفُنُ فِي الشَّهْرَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَفِي الشَّهرِ عَلٰى قَدْرِ مَهَابِ الرِّيَاح وَالسَّلَامَةِ وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْبِحَارِ (اَعْنِي مَااشْتَمَلَ عَلَيْهِ الْبَحْرُ الْحَبْشِي)اَكْبَرُ مِنْ هٰذَاالْبَحْرِ لَارِوِيْ وَلَا اَشَدُّ وَفِيْ عَرْضِهِ بَحْرُ الزَّنْج وَبِلَادُهُمْ وَعَنْبَرُ هٰذَاالْبِحْرِ قَلِيْلٌ وَذٰلِكَ أَنَّ الْعَنْبَرَ اَكْثَرُهُ يَقَعُ إِلَى بِلَادِ الَزَّنْج وَسَاحِلِ الشَّجَرِ مِنْ اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَهْلُ الشَّجَرِ اُنَاسٌ مِنْ قُضَاعَةَ بَنِ حَمِيْرٍ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْعَرَبِ وَ يُدْعِيِ مَنْ سَكَنَ هٰذَاالْبَلَدَ مِنَ الْعَرَبِ الْمُهْرَةِ اَصْحَابُ شُعُوْرٍ وَجُمَمٍ لُغَتُهُمْ بِخِلَافِ لُغَةِ الْعَرَبِ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ الشِّيْنَ بَدْلًا مِنَ الْكَافِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ فِيْ خِطَابِهِمْ وَنَوَادِرِ كَلَامِهِمْ وَهُمْ ذُوُو فَقْرٍ وَفَاقَةٍ وَلَهُمْ نُجُبٌ يَرْكَبُوْنَهَا بِاللَّيْلِ تُعْرَفُ بِالنُّجُبِ الْمَهْرِيَّةِ تشَبَّهٌ فِي السُّرْعَةِ بِالنُّجُبِ الْبَجَاوِيَّةِ بَلْ عِنْدَ جَمَاعَةٍ إِنَّهَا اَسْرَعُ مِنْهَا يَسِيْرُوْنَ عَلَيْهَا عَلٰى سَاحِلِ بَحْرِهِمْ وَاَجْوَدُ الْعَنْبَرِ مَاوَقَعَ إِلَى هٰذِهِ النَّاحِيَةِ وَإِلَى جَزَائِرِ الزَّنْج وَسَاحِلِهِ وَهُوَ الْمُدَوَّرُ الْأَزْرَقُ وَاَهْلُ جَزَائِزِ الزَّنْج مُتَّفِقُوا لِكَلِمَةٍلَا يَعْمُرُهُمْ الْعَدَدُ

لِكَثْرَتِهِمْ وَلَا تُحْصِيْ جُيُوْشُ الْمَرْأَةِ الْمُتَمَلِّكَةِ عَلَيْهِمْ وَبَيْنَ الْجَزِيْرَةِ وَالْجَزِيرَةِ نَحْوَ الْمِيْلِ وَالْفَرْسَخِ وَالْفَرْسَخَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَلَيْسَ يُوْجَدُ فِيْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ اَلْطَفُ صَنْعَةٍ مِنْ اَهْلِ هٰذِهِ الْجَزَائِرِ فِي سَائِرِ الْمِهَنِ وَالصَّنَائِعِ مِنَ الثِّيَابِ وَالآلَاتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَبُيُوْتُ اَمْوَالِ هٰذِهِ الْمَمْلَكَةِ اَلْوَدَعُ وَهٰذِهِ الْجَزَائِرُ تُعْرَفُ جَمِيعًا بِالدَّبْجَاتِ وَمِنْهَا يُحْمَلُ اَكْثَرُ النَّارجِيلِ وَآخِرُ هٰذِهِ الْجَزَائِرِ جَزِيْرَةُ سَرَنْدَيْبٍ وَفِيْ سَرَنْدَيْبٍ جَزَائِرُ اَخَرُ نَحْوَ مِنْ اَلْفِ فَرْسَخٍ تُعْرَفُ بِالرَّامِي مَعْمُوْرَةً فِيْهَا مُلُوْكٌ وَفِيْهَا مَعَادِنُ ذَهَبٍ كَثِيْرَةٌ وَيَلِيُهَا بِلَادٌ قَيْصُوْرَ وَإِلَيْهَا يُضَافُ الْكَافُوْرُ الْقَيْصُوْرِيْ وَاَكْثَرُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْجَزَائِرِ غِذَاءُوْهُمْ النَّارْجِيْلُ وَيُحْمَلُ مِنْ هٰذِهِ الْجَزَائِرِ خَشَبُ الْبَقَمِ وَالْخَبْزَارَانِ وَالذَّهَبِ وَفِيْلَتُهَا كَثِيْرَةٌ وَمِنْ اَهْلِهَا مَنْ يَأْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ وَتَتَّصِلُ هٰذِهِ الْجَزَائِرُ بِجَزَائِرِ النَّجْمَالُوْسِ وَهُمْ اُمَمٌ عَجِيْبَةٌ يَخْرُجُوْنُ فِي الْقَوَارِبِ عِنْدَ اِجْتِيَازِ الْمَرَاكِبِ بِهِمْ مَعَهُمُ الْعَنْبَرُ وَالنَّارْجِيْلُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ فَيَتَعَاوَضُوْنَ بِالْحَدِيْدِ وَشَيْءٌ مِنَ الثَّيَابِ وَلَا يَبِيْعُوْنَ ذٰلِكَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَيَلِيْهِمْ جَزَائِرُ يُقَالُ لَهَا اَبْرَامَانُ فِيْهَا اُنَاسٌ سُوْدٌ عَجِيْبُوا الصُّوَرِ وَالْمَنَاظِرِ مُفَلْفَلُوا الشُّعُوْرِ لَا مَرَاكِبَ لَهُمْ فَإِذَا وَقَعَ غَرِيقٌ إِلَيْهِمْ مِمَّنْ كَسَرَ الْمَرَاكِبَ بِهٖ فِي الْبَحْرِ اَكَلُوْهُ وَكَذَالِكَ فِعْلُهُمْ بِالْمَرَاكِبِ إذَا وَقَعَتْ إِلَيْهِمْ وَذَكَرَلِيْ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّوَاخِذَةِ إِنَّهُمْ رُبَّمَا رَأَوْ فِي هٰذَالْبَحْرِ سَحَابًا اَبْيَضَ قِطْعًا صِغَارًا يَخْرُجُ مِنْهُ لِسَانٌ طَوِيْلٌ اَبْيَضُ حَتّٰى يَتَّصِلَ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَإِذَااتَّصَلَ بِهٖ غَلَا لِذٰلِكَ وَارْتَفَعَتْ مِنْهُ زَوَابِعُ عَظِيْمَةٌ لَا تَمُرُّ زَوْبَعَةٌ مِنْهَا بِشَيْءٍ إِلَّا اَتْلَفَتْهُ وَأَمَّاالْبَحْرُ الرَّابِعُ فَهُوَ بَحْرٌ كُلُّهُ وَهُوَ قَلِيْلُ الْمَاءِ كَثِيْرُ الْجَزَائِرِ وَالصَّرَائِرِ وَذٰلِكَ أَنَّ اَهْلَ الْمَرَاكِبِ يُسَمُّوْنَ مَا بَيْنَ الْخَلِيْجَيْنِ طَرِيْقُهُمْ فِيْهِ الصَّرُ وَلِهٰذَالْبَحْرِ اَنْوَاعٌ مِنَ الْجَزَائِرِ وَالْجِبَالِ عَجِيْبَةٌ وَإِنَّمَا غَرْضُنَا التَّلْوِيْحُ بِلَمْحٍ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنْهَا لَا الْبَسْطُ وَكَذَالِكَ الْبَحْرُ الْخَامِسُ الْمَعْرُوْفُ بِكُرْدَنِجٍ كَثِيْرُ الْجِبَالِ وَالْجَزَائِرِ فِيْهِ الْكَافُوْرُ .

حل لغات: نَبْذَةٌ: گوشہ، ٹکڑا، جمع نُبَذٌ (مادہ نبذ، صحیح)۔ مِيَاهٌ: پانی، واحد مَاءٌ (مادہ موہ، اجوف واوی)۔ هَيْجَانٌ: جوش، اشتعال (مادہ ھیج، اجوف یائی)۔ رَكُوْدٌ: انجماد، ٹھہراؤ، مصدر (ن) (مادہ رکد، صحیح)۔ مَهَابٌّ: ہوا چلنے کی جگہ، واحد مَهَبٌّ (مادہ ھبب، مضاعف ثلاثی)۔ رِيَاحٌ: ہوا، واحد رِيْحٌ (مادہ ریح، اجوف یائی)۔ اِبَّانٌ: وقت، موسم (مادہ اَبن، مہموز فا)۔ ثَوْرَانٌ: اشتعال، جوش (مادہ ثور، اجوف واوی)۔ اَمْوَاجٌ: لہر، واحد مَوْجٌ (مادہ موج، اجوف واوی)۔ يَصْعَبُ: مضارع معروف واحد مذکر غائب مشکل ہوتا ہے، صَعُبَ (ک) صُعُوْبَةً دشوار ہونا (مادہ صعب، صحیح)۔ لَيِّنٌ: نرم (ض) (مادہ لین، اجوف یائی)۔ اِرْتِجَاجٌ: حرکت، اضطراب، مصدر (افتعال) (مادہ رجج، مضاعف ثلاثی)۔ غَوْصٌ: غوطہ، ڈبکی لگانا، مصدر (ن) (مادہ غوض، اجوف واوی)۔ نِيْسَانُ: اپریل کا مہینہ۔ اَيْلُوْلٌ: ستمبر کا مہینہ۔ مَرَاكِبُ: کشتی، جہاز، سواری، واحد مَرْكَبٌ (مادہ رکب، صحیح)۔ قَعْرٌ: گہرائی، جمع قُعُوْرٌ (مادہ قعر، صحیح)۔ فَضَاءٌ: کشادہ، خالی، جمع اَفْضَاءٌ (مادہ فضي، ناقص یائی)۔ اَقْطَارٌ: گوشہ، جانب، واحد قُطْرٌ (مادہ قطر، صحیح)۔ تَشَعُّبٌ: شاخ در شاخ ہونا (تفعل) (مادہ شعب، صحیح)۔ عَنْبَرٌ: ایک قسم کی بڑی مچھلی، جمع عَنَابِرُ (مادہ عنبر، صحیح)۔ شُعُوْرٌ: بال، واحد شَعْرٌ (مادہ شعر، صحیح)۔ جُمَمٌ: زلفیں، واحد جُمَّةٌ (مادہ جمم، مضاعف ثلاثی)۔ نُجُبٌ: عمدہ اونٹ، واحد نَجِيْبٌ (مادہ نجب، صحیح)۔ مُدَوَّرٌ: گول (مادہ دور، اجوف واوی)۔ مِحَنٌ: پیشہ، واحد مِحْنَةٌ (مادہ محن، صحیح)۔ اَلْوَدَعُ: کوڑی یا گھونگھا، واحد وَدَعَةٌ (مادہ ودع، مثال واوی)۔ اَلْخَيْزُرَانُ: بانس، نرکل، ہر نرم لکڑی۔ قَوَارِبُ: کشتیاں، واحد قَوْرَبٌ (مادہ قورب، اجوف واوی)۔ اِجْتِيَازٌ: گزرنا، مصدر (افتعال) (مادہ جوز، اجوف واوی)۔ مُفَلْفِلُوا لشُعُوْرِ: سخت گھنگھریالے بال والے (مادہ فلفل، مضاعف رباعی)۔ اَلنَّوَاخِذَةُ: جہاز کے کپتان، واحد نَاخُذَاةٌ (مادہ نخذ، صحیح)۔ زَوَابِعُ: بگولے، واحد زَوْبَعَةٌ (مادہ زوبع، اجوف واوی)۔ تَلْمِيْحٌ: اشارہ کرنا، مصدر (تفعیل) (مادہ لمح، صحیح)۔

مؤرخ مسعودی کی کتاب ''مروج الذہب'' کا ایک ٹکڑا اختصار کے ساتھ

(۳۱۵) ترجمہ:۔ اس باب میں ہم کچھ ان خبروں کے بارے میں جو ہمیں بحر حبشی اور کئی ملکوں اور بادشاہوں کے متعلق اور کچھ ان کے انتظام کے بارے میں موصول ہوئیں نیز اس کے علاوہ قسم قسم کے عجائبات کا ذکر کریں گے، چناں چہ ہم کہتے ہیں، کہ بحر چین اور بحر ہند، بحر فارس بحر یمن ان سب کے پانی ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، جدا نہیں ہیں مگر ان جوش اور ٹھہراؤ ہواؤں کے چلنے کی جگہ (کیوں کہ ہوائیں مختلف سمت سے چلتی ہیں) اور ان کے جوش میں آنے کے وقت میں اختلاف اور اس کے علاوہ دوسرے اسباب کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے، چناں چہ بحر فارس اس میں موجیں کثرت سے اٹھتی ہیں اور اس میں سفر دشوار ہوتا ہے، بحر ہند کی نرمی اور اس میں لہروں کی کمی اور سفر کے درست ہونے کے وقت (اسی طرح) بحر فارس نرم اور اس کی لہریں کم ہوتی ہیں اور اس میں سفر آسان ہوتا ہے بحر ہند کے موج مارنے اور اس کی موجوں کے جوش میں آنے اور اس کی تاریکی اور اس میں سفر دشوار ہونے کے وقت، بحر فارس میں موتی کی تلاش میں غوطہ لگانا شروع اپریل سے ستمبر کے آخر تک ہوتا ہے اور جو ان کے علاوہ سال کے دوسرے مہینے ہیں ان میں غوطہ نہیں لگایا جاتا، اور بحر فارس سے بحر ثانی تک جہاز چلائے جاتے ہیں اور بحر ثانی ''لاروی'' کے نام سے مشہور ہے جس کی گہرائی نا قابل فہم اور اس کی آخری حد کی زیادتی نا قابل شمار ہے، نیز دریائے لاروی کے پانی کی زیادتی اور اس کی جہتوں کے وسیع ہونے کی وجہ سے اس کی حدوں کی تعیین نہیں کی جا سکتی ہے سمندر کے اکثر ماہرین کہتے ہیں کہ اس دریا کے شاخ در شاخ ہونے کی وجہ سے اس کے حدود اربعہ کو کوئی تعریف نہیں گھیر نہیں سکتی ہے (یعنی یہ نہیں بتایا جا سکتا ہے کہ اس کی چوہدی کہاں سے کہاں تک ہے) کشتیاں بسا اوقات دو اور تین مہینے میں اس کے فاصلے کو طے کرتی ہیں، ہوا موافق اور آفتوں سے محفوظ ہونے پر یہ مسافت کشتیاں ایک مہینے میں بھی طے کر لیتی ہیں، ان سمندروں میں (یعنی وہ سمندر جن میں بحر حبشی شامل ہے) اس لاروی سمندر سے بڑا اور اس سے زیادہ دشوار گزار کوئی دوسرا سمندر نہیں ہے، اور اس کے سامنے بحر اسود اور حبشیوں کے شہر ہیں، اس سمندر میں عنبر مچھلی کی قلت ہے اور وہ اس لیے کہ عنبر

مچھلی زیادہ ترافریقہ اور سرزمین عرب کے بطن وادی کے ساحل میں پائی جاتی ہے، بطن وادی کے لوگ قضاعہ بن حمیر کی اولاد ہیں، اور ان کے علاوہ عرب کی دوسری نسلوں سے ہیں، وہ لوگ جو اس شہر میں رہتے ہیں انہیں ''عرب مہرہ'' کہا جاتا ہے، یہ لوگ گھنے بالوں اور دراز زلفوں والے ہوتے ہیں، ان کی زبان عربی زبان سے مختلف ہے، اور وہ اس لیے کہ وہ لوگ کاف کی جگہ شین بولتے ہیں، اور اپنی گفتگو اور عجیب کلام میں اس کے علاوہ دوسری بہت سی تبدیلیاں کرتے ہیں، یہ فاقہ مست لوگ ہیں، (البتہ) ان کے پاس عمدہ قسم کے اونٹ ہیں جن پر یہ لوگ رات میں سوار ہوتے ہیں، یہ اونٹ ''نجب مہریہ'' کے نام سے جانے جاتے ہیں، اور تیز چلنے میں بجاوی اونٹوں کے مشابہ ہوتے ہیں، بلکہ ایک جماعت کے نزدیک یہ ان سے بھی تیز رفتار ہوتے ہیں، یہ لوگ ان پر سوار ہوکر اپنے دریا کے کنارے کنارے چلتے ہیں، عنبر کی سب سے عمدہ قسم اسی خطہ میں نیز افریقہ اور اس کے ساحل میں پائی جاتی ہے، عنبر مچھلی گول اور نیلگوں ہوتی ہے، جزائر افریقہ کے باشندے ایک بولی بولتے ہیں، ان کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا، نیز وہ عورت جو ان پر حکومت کرتی ہے اس کی فوج بے شمار ہے، (بحر اٹلانٹک کے مغربی حصہ میں چھ جزیرے ہیں) اور ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے کے درمیان تقریبًا ایک میل یا ایک فرسخ یا دو فرسخ یا تین فرسخ ہے، (یعنی ہر دو جزیروں کا فاصلہ کم از کم ایک میل اور زیادہ سے زیادہ تین فرسخ ہے) سمندری جزیرے میں کپڑے آلات اور اس کے علاوہ دیگر کاموں اور صنعتوں میں ان جزیروں کے باشندوں سے زیادہ بہترین ہنر والا کوئی دوسرا نہیں ملتا ہے، اس سلطنت کے خزانے گھونگے ہیں، اور یہ سب جزیرے ''ربحات'' کے نام سے جانے جاتے ہیں، اور یہیں سے ناریل (دوسرے ملکوں میں) بھیجے جاتے ہیں، ان میں آخری جزیرہ جزیرۂ سراندیپ ہے، اور سراندیپ سے ملا ہوا ایک دوسرا جزیرہ ''رامنی'' کے نام سے جانا جاتا ہے، جو تقریبًا ہزار فرسخ کے رقبہ میں آباد ہے، اس میں کئی بادشاہ ہیں نیز اس میں بہت زیادہ سونے کے کان ہیں، اسی سے متّصل ''قیصور'' شہر ہے (قیصور ایک شہر کا نام ہے جہاں عمدہ کافور پیدا ہوتا ہے) کافور قیصوری اسی شہر کی طرف منسوب ہے، ان جزیروں میں جن کا ہم نے ذکر کیا اکثر کی غذا ناریل ہے، ان جزیروں سے بقم (ایک قسم کی لکڑی جو کپڑے رنگنے میں کام آتی ہے) کی لکڑی اور

بانس نیز سونا (دوسرے ملکوں میں) بھیجا جاتا ہے، ان جزیروں میں ہاتھی بہت ہیں، یہاں کے باشندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے ہیں، یہ جزیرے جزائر "نجمالوس" سے ملے ہوئے ہیں، اور یہ لوگ عجیب ہیں جو چھوٹی چھوٹی کشتیوں سے نکل پڑتے ہیں، جس وقت ان کے پاس سے جہاز گزرتے ہیں تو جو ان کے پاس عنبر اور ناریل اور ان کے علاوہ چیزیں ہوتی ہیں انہیں لوہے اور کپڑے کے بدلہ میں دیتے ہیں، انہیں دراہم و دنانیر سے نہیں بیچتے ہیں، انہیں سے قریب کچھ دوسرے جزیرے ہیں جنہیں ابرامان کہا جاتا ہے، اس میں سخت گھنگھریالے بال والے عجیب صورت کے کالے لوگ پائے جاتے ہیں، ان کے پاس کوئی سواری نہیں ہوتی، جب ان کے پاس کوئی ڈوبا ہوا آدمی ان میں سے جن کی کشتی سمندر میں ٹوٹ گئی ہو پہنچتا ہے تو یہ لوگ اسے کھا لیتے ہیں، نیز ان کا عمل (صحیح سالم) کشتیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے جب وہ ان کے پاس پہنچ جائیں (یعنی یہ لوگ ان زندہ لوگوں کو بھی کھا لیتے ہیں جو ان میں سوار ہوتے ہیں) جہاز کے کپتانوں کی ایک جماعت نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے بسا اوقات اس سمندر میں سفید بادل چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں دیکھے ہیں جن میں سے ایک سفید لمبی زبان نکلتی ہے یہاں تک کہ سمندر کے پانی سے مل جاتی ہے، پھر جب وہ پانی سے مل جاتی ہے تو اس کی وجہ سے پانی ابلنے لگتا ہے اور اس سے بڑے بڑے بگولے اٹھتے ہیں، ان میں سے بگولے جس چیز کے پاس سے گزر جاتے ہیں اسے برباد کر دیتے ہیں، لیکن چوتھا سمندر تو وہ مکمل سمندر ہے، اس میں پانی کم، جزیرے اور راستے بہت ہیں، جہاز والے دو خلیجوں کے درمیان جو راستہ ہوتا ہے اسے "صر" کہتے ہیں، (اور صرائر اسی صر کی جمع ہے اور یہ صرف جہاز والوں کی اصطلاح ہے) نیز اس سمندر میں قسم قسم کے جزیرے اور عجیب عجیب پہاڑ ہیں، (ان سمندروں کے ذکر سے) ہمارا مقصد ان کی خبروں کے بارے میں سرسری نظر سے اشارہ کرنا ہے تفصیلی گفتگو مقصود نہیں ہے، اور ایسا ہی پانچواں سمندر ہے جو "کردنج" کے نام سے مشہور ہے، اس میں بھی پہاڑ اور جزیرے کثرت سے ہیں، اور اس میں کافور بھی ہے۔

تعارف مترجم ایک نظر میں

(بقلم خود)

نام ونسب: محمد گل ریز بن امیر دولھا بن وزیر خاں بن عجب خاں۔ **وطن:** مدنا پور، پوسٹ شیش گڑھ، بہیڑی، بریلی شریف یوپی۔ **تاریخ پیدائش:** ۱۰ر نومبر ۱۹۹۰ بروز ہفتہ

جن مدارس میں تعلیم حاصل کی:

(۱)-دار العلوم غریب نواز مدنا پور (پرائمری درجات)

(۲)-مدرسہ اشرف العلوم شیش گڑھ، رام پور (درجۂ حفظ)

(۳)-مدرسہ عالیہ نعمانیہ غریب نواز شیش گڑھ، رام پور (درجۂ اعدادیہ)

(۴)-الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن، بریلی شریف (درجۂ اولیٰ، ثانیہ)

(۵)-دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی ضلع بستی یوپی (درجۂ ثالثہ، رابعہ)

(۶)- دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ (خامسہ، سادسہ، سابعہ، فضیلت، تحقیق فی الادب ومشق افتاء)

(۷)-جامعہ سعدیہ کاسر کوڈ کیرالا (ڈپلومہ عربی ایک سال)

فراغت: دار العلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ یکم جمادی الاخری ۱۴۳۶ھ، مطابق ۲۲ر مارچ ۲۰۱۵ء بروز اتوار

اسناد:

(۱) مولوی (۲) عالم (۳) کامل (مدرسہ تعلیمی بورڈ اتر پردیش)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی:

(۱)-ایک سالہ کمپیوٹر کورس

(۲)-عربی ڈپلومہ کورس دو سالہ

(۳)-اردو ڈپلومہ کورس ایک سالہ

(۴)-انٹر، ہندی)

تدریسی خدمات: جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور تا حال

شرف بیعت: پیر طریقت رہبر شریعت قاضی القضاۃ فی الھند حضور اختر رضا خاں صاحب قبلہ الملقب بہ تاج الشریعہ بریلی شریف۔

قلمی خدمات

(۱)۔مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ اول (مطبوع)
(۲)۔مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ دوم (مطبوع)
(۳)۔مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ سوم (مطبوع)
(۴)۔مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ اول (مطبوع)
(۵)۔مشکوٰۃ العربیہ شرح مفتاح العربیہ دوم (مطبوع)
(۶)۔مصباح الطالبین ترجمہ منہاج العابدین (مطبوع)
(۷)۔علم صرف کے آسان قواعد (مطبوع)
(۸)۔اہم تراکیب اور ان کا حل (غیر مطبوع)
(۹)۔حیات خضر علیہ السلام (مطبوع)
(۱۰)۔مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء اول (مطبوع)
(۱۱)۔روز مرہ کے شرعی مسائل (غیر مطبوع)
(۱۲)۔معارف الادب شرح مجانی الادب (مطبوع)
(۱۳)۔مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ چہارم (غیر مطبوع)
(۱۴)۔مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ پنجم (غیر مبطوع)
(۱۵)مفتاح الانشاء شرح مصباح الانشاء دوم (مطبوع)
(۱۶)۔ضوء الادب فی ترکیب فیض الادب اول (مطبوع)
(۱۷)۔ضوء الادب فی ترکیب فیض الادب دوم (غیر مطبوع)
اور ان کے علاوہ کچھ کتابوں پر کام جاری ہے۔

محمد گل ریز رضا مصباحی مدنا پوری بریلی شریف یوپی
Mob:8057889427,9458201735

نحوی اجرا کیسے کریں

پہلا طریقہ

(۱)۔ زیر نظر کلمہ اسم ہے یا فعل یا حرف؟

(۲)۔ اگر اسم ہے تو اس کی علامت کیا ہے اور اس کی کونسی قسم ہے معرب ہے یا مبنی؟

(۳)۔ اگر معرب ہے تو اس کی کونسی قسم ہے ترکیب میں واقع ہے یا فعل مضارع نون ثقیلہ سے مجرد ہے؟

(۴)۔ پھر منصرف ہے یا غیر منصرف ہے تو اسباب تسعہ میں سے میں کونسی قسم ہے؟

(۵)۔ پھر زیر نظر کلمہ معرفہ ہے یا نکرہ اگر معرفہ ہے تو اقسام سبعہ میں سے کونسی قسم ہے؟

(۶)۔ پھر باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے مفرد منصرف صحیح، جاری مجری صحیح وغیرہ؟

(۷)۔ پھر زیر نظر کلمہ کس حالت میں ہے مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور اور اس کی علامت کیا ہے؟

(۸)۔ اگر مرفوع ہے تو اقسام ثمانیہ میں سے کونسی قسم ہے، اور اگر منصوب ہے تو بارہ اقسام میں سے کونسی قسم ہے اور اگر مجرور ہے تو اس کی علامت کیا ہے اور اس کی دو قسموں میں سے کونسی قسم ہے یعنی مضاف الیہ یا مجرور بحرف جر؟

(۹)۔ پھر زیر نظر کلمہ میں اعراب کی حالت کیا ہے اعراب لفظی ہے یا تقدیری، اگر لفظی ہے تو اعراب بالحرکت ہے یا اعراب بالحرف، اور اگر تقدیری ہے تو اعراب کون سا ہے؟

(۱۰)۔ پھر زیر نظر کلمہ عامل ہے یا معمول، اگر عامل ہے تو عامل لفظی ہے یا معنوی ، پھر کلمہ مبنی ہو تو مبنی الاصل ہے یا مشابہ مبنی؟

دوسرا طریقہ

آپ کے سامنے کوئی بھی کلمہ آجائے تو سب سے پہلے سوال ہوگا کہ مفرد ہے یا مرکب؟ اگر مفرد ہے تو اس پر سوال ہوگا کہ اسم ہے یا فعل ہے یا حرف ہے؟ اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اسم کی علامات میں تلاش کریں گے اگر کوئی علامت مل گئی تو اسم ہوگا اگر کوئی علامت نہیں ملی تو فعل کی علامت میں دیکھیں گے اگر کوئی علامت مل گئی تو فعل ہوگا اگر اسم و فعل دونوں کی علامات میں سے کوئی نہ ہو تو حرف ہوگا، اگر وہ کلمہ اسم بنے تو اس پر سوال ہوگا کہ معرب ہے یا مبنی؟ اس کے پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مبنی الاصل کی اقسام میں دیکھیں گے اور پھر مبنی غیر الاقسام میں دیکھیں گے اگر مل گیا تو مبنی ہوگا ورنہ معرب ہوگا مبنی الاصل کی اقسام یہ ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ اور مبنی غیر الاصل کی اقسام یہ ہیں (۱) اسمائے مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے ظروف (۶) اسمائے اصوات (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

اگر معرب ہے تو پھر سوال ہوگا کہ معرفہ ہے یا نکرہ؟ اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ معرفہ کی اقسام میں تلاش کریں گے اگر مل گیا تو معرفہ ہوگا ورنہ نکرہ ہوگا، پھر سوال ہوگا کہ مذکر ہے یا مؤنث؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دیکھیں گے کہ اس میں علامات تانیث پائی جاتی ہے یا نہیں، اگر علامت تانیث ہو تو مؤنث ورنہ مذکر ہوگا، پھر سوال ہوگا کہ واحد ہے یا تثنیہ ہے یا جمع؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے جمع کی علامات میں دیکھیں گے، اگر جمع کی علامت ہے تو جمع ہوگا اگر جمع بنے تو سوال ہوگا کہ جمع مکسر ہے یا جمع سالم؟ تو اس کا جواب یہ ہے اگر اس کے آخر میں واؤنون ہے، یا یاء نون ہے تو جمع مذکر سالم ہے، اگر یا الف اور تاء ہے تو جمع مؤنث سالم ہوگا، اگر جمع سالم نہیں ہے بلکہ جمع مکسر ہے تو پھر سوال ہوگا کہ جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جمع قلت کے چھ اوزان میں سے ہے تو جمع قلت ورنہ جمع کثرت ہوگی، اگر جمع کی علامت نہیں ہے تو پھر تثنیہ کی علامت دیکھیں گے اگر مل گئی تو تثنیہ ہوگا ورنہ واحد ہوگا، پھر سوال ہوگا اس کی حالت کونسی ہے؟ یعنی اس کی حالت رفعی ہے یا نصبی

یا جری ہے ؟جواب یہ ہے کہ اس سے پہلے والے عامل کو دیکھیں گے جو عامل ہوگا اس ہی کے مطابق اس کی حالت ہوگی پھر دیکھیں گے کہ اس کو پڑھنا کیسے ہے ؟یعنی اعراب بالحرکت یا اعراب بالحرف ہے، اعراب اصلی ہے یا اعراب تبعی ہے، اعراب لفظی ہے یا ااعراب تقدیری یا اعراب محلی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر مبنی ہے تو اس کا اعراب محلی ہے اور اگر معرب ہے تو اسم متمکّن کی سولہ اقسام میں دیکھیں گے جو قسم بنے گی وہی اس کا اعراب ہو گا اگر اس کے ماقبل عامل نہیں ہے تو پھر اس کا اعراب تبعی ہو گا یہ سوالات تب ہوں گے جبکہ کہ کلمہ اسم ہو۔

اور اگر کلمہ فعل ہے تو پھر سوال ہو گا کہ فعل متصرف ہے یا فعل غیر متصرف ؟فعل غیر متصرف کی اقسام یہ ہے کہ (۱)افعال مقاربہ (۲)افعال مدح وذم (۳)افعال تعجب ۔اگر افعال غیر متصرفہ میں سے ہے تو جو قسم ہوگی اس کے قواعد جاری کریں گے اور اگر افعال متصرفہ میں سے ہے تو دیکھیں گے کہ افعال تامہ میں سے ہے یا افعال ناقصہ میں سے ہے ؟اگر افعال ناقصہ میں سے ہے تو اس کے قواعد جاری کریں گے ،اگر افعال تامہ میں سے ہے تو پھر سوال ہو گا فعل معروف ہے یا فعل مجہول ؟پھر سوال ہو گا کہ فعل لازم ہے یا متعدّی ؟اگر متعدّی ہے تو پھر سوال ہو گا متعدّی بیک مفعول ہے یا بدو مفعول یا بسہ مفعول ؟جو بھی ہو گا اس کے قواعد جاری کریں گے یہ سوالات اس وقت ہوں گے جب وہ کلمہ فعل ہو۔

اگر حرف ہے تو پھر سوال ہو گا کہ حروف عاملہ میں سے ہے یا غیر عاملہ میں سے ؟اگر عاملہ میں سے ہو تو پھر سوال ہو گا کہ کیا عمل کرتا ہے ؟ یہ تمام سوالات اس وقت ہوں گے جب کلمہ مفرد ہو اگر کلمہ مرکب ہے تو پھر سوال ہو گا کہ مرکب مفید ہے یا غیر مفید ؟اگر مفید ہے تو اس کی کونسی قسم ہے ؟اگر غیر مفید ہے تو اس کی کونسی قسم ہے ؟

صرفی قواعد کا اجرا کیسے کریں

صرفی قواعد کے اجرا کے لیے بہتر ہو گا کہ تلاوتِ قرآن مجید یا عربی کتابوں کے مطالعہ کے دوران ہر کلمہ کے بارے میں درج ذیل سوالات ضرور حل کریں:

(۱)۔ زیر نظر کلمہ اسم ہے یا فعل یا حرف؟**(۲)**۔**اگر اسم** ہے تو مصدر ہے یا مشتق یا جامد؟**(۳)**۔ اگر مصدر یا مشتق ہے تو باب متعیّن کرنے کے بعد درج ذیل امور کے بارے میں غور کریں:

[الف]صحیح ہے یا مہموز یا معتل یا مضاعف؟[ب]اگر مہموز یا معتل یا مضاعف ہے تو اپنی اصلی حالت پر ہے یا اس میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے؟**[ج]**اگر تبدیلی ہوئی ہے تو کس قاعدہ کے تحت ہوئی ہے، قاعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعلیل جاری کریں۔**(۴)**۔ اگر زیر نظر کلمہ جامد ہے، تو مصدر اور مشتق میں غور طلب امور (تعیین مہموز وغیرہ اور اجرائے تعلیل)حل کر کے درج ذیل امور پر غور کریں:

[**الف**]وہ کلمہ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟[ب]اگر واحد ہے تو اس کا تثنیہ اور جمع کیا ہوگا؟اور اگر تثنیہ یا جمع ہے تو واحد وغیرہ کیا ہوگا؟[ج]وہ کلمہ مصغر ہے یا مکبر؟اگر مکبر ہے تو قواعد تصغیر کے اعتبار سے اس کی تصغیر کیا ہوگی۔[د]وہ کلمہ اسم منسوب ہے یا نہیں؟اگر نہیں تو اسم منسوب بنانے پر اس کی شکل کیا ہوگی؟

(۵)۔ اور اگر وہ کلمہ فعل ہے تو درج ذیل امور حل کریں۔

[**الف**]ماضی ہے یا مضارع یا امر یا نہی؟اور بہر صورت معروف ہے یا مجہول ؟(گردان بھی کر ڈالیں)**[ب]**اگر فعل مضارع ہے تو مثبت ہے یا منفی؟[ج]اگر مثبت ہے تو مؤکد ہے یا غیر مؤکد؟مؤکد ہونے کی صورت میں تاکید سے ہونے والی تبدیلی کی طرف توجہ کریں۔**[د]**اگر منفی ہے تو حروف نفی میں سے کون حرف[''ما''،لا''، ''لم''، ''لن'']اس پر داخل ہے؟''لم''اور ''لن'' کے ذریعہ اگر نفی ہو تو ان سے ہونے والی تبدیلی کی طرف توجہ کریں۔[ہ]کون سا صیغہ ہے اور اس کا صرفی وزن کیا ہے؟[و]مصدر اور مشتق کے بارے میں غور طلب امور بھی حل کریں(یعنی صحیح وغیرہ میں کیا ہے؟معلل ہے یا غیر معلل؟اور کس قاعدہ کے تحت تبدیلی ہوئی ہے؟)

مذکورہ بالا طریقہ اختیار کرتے ہوئے اگر آپ عربی کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو عربی کلمات کے تلفظ میں خطا نہیں ہوگی۔ شروع شروع میں اتنے سارے سوالات حل کرنے میں آپ کا کافی وقت صرف ہوگا، مگر چند دنوں کی مشق و ممارست کے بعد ان شاء اللہ الرحمن آپ

کا ذہن اس قابل ہوجائے گا کہ آپ کو غور وفکر کے مذکورہ بالا تمام مراحل حل کرنے پر قدرت حاصل ہوجائے گی۔[واللہ الموفق لکل خیر]۔

حِكاية

حُكِيَ أَنَّ شَيْخًا رَأيَ رَجُلًا يَحْمِلُ اِمْرَأَةً كَبِيْرَةً وَهُوَ يَطُوْفُ بِهَا فَسَأَلَهُ الشَّيْخُ عَنْهَا فَقَالَ لَهُ هِيَ أُمِّي وَأَنَا أَحْمِلُهَا مُدَّةَ سَبْع سِنِيْنَ فَهَلْ أَدَّيْتُ حَقَّهَا يَا سَيِّدِيْ فَقَالَ لَهُ لَا ،وَلَوْ كَانَ عُمْرُكَ أَلْف سَنَةٍ لَا يُسَاوِيْ ذٰلِكَ قِيَامَهَا لَكَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ وَسَقْيَهَا سَقْيًا مِنْ ثَدَيْهَا فَبَكىٰ الرَّجُلُ وَانْصَرَفَ .

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلىَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .

(صحيح البخارى :ج:١ ،ص:٢٤)

صَلىَّ آخَرُ خلف إمام فقرأ [فَلَنْ اَبْرَحَ الأَرْضَ حَتىّٰ يَأذَنَ لِيْ أَبِيْ]وَوَقَفَ وَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا فَقَالَ الأَعرابِيُّ يَا فَقِيْهُ إِذَا لَمْ يَأذَنْ ذٰلِكَ أَبُوْكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلِ نَظِلُّ نَحْنُ وُقُوْفًا إِلىَ الصَّبَاحِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَانصَرَفَ .

[المستطرف.٢،ص:٥١٣)

حِكَايَاتُ جُحا

أَهْدىٰ رَجُلٌ لِجُحَا خَاتَمًا بِدُوْنِ فَصٍّ،فَقَالَ لَهُ جُحَا :اَللّٰهُ يُعْطِيْكَ فِي الْجَنَّةِ بَيْتًا بِدُوْنِ سَقْفٍ .

سَئَلَ جُحَا شَخْصٌ إِذَا أَصْبَحَ الصُّبْحُ خَرَجَ النَّاسُ مِنْ بُيُوْتِهِمْ إِلىٰ جِهَاتٍ شَتّٰى،فَلِمَ لَا يَذْهَبُوْنَ إِلىٰ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ ؟

فَقَالَ لَهٗ: إِنَّمَا يَذْهَبُ النَّاسُ إِلىٰ كُلِّ جِهَةٍ حَتّٰى تَحْفَظَ الأَرْضُ تَوَازَنَهَا أَمَّا لَو ذَهَبُوا فِي جِهَةٍ وَاحِدٍ فَسَيَخْتَلَ تَوَازُنِ الأَرْضِ ،وَتَمِيْلُ وَتَسْقُطُ .

يُحْكِي أَنَّ جَمَاعَةً جاءُوا إِلىٰ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ لِيُنَاظِرُوْهُ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ وَ يَبْكُتُوْهُ وَ يَشْنَعُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا يُمْكِنُّنِيْ مُنَاظَرَةُ الْجَمِيْعِ فَفَوَّضُوا أَمْرَ الْمُنَاظَرَةِ إِلىٰ أَعْلَمِكُمْ لِأُنَاظِرَهٗ ،فَأَشَارُوا إِلىٰ أَحَدٍ ،فَقَالَ هٰذَا أَعْلَمُكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ،قَالَ وَالْمُنَاظَرَةُ مَعَهٗ مُنَاظَرَةٌ لَكُمْ قالُوا نَعَمْ،قَالَ وَالإِلْزَامُ عَلَيْهِ كَإِلْزَامٍ عَلَيْكُمْ قَالُوا:نَعَمْ،قَالَ وَإِنْ نَاظَرْتُهٗ وَأَلْزَمْتُهٗ الْحُجَّةَ فَقَدْ أَلْزَمْتُكُمُ الْحُجَّةَ قَالُوا: نَعَمْ،قَالَ:وَكَيْفَ؟قَالُوا لِأَنَّا رَضِيْنَا بِهٖ إِمَامًا فَكَانَ قَوْلُهٗ قَوْلَنَا ،فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ فَنَحْنُ لَمَّا اِخْتَرْنَا الإِمَامَ فِي الصَّلوٰةِ كَانَتْ قِرَاءَتُهٗ قِرَاءَةً لَنَا وَهُوَ يَنُوْبُ عَنَّا فَأَقَرُّوا لَهٗ بِالإِلْزَامِ .روح البيان.

وَعَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ قَالَ مَاتَ لِيْ وَلَدٌ فَأَمَرْتُ مَنْ يَتَولّىٰ دَفْنَهٗ وَلَمْ أَدْعُ مَجْلِسَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ خَوْفًا أَنْ يَفُوْتَنِيْ مِنْهُ يَوْمٌ .

صَلّىٰ أَعْرَابِيٌّ خَلْفَ إِمَامٍ فَقَرَءَ [إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلىٰ قَوْمِهٖ]ثُمَّ وَقَفَ وَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا فَقَالَ الأَعْرَابِي أَرْسِلْ غَيْرَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَأَرِحْنَا وَأَرِحْ نَفْسَكَ .

يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ اَلأَوَّلُ فَالأَوَّلُ وَ يَبْقىٰ حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً .(صحیح البخاری .۲۰،ص۳۲).

علم صرف کی اهمیت

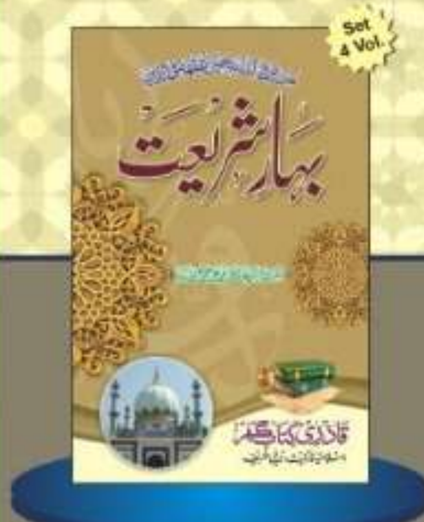
ابن فارس لغوی نحوی فرماتے ہیں: جس شخص سے علم صرف کا حصہ فوت ہو گیا اس سے اس کی شان و شوکت فوت ہو گئی، وہ اس وجہ سے کہ ہم عربی زبان میں لفظ ''وَجَدَ'' (پانا) پاتے ہیں جو کہ ایک مبہم کلمہ ہے لیکن جب ہم علم الصرف کی روشنی میں غور کرتے ہیں تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگر مال کا حصول ہو تو ''وُجْداً'' مصدر استعمال ہو گا، اگر گم شدہ چیز پالی جائے تو ''وِجْداناً'' آتا ہے اور کسی حالتِ غضب میں پایا تو ''مَوْجِدَةً'' لایا جائے گا اور اگر کوئی غم زدہ حالت میں پایا جائے تو ''وَجْداً'' استعمال ہو گا۔ (البرھان فی علوم القرآن، ۱/ ۳۷۳)

علم صرف کا فائدہ

علم صرف کا فائدہ ایک معنیٰ سے مختلف معانی کا حاصل کرنا ہے، لہذا علم صرف عربی لغت کو جاننے کے لیے علم نحو سے زیادہ اہم اور ضروری ہے، کیونکہ علم صرف میں نفس کلمہ کی طرف نظر ہوتی ہے اور علم نحو میں کلمہ کے عوارض (اعراب) پر نظر ہوتی ہے، نیز علم صرف ان علوم میں سے ہے جن کی ایک مفسر کو ضرورت ہوتی ہے۔ (ایضاً)



Ma'areful Adab
Sharah
Majani ul Adab



Rs. 200/-

Qadri Kitab Ghar

35, Islamia Market, Bareilly-243003
Mob.: 9412536097, 9359936126